ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

74 نعتیہ مجموعے

کلیاتِ نعت

جلد 2

راجا رشید محمود

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

کلیاتِ نعت

اُردو زبان میں سب سے زیادہ 74 نعتیہ مجموعے

جلد

2

راجا رشید محمود

کلیاتِ نعت

اُردو زبان میں سب سے زیادہ 74 نعتیہ مجموعے

شاعر	:	راجا رشید محمودؒ
مدیرِ اعلیٰ	:	ماہنامہ نعت لاہور
پروف خوانی	:	مسز اقرا اختر۔ راجا اظہر محمود
کمپوزنگ و پرنٹنگ	:	مدنی گرافکس، لاہور
اشاعت اوّل	:	12 اپریل 2023

(راجا رشید محمودؒ کی دوسری برسی کے موقع پر نعت کے محبّین کے لیے شاندار تحفہ)

ہدیہ	:	اِس کتاب کی قیمت نہیں ہے کیونکہ یہ اَن مول ہے۔ تمام اُمتِ محمدیہ ﷺ کے لیے ہماری طرف سے تحفہ ہے

ناشر:

راجا اختر محمود

(حمد و نعت کے حوالے سے راجا صاحبؒ کی کاوشوں کو اُجاگر کرنے میں کوشاں)

658-این بلاک، سمن آباد، لاہور

PDF حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

فون: 0304-5649090,0321-9409200

اِنتساب

اپنی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کے نام

جو اِس مشن کی خاموش رُوحِ رواں ہیں

اللہ کریم اُن رحمۃ اللہ علیہا کے درجات بلند فرمائے

فہرست مجموعہ جات
(جلد دوم)

مجموعہ ۱۲	فردیاتِ نعت	صفحہ523 سے565 تک
مجموعہ ۱۳	حرفِ نعت	صفحہ569 سے606 تک
مجموعہ ۱۴	نعت	صفحہ609 سے645 تک
مجموعہ ۱۵	سلامِ ارادت	صفحہ 649 سے686 تک
مجموعہ ۱۶	کتابِ نعت	صفحہ 689 سے720 تک
مجموعہ ۱۷	اشعارِ نعت	صفحہ 723 سے756 تک
مجموعہ ۱۸	اوراقِ نعت	صفحہ 759 سے 787 تک
مجموعہ ۱۹	مدحتِ سرور ﷺ	صفحہ 791 سے 818 تک
مجموعہ ۲۰	عرفانِ نعت	صفحہ 821 سے872 تک
مجموعہ ۲۱	دیارِ نعت	صفحہ 875 سے903 تک
مجموعہ ۲۲	تسبیحِ نعت	صفحہ 907 سے951 تک
مجموعہ ۲۳	صباحِ نعت	صفحہ 955 سے 980 تک
مجموعہ ۲۴	احرامِ نعت	صفحہ 983 سے 1011 تک
مجموعہ ۲۵	شعاعِ نعت	صفحہ1015 سے 1051 تک
مجموعہ ۲۶	دیوانِ نعت	صفحہ1055 سے1079 تک

سنا ہے کہ ہر کامیاب شخص کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر انسان کامیاب ہے تو سمجھ لیں اُس کے پیچھے جو عورت ہے وہ پازیٹو مائنڈڈ ہے۔ اور اگر ناکام ہے تو آپ سمجھدار ہیں ماشا اللہ۔

میرے والدِ گرامی راجا رشید محمود ایک کامیاب انسان تھے، دُنیا اور آخرت دونوں میں اِن شا اللہ العزیز۔ جب والد صاحب کی شادی ہوئی تو تعلیم محض میٹرک تھی۔ بچپن سے ہی نعتیں لکھتے تھے۔ پھر ایف اے کیا، بی اے کیا، پھر ایم اے اور فاضلِ درس نظامی اور بہت کچھ۔ یہ سب میری والدہ کی سپورٹ کی بدولت ہی ممکن ہوا۔ بچپن ہی سے ہم نے دیکھا کہ درود شریف کی عاملہ تھیں اور محافل میں مہمانوں کی خدمت کی خاطر دلجمعی اور تندہی سے مصروف رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

ابا جان جب سفر پر جاتے تو ہم سے پوچھتے کہ تمہارے لیے کیا لاؤں؟ والدہ کی تربیت ایسی تھی کہ ہم فوراً کہتے کہ نعتیں لکھ کر لائیے گا۔ انھوں نے جتنے بھی سفر (35 سے زاید) کیے مکّہ اور مدینہ ہی کے کیے۔۔۔۔۔ لہٰذا زیادہ تر نعتیں وہیں بیٹھ کر کہی گئیں۔

جب اِس کتاب کو چھاپنے کی بات ہوئی تو میری بیگم اقرا اختر نے کہا خرچ کم کرتے ہیں اور اِس کام کو مکمل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے کمال محبّت سے کلیاتِ نعت کی وہ دوبار پروف ریڈنگ بھی کر چکی تھی۔ میرے بچوں نے بھی اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔۔۔

اس تقریب کا کریڈٹ میں اپنی امی جان کو دیتا ہوں جنھوں نے راجا رشید محمودؒ کے رستے کو آسان کیا اور انھیں اتنا بڑا کام کرنے میں مدد دی۔۔۔ اللہ کریم میرے والدہ اور والدِ گرامی کے درجات بلند فرمائے۔

ابا جان فرماتے تھے ''زندہ رہنا ہے تو زندہ ہستی پر کام کرو اور مَیں زندہ ہوں'' الحمدللہ!

یہ اُن کے الفاظ ہوتے تھے۔۔۔

اب اگر ہم یہ کام نہ کرتے تو شاید مر جاتے اور مجھے زندہ رکھنے میں میری بیگم کا کردار ہے۔ یہ کام اِن شا اللہ العزیز اس سے بھی آگے جائے گا۔ مختلف محافل اور کتابوں سے اِس مشن کو آگے بڑھایا جائے گا اور زندہ رہا جائے گا۔ ان شا اللہ العزیز!!!

آپ تمام لوگوں کی آمد اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بارش کا پہلا قطرہ اپنی صحیح سمت میں جا رہا ہے اور بارش بہت تیز ہو گی۔ ان شا اللہ العزیز!!!

راجا اختر محمود

یشفع اختر، راجا محمد حسن اختر، راجا محمد شافع اختر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

بارھواں مجموعۂ نعت

فردیاتِ نعت

یہ مجموعۂ نعت بھی شاعر کے اپنے ادارے ’’نعت کدہ‘‘ نے مئی ۲۰۰۰ء میں ۱۰۸ صفحات پر چھاپا۔
دنیائے نعت میں یہ خالصتاً اردو فردیات کا پہلا مجموعہ ہے۔ فردیات کی تعداد ۵۸۰ ہے

انتساب

اپنے عجزِ کلام کے نام

آخری چند صفحوں پر دیگر مجموعہ ہائے نعت شہرِ کرم، مدیحِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حی علی الصلوٰۃ اور منشورِ نعت میں شامل چند فردیات بھی دیئے گئے ہیں اور شاعر کے مسدس کے دو بند (جو اُس وقت تک کسی مجموعۂ نعت کی زینت نہیں بنے تھے، بھی شامل کیے گئے تھے)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

میری یہ تجھ سے عرض ہے، اے ربِّ کردگار　　توفیق دے مجھے کہ مَیں تا عرصۂ شمار
مدح و ثنائے مولا ﷺ کیے رکھوں اختیار　　میرا یہی طریق ہو، میرا یہی شعار

محشر میں جب فرشتے عمل تولنے لگیں
نعتیں مرے حساب میں خود بولنے لگیں

خالقِ ارض و سما نے اُن کو یہ رُتبہ دیا　　خُود بھی تھا لیکن رحیم آقا ﷺ کو بھی فرما دیا
اُس کو جو کہنا تھا، وہ محبوب ﷺ سے کہلا دیا　　کون کہ سکتا ہے، اُن کو کیا دیا، کتنا دیا

ہمسر و ہمتا خُدا کا بھی کوئی ممکن نہیں
ثانی میرے مصطفی ﷺ کا بھی کوئی ممکن نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے تو اِعماقِ قلوبِ عاشقاں تک ہے رسا　　کلکِ اِخلاص و اِرادت کی صریرِ دِل کُشا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلے جو تیل جان کا چراغِ حرف و لفظ میں　　تو اُلفتِ حضور ﷺ کی بہ ہر جہاں ہو روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی خواہش ہے کہ دِل کی بات نعتوں میں لکھے　　لفظ دوری سے ہُوا مایوس وہ صدق آشنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتِ کردارِ ختم المرسلیں ﷺ کو دیکھ کر　　حسرتِ پروازِ تخییل و تفکّر مِٹ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم اُس کے عبد ہیں، آقا ﷺ اکیلے ''عبدہٗ'' ٹھہرے　　خداوندِ دو عالم ہے کہ جو معبودِ واحد ہے
خُدا بھی جانتا ہے، اِس سے واقف ہیں پیمبر ﷺ بھی　　مِرا دفنِ بقیعِ پاک ہی مقصودِ واحد ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پتا ہے یہ کہ ہے مظہر خُدا کی، ذاتِ نبی ﷺ　　بھرا ہے نُور عجب آگہی نے ذہنوں میں
اُنھوں نے دور کیا واہموں کو دُنیا سے　　حقیقتوں کو بٹھایا نبی ﷺ نے ذہنوں میں

یہ باغِ نعت اِشارہ ہے باغِ رضواں کا
گُلِ اُمید کِھلایا کلی نے ذہنوں میں

مِرے حضور ﷺ کی تعلیم اِس کا باعث ہے
کِیا ہے گھر جو فقط راستی نے ذہنوں میں

بپا کیا ہے عجب اِنقلاب دعوت سے
خُدا کے پاک نبی سیّدی ﷺ نے ذہنوں میں

کیا ہے وحدتِ ربّ و رسول ﷺ کو راسخ
نبیٔ پاک ﷺ سے وابستگی نے ذہنوں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ کی ثنا میں، یادِ شہرِ سرورِ دیں ﷺ میں
گدازِ دِل کی ہیں غمّاز میری شبنمیں آنکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ آقا ﷺ قرار ہو جِس کا
وہ رہے بے قرار، کیا معنٰی

جِس کو اُلفت حبیبِ حق ﷺ سے ہو
اُس کی دُنیا سے پیار؟ کیا معنٰی

صاحبِ اِختیار کے محبوب ﷺ
اور، بے اختیار؟ کیا معنٰی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُب طیبہ سے تری، واقف ہوں
جانتا ہوں تری منزل اے دِل

نعت کی راہ پہ چلنا ہے تُجھے
سوچ کر، دیکھ کے، اے دِل اے دِل!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہم نے دیکھیں کلامِ مجید میں نعتیں
سمٹ گئی ہیں سبھی وسعتیں تخیل کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حفظِ قاموسِ محبت جب کِیا
مادۂ ہر لفظ چاہت ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہِ مدینہ، صاحب کوثر ﷺ
میں جن کے خُدّام کا نوکر

مقصد ہے سرکار ﷺ کی مِدحت
کیا سوچوں موضوع سے ہٹ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاضِر ہُوا مدینے میں، فضلِ کریم سے
سرکار ﷺ کا غلام بہ عنوانِ احترام

ذکرِ نبئ پاک ﷺ تو میں نے کیا بہت لکھا نہیں ہے نام بہ عنوانِ احترام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطف جو فرماتے ہیں آقا ﷺ مُجھ پر ہیچ مدانوں پر ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے بھی نعت برآمد ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں تو اِستعارے اور کُنایے گُنگ ہیں جذبوں کے اِظہار سے قاصِر ہوئے الفاظ بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت بھی کہتا چلا جاتا ہوں مَیں بے بسی کا بھی شدید احساس ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قیامت تک بھی اِس سے عہدہ برآ ہو نہ پاؤں گا ازل سے مَیں ہوں مقروضِ مدیحِ سرورِ عالم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں چلا اِس راہ پر تو مُجھ پہ ظاہر ہو گیا وسعتیں بے انتہا ہیں نعت کی پہنائی میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعورِ حرف ملا پنجتنؑ کے صدقے میں ثنا نہ کیسے کروں گا میں اِس گھرانے کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مئے اُلفت ظروفِ شعر میں جب پیش کرتا ہوں ملائک اِس کو نعتِ مصطفی ﷺ کا نام دیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صرف الفاظ و حروفِ نعت ہی سُنتے نہیں گونگی دھڑکن بھی دِلوں کی سُن رہے ہیں مصطفی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب لگے پیوند اِس میں مِدحتِ سرکار ﷺ کے چیتھڑے میرے عمل کے، خوبصورت ہو گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صِدق و اِخلاصِ عمل سے نعت ہوتی ہے رقم رائیگاں اِس باب میں ہے جودتِ طبع رواں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ محبوبِ خُدا ﷺ میں تر زبانی کے لیے
ہوں گُلِ لفظ و بیاں میں نکہتیں اِخلاص کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گیا میری گرانیٔ سماعت کا سبب
بارِ خاطر شورِ تحسینِ سُخَن تھا نعت میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی خالی درِ سرکار ﷺ سے جاتا نہیں دیکھا
ہمیشہ بحرِ رحمت کو یہاں موّاج پایا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانے کا ہے رُوئے احتیاج آقا و مولا ﷺ کو
ہر اِک شے کو یہیں کا ہم نے تو محتاج پایا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی نگاہِ کرم سے عرب کے لوگ
اچھے رہے رذائلِ اِخلاق چھوڑ کر
پہچان لو گے ہستیٔ سرکار ﷺ کو تو ٹھیک
رکھ دے گی قبر تم کو وگرنہ نچوڑ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر سال مَیں مدینہ میں، وہ روز سینے میں
فضلِ خدا سے، کیسی کڑی سے کڑی ملی
با وصفِ پیری میری کمر جھک نہیں سکی
آقا ﷺ کے اِلتفات کی ایسی چھڑی ملی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رات ہجرِ طیبہ کی پرفشاں ہوئی ایسے
با وضو نگاہوں میں تارے جھلملاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہوتا مدینہ کا سفر جب میری قسمت میں
مسافت ہجر کی لاہور ہی میں کاٹتا ہوں مَیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گئی ہے بند ویزے کی سہولت اِن دِنوں
گویا پھر سے موسمِ ہجرِ مدینہ آ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ جانے کو ہے ویزا لازمی
اِس طرح زندانیٔ میعاد ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ خبر سن کر کہ ویزا بند طیبہ کا ہوا — فکر گھائل، فن ہوا مجروح، خامہ مضمحل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجر ہے، مگر یادیں لُطف زا ہیں طیبہ کی — کِس طرح مِرے سر میں وحشتیں جنم لیتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلے بحرِ لطفِ سرور ﷺ سے ہمیں یقیں کے موتی — ہمیں کیا پڑی ہے، جائیں سرِ ساحلِ تشکّک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ ساری جگہیں یُمنِ سعادت سے بھر گئیں — الطاف ہائے شاہِ اُمم ﷺ ہیں جہاں جہاں
ذرے وہاں کے رشک دہِ ماہتاب ہیں — سرکار ﷺ کے نقوشِ قدم ہیں جہاں جہاں
رب کی نگاہِ لطف و کرم ساتھ ساتھ ہے — آقا ﷺ کے فیض ہائے اَتم ہیں جہاں جہاں
باہر نہیں ہے اُن کے تصرُّف سے کوئی چیز — آقا ﷺ کے معجزات رقم ہیں جہاں جہاں
ہر اِک جہاں ہے فیض سے آقا ﷺ کے مستفِید — میرے نبی ﷺ کے لطف و کرم ہیں جہاں جہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے چشمِ کرم پیمبر ﷺ کی — گوشۂ چشمِ لفظ سے دیکھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو فرد و بشر نعت کا قائل نہیں، اُس پر — سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرم ہو نہیں سکتا
طیبہ کا نہیں ابرِ کرم اُس پہ برستا — جِس آنکھ کا گوشہ کوئی نم ہو نہیں سکتا
دو چار قدم شہرِ پیمبر ﷺ کو چلو تو! — کہتے ہو، مداوائے الم ہو نہیں سکتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روضے کی دِید ہی سے تعلق خوشی کا ہے — طیبہ سے دور ہوں گے تو رویا کریں گے ہم
اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کی کرتے ہوئے ثنا — مدحِ خُدائے پاک بھی گویا کریں گے ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بادِ نسیم لائے جو پیغامِ حاضری — چاہے تو واپسی پہ وہ لے جائے جاں مِری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیامِ حاضری کے اِنتظار میں رہنا — درِ نگاہِ رجا کی کُھلے کواڑوں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روضۂ آقا ﷺ پہ جانے کے لیے تیار ہو — کاٹ ملبوسِ تکبر عجز کی مقراض سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو ہی جاؤں گا رَسا اب کے بھی اُن ﷺ کے در پر — گرچہ حائل ہیں موانع تو بہر نوع کئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُورِ شہرِ آقا ﷺ سے، دیکھو وہ چمک اُٹھّا — آسمانِ قِسمت پر اذنِ دید کا تارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لمحۂ اِنتظار کی ہے دُعا — ساعتِ اِذنِ حاضری ہو نصیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمازت جب میسّر آئے گی خورشیدِ طیبہ کی — ڈھلیں گی لفظوں میں، میرے لبوں پر منجمد باتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدودِ قریۂ جاں کی ہوئی ہے یوں تعیین — کہ اِس میں پھول مدیحِ نبی ﷺ کے کِھلتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کام آئے گی بلا نوشی مِری — حُبِّ آقا ﷺ بادہ، ساغر، اور میں
وصل سے شیخین رضی اللہ عنہ تو سرشار ہیں — ہِجر میں روتا ہے منبر، اور میں
لُطفِ آقا ﷺ اور شفاعت کی نظر — دفترِ اعمال، محشر، اور میں
حاضری، طیبہ کی پہلی حاضری — سن نواسی(۸۹)، میری مادرؒ اور میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گوشۂ چشم پہ ہوتا ہے اثر یادوں کا — گوشۂ لب سے اُبھرتی ہی صدا اُلفت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عُمر بھر پھرتا رہوں روضے کے گرد — میرے آقا ﷺ دیں اگر اِذنِ طواف

سُنّتِ سرور ﷺ ہے جِس کا داعیہ — وہ کرے گا اپنے دُشمن کو معاف
نعت نے سکھلایا عجز و اِنکسار — اپنی عادت ہی نہیں لاف و گزاف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت بھی ہونے نہ دی اِس مرتبہ — ہجر کی دیدہ دلیری دیکھیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جا پہنچے اُن ﷺ کی در پر ایک بار — اور پھر جذبوں کی سیری دیکھیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمنائے زیارت زندہ رکھنے کو گُنہ چھوڑو — تمازت اپنے عصیاں کی جھلس ڈالے نہ خواہش کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ پیمبر ﷺ کی راہ پر جو چلنا ہے — جُرم سے تعلق تو مسترد کرو پہلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعلّق جِن کا ہے سلطانِ دیں ﷺ سے — مِرے دُنیا سے ہیں ایسے مراسم
نہیں ہیں اور ہیں لوگوں سے میرے — رسولِ پاک ﷺ کے صدقے مراسم
وسیلہ مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ ہے — مِرے جِن سے ہوئے سچے مراسم
سبب اِس کا ہے مدحِ پاک آقا ﷺ — جو شہرِ نُور تک پھیلے مراسم
بنا لیتا ہوں، تج دیتا ہوں فوراً — نبی ﷺ کے نام پر سارے مراسم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاتا ہوا جو پایا مدینہ کا رہ نورد — سینے سے میرے نکلا دمِ سرد دفعتاً
طیبہ سے آئے گی جو ہُوا اِلتفات کی — عنقا نہ ہو گا ہجر کا کیوں درد دفعتاً

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا حضور ﷺ آپ بُلائیں تو جاؤں گا — دو کم پچاس سال میں ضد پر اڑا رہا
روح و دِل و نظر کو وہ مجروح کر گیا — سینے میں دوریوں کا جو خنجر گڑا رہا

پھر اُس کے بعد ایسے بُلایا حضور ﷺ نے　　ہر سال اِن کے در پہ پہنچ کر کھڑا رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پُرنور کیوں نہ ہو مہ و خورشید سے فزوں　　چہرے پہ ہو جو غازۂ گردِ دیارِ پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ہر کام میں عُجلت سے گریز اچھا ہے　　طیبہ جانا ہو تو تعجیل کو لازم جانو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِن سب میں میرے آقا و مولا ﷺ کی ہے ثنا　　ازبر ہیں جتنی آیتیں قرآن کی مجھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان لے لیں شاتمِ آقا ﷺ کی، گر موقع مِلے　　جان دینے کے لیے ہے آبروئے مصطفی ﷺ
کِبریا کا ہاتھ ہے دستِ پیمبر ﷺ لا کلام　　ہے کلامِ ربِّ عالم گفتگوئے مصطفی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلے تو آنکھ کا سُرمہ بناؤ　　دیارِ مصطفی ﷺ کی گرد جو ہے
نگاہِ خالقِ عالم میں آیا　　عقیدت میں نبی ﷺ کی، فرد جو ہے
سُنائے رات دِن طیبہ کی باتیں　　مِرا ہمدم، مِرا ہمدرد جو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا خُدا! نبی ﷺ دیکھیں روزِ حشر جب مُجھ کو　　کوئی مُجھ سے فرمائیں حرف آشنائی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم کبھی ہو ترے نفسِ مُطمئنہ پر　　تو بھید کھول دے تُجھ پر خُدا نبوّت کے

...........صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطف میں، عفو میں، سخاوت میں　　مصطفی ﷺ کا جواب ہے کوئی؟
جُز خُدائے عظیم و برتر کے　　نعت میں کامیاب ہے کوئی؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں آقا ﷺ کی جو اُلفت کو نہ راسخ کر لیں — ہم کسی وقت ریاکار بھی ہو سکتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں سینّت سینّت کے رکھتا ہوں احتیاط کے ساتھ — جو نامے طیبۂ اقدس سے میرے نام آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتائیں گے یہ شہیدانِ حُرمتِ آقا ﷺ — مزا وہ کیا ہے جو پایا ہے جاں لُٹانے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاضری ہوتی ہے سرکار ﷺ کے دَر پر جب بھی — اپنے اشکوں میں گناہوں کو ڈبو دیتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سرکار ﷺ کے ابرو کا اِشارہ پا کر — پورا ہو جائے گا اعمال کا گھاٹا سارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ آقا ﷺ میں جسے گریہ کی دولت نہ مِلی — ابرِ اکرامِ خُدا اِس پہ برستا کیسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قِسمت جو ساتھ دے تو ہمیں بھی عطا کریں — کعب رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کو جو اُنھوں نے گلیم دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہیں شفیع روزِ قیامت کے، مصطفیٰ ﷺ — چھُٹ کر سزا سے، رقصِ مسرّت کروں گا مَیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں پہلو تہی مدحِ پیمبر ﷺ سے کروں گا — کیا موت کے پروانے پہ ہیں دستخط اپنے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ حکم بابِ بہشتِ بریں پہ لکھّا ہے — ”ہے مدحِ سرورِ کونین ﷺ مغفرت کی سَنَد“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی مدح کہنے پڑھنے پر ہے انحصار اِن کا — میں کیوں محروم رہ جاؤں بصارت اور بصیرت سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے جذبے صورتِ مدحِ نبی ﷺ صفحۂ قرطاس پر منقوش ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسلوب جو جدید بھی ہو تو بھی ٹھیک ہے پیشِ نظر رہیں جو روایات نعت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت لکھنے کو لگانا چاہیے نشترِ نقّاد سے خامے کا قط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فریضہ حمد کا پہلے ادا ہو، اِس کے بعد خُدا کے پاک نبی ﷺ کو سلام پیش کرو
یہ حکم ربِ جہاں کا ہے مومنوں کے لیے درود پیش کرو تو سلام پیش کرو
رسولِ پاک ﷺ کے تم اُمتی ہو تو یارو! وِلا کا داعیہ رکھو، سلام پیش کرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخِ نبی ﷺ سے منوّر ہیں مہر و ماہ و نجوم اُنھی کا ذرۂ پُرزار ہے نشانِ سحر
نصیب اِس کو ہو نُورِ نبی ﷺ سے آگاہی جو گوشِ ہوش سے سُن لے کوئی اذانِ سحر
اُسے کیا واسطہ ظلماتِ دہر سے محمودؔ جو مدحِ گوئے نبی ﷺ ہے، جو مدح خوانِ سحر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَس ہاتھ جو دروازۂ آقا ﷺ سے ہوئے ہیں میں آپ بناتا ہوں ہتھیلی کی لکیریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہد جو اُنھیں کہتا ہے خالق اُسے پوچھو سرکار ﷺ کو ہر شے کی خبر ہے کہ نہیں ہے
زاہد نہ سہی، جاتا ہوں ہر سال مدینے سوچو تو، کوئی مُجھ میں ہُنر ہے کہ نہیں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ آقا ﷺ میں اشک بہتے ہیں جذبۂ دِل کی، آنکھ ہے غمّاز
اِس کو رہنا ہے آخری دم تک یادِ آقا ﷺ کا سلسلہ ہے دراز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر وقت میرے لب پہ ہے ذکرِ رسولِ پاک ﷺ   دِل میں بھی اُن کا شہرِ حسیں ہے بسا ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ناصِر میرے پیغمبر ﷺ نہ ہوتے، میں کہاں بچتا   یہاں ہر موڑ پر ابلیس موجود ہوتا ہے
گدایانِ نبی ﷺ کے آگے جو جھولی کو پھیلائے   زمانے کی نِگاہوں میں وہی محمود ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عُذر خواہی ہے مِری، باقی کے سب کاموں میں   نعت و مدحت کے لیے ہمہ وقت آمادہ ہُوں
اِستراحت کی نہیں طیبہ میں مُجھ کو خواہش   ہے تمنّا، درِ سرکار ﷺ پہ اِستادہ ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِس کو نبی ﷺ کے حکم کا احساس ہے، اُسے   جائز ذرائع ہی سے تلاشِ معاش ہے
گردش میں مہر و ماہ شب و روز ہیں، اُنھیں   کیا نقشِ پائے سرورِ حق ﷺ کی تلاش ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے سرشاریوں نے جانے کس دُنیا میں پہنچایا   کھڑا تھا ساکِت وصامِت میں جب قدمینِ سرور ﷺ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مواجہہ آگے، میں کھڑا ہوں دم سادھے   حبسِ دم کی مشق اپنی اِس جگہ پہ کام آئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ پہنچنے کی جسے خواہش نہیں ہوئی   کوئی علاج ہی نہیں اُس کے دماغ کا
آب و ہوائے طیبہ سے ہوتے ہیں مستفِید   لالچ کوئی نہ دے ہمیں جنّت کے باغ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں سربُلندیاں نہ قدم چومتی رہیں   پیشِ درِ حبیبِ مکرّم ﷺ خمیدہ ہوں
اہلِ وِلا کی فہرسِ آخر میں نام ہے   دُنیا کے سرفرازوں میں مَیں سرکشیدہ ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب چاہتا ہوں وصلِ خداوندِ تعالیٰ   ممکن ہی نہیں ترکِ تمنائے مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ جانے کی کوئی دعوت تو دے — کیا تأمّل، کیا تذبذب کا سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے عزیز! مِرے دِل میں جھانک کر خوش ہو — کہ داغِ یادِ مدینہ گُلاب ایسا ہے
میں بارہ سال میں طیبہ گیا ہوں بارہ بار — خُدا کے فضل سے میرا حساب ایسا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیر مقدم کو چلی آتی ہے طیبہ کی ہوا — ہم جو پہنے ہوئے چلتے ہیں وفا کی زنجیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسنِ صورت میں بھی آقا ﷺ سا کوئی اِنساں کہاں — چھان لو چاہو تو سارا یوسفستانِ جہاں
سیرت و کردارِ اعلیٰ میں بھی زیرِ آسماں — منبعِ حسنات ہیں تو ہیں شہِ ہر اِنس و جاں ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر طرف نورِ سکینت چھا گیا — جب اُٹھی اُن ﷺ کی نگاہِ اِلتفات
پانی طیبہ کا تُو استعمال کر — تو نے گر چکّھا نہیں آبِ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وظیفے میں درودِ پاک کے، مصروف تم رہنا — مصیبت جو بھی آتی جائے گی، جائے گی ٹل آخر
کرو تم آبیاری اُلفتِ آقا ﷺ کے بوٹے کی — بنے گا نخل اِس پر لگیں گے پھول پھل آخر
بھر آیا جب کِسی کا دِل یہاں تذکارِ آقا ﷺ میں — تو رضواں جنتِ ماویٰ میں اِس کا منتظِر دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرکار ﷺ میں تُو لمحۂ موجود گزار — اِس طرح شدتِ جذبات کبھی ہو کہ نہ ہو
مجھ کو عرفانِ پیمبر ﷺ کا شرف دے خالق! — کیا خبر، معرفتِ ذات کبھی ہو کہ نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس کو قرار دیتا ہے قرآں کلامِ حق — جو دِل نشیں کلام مِرے مصطفیٰ ﷺ کا ہے
ہم اُمتی جو ہیں تو کریں اُن کا اتبّاع — احسن ہر ایک کام مِرے مصطفیٰ ﷺ کا ہے

وہ انبیاء ہیں، وہ ہیں فرشتے، یہ عام لوگ — ہر دِل میں احترام مِرے مصطفی ﷺ کا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاد جب مِرے آقا ﷺ کی عنایتیں آئیں — حدّتِ محبت ہو سرد خانۂ جاں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ کب مِرے حالات سے نہیں واقف — قبول ہو گا بالآخر یہ سوز و ساز مِرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں سے نکلی ہوئی بات ہی نہیں سنتے — مِرے نبی ﷺ تو دِلوں تک میں جھانک لیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ردائے پاکِ نبی ﷺ جب ہے پردہ پوش مِری — دریدہ دامنی اپنی نظر نہ آئے گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عزیزو! سیّدہ زہرا رضی اللہ عنہا کا واسطہ دے کر — نبی ﷺ کے سامنے دستِ طلب تو پھیلاؤ!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راسخ ہوں دِل میں حاضریٔ در کی خواہشیں — پُر ہو جمالِ نُور سے پیمانۂ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحتِ پیمبر ﷺ کے موتی لانے کی خواہش — قُلزُمِ تحیُّر میں فکر کی ہے غرقابی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُدسی فلک پہ کرتے رہے میری گفتگو — مشغول تھا اگرچہ میں چُپ چاپ نعت میں
جب چاہتے ہیں سایۂ فضلِ خُدا مُدام — مصروف ہوں درود میں یا آپ نعت میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے خالق ہی نے کی پہلے مدیحِ مصطفی ﷺ — ہے نبی ﷺ کی نعت کی تمہید قرآنِ مجید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوثر کا جام دیں گے نبی ﷺ ہاتھ میں اُسے — دِل کی زباں میں نعت جو با چشمِ تر کہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل کے کہنے پہ نعت کہتا ہوں — کچھ نہیں ہے ثواب کا لالچ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہو کہ تم بھی کوچۂ آقا ﷺ کی خاک ہو — حاصل ہوئی تو ہو گی یوں تہذیبِ عاشقی
لفّاظی کا یہ کھیل نہیں ہے، خُدا گواہ — سیکھو اویسِ پاک رضی اللہ عنہ سے ترکیبِ عاشقی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین سے کچھ تعلق تمھارا نہیں — تم کو اُلفت نہیں گر شہِ دین ﷺ سے
میرے آقا ﷺ سے یہ قول منسوب ہے — "علم حاصل کرو، چاہے تم چین سے"
اِستغاثہ ہو دربارِ سرکار ﷺ میں — ہیں زمانے کے حالات سنگین سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عُقدے حل ہوتے ہیں، اندوہ مٹے جاتے ہیں — دستگیری جو وہ کرتے ہیں بوقتِ مشکل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس پر جو اُستوار ہوئی، اُس کو ہے دوام — ہے اُلفتِ رسول ﷺ ہی بُنیادِ زندگی
مُجھ پر تو ساتھ واضح کیا مقصدِ حیات — تقسیم کیں خُدا نے جب اسنادِ زندگی
نعتِ نبی ﷺ کے پھول کھلیں گے زبان پر — ہو گا بہار پر ارم آبادِ زندگی
جو کو نبیٔ پاک ﷺ سے اُلفت نہیں رہی — وہ نامراد شخص ہے ناشادِ زندگی
محمودؔ ہو رسائی دیارِ حبیب ﷺ میں — جب ختم ہونے والی ہو میعادِ زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُوٹے جو ماسوائے نبی ﷺ اُلفتوں کے ہیں — اُن کو تُو اپنی مزرعِ دِل سے اُکھاڑ پھینک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں سپاری خیلِ یاسر رضی اللہ عنہ کی ہے جِس کے سامنے — بیعتِ اخلاص دستِ عشق پر کرتا ہے وہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب تک بھی لوگ اپنی سی کرتے تو ہیں مگر — حق یہ ہے، تھے صحابہ رضی اللہ عنہم محبت سرشت لوگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چہرۂ تاریخ پر منقوش ہیں جو عظمتیں
سب ہیں اصحابِؓ رسولِ پاک ﷺ کے کردار کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک دوسرے کے بھائی ہیں، مومن ہیں جِس قدر
محبوبِ کبریا ﷺ نے ہمیں یہ سبق دیا
اُلفت کریں وہ اِس کے حبیبِ کریم ﷺ سے
ربِ کریم نے یہ مسلمان کو حق دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربُّ الارباب کی رحمت کا ہے سایہ اِس پر
جو بھی آقا ﷺ کے درِ پاک کا پروردہ ہے
سائرِ افلاک و جنت، زائرِ شہرِ نبی ﷺ
ایک ہی خوش بخت شخصیت کے دو دو نام ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مراجعت میں بھی طُرفہ اِک بُلاوا سا
ہجرِ شہرِ آقا ﷺ ہے اِستعارہ وصلت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ سے پھرنے کی میں سوچوں جونہی
پُتلیاں آنکھوں کی پھر جائیں مری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ سے دوری میں جو کِھلا ہے تو ہے غمیں
وہ دیکھو اشک عارضِ گُل پر بوقتِ صبح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سن نواسی(۸۹) سے پہلے فاصلوں کی دُنیا تھی
اب تو طیبۂ اقدس میرے دِل کے اندر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طلوعِ مہر کا منظر نبی ﷺ کے شہر میں دیکھو
قدم ہیں جِس طرف اُنؐ کے، اُدھر سے دِن نکلتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں حضورِ والا ﷺ کے در پہ آ گیا لوگو!
دیکھو میرے جذبوں کا رقصِ خود فراموشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تیرا جاگ رہا ہو ضمیرِ فکر و نظر
نبیؐ پاک ﷺ کی رحمت کو دیکھ لے تُو بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشک آنکھ میں ٹھہرا یادِ شہرِ سرور ﷺ میں
یہ صدف میں گوہر ہے، یا صدف ہے گوہر میں

جب مدینے جانا ہو، یا خدا! نہ پھنس جاؤں
کیا، اگر، مگر، لیکن، کیسے اور کیونکر میں

حاضریٔ طیبہ نے میری دستگیری کی
غرق ورنہ ہو جاتا ہجر کے سمندر میں

خود نبی ﷺ تو کیا، دیکھو آپ کے غلاموں کو
مِل نہیں سکا ثانی اُن کا ہفت کشور میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضروری فیصلہ یہ میرے جی نے کر ڈالا
جپوں گا حشر تک آقا ﷺ کے نام کی مالا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عافیت سے گزریں اپنے روز و شب
لیں اگر آقا ﷺ کا صبح و شام نام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظلمت سے پا سکے گی نہ دُنیا کبھی نجات
جب تک ادا کرے گی نہ بِعثت کا شکریہ

اعمال نامے کی مِرے ، سب کالکیں دُھلیں
محشر کے روز ابرِ شفاعت کا شکریہ

قدموں سے گر نہیں، نہ سہی، خواب میں سہی
طیبہ گئے ہیں، خوبیٔ قسمت کا شکریہ

محمودؔ کے غلامِ غلامانِ در کیا
آقا حضور ﷺ آپ کی شفقت کا شکریہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ جانچے جائیں گے عِشق کے ترازو پر
تب کُھلیں گی نعتوں کی معنویّتیں ساری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ جانتے ہیں، کیا کروں اِظہار میں
اپنی نعتوں کے پسِ پردہ چُھپے جذبات کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئین ساز اِس کا ہے خلّاقِ ہر جہاں
جاری رہے گا حشر تک قانون نعت کا

پہلے کہا ہے ن قلم کی قسم سے بھی
بھایا خُدائے پاک کو یوں نون نعت کا

فرشِ زمیں پہ آپ ہوں، منبر پہ نعت گو
سوچو تو یہ طریقہ ہے مسنون نعت کا

یہ طعن میرے واسطے اِعزاز ہے بڑا
کہتے ہیں لوگ تو کہیں مجنون نعت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کالی گھٹاؤں، گھور اندھیروں سے کیا خطر — دِل میں عقیدتوں کے جو روشن چراغ ہوں
روح و نظر سُرور کی کیفیتوں کو پائیں — ذکرِ دیارِ پاک سے دِل باغ باغ ہوں!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری نظریں کسی کم چیز پہ کیا ٹھہریں گی — میرے ممدوح ہیں اللہ کے محبوب رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کو سرکار ﷺ پھر اِک بار منظّم کیجے — آپ کے بندوں کا بکھرا ہُوا شیرازہ ہے
اُن کی شادابی سے شاداب ہے ساری دُنیا — اثرِ قُبّہ سے ہر چیز تر و تازہ ہے
تُو سرِ عجز درِ پاک پہ رکھ لے جا کر — مدحِ سرکار ﷺ کا ہونٹوں پہ اگر غازہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب رسائی ہی نہیں ہے اپنی شہرِ علم ﷺ تک — ہے بصیرت بے نشاں بے شک، بصارت بے جہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہم حضور ﷺ کی سنّت سے اِستفادہ کریں — بنیں کبھی نہ رسوم و قیود کے قیدی
نبی ﷺ کے ذِکر میں نا مُخلصی کے فتنے نے — بنا دیا ہمیں ذوقِ نمود کے قیدی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرفانِ کبریا کی وہ منزل نہ پا سکا — جو راہِ مصطفیٰ ﷺ سے ذرا سا بھی ہٹ گیا
جو معترضِ حبیبِ خُدا ﷺ ہوا — وہ شخص کاروانِ محبت سے کٹ گیا
کچھ عرصہ میں چلا تو غزل کی طرف مگر — کچھ دور چل کے، نعت کی جانب پلٹ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَالضّحٰی ہے چہرۂ سرکار ﷺ کی تعریف میں — سورۂ وَالّیل ہیں گیسو، خُدا کا شکر ہے
رحمتٌ للعالمیں رب نے پیمبر ﷺ کو کیا — فیض ہے سرکار ﷺ کا ہر سُو، خُدا کا شکر ہے
ماسِوائے مدحِ پیغمبر ﷺ لبوں پر کچھ نہیں — نفس پر پایا ہے یوں قابو، خُدا کا شکر ہے
آنکھیں اُٹھتی ہی نہیں ہیں فرش سے، قدمین میں — دیتے ہیں مژگاں سے یوں جھاڑو، خُدا کا شکر ہے

حمدِ حق کا درس یوں آقا و مولا ﷺ نے دیا — دِل سے یہ آوازہ ''ھُو ھُو'' خُدا کا شکر ہے
باز رکھ سکتا نہیں کوئی نبی ﷺ کی مدح سے — مُجھ پہ چل سکتا نہیں جادو، خُدا کا شکر ہے
ماہِ نو پُشتِ فلک، محرابِ کعبہ دیکھ کر — یاد ہے اُن کا خمِ ابرو، خُدا کا شکر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عادت بھی ہماری ہے، مگر ہے یہ حقیقت — ہم صلِ علیٰ پڑھتے ہیں از رُوئے عبادت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی تو ایک محبت کا ہے بڑا اِظہار — درودِ پاک کا حلقہ ہے حلقۂ عُشّاق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک کے حلقے میں بیٹھ جا آ کر — تُجھے جو رنج و مصیبت نے گھیر رکھا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک روشنی پڑھتی ہے آپ اُن ﷺ پہ درود — کہ جن کے نُور نے توڑا ہے تیرگی کا جمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ درود سے ہوئیں آسان منزلیں — جتنی رکاوٹیں تھیں، وہ رستے سے ہٹ گئیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے گا حکم کی تعمیل بھی، تقلیدِ خالق بھی — جو بھیجے گا کوئی اِنساں درودِ پاک آقا ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخششِ اُمت کو ''راہِ مختصر'' بخشی گئی — سورۂ اَحزاب میں "صَلُّوا" ہے خوشخبری بڑی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سُخن میں تو مِرے دِل کو تلاش کر — ہر شعر میرا ہو گیا جذبوں کا عکس کش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ جہاں کا نام لو، پڑھ لو درودِ پاک — ہر مسئلے پہ گفتگو کرنے سے پیشتر
خواہش مِری یہی ہے، یہی ہے دُعا مِری — دیدار ہو حضور ﷺ کا، مرنے سے پیشتر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب و محبوب ﷺ کے محشر میں کُھلیں گے اَسرار — یہ وہ گُتھی ہے، سرِ دست جو پیچیدہ ہے
دردِ مہجوری کو تسکینِ حضوری بخشی — کس نے؟ اُس چیز نے جو قلب میں چسپیدہ ہے
جو مجھے دیتی ہے الطافِ پیمبر ﷺ کی خبر — کوئی تو شے ہے جو وِجدان میں پوشیدہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم دیکھنا اُس سرنگوں کی سر بُلندیاں — ہو جِس کے ساتھ منسلِک چوکھٹ حضور ﷺ کی
آواز آئی ''اور بھی میرے قریب ہو'' — بالائے عرش آئی جو آہٹ حضور ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں مددگار و شفیع و دادگر میرے حضور ﷺ — ہو گئی آساں ہر اِک مشکِل، خُدا کا شکر ہے
قابَ قوسین اور او ادنیٰ کی پڑھ کر آیتیں — اُٹھ گیا ہے پردۂ حائل، خُدا کا شکر ہے
میں دیارِ مصطفی صلِ علیٰ میں ہُوں رسا — کام آیا جذبۂ کامل، خُدا کا شکر ہے
جِس میں مَیں نے دِل کی باتیں اپنے خالق سے کہیں — ہے درود و نعت کی محفل، خُدا کا شکر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ طاقِ عقیدت شمعِ فن میری فروزاں ہے — تو میں پروانۂ جاں سوز بھی اِس شمع کا خود ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ آقا ﷺ میں مگن رہتے ہیں جو، اُن پر کرم — خالِق و مالک کا رہتا ہے سدا سایہ فگن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں وہ انمول موتی تھا کہ چوری کا تھا اندیشہ — عقیدت کی گرہ میں باندھ کر رکھا گیا مجھ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں مِرے نبی ﷺ کی محبت کا اِک دِیا — روشن ہے، دیکھو کِس طرح قندیل کی طرح
مکّہ میں، طیبہ میں، کبھی گھر اور کبھی سفر — پھرتا نبی ﷺ کے پیچھے مَیں جبریلؑ کی طرح
قادِر مِرا خُدا ہے، کرم وہ اگر کرے — ہر روز پہنچوں طیبہ میں، تخییل کی طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری نگاہ جیسی بھی تھی، تا فلک گئی — اُبھرا جو عکس اشکوں میں طیبہ کے نُور کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر ہے فقط ذکرِ رسولِ دوسرا ﷺ کا — آنکھوں میں مِری صرف مدینہ ہے مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاضری دوں گا لگن کے ساتھ میں ہر مرتبہ — اور پڑھوں گا اُنس و اُلفت کا مدینے میں سبق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی ﷺ کا مُجھ کا صِلہ مِل گیا یہیں — گلیاں ہیں شہر نُور کی، میرے لیے بہشت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُلِ اُمیّد کِھلا مزرع دِل میں ایسا — طیبہ کی آب و ہوا جِس کا مقدر ٹھہری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے سر پیر کا کچھ ہوش ہی باقی نہ تھا یارو — پیامِ حاضری سے آ گیا بھونچال جذبوں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے شہرِ میں، در پر حضور والا ﷺ کے — پہنچ تو جاتی ہیں یہ ساری زاریاں میری
مِرے نبی ﷺ نے کرم کب نہیں کیا مُجھ پر — تو بے اثر کہاں اُمید واریاں میری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو دِل کی سیپیوں سے سرکار ﷺ کی یادوں کے گوہر — اشکوں کی صورت پلکوں پر ہم لوگ سجائے جاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہو گا سرکار ﷺ کا طالِب — دُنیا پر وہ ہو گا غالِب
کوئی نہیں سرکار ﷺ سا شافع — تو کوئی کب مُجھ سا مُذنب
ہم مدحِ آقا ﷺ اپنائیں — ایک یہی ہے بات مناسِب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہوتا دیکھنے والا کوئی تو پھر پتا چلتا — شبِ اِسرا میں تھے کیا کیا مناظِر ربطِ باہم کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں ''نفسِ گم کردہ'' اِس جا پر جلیل القدر لوگ — کیا ہے تو محمودؔ، اور کیا نغمہ پیرائی تری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ لائیں گے تشریف میرے خواب میں — جب کُھلا میرے مقدّر کا مقفّل در کبھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حیرتوں کی کرے گا جو تجسیم — وہ سرِ عرش اُن ﷺ کو دیکھے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں آئیں نظر نیرنگیاں افکار کی — مدحِ آقا ﷺ سے معانی کے اُفق روشن ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مبتلائے ظلمتِ جرم و خطا پہلے تھا مَیں — مہرِ رحمت نے مِرے اندر اُجالا کر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا سے تو نعتوں کا صلہ چاہتا کب ہوں — تحسین کی چاہت ہے، نہ ہے داد کی خواہش
جب صفحۂ قِرطاس پہ لکھی گئیں نعتیں — ہے دستِ مشیّت سے مجھے صاد کی خواہش
گھر میں ہیں ہمہ وقت پیمبر ﷺ ہی کی باتیں — یہ خواہشِ آبا، یہی اولاد کی خواہش
جو میرے نبی ﷺ آپ مجھے حشر میں دیں گے — کیوں دِل میں نہ ہو مُجھ کو اُن اسناد کی خواہش
یہ سب ہے اثر دعوت و تذکیرِ نبی ﷺ کا — مومن کو جو ہے دعوت و اِرشاد کی خواہش
جو بات ہے، ہو ختم محمد ﷺ کے عدد پر — پائی ہے یہی ہم نے تو اعداد کی خواہش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سرکار ﷺ کا ہر کام نمونہ ٹھہرا — میرے سرکار ﷺ کی ہر بات سراپا اِعجاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آفتابِ رُشد بُرجِ نُور سے نکلا جونہی — روشنی دُنیا کے اندھیاروں پہ غالب آ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن سے خلّاقِ جہاں کی ذات بھی خوش ہو گئی — خوش ہوئی جن محترم افراد سے ذاتِ نبی ﷺ

چاہتے تھے وہ کہ خوشنودی مِلے سرکار ﷺ کی — جانتے تھے سب صحابہ رضی اللہ عنہ اختیاراتِ نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم سے زیادہ ہیں ہماری جان کے مالک نبی ﷺ — کیا یہی مطلب نہیں اِس کا کہ وہ مختار ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خانوادے کی جنابِ سرورِ کونین ﷺ کے — سطحِ اِدراک و تخیل سے ہے عظمت ماورا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِعزاز اِس کو رویتِ باری کا مِل گیا — وہ شخص جِس نے دیکھ لیا مصطفی ﷺ کا رُخ
اِس کی طرف جو رُوئے عطائے نبی ﷺ ہوا — کیوں ہو کِسی طرف کو دلِ مبتلا کا رُخ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم فرمائیں، بُلوائیں مدینے — مِرے خوابوں کو دیں سرکار ﷺ تعبیر
کھجوروں میں اثر ہے کیمیا کا — تو پانی شہرِ طیبہ کا ہے اکسیر
ہے مدحِ مصطفی ﷺ افضل عبادت — یہی تو اِک قرینہ ہے جہاں گیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں واقف جِن سے میرے سرورِ ہر دو جہاں آقا ﷺ — وہ احساسات کیا شرمندۂ لفظ و معانی ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضلِ سرورِ عالم ﷺ سے میں روز سنتا ہوں — روح کے کواڑوں پر دستکیں عقیدت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو عظمت میرے سرکارِ عالم ﷺ کو خُدا نے دی — نظر آتی نہیں میچی ہوئی آنکھوں سے مُنکر کو
مِرے بڑے بھی پیمبر ﷺ سے پیار کرتے تھے — وفا کی مٹی سے میرا خمیر گوندھا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے محبوبِ حق ﷺ کے در کی چوکھٹ جب میسر ہے — میں کیوں جاؤں گا دہلیزِ فنا آثارِ باطل پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کرم! بنا لیے ہم نے کئی خُدا — سرکار ﷺ رحم! خواہشوں کے ہم ہوئے اسیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر میں سما چکی ہے کہ پہنچوں میں خود وہاں — دِل میں جو بس چکا ہے، پیمبر ﷺ کا شہر ہے
جِس نے درود ہی نہ پڑھا سُن کے نامِ پاک — اس پر غضب خُدا کا، مشیت کا قہر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام لیتے ہی رسولِ پاک ﷺ کا منجدھار میں — پار لگتے ہیں سفینے دیکھتے ہی دیکھتے
سال میں اِک بار طیبہ تک رسائی کے لیے — گزرے جاتے ہیں مہینے دیکھتے ہی دیکھتے
اِتباعِ سرورِ کونین ﷺ میں کاوِش کرو! — پاؤ رحمت کے خزینے دیکھتے ہی دیکھتے
صرف آقا ﷺ پر درودِ پاک کے صدقے رشیدؔ — جا پہنچتے ہیں مدینے دیکھتے ہی دیکھتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وفا کی ڈوریوں میں کس کے یوں باندھا گیا اِس کو — کہ میرا فکر طیبہ سے نہیں جاتا کہیں لوگو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں جِس جگہ بھی گیا تھا کشیدہ قامت تھا — نبی ﷺ کے شہر میں آیا تو سرفگندہ ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرکار ﷺ سے دوری کا اثر تو دیکھو — یوں تو پژمُردہ نظر آتا ہوں، پر مُردہ ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی نظروں میں وہ سب لائقِ صد عزت ہیں — شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ہیں جتنے باسی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم کے سائے میں رہتا ہوں رات دن میں بھی — مزا لیا ہے مدینے سے دِل لگانے کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوجِ سما سے بڑھ گئیں سر کی بُلندیاں — گردِ مدینہ سے جو مرے بال اَٹ گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے اعمال کہاں، اسوۂ سرکار ﷺ کہاں — عہدِ پابندئ تقلید کو توڑا ہم نے
سُنت آقا ﷺ کی نہیں اپنے عمل کا حصہ — دامنِ اُمید کا پھر بھی نہیں چھوڑا ہم نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم پہ اِس پر بھی کرم کم نہیں ہوتا اُن ﷺ کا — منہ جو سرکار ﷺ کی اُلفت سے نہ موڑا ہم نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کے محبوبِ مکرم سے، شہِ والا ﷺ سے — سب سے بڑھ ہو محبت جسے، وہ مومن ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

داعیہ جِن کا نہ ہو اُلفتِ محبوبِ خُدا ﷺ — ایسے بدبختوں سے کیا اپنا تعلّق یارو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ اِلتفاتِ خُدا نے کِیا مُجھے — مدّاحِ والدینِؓ کریمینِ مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُنکیاں ندامت کی برف زار ہیں مُجھ کو — ہیں اگرچہ اُلفت کی کچھ تمازتیں حاصِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا و مولا ﷺ گر نِگاہ فرمائیں — پھول پھل نہ آ جائیں کوششوں کے پیڑوں پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس کو ہو پایا نہیں ہے علمِ بابِ شہرِ علم ﷺ — خود رسولِ پاک ﷺ کی عظمت کو کیا پائے دماغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کِس کو اِس حوالے سے جسارت بات کی — دیکھ کر سرکار ﷺ کی رفعت کو، جبریل علیہ السلام چُپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مناتے ہیں جو میلادِ نبی ﷺ کا دن، وہ سب سُن لیں — کہ شہرِ پاکِ مکّہ ہے مِرے سرکار ﷺ کا مولد
اُدھر ہیں چودہ سو، لیکن ترپَن سال اِدھر بھی ہیں — نہ بعدِ طیبہ کیوں بھائے مجھے سرکار ﷺ کا مولد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''ابجد'' کے پہلے حرف سے ''ضظغ'' کی غین تک جتنے بھی ہیں عدو، ہیں سبھی تابعِ حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِس کی بھی کی ہے پشتِ پناہی حضور ﷺ نے ابلیس کو پچھاڑنا اِس پر گراں نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آمادہ ہیں نبیٔ مکرّم ﷺ شبانہ روز اُمّت کے ہر فرد کی اِمداد کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس ضمانت سے بڑی اور ضمانت کیا ہے حشر میں آپ ﷺ گنہگاروں کے شافع ہوں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے اعمال کے بل پر تو نہیں تھا کچھ بھی سگِ دربار پیمبر ﷺ ہوں، شرف اتنا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عفوِ آقا ﷺ کے مظاہر جو نظر آئیں گے مطمئن حشر کے دن خاطی و عاصی ہوں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نہ تیرے سامنے ہو منزلِ مدحِ نبی ﷺ بے بضاعت فکر ہے، بے معنیٰ سارے لفظ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وائے قسمت، ہو نہ پائے ذکرِ آقا ﷺ تک رسا جو سوارِ اشہب تخییل کہلاتے رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفی ﷺ کی مدح میں محمودؔ نے خامۂ احساس سے لکھّے حروف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قلم میرا پئے مدحِ پیمبر ﷺ چلا تخییل کی اُنگلی پکڑ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے مجموعے ہیں اِعزازِ اپنے واسطے سینۂ قرطاس پر تمغے سجے ہیں لفظ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت سے ہوتی ہے حمدِ رب کی اہمیّت عیاں — یوں تیقُّن کی بُلندی تک رسا ہوتا ہوں مَیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے ہاتھوں میں ہے جذباتِ محبت کا قلم — کینوس ہجرِ مدینہ کا ہے اور تصویرِ درد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے اشعار ہجرِ شہرِ سرور ﷺ میں لکھے — کرب اندر کا دکھایا پردۂ الفاظ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دستیابی ویزے کی ہو سکی نہ رمضاں میں — میں طلب کروں اپنے دل کا خوں بہا کِس سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باسی نہ کیوں بہشتِ بریں کا اُسے کہوں — طیبہ کا جو بھی فرد کوئی رہ نورد ہے
تاجِ سرِ شہانِ جہاں زیرِ پا ہوا — سر پر رہِ حجاز مقدّس کی گرد ہے
ناموسِ مصطفی ﷺ پہ جو قربان ہو گیا — عُشاقِ مصطفی ﷺ میں وہی مرد فرد ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخشی ہیں عاجزی کو پیمبر ﷺ نے رفعتیں — اور ہے پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ سادگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری آنکھوں میں، روح میں، جاں میں — مُسکراتی ہے آپ ﷺ کی سنت
دوسروں کی مدد وہ کرتا ہے — جس کو بھاتی ہے آپ ﷺ کی سنت
کوئی کھاتا ہے دو کھجوریں روز — رنگ لاتی ہے آپ ﷺ کی سنت
ہوں حقوق العباد جب پورے — پائی جاتی ہے آپ ﷺ کی سنت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سختیاں جھیلی ہیں، کھائیں گالیاں کفّار کی — اِس پہ بھی سرکار ﷺ کے ماتھے پہ کوئی بل نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر پہ ہے چھپّر مدیحِ سرورِ کونین ﷺ کا — بابِ حرف و لفظ کُھلتا ہے مدینے کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ مُجھ کو زیارت کا شرف بخشیں گے رُؤیا میں   بھروسا ہے مُجھے اِس باب میں بھی فضلِ باری پر
میں دِل کی بات مَن و عَن کہے جاتا ہوں نعتوں میں   مُجھے ہے دسترس خوشی قسمتی سے حق نگاری پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو اِستمدادِ آقا ﷺ نے سہارا دے دیا   لرزہ بر اندام تھا پہلے تو جُرموں کے سبب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

استجابِ عرض کی آقا ﷺ نے جاری کی سَند   حرفِ مطلب جِس گھڑی میرے لبوں پر آ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ تُل رہے ہیں مِرے جُرم آج میزاں پر   حضور ﷺ ہی کی شفاعت مُجھے بچائے گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس شخص پر ہی خِلعتِ شعر و سُخن سجے   کر لے کُلاہِ نعتِ پیمبر ﷺ جو زیبِ سر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ نے جو ذکرِ پیمبر ﷺ کیا بُلند   ہر چار سمت بجتا ہے نقّارہ نعت کا
اِس میں نہ ہونا مُرتکِب غفلت کا، دوستو!   اللہ نے رکھّا نہیں کفّارہ نعت کا
انبارِ معصیت جو ہیں، ہو جائیں گے ہَوا   محشر میں جب اُتاروں گا پُشتارہ نعت کا
ہو گا وہاں جو مدحِ پیمبر ﷺ کا غلغلہ   دیکھیں گے لوگ حشر میں نظّارہ نعت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ سرورِ دیں ﷺ کی ٹھنڈکیں نہیں پاتا   کیوں جُھلس رہا ہے تُو ہجر کی تمازت میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصوُّر میں ہے شہرِ سرکارِ والا ﷺ   عجب آئنے تا بہ حدِّ نظر ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس میں لوگ رہتے ہیں، وہ دِلوں میں بستا ہے   دوستو! پیمبر ﷺ کا شہرِ نُور ایسا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھتے ہی تصویرِ شہرِ آقا و مولا ﷺ
نخلِ قلب پر آئیں کونپلیں تمنّا کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے حضور ﷺ کے شہرِ حسیں کی جانب کو
ہُمکتے جذبے، لپکتے خیال اچھے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا ہوں جب نمازِ محبت کبھی ادا
طیبہ کی سمت ہوتی ہے محراب روح کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچ سکا ہوں نہ جِس سال مَیں مدینے میں
ہوئی ہیں دل کو مرے، بے قراریاں کیا کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہت شدائد، بڑے مصائب جہاں میں ہم نے بُھگت لیے ہیں
بگاڑ سکتا نہیں ہے کچھ بھی نبیؐ کے بندوں کا، کوئی بُحراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پرتوِ رُخ جو پیمبر ﷺ کا پڑے گا اِس پر
دُنیا دیکھے گی مقدّر مِرے غم خانے کا

اُمّتی اِس سے بھی بڑھ کر ہے نبی ﷺ کا عاشق
شمع کو دیکھ کے جو حال ہے پروانے کا

دِن میں آیا ہے کئی بار مدینے کا خیال
کیوں دوگانہ نہ پڑھوں آج بھی شُکرانے کا

ذکرِ آقا ﷺ نے مُجھے بے خودی ایسی بخشی
کچھ خیال آج ہے اپنے کا، نہ بیگانے کا

اُمّتی ہو کے بھی جو معترضِ سرور ﷺ ہو
فائدہ اُس کو نہیں کوئی بھی سمجھانے کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برق رفتاری سے طیبہ کی طرف ہو گی رواں
اشہبِ تخیّل کے بر میں تمنّا وصل کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتاؤں میں کہ تشویقِ حضوری کا سبب کیا ہے
کرم آقا و مولا ﷺ کا، خُدائے پاک کی رحمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ خلّاقِ ہر عالم کے باعث ہو گیا
اندمالِ زخم ہائے ہجرِ شہرِ مصطفی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فکر و فن اِس سے مرا ذوقِ نمو پاتا ہے　　راہِ طیبہ میں جو بارانِ کرم ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقدّر تو اِس شہرِ دل کش کا دیکھو　　حبیبِ خدا ﷺ ہیں نصیبِ مدینہ
مرے لب پہ ہر دم اِسی کی ہوں باتیں　　میں کہلاؤں یا رب! ادیبِ مدینہ
اُچھلتا ہے بَلّیوں مِرا دِل خوشی سے　　پہنچتا ہوں جب میں قریبِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ میں جِس کو خُدا نے گدائی دی　　گویا اُسے جہان کی فرماں روائی دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توبہ توبہ اے معاذَ اللہ! کیا کہتے ہو تم　　ہُوں سگانِ کوئے طیبہ کے برابر، اور میں؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاضری ہوتی رہے دربار میں　　یا خدا! بنتا رہے کوئی سبب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن نگاہوں نے کبھی گنبدِ خضرا چُوما　　میں نے اُن آنکھوں کو چوما ہے، اُنھیں چاہا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبۂ اقدس نبی ﷺ کا شہر، اُلفت کا نگر　　ہے عقیدت کا ہماری، اِک یہی محکم ہدف
چاہتے ہیں ہم بقیعِ پاک میں تدفین یوں　　زندگی میں ہم نے رکھا ہی نہیں مبہم ہدف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہت ممکن ہے تدفینِ بقیعِ اقدس و اطہر　　رواں رہتی ہے طیبہ کو جو یہ عمرِ رواں میری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنا رُخ شہرِ نبی پاک ﷺ کی جانب کرے　　عافیت کی راہ پر چلنا ہو جس رہ گیر کو
جو نظامِ زندگی آقا و مولا ﷺ نے دِیا　　اپنے نزدیک آنے دیتا ہی نہیں تغییر کو
وہ رہے گا پورا ہفتہ سایۂ سرکار ﷺ میں　　جو درودِ پاک کی محفل کرے گا پیر کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمھیں بچایا ہے اِک آن میں، ہر اِک دُکھ سے ۔۔۔ یہ دیکھا، ہستی ہے آقا ﷺ کی داد رس کیسی!
صباح و شام اِسی سائے میں گزرتی ہے ۔۔۔ مِلی ہے رحمتِ سرکار ﷺ ہر نفس کیسی
شبانہ روز اِسی میں لگے رہو یارو! ۔۔۔ درودِ پاکِ رسولِ خدا ﷺ میں بس کیسی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح کی کِرنوں کا اُجلا پن نظر آتا کہاں ۔۔۔ یادِ آقا ﷺ ہی سے ممکن اندروں بینی ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمتی نبی ﷺ کا ہوں، اِس پہ فخر ہے مُجھ کو ۔۔۔ لے چلا ہے یہ جذبہ آگہی کی منزل پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چادرِ رحمت نبی ﷺ کی، میرے سر پر چھا گئی ۔۔۔ جب مِرے ہونٹوں پہ پیغمبر ﷺ کی مِدحت آ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا و مصطفی ﷺ کا ذکر ہر فقرے میں کرتا ہوں ۔۔۔ تو میں جو بات کہنا چاہتا ہوں، مُجھ کو کہنے دے
مناظر شہرِ سرور ﷺ کے ہیں سب چشمِ تصوّر میں ۔۔۔ شبانہ روز اُن کیفیتوں میں مُجھ کو رہنے دے
مگن رہتا ہوں یادِ آقا و مولا ﷺ میں اے ہمدم ۔۔۔ مُجھے رب کے حبیبِ پاک ﷺ کی نظروں میں رہنے دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا باتیں ہوئیں، اُس کو پتا ہے، یا پھر اِنھیں ۔۔۔ جبریل علیہ السلام تک تو وصل کے دن درمیاں نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشغولِ ذکرِ صاحبِ معراج ﷺ جب ہُوا ۔۔۔ نعتِ حضور ﷺ سے مُجھے معراج مِل گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی نہ جا سکا ہے سرِ لامکاں کبھی ۔۔۔ پھر کون جان سکتا ہے سرکار ﷺ کا عروج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ مِلا جس سے سرِ کُنجِ فراغت ۔۔۔ ہستی ہے وہی محرمِ اَسرارِ حقیقت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کو اُن سے، نبی ﷺ کو خُدا سے ہے اُلفت — محبتوں کا یہاں اِمتزاج پایا ہے
وہاں ہے نورِ نبوّت سے شپّرہ چشمی — جہاں کہیں پہ بھی ظلمت کا راج پایا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قائم رہے گا روزِ حساب و کتاب تک — اَلطاف ہائے شاہِ مدینہ ﷺ کا سلسلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِسی نے آدمی کو عظمتیں عطا کی ہیں — کوئی تو عبد کو معبود سے مِلاتا ہے
مِرا ضمیر ہے ممنون رحمتِ حق کا — مُجھے جو شام کو نعتِ نبی ﷺ سُجھاتا ہے
درود بھیجتے رہنا نبیؐ برحق ﷺ پر — عمل یہ، حشر کی حدّت سے بھی بچاتا ہے
جِسے خبر ہے ذرا بھی مقامِ سرور ﷺ کی — وہ روضہ دیکھتا ہے اور سر جُھکاتا ہے
حضورِ شاہ مدینہ ﷺ میں اُمّتی اُن کا — وہی ہے، گیت جو ممنونیت کے گاتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضورِ پاک ﷺ کے دربار پر پذیرا ہے — نیاز و سوز و گداز قلوبِ مہجوراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہزار شکرِ خُدا، بیشتر سے اچھا ہے — نگاہِ لطفِ حبیبِ خُدا ﷺ سے اپنا حال
عزیزو! وہ تو نظر آ گئی رہِ طیبہ — وگرنہ لے ہی چلے تھے کہیں مِرے اعمال
رسائی میری جو ہر سال ہو مدینے میں — کروں میں جا کے وہیں پر گزارشِ اَحوال
رواں جو سکّہ ہے نامِ حضور ﷺ کا اِس پر — ہے قلب سکّے عقیدت کی ڈھالتی ٹکسال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں ہوں سرکار ﷺ آپ کا بندہ — اِلتفاتِ نگاہ کا محتاج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کی توفیق ہے کہ ہے مُجھ کو — حرمتِ حرفِ نعت کا احساس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنا تو ٹھیک ہے یارو
حکم پر کاربند بھی رہنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنھی کا ذکر ہوتا ہے فرشتوں کی زبانوں پر
نبی ﷺ کی نعت میں مشغول جو افراد ہوتے ہیں

ہمہ وقت اُن کے ہونٹوں پر نبی ﷺ کی نعت رہتی ہے
کرم جن کو رسولِ کبریا ﷺ کے یاد ہوتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرور ﷺ کے کِھلے ہیں پھول میرے قلب میں
سرنگوں نعتیں رقم کرنے میں رہتا ہے قلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلام پاک ہے ناطق اِسی حقیقت پر
ہر ایک مدح کے لائق حبیبِ خالق ﷺ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محشر میں جو دیکھو گے تو حیرت زدہ ہو گے
اے اہلِ وفا! جُنبشِ ابرو کا کرشمہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو رحمتِ تمام ہیں، خیرُ الانام ﷺ ہیں
محبوب ہیں خُدا کے، کوئی اِس میں شک نہیں

آقا ﷺ کے شہرِ پاک میں دِل ہے بسا ہوا
دِل میں بسی ہے اُن کی گلی، اِس میں شک نہیں

لاریب ہے زیادہ کہیں اِس سے اُن ﷺ کا عفو
گو معصیت ہے میری بڑی، اِس میں شک نہیں

اُس کے حبیب ﷺ کی جو ثنا لب پہ آ گئی
تعریف یہ خُدا کی ہوئی، اِس میں شک نہیں

جب بھی کیا ہے ذکر نبی ﷺ کے دیار کا
آنکھوں میں آ گئی ہے نمی، اِس میں شک نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ محبوبِ خلائق ﷺ مِرا سرمایہ ہے
خوش مقدّر ہوں کہ مستغرقِ مِدحت مَیں ہوں

ہوں شناسائے شفا خانۂ شہرِ آقا ﷺ
ناشناسائے غم و رنج و مصیبت میں ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ سے بڑا کون بہادُر ہو گا
اشجعیت کا سبق خیبر و خندق نے دِیا

اوجِ قوسین پہ جب رتبۂ اَوحی بخشا
کیسا اِعزاز اُنھیں قادرِ مُطلق نے دِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس کا علوِ مرتبت کِس کو دِکھائی دے ‏ ‏ ‏ ہستی جو ربِّ ہر دو جہاں کی حبیب ﷺ ہے
ہوتی ہیں قُربتیں بھی بریکٹ عجب طرح ‏ ‏ ‏ رب کے قریب ہے جو نبی ﷺ کے قریب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوچھو جو مری نعت سرائی کی کہانی ‏ ‏ ‏ تسلیم رہا عجزِ مفاہیم و معانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھیل یہ لفظ و بیاں، فکر و نظر کا کب ہے ‏ ‏ ‏ عکسِ جذباتِ محبت سے مِرا شعرِ حسیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا ہے جو احساسِ احسانِ آقا ﷺ ‏ ‏ ‏ مِرے دوستو! نعت کہنے کے دن ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِٹے ہیں اور نہ مِٹیں گے یہ حشر کے دن تک ‏ ‏ ‏ حروفِ نعتِ حبیبِ خُدا ﷺ ہیں لافانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاعرانِ دہر تو عامی ہیں سب اِس ملک کے ‏ ‏ ‏ فاتحِ اقلیمِ حرف و لفظ ہے ناعِت فقط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جامۂ احرامِ نعتِ مصطفی ﷺ پہنے ہوئے ‏ ‏ ‏ سعی میں ہوں میں کہ راضی کر سکوں سرکار ﷺ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ سرورِ کونین ﷺ میں مصروفیت اپنی ‏ ‏ ‏ سمجھتا ہوں میں اپنی زندگی کا اِک یہی مقصد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ثنا صبح و مسا اُن کی کیے جائے گا ‏ ‏ ‏ آخر آئے گا پیمبر ﷺ کی نظر میں اِک دن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں الفاظ تو سادہ سے ہیں ‏ ‏ ‏ ہیں مفاہیم و معانی معتبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں مُتعلّق نبی ﷺ کی نعت سے جتنے، وہ اپنے ہیں ‏ ‏ ‏ اَساسی طور پر یہ ایک ہی تو خانوادہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ قربِ کبریا کی منزلیں اِتنی ہی مارے گا — جِسے اُلفت نبیٔ پاک ﷺ سے جتنی زیادہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاید کبھی گزر ہو پیمبر ﷺ کا اِس طرف — ہے اِنتظار میں مِرے جذبوں کی کہکشاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعترافِ نُور آقا ﷺ کِس لیے کرتا نہیں — چاہتا ہے جب کہ ہر اِک ابنِ آدم روشنی
کیوں مقامِ مصطفی ﷺ کی بات ہونٹوں پر نہ ہو — جب نگاہوں میں نہیں ہے اپنی، کچھ کم روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچا لیتی ہے ہر مشکل سے جو ہر نام لیوا کو — نگاہِ لُطف یہ سرکار ﷺ کی معلوم ہوتی ہے
وہاں آتا ہے میرا نام بھی ساتھ اپنے آقا ﷺ کے — کہیں پر داستاں مدحت کی جب مرقوم ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوشیدہ تو وہ بھی نہیں سرکارِ جہاں ﷺ سے — ہے تیری نگاہوں میں جو اِک جُنبشِ موہوم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لوگ حشر کے دن برّیت کے خواہاں ہوں — نبی ﷺ کی مدح کو موضوعِ فن بنا ڈالیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے کام آئیں گی روزِ حشر کو نعتیں — روز مُجھ سے کہتی ہیں پیش بینیاں میری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس کو کرنا فراموش ممکن نہیں — ہم نے سیکھا خُدا سے سبق نعت کا
لینا دینا ہمیں دُنیا والوں سے کیا — پیشِ سرکار ﷺ ہو، یہ ہے حق نعت کا
صاد کرتا رہا حشر میں کبریا — غور سے دیکھ کر ہر ورق نعت کا
سامعہ سے دِلوں تک ہے اِس کا نفوذ — یہ اثر ہے بربِ فلق نعت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھڑا ہوں گنبدِ اخضر کے سامنے چپ چاپ — یہ عجزِ نطق ہے اُن ﷺ کے غُلام زادے کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضورِ پاک ﷺ سے ایسا مِرا تعلّق ہے — غنی کِیا ہے مُجھے ثروتِ اِرادت نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرورِ دیں ﷺ میں رات دن گزرتے ہیں — اِک یہی تو اچھائی دی خُدا نے احقر کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذِکر ہے اصدقِ عالم ﷺ کا زباں پر میری — شائبہ کِذب بیانی کا نہیں ہے ممکن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ نبی ﷺ پہ مِٹا ہوں تو ہو گیا ہوں اَمر — مُجھے تو ہو نہ ہو، دُنیا کو ہو گئی ہے خبر
ہُوا جو شام کو میں نعت گوئی میں مصروف — مِرے وجود کی دُنیا میں ہو گئی سحر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرشمہ ہے مِرے سرکار ﷺ کے اِشارے کا — درِ خُدا پہ جو شوقِ سجُود مُجھ کو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھیں جب تک نہ پیمبر ﷺ کا مقامِ محمود — ہم کو حیثّیتِ سرکار ﷺ کا اندازہ کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ پاکِ نبی ﷺ نظم و نثر دونوں میں — یہ کام کل بھی تھا، یہ کام آج بھی ہو گا
بپا کریں گے اِرم میں درود کی محفل — وہاں پہ اور کوئی کام کاج بھی ہو گا
جو ہو گا طاعتِ سرکار ﷺ میں خُدا راضی — عمل یہ باعثِ صد ابتہاج بھی ہو گا!
خُدا کے حکم کی تعمیل بھی تو ہے اِس میں — درود پڑھنا یہاں کا رواج بھی ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کی تعمیر میں جذبات کی ہاتھوں کے ساتھ — خشتِ تخییل اور چوبِ فکر استعمال ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بس وہ ہُوا مقامِ پیمبر ﷺ سے آشنا — حاصِل جِسے ہوئی ہے شناسائی نعت کی
دیکھیں گے ہم کو حیرت و حسرت سے سارے لوگ — جب روزِ حشر ہو گی پذیرائی نعت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو ہے ریاضِ عِشق و محبت کا عندلیب
جو ہو سکے تو حمد کے پھولوں میں نعت کہہ
جذبے نہ ہوں تو نعت کُجا، شعر ہی کہاں
لیکن عروض ہی کے اُصولوں میں نعت کہہ
اُن کو بفضلِ رب ہوں سبھی بختیں نصیب
اِس حُسنِ ذوق سے تُو ملولوں میں نعت کہہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا بُلانے آیا ہے کوئی مُجھ کو طیبہ سے
میرے دِل کا دروازہ دستکوں سے گونجا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل کی خوشی مدیحِ رسولِ کریم ﷺ ہے
طیبہ کی حاضری کا ہے پیغامِ اِبتسام
تا مرگ میری خواہشِ واحد ہے تو یہی
جاتا رہوں دیارِ نبی ﷺ میں بہ التزام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم دیارِ سرور ﷺ میں رہنے والے لوگوں سے
رابطے اِرادت کے اُستوار رکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لیے
عرضیاں بھیجتا ہی رہتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بھی ہوتا ہوں کِسی وقت مَیں تنہائی میں
گھیر لیتی ہیں مدینے کی مہکتی یادیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہیں سے چلتے ہیں اشکوں سے وہ وضو کر کے
نمازِ عشق جو طَیبہ میں جا کے پڑھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نجانے کب مدینے سے پیامِ حاضری آئے
اِسی احساس سے میں گوش بر آواز رہتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈھونڈو خُدائے پاک کو شہرِ رسول ﷺ میں
اُس بے نشاں کا اور کہیں آستاں کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو اُمّیدِ بہار اب ہے یقیں کی حد تک
شجرِ عشق مدینہ ہے جو پیوستہ ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کوئی بات کرے طیبہ رسا ہونے کی   دِل کے صحرا میں نظر آتی ہے قندیل نئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ ہو، مِلتی ہے خیرات یہاں سے سب کو   مجتمع دُنیا ہے سرکار ﷺ کے دروازے پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بذلِ سرکارِ جہاں ﷺ کو چار جانب دیکھ کر   دستِ دریوزہ گری پھیلا ہوا ہے ہر طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعر کہنے کا سلیقہ نعت میں برتا گیا   دِین و دُنیا کی، مِرے ہاتھوں میں دولت آ گئی
جیسے ہی پہنچا دیارِ طیبہ وہ بطحا میں مَیں   جذبۂ عِشق و محبت میں بھی شدّت آ گئی
بے سہارا جب ہُوا، جب رہ گیا بے آسرا   دستگیری کے لیے آقا ﷺ کی نُصرت آ گئی
میں جو صُفّہ پر گیا تو بس وہیں بیٹھا رہا   ہاتھ مُجھ خوش بخت کے کیا ایسی ساعت آ گئی
کیسے ہوتی بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں عرضِ حال   بولنے والی زباں تھی جِس میں لُکنت آ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سرکار محمد ﷺ بھی ہیں، احمد ﷺ بھی ہیں   ایک اُن کا ہے مگر اسمِ گرامی محمود
پایا احمد ﷺ کا اَحَد کو بھی محب لوگوں نے   اور اِنساں کو محمد ﷺ کی غُلامی محمود
لہجہ اچھا ہو، زباں اچھی ہو، الفاظ اچھے   ذِکرِ طیبہ میں ہے شائستہ کلامی محمود
ہم نے دیکھے ہیں پیمبر ﷺ کے ثنا خواں سارے   رومیؔ، اقبالؔ، رِضاؔ، جامیؔ، نظامیؔ، محمودؔ
اُس پہ سرکار ﷺ کی رحمت کا نہ سایہ کیوں ہو   ہے جو وابستۂ زنجیرِ غُلامی محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری جانِب بھی توجّہ کی نظر ہوتی ہے   گرچہ مَیں نعت کے خُدّام میں احقر تر ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا ہے ایسی یہ کہ نہیں جھوٹ کا گماں   ہے اِک جہانِ صِدق و صفا نعت کائنات
ہے روح و جاں کے واسطے یہ خُرّمی نشاں   دِل کے جہان تک ہے رسا نعت کائنات

ہر گوشہ اِس کا، دے گا دِکھائی بہشت زا
تم گھوم پھر کے دیکھو ذرا نعت کائنات

ہیں کاوشیں تو بیسیوں اِس باب میں مِری
لیکن ہے اِنتخاب بڑا ''نعت کائنات''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کے تصرُّف کا اثر ہے یہ بھی
نعت کا ہونٹوں پہ جو مصرعِ برجستہ ہے

رب کی واحدنیت اُس شخص کا ایمان ہوئی
میرے سرکار ﷺ کی اُلفت میں جو وارفتہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عِشق کی دِل میں نماز اور درودِ آقا ﷺ
لب پہ اُلفت کی اذاں اور مدیحِ سرکار ﷺ

کون کہتا ہے کہ یہ دونوں الگ باتیں ہیں
مدحتِ ربِّ جہاں اور مدیحِ سرکار ﷺ

پڑھتا جاتا ہے جب اِنسان احادیثِ رسول ﷺ
کرتی جاتی ہے زباں اور مدیحِ سرکار ﷺ

محفلِ قُدس میں، جنّت میں، سرِ عرشِ بریں
ہوتی رہتی ہے وہاں اور مدیحِ سرکار ﷺ

ایک درجن ہیں الگ نعتوں کے دِیواں میرے
ایک مجموعہ ہے ہاں اور ''مدیحِ سرکار ﷺ''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود پڑھتے ہیں اور نعت کہتے رہتے ہیں
یہی تو کام قیامت میں کام آئیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تفریق و جمع جو بھی کریں، میں نے یہ سنا
حاصل ہر ایک چیز کا ہیں پورے ۹۲

احمد ﷺ کے جو عدد ہیں ۵۳ تو اے رشیدؔ
ہیں اسمِ ذاتِ پاک ''محمدؐ'' ﷺ کے ۹۲

میں طیبہ میں تھا، اظہرؔ و شہنازؔ دونوں نے
قطعات لے کے چھاپ دیئے میرے ۹۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوب کی خاطر مِرے خالق نے کیا ہے
محبوب ﷺ کا چرچا وَرَفعنا لَکَ ذِکرَک

جو عشق تھا خلاقِ دو عالم کو نبی ﷺ سے
ہے اس کا تقاضا وَرَفعنا لَکَ ذِکرَک

تاریخی تھا نام، اردو زباں، نعت نبی ﷺ کی
مجموعہ تھا پہلا ''وَرَفعنا لَکَ ذِکرَک''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر ہونے لگیں مُجھ پہ نبی ﷺ کی عنایتیں — پھر آنے لگی میرے لبوں پر حدیثِ شوق
ہو گی رسا ببارگہِ سرورِ جہاں ﷺ — وقتِ حساب اور لبِ کوثر حدیثِ شوق
ہوتی رہی ہے مُجھ سے یہاں بات اُنس کی — کہتا رہوں گا میں سرِ محشر حدیثِ شوق
دیکھیں گے غور سے تو فرشتے بھی پائیں گے — لطفِ حضور ﷺ کے پسِ منظر حدیثِ شوق
جو پیش ہو رسولِ خدا ﷺ کی جناب میں — رب کی نگاہ میں ہے مؤقر حدیثِ شوق
ہر روز میرے دِل سے نکلتی ہے آہِ سرد — ہر روز سُنتے ہیں مِرے سرور ﷺ حدیثِ شوق
پڑھ کر درود کرتا ہوں یہ اِلتجا کہ ہو — مقبولِ بارگاہِ پیمبر ﷺ ”حدیثِ شوق“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گلشنِ سخُن میں ہیں پھول مشکبو جتنے — میں بیان کرتا ہوں اُن میں اندروں بیتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشعار میں اَلطافِ نبی ﷺ یوں ہیں نمایاں — ہے پردۂ الفاظ پہ تصویرِ عنایت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتیدہ ہیں لب میرے تو ہیں بھیگتی پلکیں — لرزیدہ ہے جذبات کی شبنم گلِ فن پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں جو کچھ ہے، وہی نعت میں کہ دیتا ہوں — مُجھ کو خوش آتی ہے کب کوئی ملمّع سازی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِس نے سُنائی نعت نکیرین کو رشیدؔ — اُس شخص نے تو پاس کِیا امتحان صاف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ قِرطاس ہو گلدستۂ نعتِ آقا ﷺ — اِس خریطے ہی کو پروانۂ جنت کہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کے کلامِ پاک نے دیں رہ نمائیاں — جو بات میری نعت میں ہے، بے سَنَد نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی یہیں سے نبی ﷺ دیں گے چادرِ شفقت — اِسی لیے تو کی تزئینِ غُرفۂ خواہش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تر زباں نہیں ہیں کیوں مدحِ سرورِ دیں ﷺ میں — خوش ہیں کِس لیے بندے تمغۂ تذلّل پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عالمِ علمِ لدُنی سے نہ ہو گر ربط و ضبط — بے سر و پا دانش و حِکمت کی سب نیرنگیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرض ہوتا ہے ادا، اُن ﷺ کے درِ اقدس پر — میں جو پڑھتا ہوں نگاہوں سے محبت کی نماز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی جھانک کر دیکھے میرے قلبِ محزوں میں — انسلاکِ خواہش ہے روضۂ پیمبر ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کے علاوہ نہ دِل میں کوئی دَر آئے — لب پر سوائے اِن کے نہ مدحت کِسی کی ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ آئے تو سرکار ﷺ کے قدمین میں پہنچے — تنگ آیا ہو جو بھی غم و آلام کے ہاتھوں
جب ہاتھ میں دامانِ نبی ﷺ ہو گا ہمارے — کیوں خوفزدہ ہوں گے ہم اِنجام کے ہاتھوں
دِلوائیں گے دوزخ سے نجات اپنے پیمبر ﷺ — پہنچے ہیں جہاں کارِ بد انجام کے ہاتھوں
طیبہ کے جو ذرّے ہیں، یقیں کے ہیں وہ گوہر — زِچ ہو گا یہاں کوئی نہ اوہام کے ہاتھوں
قبضے میں خریطہ ہے، قبالہ ہے ارم کا — یہ تحفہ مِلا نعت کے اِرقام کے ہاتھوں
ہم نے جو درود آقا ﷺ پہ ہر وقت پڑھا ہے — پہنچے ہیں مدینے تو اِسی کام کے ہاتھوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کا ارقام ہے تجسیمِ اُلفت بالیقیں — صفحۂ اِخلاص پر کندہ ہیں تابندہ حروف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل کو خون دیتی ہیں، جو رگیں ہیں نعتوں کی — جسمِ شعر میں یوں تو اَن گِنت وریدیں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہتا ہوں تو قدسی اِس طرح دیتے ہیں داد — لمس ہے تحسین کی پوروں کا رُوئے شعر پر
پیش جب یہ ہو گیا سرکار ﷺ کے دربار میں — کیا شباب آیا ہے، دیکھو، آبروئے شعر پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موزوں ہوا جو مصرعِ تر نعت میں کبھی — تزئینِ رُوئے شعر و سخن اِس سے ہو گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنے سے جو آرائشِ جذبات ہوئی — نظمِ افکار و خیالات کی بہتات ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں دِل کی بات کہنا چاہتا ہوں اپنی نعتوں میں — مگر جذبات لفظوں میں نہیں محدود ہو سکتے
مقدّر بن نہ جاتا، شہرِ پاکِ سرورِ دیں ﷺ میں — کبھی جو اپنے چہرے بھی غبار آلود ہو سکتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ آپ کریں اِہتمام طلبی کا — کِسی کا طیبہ رسائی کا گر اِرادہ ہو
سمجھ کہ تُجھ پہ کرم ہے ترے پیمبر ﷺ کا — جو تیری زندگی یک رنگ اور سادہ ہو
ہوں کامیابیاں دُنیا و آخرت میں نصیب — اگر حضور ﷺ کی سُنّت سے اِستفادہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی نگاہِ کرم دستگیر تھی — محرومیوں کو میں نے قدم سے جھٹک دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لحد میں مُجھ سے نکیرَین جب سوال کریں — خُدا کرے کہ ہو مُجھ پر نزولِ نعتِ نبی ﷺ
رہے نگاہ میں خوشنودیٔ نبی ﷺ کا خیال — بتا دیا گیا ہے یہ اصولِ نعتِ نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ تاریخِ ادب کے ایک اِک نکتے سے ہے ظاہر — جو کل کا ہے، وہ مستقبل نبی ﷺ کی نعت ہی کا ہے
ستارے سارے، آنکھوں کو جھپک کر داد دیتے ہیں — تمنّائی مہِ کامل نبی ﷺ کی نعت ہی کا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جامؔی، سعدؔی، رومؔی، محسنؔ و رضاؔ، اقبالؔ — عظمتیں عطا کی ہیں سب کو نعتِ آقا ﷺ نے
میرے جیسے ساروں کا ورنہ حشر ہو جانا — رحم پر ہے اُکسایا رب کو نعتِ آقا ﷺ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفیعِ معصِیت کاراں حضورِ والا ﷺ نے — قبائے عفو سے ڈھانپا مِرے گناہوں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری اِمداد کو میزان پہ فی الفور آئے — جب سُنی شافعِ محشر ﷺ نے گلوگیر آواز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ رسولِ پاک ﷺ کا ہے شعرِ تر وہی — فردوسِ عِشق کا جو گُلِ نو دمیدہ ہے
کِس کو گماں ہے، دیتے نہیں ہیں نبی ﷺ جواب — کِس نے کہا ہے، آہ مِری نارسیدہ ہے
دُنیا میں ماہنامہ فقط ”نعت“ ہے عزیزؔ! — تحقیقِ نعت کا جو اکیلا جریدہ ہے
محمودؔ پر حضور ﷺ کرم کیجیے فزوں — عِصیاں شعاروں میں یہی دامن دریدہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاعری کو مقصدیّت کا مِلا ہے راستہ — مُہملیّت کو عطا کی معنویّت نعت نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غیرِ سرورِ دیں ﷺ کی مِدحتوں میں کچھ کہہ کر — کیوں کروں گا میں اپنا اعتبارِ فن مجروح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محاسن فن کے مت ڈھونڈو مِری نعتوں میں نقادو! — یہ رودادِ ارادت ہے، یہ سچائی کی باتیں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہے جاؤ شبانہ روز نعتیں — یہی تو فکر و فن کا اِرتقا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں میزاں پر عمل تُلنے سے پہلے، نعت پڑھ دوں گا — مرا اِقدام یہ بروقت ہو گا روزِ محشر کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب دِل کی زباں نعت میں برتی ہے عزیزو! — کیا فکر کنایات و تراکیبِ نوی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر، ہیں آرام فرما جس جگہ محبوبِ رب ﷺ — جانے اِس میں دائمی آرام میں پاؤں گا کب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک نہ اِک دن شعلۂ جاں سرد تو ہونا ہی ہے — کتنا اچھا ہو، اگر ایسا ہو شہرِ نور میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ دِن میں مجھے خالق عطا کرے — دُنیائے آب و گِل سے جس دن چل چلاؤ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے اچھا ہے کہ قدمین میں بیٹھے بیٹھے — جان باقی نہ رہے خاک کے اِس پُتلے میں
کم سے کم یہ ہو کہ طیبہ کو سفر کرتے ہوئے — دم نکل جائے مقدّر سے مِرا، رستے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دفنِ مدینہ کی ہے دُعا یُوں کہ اِس جگہ — سرکار ﷺ بھی، صحابہؓ بھی ہیں، اہلِ بیتؑ بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابرِ لطفِ سرور ﷺ کے، دیکھو، وہ پڑے جھالے — دیکھو، وہ ہوئے غائب گرد بادِ محرومی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہنمائی یوں کی ہے نُورِ سرورِ دیں ﷺ نے — دور ہو گئے سارے گمرہی کے اندھیارے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نورِ رحمتِ عالم ﷺ دستگیر یوں پایا — کھول کھول دیکھی ہیں تیرگی کی سب پرتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کو عرفانِ خُدا تک ہے رسائی — آقا ﷺ کو ہے معلوم حقیقت مِرے رب کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیری بچت کی ایک ہی صورت ہے اے عزیز! — جب بات کر خُدا سے، پیمبر ﷺ کی آڑ لے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

يٰأيها الذين امنوا
لا تقولوا راعنا
وقولوا انظرنا

تیرھواں مجموعۂ نعت

حرفِ نعت

شاعرِ نعت نے اپنا یہ مجموعۂ نعت جون ۲۰۰۰ء میں ۱۱۲ صفحات پر
مکتبۂ ایوانِ نعت' لاہور سے شائع کیا
۵۳ نعتیں ہیں۔

انتساب

شہرِ محبت طیبہ کی ناعت فضاؤں کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

عزیزو! جانتے ہو کیا، مِرے دِل میں ہے گھر کِس کا
ہے سودا سر میں کیا، در ہے مِرے پیشِ نظر کِس کا

وہ گنبد کون سا ہے، وہ منارِ نُور کیسا ہے؟
نظّارہ روز کرتا ہوں میں تا حدِّ نظر کِس کا

کوئی جو صحنِ کعبہ میں بھی پوچھے، تو بتاؤں گا
کہ ہے مقصودِ دِل، مطلوبِ روح و جاں نگر کِس کا

کبھی غائب، کبھی حاضر جہاں میں نقشِ پا اُن کا
یہ پیچھا کر رہے ہیں، دیکھیے، شمس و قمر کِس کا

تلاوت سے بھی کیا یہ مسئلہ حل کر نہیں پائے
دِکھائی دیتا ہے مدّاح خالق خود، مگر کِس کا

جو سر پر سایۂ رحمت ہُوا تو پھر تمازت کیا
جو دِل میں مصطفیٰؐ ہوں گے تو پھر خوف و خطر کِس کا

کہیں شہرِ پیمبر ﷺ مُجھ کو آوازیں نہ دیتا ہو
یہ میرا قلبِ مضطر آج ہے پیغامبر کِس کا

یہ کِس نے فکر وفن کو نعت کے سانچے میں ڈھالا ہے
مِلا ہے دِل کے رستے سے پیامِ مختصر کِس کا

خطا کے بوجھ سے، شرمِ گُنہ سے، بارِ خجلت سے
درِ سرکار والا ﷺ سے نہیں اُٹھتا ہے سر کِس کا؟

فرشتے مُجھ کو دوزخ کے، اگر گھوریں بھی تو کیا ہے
جو شافع ہیں، مرے آقا ﷺ، تو غم کس کا، تو ڈر کِس کا

یہ قدمینِ نبی ﷺ میں سر جھکائے کون بیٹھا ہے؟
نظر آتا ہے دُنیا کو مقدّر اوج پر کِس کا

دیارِ اُنس و اُلفت تک رسائی کِس کی قسمت ہے
تصوّر میرے آقا ﷺ کا ہُوا ہے ہم سفر کِس کا

چھپائے گا ہر اِک اُمت کو جو دامانِ رحمت میں
کرم ہو گا قیامت میں سبھوں کے حال پر کِس کا

بہت کی کِس کی خدمت زندگی میں اُمِ ایمنؓ نے
ابو طالب رضی اللہ عنہ حفاظت کر رہا ہے عمر بھی کِس کا

سوا محمودؔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت کے
مِری تخییل پر، اِدراک پر ہوتا اثر کِس کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم کو بھی نعت گوئی کا کچھ حوصلہ مِلا
خالق جو خود حضور ﷺ کا مِدحت سرا مِلا

شہرِ رسول ﷺ کی لگن ہر شخص کو لگی
ہر شخص اِس گلی کا پتا پوچھتا مِلا

جِس وِرد میں شریک خُدائے کریم ہے
اِک لُطف اِس میں قلب و نظر کو سِوا مِلا

جو نعت گو ہے، کیسے نہ ہو منزل آشنا
وہ خوش نصیب ہے، اُسے یہ راستا مِلا

میں جادۂ مدیحِ نبی ﷺ کا ہوں رہ نورد
اِس راستے میں جو بھی مِلا، آشنا مِلا

دیکھا ہے میں نے لوگوں کی نظروں کا اژدہام
ہر شخص سُوئے بابِ حرم دیکھتا مِلا

کیا پوچھتے ہو مُجھ سے بھکاری کی شوکتیں
مختارِ کائنات ﷺ کا دولت کدہ مِلا

روح الامیںؑ مقامِ نبی ﷺ سے تھا آشنا
حرفِ ثنا جو عرش پر لکھّا ہُوا مِلا

برزخ بیانِ بندہ و معبود ہیں نبی ﷺ
جِس کو نبی ﷺ مِلے ہیں، اُسی کو خُدا مِلا

جب جل رہے تھے حشر کے میدان میں سبھی
سایہ درود خوانوں ہی کو عرش کا مِلا

ممکن نہیں وہ لُطف جو لفظوں میں آ سکے
جب پہلی بار شہرِ نبی ﷺ دیکھنا مِلا

مُجھ پر مزید ہوتی رہی ہیں عنایتیں
ہر حاضری پہ لُطف مُجھے کچھ سِوا مِلا

ہم جب بھی شہرِ سرورِ و سرکار ﷺ میں گئے
عُشّاقِ مصطفیٰ ﷺ کا عجب جمگھٹا مِلا

بخشش کی، مرحمت کی یہی بارگاہ ہے
اِس بارگہ میں جو بھی مِلا، مانگتا مِلا

محمودؔ خوفِ مرگ مُجھے اب ذرا نہیں
آبِ مدینہ کیا مِلا، آبِ بقا مِلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حقِ سرور ﷺ ہمیں خالق نے بتایا کیسا
راستہ بخشش و رحمت کا دِکھایا کیسا

نعت ہے سنّتِ رب، اوجِ عقیدت کا نشاں
اِس میں تشبیہ، اِشارات، کُنایا کیسا

متّبع آپ ﷺ کا، اللہ کا ٹھہرا محبوب
رب کو اِک ایک عمل آپ کا بھایا کیسا

دے کے سرکار ﷺ نے پھر اذنِ حضوری ہم کو
رنجِ مہجوریِ طیبہ کو مِٹایا کیسا

دستگیری ہوئی محشر میں، ذرا دیکھیے تو!
ہاتھ دامانِ پیمبر ﷺ کو بڑھایا کیسا

حشر میں رافت سرکار ﷺ کُھلے گی سب پر
ہو گا ممنونِ کرم اپنا پرایا کیسا

نعت سرور ﷺ کے دواوین جو رکھّے آگے
قدسیو! قرض عبادت کا چُکایا کیسا

دیکھ لیتا ہوں مدینہ کو، میں جب چاہتا ہوں
منظر اِک ایک نگاہوں میں سمایا کیسا

نیند سے قبل، درود آقا ﷺ پہ پڑھ کر میں نے
اپنے خوابیدہ مقدّر کو جگایا کیسا

گرمیِ حشر میں صلواتِ نبی ﷺ کے باعِث
سائباں فرقِ گنہگار پہ چھایا کیسا

دم بخود سارے نبیؑ حشر میں رہ جائیں گے — اپنی اُمت کو پیمبر ﷺ نے بچایا کیسا
جانے اِس بات پہ لوگوں کو تعجب کیوں ہے — نُور جب جسم سراسر ہو تو سایہ کیسا
شہرِ سرکار ﷺ کو دیکھ آئے ہو، خوش قسمت ہو — کیا ہمیں یہ نہ بتاؤ گے کہ پایا کیسا

میرے سرکار ﷺ نے محمودؔ مری بخشش کو
اپنے دامن میں عمل نامہ چھپایا کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھٹکا ہوا تُو پھرتا ہے اے بے خبر! کہاں — صلِ علیٰ نہ ہو تو دُعا میں اثر کہاں
دولت سرائے سرور و سرکار ﷺ کے سِوا — دُنیا میں اور مِلتی ہے جائے مفر کہاں
طیبہ کو اعتبار کی آنکھوں سے دیکھیے — مِلتا کہاں ہے، اِس سے بڑا معتبر کہاں
جو خواب ہی میں شہرِ نبی ﷺ تک پہنچ گیا — اُس خوش نصیب کو رہی اپنی خبر کہاں
جِس کو گدائی درِ سرکار ﷺ مِل گئی — اُس کی نظر ﷺ میں حیثیتِ مال و زر کہاں
طیبہ کو جا رہا ہوں کہ لاہور ہی میں ہوں — پہنچائے دے رہی ہے مِری چشمِ تر کہاں
یا رب ہے مُجھ کو نورِ بصیرت کی جستجو — یا رب! دیارِ طیبہ کی ہے رہ گزر کہاں
دیکھو تو ذرہ ہائے مدینہ کی رفعتیں — اُن کے مقابل آئے گا نورِ قمر کہاں
یہ صُفّہ و قدمین ہیں، یہ ہے مواجہہ — اِس سوچ میں ہوں غرق، رکھوں اپنا سر کہاں
جِس کو زرِ غُبارِ مدینہ نصیب ہو — اُس کے قریب آئے تمنائے زر کہاں
اللہ کا ہے لطف و کرم ورنہ دوستو! — ناچیز میں کہاں مِرے آقا ﷺ کا در کہاں
طیبہ میں جا اُدھر کہ ہو پوری تری مُراد — بے سود پھر رہا ہے مِری جاں اِدھر کہاں
یہ دوریاں ہیں اصل میں مجبوریاں مِری — میں کِس جگہ ہوں اور ہے طیبہ نگر کہاں
سوچو کہ بیتِ ربّ کریم و حکیم سے — لے کر چلی ہے چشمِ حقیقت نگر کہاں
میری گزارشوں پہ کرم جو نبی ﷺ کے ہیں — کیا چھیڑوں اس کو، قصہ ہے یہ مختصر کہاں
مخلص نہ ہو جو رب سے، نہ اُس کے حبیبؐ سے — رہزن سمجھیے اِس کو، وہ ہے راہبر کہاں

کوئی زمیں پہ اور سرِ لامکاں کوئی
محمودؔ سا بشر کہاں، خیر البشر ﷺ کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوائے نعت کے، تحریر اور کیا ہو گی — ہماری خوبیٔ تقدیر اور کیا ہو گی
نگاہیں ذکرِ نبی ﷺ میں ہیں باوضو ہر دم — ہماری روح کی تطہیر اور کیا ہو گی
کریم خود کو کہا رب نے، پھر نبی ﷺ کو کہا — کتابِ عِشق کی تفسیر اور کیا ہو گی
نبی ﷺ کے شہرِ مقدّس میں ہم نے نعت پڑھی — ہمارے جذبوں کی تشہیر اور کیا ہو گی
کرم کا ہاتھ بڑھا کر نبی ﷺ نے تسکیں دی — بکا و آہ کی تاثیر اور کیا ہو گی
فضائے طیبہ سے اپنائیت مجسّم ہے — خُدا کے لُطف کی تصویر اور کیا ہو گی
نہ جا سکا میں کہیں بھی سِوا مدینے کے — جو پیار کی ہے وہ زنجیر اور کیا ہو گی
اگر نہ گردِ مدینہ کا اِحترام کیا — تو ہو گی یہ تری تقصیر، اور کیا ہو گی
پہنچ تو جاتے ہیں ہر سال شہرِ سرور ﷺ میں — ہمارے خواب کی تعبیر اور کیا ہو گی
نبی ﷺ کے نُور سے روشن ہے ایک اِک ذرّہ — خُدائے پاک کی تنویر اور کیا ہو گی
رسائی درِ سرکار ﷺ کے لیے رونا — اے دِل بتا تو ہی، تدبیر اور کیا ہو گی
پہنچ سکا نہ میں دو سال شہرِ آقا ﷺ تک — خطا و جُرم کی تعزیر اور کیا ہو گی
لو، چل پڑا ہوں دیارِ نبی ﷺ کے رستے پر — بہشت جانے کی تدبیر اور کیا ہو گی
نبی ﷺ کے شہر سے خاکِ شفا اُٹھا لائے — ہمارے واسطے اکسیر اور کیا ہو گی
بقیعِ پاک میں ہو بعدِ مرگ گھر اپنا — یہی ہے حسرتِ تعمیر اور کیا ہو گی

بجا کہا کہ ہے محمودؔ مدح خوانِ نبی ﷺ
کِسی کی عزت و توقیر اور کیا ہو گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جگہ عشقِ نبیؐ نے واقعی کی ہے مِرے دِل میں — یہی بس ایک صورت بہتری کی ہے مِرے دِل میں

مِلی ہے مُجھ کو اِرشادات و تعلیماتِ قرآں سے — محبت جو حبیبِ ایزدی ﷺ کی ہے مِرے دِل میں
سرِ اشغال دُنیا بھی، سرِ روداِدِ محشر بھی — جو خواہش ہے تو مدحِ سیدیؐ کی ہے مِرے دِل میں
لگن، اُلفت، محبت، عزت و توقیر اور عظمت — خُدا کی ہے مِرے دِل میں، نبیؐ کی ہے مِرے دِل میں
بُلاتے ہیں مُجھے ہر سال آقا ﷺ اپنی خدمت میں — کہ چاہت اُس جگہ کی حاضری کی ہے مِرے دِل میں
احادیثِ حبیبِ کبریا ﷺ ہی اِس کا باعث ہیں — جو وقعت فضلِ رب سے راستی کی ہے مِرے دِل میں
سِوائے نعت کے موضوع کوئی بھی نہیں بھاتا — بایں حالات خواہش شاعری کی ہے مِرے دِل میں
حضورِ پاکؐ خوش ہوتے ہیں اِس سے، اِس لیے عزّت — نبیؐ پاک ﷺ کے ہر اُمتی کی ہے مِرے دِل میں
یہ اِک ظلمت کدہ تھا، دِل کہاں تھا میرا پہلو میں — مِرے سرکار ﷺ ہی نے روشنی کی ہے مِرے دِل میں
رہوں محروم آقا ﷺ آپ کی چشمِ عنایت سے — اگر وقعت کلاہِ قیصری کی ہے مِرے دِل میں
سِوا سرکار ﷺ کے مِدحت کِسی کی مُجھ سے کیسے ہو — جگہ کیا پوچھتے ہو، ایک ہی کی ہے مِرے دِل میں

مِرا جی بھر گیا محمودؔ دُنیا کے علائق سے
نبیؐ نے نعمتوں کی کب کمی کی ہے مِرے دِل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جتنے بھی ہم نے زندگی بھر میں قضا کیے — قدمینِ مصطفی ﷺ میں وہ سجدے ادا کیے
ذاتِ نبیؐ پاک ﷺ پہ جھگڑے ہوا کیے — لوگوں نے اِس طرح کے بھی فتنے بپا کیے
جو اتباعِ سرورِ کونین ﷺ میں رہے — اُن پر خُدا نے راز سبھی آئنہ کیے
دُنیا میں تھے رذائلِ اخلاق جِس قدر — اِنسانیت سے سب وہ نبی ﷺ نے جُدا کیے
میرے نبی ﷺ نے جادۂ اُلفت پہ ڈال کر — ناآشنا تھے جتنے، سبھی آشنا کیے
مقبولِ رب ہوئے ہیں وہی فرض کی طرح — طیبہ کے ہجر میں جو نوافل ادا کیے
ہر سال شہرِ نُور کو جانے کے واسطے — اسباب رب ہر دو جہاں نے عطا کیے
ہم نے عمل حدیثِ نبی ﷺ پر کبھی کیا؟ — باتیں تو ہم حبیبِ خُدا ﷺ کی سُنا کیے
پوچھا نبی ﷺ نے ہم سے تو ہو گا جواب کیا — وہ جو قبالے پاس تھے اپنے، وہ کیا کیے

ہر سال جائیں گے درِ سرور ﷺ پہ با ادب — مدّت ہوئی ہے ہم کو یہی فیصلہ کیے
بارہ برس سے دِل میں لیے آرزوئے موت — ہم رہ نوردِ شہرِ پیمبر ﷺ ہوا کیے
آقا ﷺ کے دشمنوں سے مروت؟ یہ کیا کیا! — گزرا ہے وقت کتنا نبی ﷺ سے وفا کیے؟
آقا ﷺ سیاسئین سے ہم کو بچائیے — جو راہ زن تھے، وقت نے وہ رہنما کیے
محمودؔ ہیں قبولِ درِ کبریا وہی
جذبے جو نذرِ شہرِ حبیبِ خُدا ﷺ کیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو فضلِ رب نہ ہو، منشائے ذوالجلال نہ ہو — زبان اپنی مدیحِ نبوی ﷺ میں لال نہ ہو
کہاں مثیل و عدیل و نظیر اُن سا ملے — کہ جن کے خادموں تک کی کوئی مثال نہ ہو
دُعا یہ ہے کہ میسر نہ ہو کبھی مجھ کو — وہ لمحہ جب مِرا اُن ﷺ کی طرف خیال نہ ہو
نبی ﷺ نے کی حق و باطل میں اِس طرح تمیز — کبھی برائی بھلائی کا اتّصال نہ ہو
بغیر مانگے مِلے تُجھ کو، شرط یہ ہے مگر — ترے لبوں پہ کبھی عمر بھر سوال نہ ہو
مِرے حضور ﷺ کی جب چشمِ اِلتفات ملے — یہ کِس طرح ہو کہ زخموں کا اِندمال نہ ہو
خُدا کرے رہوں شہرِ نُور میں ایسے — وہاں حسابِ شب و روز و ماہ و سال نہ ہو
سفر نہ عمرے کی نیت سے میں کروں آغاز — اگر مدینہ رسائی کا اِحتمال نہ ہو
یقین ہو نہ اگر طیبہ تک پہنچنے کا — سِوائے رنج کے دِل میں کوئی خیال نہ ہو
نبی ﷺ کا اُمتی ہو کر ہو معترض اُن پر — حواس ہی کا کہیں یہ بھی اختلال نہ ہو
لگن وہ مُجھ کو لگے شہرِ نُور جانے کی — کہ ساری دُنیا میں جِس کی کوئی مثال نہ ہو
ہَوا نہ آئے جو دار الشفائے طیبہ سے — طبیعت اپنی کِسی طرح سے بحال نہ ہو
عطائے آقا ﷺ کی اِس میں جھلکتی ہے تصویر — نہیں کہ مُجھ سے کبھی اِس کی دیکھ بھال نہ ہو
یہی ہے خواہشِ محمودِؔ معصیت پیشہ
سِوا مدینۂ طیّب کے، ارتحال نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے سرور ﷺ کی مجھے مدح سرائی دی ہے
شعر گوؤں میں بایں وصف بڑائی دی ہے

اِس کی یادوں کے کنول دِل میں جلا رکھے ہیں
دُکھ سے جس ہستیٔ رحمت نے رہائی دی ہے

بادِ الطافِ مدینہ کا ہے جھونکا شاید
یہ جو دستک سی درِ دِل پہ سُنائی دی ہے

نعت میں رب نے اِک اِک نکتہ عیاں مُجھ پہ کیا
ناخنِ شعر کو یوں عُقدہ کُشائی دی ہے

تاجِ سلطانی اُسے ربِ جہاں نے بخشا
جِس کو محبوب ﷺ کی چوکھٹ کی گدائی دی ہے

اُس کو معراجِ محبت سے نوازا رب نے
شہرِ سرکار ﷺ میں جِس کو بھی رسائی دی ہے

ہم بھی اب شاغلِ صلوات ہوئے جاتے ہیں
کیسی خالق نے ہمیں راہ نمائی دی ہے

جو کِیا رب نے، کیا اپنے نبی ﷺ کی خاطر
مالکِ کُل نے اُنھیں ساری خُدائی دی ہے

میرے دِل پر نہ ہو کِس طرح سکینت وارد
میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی دُہائی دی ہے

مُجھ پہ آقا ﷺ کی توجہ ہے، خوشا بخت مِرا
رب نے نعت مُجھے اِک اِک مِرے بھائی! دی ہے

میں کہ بیمارِ الم تھا مگر اب اچھا ہوں
مُجھ کو طیبہ کی فضاؤں نے دوائی دی ہے

میں تو کچھ کہنے کے قابل ہی کہاں تھا لیکن
حشر میں نعت نے ہی حرف کُشائی دی ہے

مُجھ کو محمودؔ بُلایا ہے مِرے آقا ﷺ نے
کوئی آواز خلاؤں سے سُنائی دی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر کہیے اُسے جِس میں کہ سودائے نبی ﷺ ہے
دِل کہیے اُسے جِس میں تمنّائے نبی ﷺ ہے

جِن لوگوں نے دیکھا اُسے، رب اُن سے ہے راضی
کیا صورتِ حق صورتِ زیبائے نبی ﷺ ہے

دیدار ہُوا جِس کو خُدائے دو جہاں کا
دُنیا میں فقط چشمِ تماشائے نبی ﷺ ہے

ہے مدّعی آقا ﷺ کی محبت کا، موحد
توحید کا اعلان ہی دعوائے نبی ﷺ ہے

کیوں میری نگاہوں میں نہ ہوں عرش کے جلوے
آنکھوں میں مِری گنبدِ خضرائے نبی ﷺ ہے

جرأت بھی، شجاعت بھی، سنو! ختم ہے اُن پر
بے مثل اگر صبر و شکیبائے نبی ﷺ ہے

یہ نکتہ سجھایا ہمیں قرآنِ مُبیں نے
منشائے خُدا وہ ہے جو منشائے نبی ﷺ ہے

امروزِ نبی ﷺ ہے یہ جہانِ گزراں بھی — اور روزِ قیامت بھی تو فردائے نبی ﷺ ہے
اُس آنکھ کو آتے ہیں نظر جلوے خُدا کے — جِس آنکھ میں منقوش سراپائے نبی ﷺ ہے
جو دیکھ سکے ذاتِ اَحَد اور نہ جھپکے — ایسا تو بس اِک دیدہ بینائے نبی ﷺ ہے
جو بات نبی ﷺ کی ہے، وہ خالِق کا ہے فرماں — الہام سراسر ہے جو رویائے نبی ﷺ ہے
محشر میں نہ شنوائی کِسی اور کی ہو گی — منظورِ خُدا ہے تو وہ ایمائے نبی ﷺ ہے
سر اِس کا، سوا رب کے، کہیں اور نہ ہو خم — جو اُمتی ہے، اس سے تقاضائے نبی ﷺ ہے
ناموسِ نبی ﷺ کے ہیں محافظ جو مسلماں — تو ذاتِ خُداوند بھی شیدائے نبی ﷺ ہے

محمودؔ ہو کیا عہدہ برآ مدحِ نبی ﷺ ہے
جب ربِّ جہاں صرف شناسائے نبی ﷺ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افشا جو اہلِ عِشق نے رازِ بقا کیا — تکریمِ مصطفی ﷺ کے سِوا اور کیا کیا
میں آشنائے سرِ حقیقت ہُوا تھا تب — خود کو دیارِ پاک سے جب آشنا کیا
پروازِ فکر عرشِ بریں تک مِری ہوئی — واللہ سر کا تاج جب وہ نقشِ پا کیا
ہر شعبۂ حیات میں پائیں نہ کیوں فلاح — ہادی بنایا اپنا اُنھیں رہنما کیا
سایہ فگن خُدا کا کرم ہم پہ ہو گیا — جب حلقۂ درودِ پیمبر ﷺ بپا کیا
پہنچا جونہی میں گنبدِ خضرا کے سامنے — مُجھ کو گدازِ دِل نے وہاں جَبہہ سا کیا
کِس وقت، کِس مہینے میں، کِس دن فقیر نے — اُن ﷺ کے خیالِ پاک کو خود سے جُدا کیا
کیوں سر بسجدہ میں نہ رہوں پیشِ کبریا — جِس نے مُجھے حضور ﷺ کا مِدحت سرا کیا
چہ جائیکہ میں ڈھونڈتا اُن کو بروزِ حشر — آقا ﷺ نے خود فرشتوں سے میرا پتا کیا
بادِ نسیمِ طیبہ پذیرائی کو چلی — نعتِ رسول ﷺ کہنے کا جب کچھ حوصلہ کیا
شکوہ بہ لب رہے ہزاروں خُدا سے لوگ — آقا ﷺ سے بھی کِسی نے بتاؤ، گلہ کیا؟
دیوان اُن کو نعتِ نبی ﷺ کے دِکھاؤں گا — پوچھیں گے جب فرشتے کہ دُنیا میں کیا کِیا

جب چاہا، دیں حضور ﷺ مجھے اِذنِ حاضری　　اِس کے لیے وظیفۂ صَلِّ عَلٰی کیا
سر کو جُھکایا، نعت کہی، پاؤں چُھو لیے　　جو کچھ کیا ہے حشر میں، وہ برملا کِیا
کیسے بتاؤں، طیبہ میں کیسے ہوا ورود　　اور حاضری کے کیف نے کیا کیا مزا کِیا
محمودؔ مُجھ کو اپنی محبت نبی ﷺ نے دی
یوں روحِ دیں کو میرے لیے آئنہ کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے ربط کِسی اور کی ثنا سے مُجھے　　علاقہ نعتِ پیمبر ﷺ سے ہے سدا سے مُجھے
مُجھے تو نعت کی لوری مِلی تھی اماں سے　　نبی ﷺ کی مدح سے ہے پیار اِبتدا سے مُجھے
رہے محبتِ سرکارِ دو جہاں ﷺ قائم　　نہ کچھ جزا سے ہے مطلب، نہ کچھ سزا مُجھے
سُنائے شہرِ رسولِ کریم ﷺ کی باتیں　　توقع ایک یہی ہے ہر آشنا سے مُجھے
رہا ہے محکم و دائم تعلقِ خاطر　　نبی ﷺ کی آلؑ سے، اصحابِ با صفا سے مُجھے
یہ غم نہیں کہ زمانہ نہیں مِرا دمساز　　جو کام ہے تو ہے سرکار ﷺ کی رِضا سے مُجھے
نبیٔ پاک ﷺ جو ہیں دوستدار اور ناصِر　　تو کام کشتی سے مُجھ کو، نہ ناخُدا سے مُجھے
رہے گا ایک تعلق قیامِ محشر تک　　مِرے نبیٔ مکرم ﷺ کے نقشِ پا سے مُجھے
جو شہ سے ہوتا ہے ہر جاں نثار خادم کا　　تعلق اِس سے بھی بڑھ کر ہے مصطفی ﷺ سے مُجھے
نبی ﷺ نے ایسا کِیا میرے دِل کو مستغنی　　کہ واسطہ ہی نہیں کوئی اغنیا سے مُجھے
میں جب کبھی مولدِ محبوبِ کبریا ﷺ پہنچا　　زیارتوں کا تعلق رہا حرا سے مُجھے
حرم کے بعد سنو! دعویٔ محبت ہے　　اُحد پہاڑ سے اور مسجدِ قُبا سے مُجھے
گلے لگاؤں جو طیبہ میں اِس سے ملنا ہو　　نہ خوف و حُزن ذرا سا بھی ہو قضا سے مُجھے
"چلو بُلاتے ہیں سرکار ﷺ تم کو طیبہ میں"　　پیام ہو گیا موصول پھر صبا سے مُجھے
بروزِ حشر بھی محمودؔ کام آئے گا
مِلا ہے صدقہ جو دربارِ مصطفی ﷺ سے مُجھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتاؤں گا نبی ﷺ کو ہجر کا حالِ زبوں رو کر
کہ اعزاز اُن سے پا بیٹھا نہیں کیا کیا ستوں رو کر

خُدا نے کر دیا ہے سر بُلند اِس کو زمانے میں
نبی ﷺ کے در پہ آ بیٹھا کوئی جب سرنگوں رو کر

وہاں گریہ سے مِلتی ہے سکینت اور طمانینت
ہُوا ہوں طیبۂ اقدس میں مَیں بھی پُرسکوں رو کر

کرم سرکار ﷺ کا مُجھ پر ہُوا سب سے الگ ایسے
مِلا شوقِ فزوں رو کر، مِلا ذوقِ فزوں رو کر

حصارِ رحمتِ سرکار ﷺ میں فی الفور آ جائے
کرے جو یاد آقا ﷺ کو کوئی صاحبِ جنوں رو کر

اِسی لمحے مسرت بھی عطا کرتا ہے رب میرا
نبی ﷺ کی یاد میں جِس وقت میں آنسو پیوں رو کر

وہاں کے ذرے بھی ہنستے ہوئے مِلتے ہیں احقر سے
میں جب بھی سُوئے شہرِ آقا و مولا ﷺ چلوں رو کر

میں جتنی بار بھی قدمین کی معراج پاؤں گا
نکالوں گا وہاں پر اپنا سوزِ اندروں رو کر

مِرے آقا ﷺ پذیرائی اُسی دم اُس کی کرتے ہیں
درِ سرکار ﷺ پر جو بھی گزارش مَیں کروں رو کر

زبوں حال آپ ﷺ کی اُمت کا ہے ہر فرد دُنیا میں
خُدارا اُن کے ناصر ہوں، کہے دیتا ہوں خوں رو کر

میں ہنستا مُسکراتا جاؤں گا محمودؔ جنت میں
اگر ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ میں، مَیں جیوں رو کر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبانوں پہ مدح و ثنا آپ ﷺ کی ہے
حکومت دِلوں پر بجا آپ ﷺ کی ہے

اُدھر کی بھی عقبٰی ہے محتاج اُن کی
اِدھر کی بھی دُنیا گدا آپ ﷺ کی ہے

حضور ﷺ آپ واقف ہیں، سب جانتے ہیں
یہ دِل ہے، یہ اُس میں وِلا آپ ﷺ کی ہے

رضا آپ ﷺ کی جب خُدا چاہتا ہے
تو مطلوب سب کو رضا آپ ﷺ کی ہے

فضیلت ہے نبیوںؑ کو اِک دوسرے پر
مگر اِن میں عظمت سِوا آپ ﷺ کی ہے

زمین و زماں، آسماں، سب مِرے ہیں
ہُوں میں اور دولت سرا آپ ﷺ کی ہے

مِرے دِل میں ہیں ولولے آپ ﷺ ہی کے
مِرے لب پہ مِدحت سدا آپ ﷺ کی ہے

خبر مُلہِم غیب سے پا رہا ہوں
لگن دِل کو صبح و مسا آپ ﷺ کی ہے

جو ہر خبر کی اِبتدا آپ ﷺ ٹھہرے
تو ہر خیر کی اِنتہا آپ ﷺ کی ہے

ملائک بھی اُس کی ثنا کر رہے ہیں	وہ جس کے لبوں پر ثنا آپ ﷺ کی ہے
نہ ہوتے جو سرکار ﷺ کچھ بھی نہ ہوتا	سنو! زندگی بھی عطا آپ ﷺ کی ہے
یہ دُنیا، یہ عقبیٰ، یہ کوثر، یہ جنت	کئی بار رب نے کہا، آپ ﷺ کی ہے
اُنھیں ہاتھ پھر کاش اُمت کی خاطر	جو مقبولِ رب ہے، دُعا آپ ﷺ کی ہے

جو دِل میں ہے محمودؔ عاصی کے اُلفت
خُدائے دو عالم کی، ہے یا آپ ﷺ کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ اقدم ہیں نبی اور ہیں مرسل آخر	اُن کا آخر جو ہے اوّل، تو ہے اوّل آخر
اُلفتِ رحمتِ عالم ﷺ کی فراوانی سے	دِل کے آئینے کو کر ڈالا ہے صیقل آخر
وہ دیا نُور کا ہیں، کسبِ ضیا اُن سے کرو	چھٹ کے رہ جائیں گے ظلمات کے بادل آخر
ہر طرف ابرِ کرم اُن کا برس جاتا ہے	اِس طرح ایک ہوئے جاتے ہیں جل تھل آخر
بڑھ کے آقا ﷺ سے، جہاں میں کوئی ہو گا کیسے	تھے وہی فوق میں اول، وہی افضل آخر
اُنسِ سرکار ﷺ ہی لائے گا بہاروں کا پیام	نخلِ اِخلاق و محبت کی ہے کونپل آخر
باتیں حق کی ہوں کہ ہو نعتِ رسولِ اکرم ﷺ	اُن سے باطل کے نکل جائیں گے کس بل آخر
یہ احادیثِ نبی ﷺ سے ہمیں معلوم ہوا	بخشوائیں گے گنہگاروں کو مُرسل ﷺ آخر
یہ حقیقت ہوئی قرآنِ مُبیں سے ظاہر	عظمتِ سرورِ عالم ﷺ ہی ہے اوّل آخر
میرے سرکار ﷺ کا ہر حرف حدیثِ کامل	میرے سرکار ﷺ کا ہر قول ہے اکمل آخر
جِس مصیبت میں بھی ہو دوستو! طیبہ آؤ	ہر پریشانی کا ہوتا ہے کوئی حل آخر
سکّہ دُنیا میں بھی چلتا ہے حبیبِ حق ﷺ کا	ہو گا حشر میں بھی قول اُن کا ہی فیصل آخر
میرے آقا ﷺ نے یہ ابلیس کے بارے میں کہا	ارزل اوّل ہے وہی، ہے وہی ارزل آخر
کہیں آقا ﷺ سے تعلق میں نہ آئی ہو کمی	قوتِ بازوئے مُسلم جو ہوئی شل آخر

مُجھ کو محمودؔ مدینے میں جو پہنچاتی ہے
کیا نہیں ہے یہ مِرے قلب کی ہلچل آخر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت گووں میں ذرا نام لکھاتے جاؤ — آؤ! اِس کام سے تقدیر بناتے جاؤ
پائیں اِعزاز ملائک بھی ہم آوازی کا — گیت جو مدحتِ سرکار ﷺ کے گاتے جاؤ
ذکر سُن سُن کے شفاعت کے حسیں وعدوں کا — حوصلہ اپنی اُمنگوں کا بڑھاتے جاؤ
ہے اِسی طرح سے جنّت میں رسائی ممکن — جانبِ شہرِ نبی ﷺ سب کو بُلاتے جاؤ
شاملِ حلقۂ صلوات ہیں گرچہ احباب — کچھ نئے لوگوں کو بھی ساتھ مِلاتے جاؤ
ذکر سرکار مدینہ ﷺ کا مسلسل کر کے — ہمدمو! نیند کے ماتوں کو جگاتے جاؤ
قبر میں جو بھی سوالات فرشتے پوچھیں — نغمہ نعتِ نبی ﷺ اُن کو سناتے جاؤ
شہرِ سرکار ﷺ کی جانب کو رواں ہو جس وقت — خونِ دِل اشکِ ندامت سے بہاتے جاؤ
ذکرِ حق کرتے ہوئے، مدحِ رسولِ حق ﷺ سے — بجلیاں خرمنِ باطل پہ گراتے جاؤ
یادِ طیبہ میں مگن ہو کے پڑھو نعتِ رسول ﷺ — غم و اندوہ کا احساس مِٹاتے جاؤ
شوق سے نعت سنو، دِل سے پڑھو صلِ علیٰ — جوق در جوق جو تم بزم میں آتے جاؤ
اپنی نعتوں سے کیے جاؤ نبی ﷺ کو محظوظ — داد و تحسین فرشتوں سے بھی پاتے جاؤ

اِس کے رد ہونے کی محمودؔ نہ گنجائش ہو
ہر عبادت کو درودوں سے سجاتے جاؤ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل کو میرے خالق و مالک نے کیا درپن دِیا — ہو گیا ہے اِس میں یادِ طیبہ کا روشن دیا
مدحِ آقا ﷺ نظم میں اور نثر میں یکساں ہوئی — بس اِسی خاطر دِیا، رب نے جو علم و فن دیا
جھولی پھیلا دوں، مِری جانب سے اتنی دیر تھی — رحمتوں سے بھر مِرے سرکار ﷺ نے آنگن دیا
جو مُجھے ہر روز پہنچاتا ہے شہرِ نُور تک — برق رو رب نے مجھے تخییل کا توسن دیا

رب نے روزِ حشر اپنے فضل سے، اِکرام سے
میرے ہاتھوں میں، مِرے سرکار ﷺ کا دامن دیا

نورِ سرکار دو عالم ﷺ سے ہے روشن کائنات
اِس تصوّر نے مری سوچوں کو اُجلا پن دیا

بیشتر لمحے بسر ہوتے ہیں جِس کے نعت میں
خالِق و مالک نے مُجھ بندے کو وہ جیون دیا

تاکتا ہوں جِس سے پیہم روضۂ پُرنور کو
رب نے میری روح کو ایسا بھی اِک روزن دیا

جِس کے ہر ذرّے میں ہیں اپنائیت کی لذتیں
طیبہ سا رب نے نبیٔ پاک ﷺ کو مسکن دیا

قومِ مُسلم کو بھی خوشخبری وہی درکار ہے
آپ ﷺ نے صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم "لاتحزن" دیا

اِن کو محمودؔ اپنی قسمت پر نہ کیونکر ناز ہو
اپنے زیرِ سایہ آقا ﷺ نے جنھیں مدفن دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لفظ بھی ہے تیرا، لطافت مآب ہے
لب پر اگر درودِ رسالت مآب ﷺ ہے

اُن کے لیے بُلند کیا ہے خُدا نے خود
ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ رفعت مآب ہے

اِحساس جِس کو ہو گیا اُن کے مقام کا
سر تا بہ پا بشر وہ بصیرت مآب ہے

آقا ﷺ کے ذکرِ پاک میں ہے لازمی ادب
واحد یہ ذکر ہے جو نزاکت مآب ہے

اِظہارِ مرتبہ میں، غلُو میں حضور ﷺ کے
ہر تر زبان آج تک لکنت مآب ہے

اُن میں کہو، جہاں جو رب نے کیے ہیں خلق
کیا فرد اور بھی کوئی رحمت مآب ہے؟

سرکار ﷺ سے زیادہ حیا کب کِسی میں تھی
اِک اِک ادا رسول ﷺ کی عِفت مآب ہے

پنہاں ہے اِس میں فکر و فن و فہم کا جہاں
جو بات مصطفیٰ ﷺ کی ہے، حکمت مآب ہے

رب اور حبیب رب ﷺ میں دوئی کا نہ ذکر کر
یہ وہ مجاز ہے جو حقیقت مآب ہے

رمزِ عمومیت بھی کُھلے گی بزورِ حشر
آقا ﷺ کی بات بات شفاعت مآب ہے

دُنیا کی ساری لذّتوں سے بے نیاز ہوں
طیبہ کا تذکرہ مجھے لذّت مآب ہے

اب اُس میں پورا شہرِ منوّر سما گیا
سرکار ﷺ کا حرم جو ہے، وسعت مآب ہے

آقا ﷺ مجھے بُلاتے رہیں گے خود اپنے پاس
محمودؔ میرا قلب جو حسرت مآب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر دوریٔ مدینہ نے بے تاب کر دیا — پھر ایک مُشتِ خاک کو سیماب کر دیا
افتادگاں کو کِس نے کِیا نہ فلک نشاں — ذرّوں کو کِس نے روکشِ مہتاب کر دیا
ہر بار ہم نے ذکرِ نبی ﷺ سے خُدا گواہ — خوش اپنا سارا حلقۂ احباب کر دیا
رب نے فروغِ نُورِ رسالت سے بے دریغ — ہر ذرّہ مدینہ جہاں تاب کر دیا
آسان کی خُدا نے محبت حضور ﷺ کی — دریا جو آیا راہ میں، پایاب کر دیا
ذکرِ لطیفِ مدحِ رسولِ کریم ﷺ کو — اللہ نے بہشت کا ایک باب کر دیا
مدحِ نبی ﷺ کے واسطے دے کر سخن کا ذوق — خالق نے ہم کو بستۂ آداب کر دیا
اُمید دیدِ طیبہ میں ربِ کریم نے — ہر آرزو کو دیدۂ پُر آب کر دیا
وابستگیٔ دامنِ آلِ رسول ﷺ نے — پابندِ ذوقِ اُلفتِ اصحاب ﷺ کر دیا
وردِ درودِ پاک کی کثرت کے فیض نے — ہم کو پسندِ خاطرِ احباب کر دیا
ارقامِ نعت و سیرت اور شہرِ نبی ﷺ کی دید — پورا مِرے خُدا نے ہر اِک خواب کر دیا
فردِ عمل کو میں نے خود، نعتِ نبی ﷺ کے ساتھ — بے خوف پیشِ خدمتِ ثواب کر دیا
طیبہ کے شوقِ دید میں، لُطفِ حضور نے — آزادِ بارِ رحمتِ اسباب کر دیا

محمودؔ شوقِ صُفہ و قدمین نے مجھے
ہر سال طیبہ جانے کو بے تاب کر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سِوا نعت کے، اور نہ ہو کام ہرگز — نہیں اور خالق کا پیغام ہرگز
درِ مصطفی ﷺ کا بھکاری بنا رہ — نہ دامن کِسی اور کا تھام ہرگز
چلے جو نبی ﷺ کی اطاعت کی رَہ پر — ہوئے ہیں، نہ ہوں گے وہ ناکام ہرگز

نہ ہم مدحِ سرور سے بے گانہ ہوں گے — کِسی صبح ہرگز، کسی شام ہرگز
جو پوشیدہ اِسرا کے اَسرار میں ہے — نہ وہ بات کہیے سر عام ہرگز
جو لذت کشِ آبِ طیبہ نہیں ہے — نہ پائے گا کوثر کا وہ جام ہرگز
کریں گے نہ مدح و ثنا اور کسی کی — جناب پیمبر ﷺ کے خُدّام ہرگز
اگر نامِ آقا ﷺ لبوں پر سدا ہو — نہ آئیں گے نزدیک آلام ہرگز
ہم اپنے نبی ﷺ کے علاوہ کِسی کی — نہیں کرتے تعریف اِرقام ہرگز
ہوئے آشنا شہرِ آقا ﷺ سے ایسے — نہ بھولے وہاں کے در و بام ہرگز
کبھی ہم نے منہ موڑا ذکرِ نبی ﷺ سے؟ — لگے ہیں نہ ہم پر یہ الزام ہرگز
نہیں حشر تک کے لیے مُجھ کو اِک بھی — سِوائے مدیحِ نبی ﷺ کام ہرگز
نہ جب تک نبی ﷺ قبر میں دیکھ لیں گے — نہ کھولیں گے ہم اپنا اِحرام ہرگز
وہ کذّاب تھا، جھوٹ تھیں اِس کی باتیں — نہ ہوتا تھا مرزا کو الہام ہرگز

محبت ہے محمودؔ محبوبِ حق ﷺ کی
نہیں اور مفہومِ اِسلام ہرگز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبتوں کا جو دِل پر نزول ہو جائے — تو جاری لب پہ مدیحِ رسول ﷺ ہو جائے
حضور ﷺ طیبہ میں کرتے ہیں اِس کی دلداری — کوئی جو دل زدہ اِس جا ملُول ہو جائے
مِری ہو حاضری ہر سال شہرِ آقا ﷺ میں — دُعا بہ بارگہِ رب قبول ہو جائے
مِلی ہے اُلفتِ طیبہ میں مُجھ کو یہ تخصیص — جو خار نظروں میں آئے، وہ پھُول ہو جائے
جہاں حضور ﷺ کی نعتیں ہوں، اُن کا ذِکر چلے — وہیں پہ رحمتِ حق کا نزول ہو جائے
حضور ﷺ آپ سماعت کریں جو بات مِری — بیانِ عرضِ تمنّا میں طول ہو جائے
جو رد ہوئی ہے عبادت تری، دُعا یہ کر — درودِ پاکِ پیمبر ﷺ قبول ہو جائے
جو مُسکرا کے ذرا دیکھ لیں مُجھے آقا ﷺ — تو خندہ زن مِرا قلبِ ملُول ہو جائے

اسے حضور ﷺ رکھیں گے حصارِ اُلفت میں — جو نعت گوئی کِسی کا اُصول ہو جائے
جسد یہ میرا بھی رفعت مآب کہلائے — اگر مدینے کی راہوں کی دُھول ہو جائے
دُعا اِک ایک جو میں نے مدینہ میں کی ہے — وہ مستجاب، طفیلِ بتول رضی اللہ عنہا ہو جائے
بس اِتنی سی ہے تمنّائے دل مِری محمودؔ
ثنا گروں میں نبی ﷺ کے، شمول ہو جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ جو بھی میرے ہونٹوں سے ادا ہوتا گیا — نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی صدا ہوتا گیا
مجھ کو اِذنِ حاضری آقا ﷺ نے بخشا بار بار — ہجر میں جو بھی کِیا نالہ رسا ہوتا گیا
اِبتدائے معذرت سے اِنتہائے عرض تک — رافتوں سے پُر مِرا دستِ دُعا ہوتا گیا
ہر مشامِ جاں میں اُتری مِہر و مہ کی روشنی — داغِ دِل آقا ﷺ کی فُرقت میں دِیا ہوتا گیا
زندگی ہوتی گئی میری سکینت آشنا — ذکرِ یادِ مصطفی ﷺ راحت فزا ہوتا گیا
درد و رنج و غم کا استیصال یوں ممکن ہُوا — اسمِ آقا ﷺ ایک اِک دُکھ کی دوا ہوتا گیا
عِشقِ سرور ﷺ کا تصرّف لوحِ قسمت پر بھی ہے — کون کہتا ہے، مقدّر کا لکھا ہوتا گیا
چشمِ رحمت سرورِ کونین ﷺ کی ہوتی گئی — مُجھ پہ گویا اِس طرح فضلِ خُدا ہوتا گیا
میں بھلا کیونکر مدیحِ مصطفی ﷺ سے دور ہوں — بات اِس سے بن گئی، میرا بھلا ہوتا گیا
ہر قدم طیبہ کو اُٹھا ہے لرزتا کانپتا — معصِیت کا خوف دِل میں کیا سے کیا ہوتا گیا
اختیاراتِ نبی ﷺ کا پوچھتے ہو، لو سنو — جو مِرے سرکار ﷺ نے فرما دیا، ہوتا گیا
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں کاوِشیں کرتے ہوئے — سچ ہے، میں بھی محرمِ رازِ بقا ہوتا گیا
سال کے گیارہ مہینوں میں ہمارے واسطے — ہجر کا اِک ایک پل صبر آزما ہوتا گیا
میں جو اُلجھا ہی نہیں محمودؔ ترکیبات میں
میرا اُسلوبِ ثنا سب سے جُدا ہوتا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی ذات پر دار و مدارِ آدمیت ہے
ثنائے مصطفی ﷺ وجہِ قرارِ آدمیت ہے

محبت محسنِ انسانیت ﷺ کی ذات سے ہونا
شرفِ انسانیت کا اور شعارِ آدمیت ہے

گلستانِ بنی آدم اِسی سے گُل بداماں ہے
نسیمِ طیبہ ہی وجہِ بہارِ آدمیت ہے

رسولِ پاک ﷺ کے احکام پر ہونا عمل پیرا
اِسی بنیاد پر قائم وقارِ آدمیت ہے

وظیفہ یہ نہ ہوتا، تو کہاں ہوتے بنی آدم
درودِ پاک دُنیا میں حصارِ آدمیت ہے

نبیٔ محترم ﷺ جب محسنِ اعظم ہیں اِنساں کے
تو مداحِ نبی ﷺ مِدحت نگارِ آدمیت ہے

حضورِ سرورِ والا ﷺ کے دونوں رُخ مسلّم ہیں
وہ نُورِ حق بھی ہے جو شاہکارِ آدمیت ہے

علَم اونچا کِیا سرکار ﷺ نے اِنساں کی عظمت کا
جو ہے خادم نبی ﷺ کا شہر یارِ آدمیت ہے

ثناءُ سیدِ والا ﷺ کرے تقلیدِ خالق میں
یہی رب کی طرف سے اختیارِ آدمیت ہے

نبی ﷺ کے دم سے ہم بھی اشرف المخلوق کہلائے
محب سرکار ﷺ کا، پروردگارِ آدمیت ہے

بشر ہیں میرے سرورؐ سچ، مگر محبوب ہیں رب کے
اِسی اِحساس پر تو انحصارِ آدمیت ہے

سکینت کی جگہ بھی یہ، مقامِ شادمانی بھی
مدینہ طیّبہ دارالقرارِ آدمیت ہے

رسائی کا جو ہے محمودؔ پہلا دِن مدینے میں
مِرے نزدیک تو روزِ شمارِ آدمیت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر یوں بسر کہ عاشقِ طیبہ کہوں تجھے
اور کیفیتِ عِشق میں اپنا کہوں تجھے

اے حرفِ نعت! پیشِ نبیٔ سخا سرشت ﷺ
پھیلا ہوا سا دستِ تمنّا کہوں تجھے

اے ربِ کائنات! یہ تجھ پر دلیل ہے
آقا ﷺ کی رفعتوں کا شناسا کہوں تجھے

اے دوست! میں بُلائیں نہ لوں کِس طرح تری
جب میں نبیٔ پاک ﷺ کا شیدا کہوں تجھے

اے ہم نفس! درودِ نبی ﷺ میں جو ہو مگن
نورِ پیمبری ﷺ کا تجلیٰ کہوں تجھے

اے مرگ! تو جو طیبہ میں مُجھ سے گلے مِلے
تیری قسم ہے، دائماً ''جینا'' کہوں تجھے

تو ہے علُو نصیب، میرے توسنِ خیال
مدحت گرِ دیارِ مدینہ کہوں تجھے

جب ہیں شریکِ حال پیمبر ﷺ کی شفقتیں
اے درد و رنج و غم! نہ کیوں عنقا کہوں تجھے

اِس درجہ تو حسین، دلآویز اِس قدر!
عِشقِ رسول ﷺ! حُسنِ سراپا کہوں تجھے

خاطر میں تُو کِسی کو جو لاتا نہیں ذرا
اے دل! نہ کیوں حضور ﷺ کا بندہ کہوں تجھے

گر تو رسا حقیقتِ سرکار ﷺ تک نہ ہو
عقلِ فسوں طراز! میں پردہ کہوں تجھے

دیکھے جو سرزمینِ مدینہ کو تو فقط
غضِ بصر میں چشمِ تماشا کہوں تجھے

طیبہ کو جا رہا ہے، عقیدت نہیں ہے ساتھ
زائر نہیں، میں سائرِ طیبہ کہوں تجھے

بے شک تو گھر خُدا کا تھا، حُرمت نشان تھا
لیکن نبی ﷺ کے حکم سے قِبلہ کہوں تجھے

آوازۂ مدیحِ نبی ﷺ میں جو ساتھ دے
محمودؔ پھر تو اپنا شناسا کہوں تجھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاصِل حضور ﷺ کی ہو تُجھے گر رِضا ذرا
پڑھ نعتِ پاک آپ ﷺ کی، پھر مُسکرا ذرا

جو کچھ ازل سے تا بہ ابد ہو گا اور ہُوا
ہر چیز سامنے ہے نبی ﷺ کے ذرا ذرا

نظرِ کرم حضور ﷺ کی جب ہو گئی نصیب
کچھ بھی نہ چاہے یہ دلِ بے مدعا ذرا

بڑھتا ہے اور فضل و ترحم ودود کا
کرتا ہوں جب میں اپنے نبی ﷺ کی ثنا ذرا

ہو جائے سر بُلند مرا اِفتخار سے
میری طرف نظر جو کریں مصطفی ﷺ ذرا

دُھل جائے گی سیاہیٔ فردِ عمل وہیں
فرمائیں گے جب آقا ﷺ مرے، اِعتنا ذرا

ہے جِس کے پاس مایۂ عِشقِ رسولِ پاک ﷺ
مرعوب کیا کریں گے اسے اغنیا ذرا

حرفِ قبول آپ لپکتا ہے عرش سے
سرکار ﷺ جو اُٹھاتے ہیں دستِ دُعا ذرا

غیرِ رسولِ پاک ﷺ کی مِدحت میں دوستو
پوچھو جو مُجھ سے کوئی نہیں فائدہ ذرا

رضواں! نہ کھول مجھ پہ بہشتِ بریں کا در
پہلے تُو مُجھ کو شہرِ پیمبر ﷺ دِکھا ذرا

مجبورِیٔ مدینہ میں جو دِل کا حال ہے
آقا ﷺ کو عِلم ہے، تو نہ چاہے سُنا ذرا

توفیقِ رب نہ ہو تو ہو طیبہ رسائی کیا
کِس کا ہے اِس معاملے میں اِدّعا ذرا

جاؤں، رسولِ پاک ﷺ کی چوکھٹ کو چوم لوں — مہلت جو مُجھ کو دے سکے دستِ قضا ذرا
ہم منہ چھپاتے پھرتے تھے پہلے تو حشر میں — سرکار ﷺ کے کرم سے ہُوا آسرا ذرا

نعتیں حضور ﷺ کے درِ دولت پہ پڑھ سکوں
محمودؔ ہو کرم تو ہُوں مَیں لب کُشا ذرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مصرع بھی ذرا سا ہو گیا ہے — نبی ﷺ کی نعت کا سا ہو گیا ہے
نبی ﷺ تشریف لائے جب سے اِس میں — یہ دِل عرشِ عُلا سا ہو گیا ہے
اثر ہے سب یہ معراجِ نبی ﷺ کا — مہِ نو نقشِ پا سا ہو گیا ہے
جو ہے جبریل علیہ السلام درباں، ہم ہیں زائر — وہ اپنا یوں شناسا ہو گیا ہے
جھلکتا ہے کرم آقا ﷺ کا اِس میں — مِرا دِل آئنہ سا ہو گیا ہے
نہیں آیا ابھی اِذنِ حضوری — مگر کچھ آسرا سا ہو گیا ہے
وہ جِس طیبہ کے ہیں بیمار ہم بھی — وہی دارالشفا سا ہو گیا ہے
نبی ﷺ کے در پہ دریوزہ گری کو — یہ دیکھو، جمگھٹا سا ہو گیا ہے
میں کیا مانگوں درِ آقا ﷺ پہ جا کر — مِرا لبریز کاسہ ہو گیا ہے
مدینے، سال میں اِک بار جانا — بہت صبر آزما سا ہو گیا ہے
رقم کرتا ہوں جِس قِرطاس پر نعت — وہ دامانِ دُعا سا ہو گیا ہے
دلِ تسبیح خوانِ لُطفِ آقا ﷺ — ربابِ نغمہ زا سا ہو گیا ہے
اِدھر کیونکر نہ ہو پھر ذکرِ طیبہ — اُدھر جو تذکرہ سا ہو گیا ہے
اُحُد جِس کو محبت ہے نبی ﷺ سے — ہمارا بھی شناسا ہو گیا ہے
ابھی طیبہ کی منزل سے جو ہے دور — وہ دِل درد آشنا سا ہو گیا ہے
قدم رنجہ اِدھر بھی کاش فرمائیں — مِرا دِل بھی حرا سا ہو گیا ہے
خُدا کی حمد کہتا ہوں تو ہر حرف — پیمبر ﷺ کی ثنا سا ہو گیا ہے

رہِ طیبہ میں ہے ویزے کی مشکل
یہ کیسا فاصلہ سا ہو گیا ہے

عطشِ طیبہ میں زمزم سے بجھا تو
جو پھر اِک بار پیاسا ہو گیا ہے

قلم محمودؔ کا محوِ ثنا ہے
ذرا یہ خود سِتا سا ہو گیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ آقا ﷺ میں بہ اذنِ لَمْ یَزَلْ آتا ہوں
بے نیاز ثروتِ اہلِ دُول آتا ہوں میں

سوئے کعبہ سر اُٹھا کر دیکھتا ہوں، دوستو
اور دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں سر کے بل آتا ہوں میں

بے بضاعت، بے عمل جاتا ہوں شہرِ نُور کو
واپسی پہ لے کے سو درسِ عمل آتا ہوں میں

ہر برس آتے ہو کیوں؟ یہ پوچھتے ہو تو سُنو
نوش کرنے طیبہ میں جامِ اجل آتا ہوں میں

اِس جہانِ آب و گل میں دِل نہیں لگتا کہیں
جا کہ طیبہ کی فضاؤں سے بہل آتا ہوں میں

جب شفق نعتوں کی ہونٹوں پر بکھر جانے لگے
ظلم کو پیروں تلے اِس دم مسل آتا ہوں میں

جب بُلاتے ہیں پیمبر ﷺ بارگاہِ ناز میں
بے نیازِ خوفِ اسباب و علل آتا ہوں میں

ماہِ طیبہ ﷺ کی ضیا پاتا ہوں اپنی روح میں
یوں جلو میں لے کے انوارِ ازل آتا ہوں میں

آپ کے دربار پر آقا ﷺ محبت کے سبب
گو ہے خالی کیسہِ علم و عمل، آتا ہوں میں

ہاتھ جب لکھتے ہیں میرے نعتِ ختم المرسلیں ﷺ
چادرِ رحمت کے سر پر، سپھل آتا ہوں میں

میں اُدھر پہنچا، اِدھر پایا نبی ﷺ سے لُطفِ خاص
جب بھی آتا ہوں مدینے، برمحل آتا ہوں میں

نامِ سرورِ ﷺ سُن کے بھی پڑھتے نہیں جِس جا درود
چپکے چپکے ایسی محفل سے نکل آتا ہوں میں

آگہی ہے آلؓ و اصحابِ رضی اللہ عنہم پیمبر ﷺ سے مُجھے
پڑھ کے محفل میں تواریخِ ملل آتا ہوں میں

یا نبی ﷺ ”کرتے نہیں کہتے ہیں جو“ اُن کے لیے
بن کے ہر دم دشمنِ مکر و دغل آتا ہوں میں

ہچکچاہٹ تُجھ سے ملنے میں مجھے کوئی نہیں
اے اجل! طیبہ کو چل، طیبہ کو چل، آتا ہوں میں

جب پلٹتا ہوں درِ سرکارِ والا ﷺ سے رشیدؔ
دُور کر کے خود ستائی کا خلل آتا ہوں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے ہاں جِس قدر طیبہ کی اُلفت کا ہے سرمایہ — مُجھے اب تک نہیں معلوم، یہ کتنا ہے سرمایہ
ہمیں اچھا لگا خود اختیاری فقر آقا ﷺ کا — لُغت اپنی جو ہے، اِس میں بڑا گھاٹا ہے سرمایہ
اِسی سے چہرے داغے جائیں گے محشر کے عالم میں — ہماری روح و جاں کے واسطے دھوکا ہے سرمایہ
لکھی ہیں کِس قدر نعتیں، اگر پوچھو تو یہ پوچھو — اگر جانچو تو یہ جانچو کہ یہ کتنا ہے سرمایہ
یہ ہدیہ ہے حصولِ باغِ جنّت کے لیے کافی — جو دولت عشقِ آقا ﷺ کی ہے، وہ خاصا ہے سرمایہ
نبی ﷺ کا عِشق ہے اپنے لیے سب سے بڑی نعمت — مِلا ہے جو ہمیں، سب سے یہی اچھا ہے سرمایہ
جو میرے ذہن میں ہے ختم ہونے میں نہیں آتا — کِسی نے نعت کا ایسا کبھی دیکھا ہے سرمایہ
محبت بخش کر اپنے حبیبِ پاک ﷺ کی مُجھ کو — خُدائے پاک نے کیسا مُجھے بخشا ہے سرمایہ
وہاں افلاسِ اعمالِ حُسن کا کیا ہے اَندیشہ — مدینے میں جو دیدِ تربتِ حمزہ رضی اللہ عنہ ہے سرمایہ
مدینے میں الگ ہے جینے اور مرنے کی اہمیّت — وہاں پر جاگنا ثروت ہے اور سونا ہے سرمایہ
یہ سانسیں ہیں ہماری منسلِک نعتِ پیمبر ﷺ سے — ہمارے ہر نفس کے ساتھ ہی پیدا ہے سرمایہ
مِرے اُمّی نبی ﷺ نے وہ زمانے بھر میں پھیلایا — خُدا سے آپ نے جو علم کا پایا ہے سرمایہ

ہمیں کیا واسطہ محمودؔ اِس دُنیا کی دولت سے
نگاہِ لُطفِ سرکارِ جہاں ﷺ اپنا ہے سرمایہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق سا نعتِ پاک میں ہم راز چاہیے — ہو نعت کس طرح؟ مُجھے آغاز چاہیے
نعت و درودِ پاک نبی ﷺ کی ہو بات بس — تُم کو جو روزِ حشر کچھ اِعزاز چاہیے
پہلا سبق نبی ﷺ نے اخوّت کا یہ دِیا — کرنا خطا کو بس نظر انداز چاہیے
پہنچو درِ رسولِ امیں ﷺ تک بہ انکسار — فِردوس کا اگر تمھیں در باز چاہیے
لازم ہے، ہم صلوٰۃِ نبی ﷺ میں مگن رہیں — خالق کو بھی تو اپنا ہم آواز چاہیے
جو شخص میرے سرورِ دیں ﷺ کا ہے اُمتی — مدحِ نبی ﷺ میں زمزمہ پرداز چاہیے
پہنچے گی فکر کوئے نبی ﷺ تک مگر ہے شرط — طائر کو عزم و ہمتِ پرواز چاہیے

دُنیا کے مسئلے ہوں کہ عقبیٰ کے مرحلے — اُلفت رسولِ ﷺ کی بہ ہر انداز چاہیے
مدحِ نبی ﷺ کی گونج ملے گی چہار سمت — اِک ایک فرد گوش بر آواز چاہیے
دارالفنا سے چل کے بقائے دوام تک — ہر ہر قدم پہ آپ ﷺ کا اِعجاز چاہیے
پائے جو رفعتوں کو زمینِ حجاز کی — تخئیل و فکر کا کوئی شہباز چاہیے
چلتا رہے گا سلسلہ تا حشر نعت کا — لیکن سُخن میں منفرِد انداز چاہیے

محمودؔ فضلِ رب ہو تو مدحِ رسول ﷺ میں
تخئیل کو بھی شہپرِ پرواز چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکار ﷺ ہوئی جس کے سُخن کی صورت — وہ نہ دیکھے گا کبھی رنج و محن کی صورت
کر کے قرآنِ مقدّس کی سُوَر کی تکریم — دیکھ لی لطفِ شہنشاہِ زمن ﷺ کی صورت
لفظ ''نا'' کا کبھی نکلا نہ نبی ﷺ کے منہ سے — اُن کے ماتھے پہ کہاں آئی شکن کی صورت
اُس کے ہونٹوں پہ کہاں میرے نبی ﷺ کی مِدحت — جِس نے دیکھی نہیں قرآن و سُنن کی صورت
ہجرِ طیبہ کا جو اِحساس ستاتا ہے اُنھیں — رنج اُٹھاتے ہیں مہ و مہر گہن کی صورت
دوریاں مِٹ گئیں قوسین کی حد میں آ کر — رب نے اِسرا کو نکالی جو مِلن کی صورت
جملہ اصنافِ ادب میں مُجھے مرغوب ہوئی — نعتِ آقا ﷺ ہے مِرے رنگِ سخن کی صورت
مُجھ سے کیا پوچھتے ہو طابہ کی عالم تابی — اِک خطِ نُور ہے ہر ذرّہ کرن کی صورت
نعت ہے نکہتِ گُل، نعت ہے بلبل کی نوا — محفلِ نعت مجسم ہے چمن کی صورت
عہدِ نو سارے غلامانِ حبیبِ رب ﷺ پر — ظلم آثار ہوا چرخِ کہن کی صورت
سامنے روضۂ آقا ﷺ کے اجل آ جائے — واقعہ یوں ہو تو دیکھوں نہ وطن کی صورت
رُخ ہے محمودؔ مدینے ہی کی جانب اِس کا — لوگ دیکھیں تو مِرے فِکر کی، فن کی صورت

چھا گیا ابرِ کرم سر پہ ہمارے محمودؔ
نعت میں ڈھل گئی جب فکرِ سخن کی صورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آتا ہے بُلاوا مجھے طیبہ کی طرف سے
ہے طُرفہ کرم سیدِ والا ﷺ کی طرف سے

ہو نعت کا جو کام، وہ آقا ﷺ کے لیے ہو
مِلتا ہے اِشارہ یہ ''رفعنا'' کی طرف سے

پھر کیوں نہ درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھیں ہم
جب حکم مِلا ہے ہمیں آیہ کی طرف سے

آقا ﷺ کے کرم سے ہے رواں اپنا سفینہ
کچھ ڈر نہیں پہنائی دریا کی طرف سے

اِمروز ہے آراستہ جب مدحِ نبی ﷺ سے
اندیشہ ہو کیسا مجھے فردا کی طرف سے

پیچھے ہیں رُسل سارے مِرے سرورِ دیں ﷺ کے
اِک یہ بھی اِشارہ ہُوا اقصیٰ کی طرف سے

ہر اوج رہا منتظرِ ناعتِ آقا ﷺ
چشمک ہے یہی بامِ ثریّا کی طرف سے

اللہ نے چاہا تو رِدا پاؤں گا میں بھی
مُزّمِّلْ و مُدَّثِّرْ و طٰہٰ کی طرف سے

ہر بار مجھے رحمتِ عالم ﷺ نے نوازا
جنبش جو ہوئی چشمِ تمنّا کی طرف سے

ہر سال پہنچ جاتا ہوں سرکار ﷺ کے در تک
یہ سب ہے مِرے ربِ تعالیٰ کی طرف سے

آؤ تو کئی بار اُحُد دیکھنے آؤ!
سندیسہ ہے یہ معصبؓ و حمزہؓ کی طرف سے

تکریم جو کرتے ہیں مِری اہلِ مدینہ
اِکرام ہے مداحِ آقا ﷺ کی طرف سے

ہدیہ ہے محبت کا مدینے کی طرف کو
محمودؔ سے اِک ادنیٰ شناسا کی طرف سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دور رہتے ہیں طیبہ سے، خون روتے ہیں
دِل و نگاہ کی رعنائیوں کو کھوتے ہیں

حضور ﷺ لیتے ہیں جِن کو بھی اپنی اُمت میں
تو اُن کو رشتۂ اخلاص میں پروتے ہیں

ہمیں زیارتِ طیبہ نصیب ہوتی ہے
ہاں! بدنصیب کوئی اور لوگ ہوتے ہیں

سحر کو اُٹھتے ہی آتی ہے لب پہ مدحِ نبی ﷺ
درود پڑھتے ہیں سرکار ﷺ پر، تو سوتے ہیں

نہیں ہے جِن کو تعلق پیمبرِ دیں ﷺ سے
وہی ہیں لوگ جو عِصیاں کا بار ڈھوتے ہیں

مدیحِ پاکِ نبی ﷺ صبح و شام ہیں کرتے
گناہ گاری کے یوں داغ روز دھوتے ہیں

بہ فیضِ اُلفتِ محبوبِ خالق و مالک ﷺ
محبتوں کو تو ہم روح میں سموتے ہیں

درود پڑھتے ہیں جو روز و شب پیمبر ﷺ پر — وہی ہیں لوگ جو ممدوح میرے ہوتے ہیں
مِلیں گے پھول پھل اُن کو بہشت کے محمودؔ
جو یادِ طیبہٴ اقدس کی فصل بوتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چپکے سے مدینے میں اجل نے جو صدا دی — گویا مُجھے پہلے سے ہی فِردوس دِکھا دی
چمکا ہے زمانے میں شہِ خاورِ اُلفت — اِس نے ہی تو ہر گوشہٴ عالم کو ضیا دی
یہ میرا رویہ ہے، یہی میری روِش ہے — آقا ﷺ کا سُنا ذِکر تو گردن بھی جُھکا دی
تا حشر میں سرکار ﷺ کا ممنوں رہوں گا — ہر چیز مُجھے میری طلب سے بھی سِوا دی
جِس وقت مِرے لب پہ ثنا آئی اُن کی — آقا ﷺ نے اُسی وقت مُجھے اِس کی جزا دی
شُبہہ نہیں اِس میں، ہے درود ایسا وظیفہ — بیمار کو اِس وِرد سے خالِق نے شِفا دی
اللہ کے دربار میں شنوائی ہوئی ہے — جب میں نے درِ سرورِ عالم ﷺ پہ صدا دی
جو شخص ہدایت کا طلب گار ہے، سُن لے — اللہ نے بھیجا ہے بنا کر اُنھیں ہادی
میں اپنے مقدّر کا ہوں ممنون کہ اِس نے — مُجھ ایسے کو مداحیِ محبوبِ خُدا ﷺ دی
یہ خاص کرم مُجھ پہ مِرے رب کا ہوا ہے — تشویشِ حضوریِ درِ شاہِ ہُدیٰ ﷺ دی
سرکار ﷺ کی رحمت کا تہِ دِل سے ہوں ممنون — طیبہ کی زمیں جِس نے کئی بار دِکھا دی
میرا بھی ہُوا ذِکر پئے عرشِ الٰہی — جب لَے میں ملائک کی صدا میں نے مِلا دی
اُن کا جو نہیں، اُس سے نہیں میرا تعلق
تفریق کو محمودؔ نے دیوار اُٹھا دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ شخص بہشتوں سے شناسا نہ ہو سکا — جو زندگی میں زائرِ طیبہ نہ ہو سکا
اُن ﷺ کا نہ کوئی ہو سکا بخشش کے باب میں — اور عاصیوں میں بھی کوئی مُجھ سا نہ ہو سکا
قوسین میں ہوئی جو ملاقات، اِس میں بھی — کچھ اختلافِ صورت و معنیٰ نہ ہو سکا

اِسرا میں گفتگو جو ہوئی، راز بن گئی
اور راز بھی وہ راز کہ افشا نہ ہو سکا

سورج کو ذرہ ہائے مدینہ سے ربط کیا
ضو ریز و ضو فروز وہ ایسا نہ ہو سکا

میرے نبی ﷺ کا ہاتھ یدُ اللہ ہو گیا
صد مرحبا کہ یہ یدِ بیضا نہ ہو سکا

میثاقِ انبیاء و رسل علیہم السلام اِس پہ ہے گواہ
مِن جملہ انبیا علیہم السلام میں بھی اُن ﷺ سا نہ ہو سکا

دُھن تھی تو ہم کو اُلفتِ سرکار ﷺ ہی کی تھی
ہر چند ہم سے عِشق کا دعویٰ نہ ہو سکا

جب مَنْ رَاٰنِیْ قَدْ رَاَ الْحَقّ کہ دیا گیا
کشفِ حجاب ہو گیا، پردہ نہ ہو سکا

مظہر صفاتِ حق کے پیمبر ﷺ تھے اور ہیں
پنہاں ہے جو ازل سے وہ پیدا نہ ہو سکا

جِس نے پڑھا حبیبِ خُدا ﷺ پر درود کم
محشر کے روز اِس کا مداوا نہ ہو سکا

سوچا تھا، اب کے طائف و خیبر بھی جاؤں گا
تکمیل آشنا یہ اِرادہ نہ ہو سکا

اُلفت کی بات لب پہ، عمل سے مگر تہی
جیسا وہ چاہتے ہیں، میں ویسا نہ ہو سکا

آلودہ اپنے ہاتھ ہیں، جالی سے کیوں لگیں
اِس ڈر سے پیدا دِل میں یہ جذبہ نہ ہو سکا

جاتا رہا مدینہ کو محمودؔ بار بار
پُر اِس طرح سے ظرف کا پیمانہ ہو سکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ درود صبح و مسا ہو تو بات ہے
یوں احترامِ وحیِ خُدا ہو تو بات ہے

ہیں قولِ مصطفی ﷺ میں ہدایات سیکڑوں
لیکن ہمارا گوش کُھلا ہو تو بات ہے

قوسین کیا ہیں، اُن سے بھی کم قربتیں ہیں کیا؟
کچھ اِن حقیقتوں کا پتا ہو تو بات ہے

اِک بات ہے جو دِل میں ہو یادِ نبی ﷺ کی بات
ہونٹوں پہ بھی اُنھی کی ثنا ہو تو بات ہے

منہ میں زباں ہو مدحِ رسولِ کریم ﷺ کی
دِل میں خیالِ طیبہ بسا ہو تو بات ہے

چلتے ہوئے حضور ﷺ کے دربار کی طرف
اپنا بھی تو نہ اپنا رہا ہو تو بات ہے

ہے قرض ہم پہ سرورِ کونین ﷺ پر درود
محشر سے پہلے پہلے ادا ہو تو بات ہے

سو بار حاضری ہو دیارِ حضور ﷺ میں
اِک یہ دُعا ہی صبح و مسا ہو تو بات ہے

مکّے ہی سے جو آ گیا، یہ بات ہے بھلا
آقا ﷺ کے شہر تک جو گیا ہو تو بات ہے

ساری عبادتیں ہیں بجا، اِس میں شک نہیں
حرفِ درودِ پاک کہا ہو تو بات ہے

محمودؔ حقِ نعت کوئی کیا کرے ادا
تیری طرح کی طرزِ ادا ہو تو بات ہے

محمودؔ بے ہنر ہی سہی، پھر بھی دوستو!
محمودؔ سا جو مدح سرا ہو بات ہے

....

ہم نے جو فرضِ اُلفت نِسبت ادا کیا
نذرانۂ محبتِ حضرت ﷺ ادا کیا

کیا کیا عنایتیں ہوئیں ہم پر حضور ﷺ کی
حق اُن کا ہم نے کب کِسی صورت ادا کیا

وہ کون مدعی ہے، ذرا سامنے تو آئے
کہتا ہے کون، ابرِ رسالت ادا کیا

میں نے بوقتِ حاضریِ شہرِ مصطفی
ہدیہ بشکلِ اشکِ ندامت ادا کیا

نعتیں کہیں صباح و مسا جب، تو اِس طرح
جرمانۂ شبانۂ فُرصت ادا کیا

ہر رنج و غم میں وِرد کیا ہے درود کا
یہ فرض کیا بوقتِ ضرورت ادا کیا

نعت و درود آقا و مولا ﷺ کی شکل میں
میں نے یہیں پہ ہدیۂ جنت ادا کیا

کیا دیں پہ جان دینے کا ہے داعیہ ہمیں؟
کیا ہم نے حقِ اُلفتِ عترت ادا کیا

طیبہ سے واپسی پہ کیے سجدہ ہائے شُکر
یوں صدقہ سکونِ طبیعت ادا کیا

اشکِ رواں کی شکل میں اربابِ عِشق نے
خاموش رہ کے حقِ زیارت ادا کیا

مِدحت سرا ہے تُو بھی مگر یہ بتا رشیدؔ
اِک نے بھی حقِ مدحِ رسالت ادا کیا؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھّے اِس در پہ جب جبیں ہوتے
ہم فرشتوں کے خوشہ چیں ہوتے

داد گر حشر میں مُجھ ایسوں کے
شافعِ جملہ مُذنبیں ﷺ ہوتے

ہوتے دریوزہ گر جو طیبہ کے
لوگ وہ کِس قدر حسِیں ہوتے

اُن کی صورت نبی ﷺ کو بھا جاتی　　وہ جو اعمال میں حسیں ہوتے
پاتے آقا ﷺ کا سایۂ رحمت　　لوگ گر صاحبِ یقیں ہوتے
رُخ ترا ہوتا گر سوئے طیبہ　　سب قدم منزل آفریں ہوتے
ہوتے اپنے حضور ﷺ کے منگتے　　پیرہن اپنے کاغذیں ہوتے
باغِ رضواں کے اوّلیں باسی　　اُمتی اُن ﷺ کے بایقیں ہوتے
وہ جو بستے دِل و نظر میں مِری　　شہرِ سرکار ﷺ کے مکیں ہوتے
ذرے بنتے جو ہم مدینے کے　　خاتمِ عِشق کے نگیں ہوتے
روزِ محشر مِرے شفاعت گر　　صادق الوعد اور امیں ﷺ ہوتے
یاد آتی جب اُن ﷺ کی مکّہ میں　　لمحے وہ وَجد آفریں ہوتے

پیار ہوتا جو طیبہ سے محمودؔ
پہنچے ہر مرتبہ وہیں ہوتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس شخص کے دماغ میں کیسے خلل نہیں　　جو طیبہ کی طرف کو چلا سر کے بل نہیں
آقا ﷺ کہ ہر حدیث کو دِل سے پڑھو، سنو　　کیا بات بات آپ کی، درسِ عمل نہیں؟
دستور زندگی کا دِیا جو حضور ﷺ نے　　تغییر سے وہ ہٹ کے نہیں؟ کیا اٹل نہیں؟
سرکار ﷺ کے علاوہ کِسی کی ثنا میں فکر　　مزرع ہے ایسی جِس میں کوئی پھول پھل نہیں
جو شخص بارگاہِ نبی ﷺ تک پہنچ گیا　　پھر اِس سے دور بارگہِ لم یزل نہیں
بارِ فراقِ طیبہ اُٹھا کر رواں ہوں میں　　پاؤں ابھی تواں ہیں، گو شانوں میں بل نہیں
وہ جانتا ہے، کتنا اہم ہے درودِ پاک　　جِس شخص کے دماغ میں کوئی خلل نہیں
اسوہ رسولِ پاک ﷺ کا معیار جانیے　　اِس کے سِوا ہدایتِ فکر و عمل نہیں
نُورِ رسول ﷺ اِس کو نظر آئے کِس طرح　　آئینہ جِس کی آنکھ پہ نُورِ ازل نہیں
سرکار ﷺ نے دِیا ہے جو دُنیا کو، حشر تک　　ایسے نظام میں کوئی رد و بدل نہیں

مامور ہوں میں خدمتِ نعتِ رسول ﷺ پر
کیا میری عرضِ شوق کا یہ ماحصل نہیں

طیبہ رسا ہُوں، پاؤں نہ کِس طرح اِلتفات
کیا ہر عمل کا لازمی ردِ عمل نہیں

ہر سال شہرِ آقا و مولا ﷺ میں حاضری
نعمت ہے ایسی، کوئی بھی نعم البدل نہیں

خوش بختیوں پہ اپنی، نہ کیوں مُجھ کو ناز ہو
جب بے نیازِ نعت کوئی ایک پل نہیں

محمودؔ لطف و فیضِ رسولِ کریم ﷺ سے
حاصل نیاز کیشیِ اہلِ دُول نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا ہے اعتماد جب رحماں حضور ﷺ پر
نظریں لگیں نہ کیوں ہے احساں حضور ﷺ پر

باتیں خُدا نے آپ ﷺ سے کِیں بالمشافہ
جبریلؑ لائے مصحفِ قرآں حضور ﷺ پر

اِسلام کیا ہے، دین کا اصل الاصول کیا
ایماں خُدا کی ذات پر، ایقاں حضور ﷺ پر

پائیں گے روزِ حشر شفاعت حضور ﷺ کی
عِصیاں شعار کیوں نہ ہوں نازاں حضور ﷺ پر

قِسمت جو ساتھ دے تو مِرے دوستو! کرو
قرباں متاعِ روح و دل و جاں حضور ﷺ پر

وحدانیتِ رب کی حقیقت نہ پاؤں گا
جب تک نہ میرا پختہ ہو ایماں حضور ﷺ پر

مشکل تھی گفتگو سرِ سینا کلیمؑ کو
اور لامکاں پہ جانا تھا آساں حضور ﷺ پر

توصیف میں حضور ﷺ کی ہر شعر تھا رجز
جذبے نثار کرتے تھے حساںؓ حضور ﷺ پر

اعمال میرے حق میں نہ تُلتے تو کِس طرح
مُجھ کو بھروسا تھا سرِ میزاں حضور ﷺ پر

قُربان ہو رہا ہے بڑے اِنکسار سے
قِسمت کا میری، اخترِ تاباں حضور ﷺ پر

اہلِ دوَل کے مال پر رکھیں نہ پھر نظر
رکھیں اگر یقیں ثنا خواں حضور ﷺ پر

ناموسِ مصطفی ﷺ کے شہیدوں سے پوچھ لو
دیتے ہیں جان کیسے مسلماں حضور ﷺ پر

قُربان جان و مال بھی ہو، آبرو بھی ہو
اے مومنو حضور ﷺ پر، ہاں ہاں، حضور ﷺ پر

محمودؔ میرا عہد ہے ربِّ کریم سے
لکھتا رہوں گا مدح کے دیواں حضور ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے رنگ و بدنما تھی یہ دُنیائے رنگ و بو
آئے حضور ﷺ تو ہوئی ترتیب چار سُو

آقا حضور ﷺ ایسے سمندر ہیں، جِس سے ہے
جاری اِک اِک مقام پہ حکمت کی آبجو

پوشیدہ کوئی بات نہیں ہے حضور ﷺ سے
میرے حضور ﷺ جانتے ہیں میری آرزو

وردِ درود فرض ہے، وردِ سلام فرض
اِرشادِ رب ہے "صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا"

چہرہ ہو گردِ راہِ مدینہ سے تابناک
خواہش ہے یہ حسین و دلآویز و خوبرو

مُجھ پر کرم حضور ﷺ کا اُس وقت دیکھنا
روزِ نشور ہوں گے جب میں اُن کے روبرو

دُنیا میں روسیاہیِ اعمال ساتھ تھی
اُن کے کرم سے حشر میں لیکن ہیں سُرخ رُو

محور ہے گفتگو کا ہماری درودِ پاک
رکھتے ہیں ہم بھی دیدہ وراں! ذوقِ گفتگو

وہ کیفیت بتا نہ سکوں گا کِسی کو میں
صُفّہ میں آ کے بیٹھ گیا جب میں قبلہ رُو

سرکار ﷺ کے تحفظِ ناموس میں مروں
عزّت مِری یہی ہے، یہی میری آبرو

محمودؔ جِن کے ہونٹوں پہ نعت حضور ﷺ ہے
مردانِ خوش نہاد ہیں، شبّانِ پاک خُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایمان بالیقیں ہے محبت رسول ﷺ کی
جب دِل میں جاگزیں ہے محبت رسول ﷺ کی

اُلفت خُدا کی جِس جگہ حق الیقین ہے
عین الیقیں وہیں ہے محبت رسول ﷺ کی

آسان کیوں نہ جادۂ طیبہ ہو ہر قدم
جب منزل آفریں ہے محبت رسول ﷺ کی

ہوتے ہیں سر بخم وہیں اربابِ حق شناس
مِلتی جہاں کہیں ہے محبت رسول ﷺ کی

کِھلتے ہیں جِس میں اُلفتِ خالِق کے پھول روز
زرخیز وہ زمیں ہے محبت رسول ﷺ کی

تو آدمی کہاں ہے، تو ہے ننگِ آدمی
دِل میں اگر نہیں ہے محبت رسول ﷺ کی

جب وقت آ پڑا تو لہو رنگ ہو گئی
ویسے تو شبنمیں ہے محبت رسول ﷺ کی

صبح و مسا مدیحِ پیمبر ﷺ لبوں پہ ہے
یوں قلب میں مکیں ہے محبت رسول ﷺ کی

ہم پر کرم یہ خالِق و مالک کا کم نہیں
جِس جا ہیں ہم، وہیں ہے محبت رسول ﷺ کی

محمودؔ ٹھہری عِشق کے درجے پہ آخرش
اِس درجہ دِل نشیں ہے محبت رسول ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتے تھے درود اپنے پیمبر ﷺ پہ ہمیشہ
رضواں ہمیں فِردوس میں کیوں پوچھتا ورنہ

سرکارِ دو عالم ﷺ کی نظر ہم پہ رہی ہے
حیرت سے زمانہ ہمیں کیوں دیکھتا ورنہ

یہ کعبۂ اقدس ہی کا فیضان ہے لاریب
مِلتا نہ مدینے کا ہمیں راستا ورنہ

کہتے ہیں شفاعت کے طلب گار ہی نعتیں
ہوتا نہ کِسی لب کو بھی یہ حوصلہ ورنہ

وہ تو مجھے اللہ نے در اُن کا دِکھایا
حل کوئی بھی ہوتا نہ مِرا مسئلہ ورنہ

میزاں پہ نظر شافعِ محشر ﷺ کی رہی ہے
ہوتا مِرے حق میں نہ کوئی فیصلہ ورنہ

کام اُن ﷺ کے اِشارے نے کیا حشر کے دن بھی
اُس بھیڑ میں مِلتا نہ مُجھے راستا ورنہ

آقا ﷺ کے کرم ہی سے مِلی راہِ مدینہ
اُٹھتا نہ کبھی قلب میں یہ ولولہ ورنہ

باطل کا پیمبر ﷺ ہی نے بُطلان کیا ہے
یہ عہد تو طاغوت کو حق مانتا ورنہ

آقا ﷺ کی تعلیمِ طریقت کا اثر ہے
ہونا تھا دِلوں کا نہ کبھی تزکیہ ورنہ

آقا ﷺ کی وساطت سے ہے عِرفاں خُدا کا
پاتا نہ کبھی فرد کوئی مرتبہ ورنہ

سرکار ﷺ وسیلہ ہوئے، حق بات یہی ہے
اللہ سے ہوتا نہ کوئی رابطہ ورنہ

تم کہتے رہو خالق و آقا ﷺ میں نہیں اُنس
شک کا تو نہیں اِس میں ذرا شائبہ ورنہ

ہیں سامنے سرکار ﷺ کی عاداتِ کریمہ
ہوتا نہ یہ حسنات کا بھی سلسلہ ورنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے آگے جو چاہو، وہ مدّعا رکھنا
کہ جانتے ہیں کرم کرنا اور عطا رکھنا

جو چاہتے ہو، محبت مِلے خُدا کی تمھیں
تو دِل میں اُلفتِ محبوبِ کبریا ﷺ رکھنا

درودِ پاک نبی ﷺ یا مدیحِ سرورِ دیں ﷺ
اُنھی وسیلوں سے ہر آہ کو رَسا رکھنا

نبی ﷺ کے در سے محبت کا جوڑ کر رشتہ — تم اِس طرح سے ہر اِک چیز کا پتا رکھنا
جو چاہو حشر کے دِن سائبانِ عرش مِلے — فقط درودِ پیمبر ﷺ سے واسطہ رکھنا
مواجہہ پہ تُمھاری اگر رسائی ہو — درود پڑھنا، نگاہوں کو بھی جُھکا رکھنا
پہنچ گئے ہو جو دولت سرائے سرور ﷺ تک — طلب کو حد سے اگر چاہو تو سِوا رکھنا
قسیمِ رزق پیمبر ﷺ سے جوڑ کر ناتا — تم اپنے آپ کو رزّاق تک رَسَا رکھنا
کسی بھی چیز کی تُم کو کمی نہ آئے گی — نبی ﷺ کی آل رضی اللہ عنہم کا خود کو مگر گدا رکھنا
جو پیار ہے تو پھر اِظہار بھی ضروری ہے — حبیبِ پاک ﷺ سے جذبوں کو کیا چُھپا رکھنا
’’حضور ﷺ آپ تُمھاری مدد کو آئیں گے‘‘ — لحد میں جا کے یہ اِیقاں کا در کھلا رکھنا

مدینے اب کے بھی محمودؔ وہ بُلائیں گے
تم اپنے ہجر زدہ دِل کو باوفا رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرکار ﷺ پہ گر ہاتھ اُٹھا رکھے ہیں — سر بصد عجز گداؤں نے جُھکا رکھے ہیں
اِس نے لکھی ہے اِک اِک ذرے پہ آقا ﷺ کی ثنا — آسماں اور زمیں جِس نے بنا رکھے ہیں
ہم کو ہے خوف قیامت کا، نہ ڈر دوزخ کا — حوصلے اپنے، پیمبر ﷺ نے بڑھا رکھے ہیں
یہ سخاوت، یہ کرم اور یہ مروّت اُن کی — اپنے دامن میں گنہگار چھپا رکھے ہیں
شکر، صد شکرِ خُدا، شعروں میں اپنا ہم نے — احتساساتِ عقیدت جو مِلا رکھے ہیں
ہم کو سرکار ﷺ عطا کیجیے در کا صدقہ — لیجیے ہم نے بھی یہ ہاتھ بڑھا رکھے ہیں
آشتی کے ہیں صحائف یہ مِری نعت کے لفظ — یہ خریطے بھی پیمبر ﷺ سے لکھا رکھے ہیں
’’فَاخْلَعْ نَعْلَیْک‘‘ کا فرمان ہے موسیٰ علیہ السلام کے لیے — نعلِ سرکار ﷺ سرِ عرشِ علیٰ رکھے ہیں
محترم نسبتِ سرور ﷺ سے ہوئے سارے مقام — کچھ مگر تا بہ حدِ ارضِ قُبا رکھے ہیں
میرے سرکار ﷺ مدد، دُنیا میں کچھ لوگوں نے — حشر میں حشر بہ ہر گام اُٹھا رکھے ہیں
صُفّہ میں حُسنِ تخیل تھا الگ اِک اِک سے — بابِ جبریل پہ جذبات جُدا رکھے ہیں

مانی جائے گی ہماری بھی، طفیلِ سرور ﷺ آج جو ہم نے اُٹھا دستِ دُعا رکھے ہیں
جِس قدر عِشق و محبت کے تھے جذبے اپنے نعتِ منعوتِ حقیقی ﷺ میں وہ لا رکھے ہیں
لختِ دِل ہم نے بھی محمودؔ پئے عجزِ خیال
اپنے شعروں میں بہ ہر صبح و مسا رکھے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غم اِس بِنا پہ اپنے ہوئے ہیں تمام ختم ہو گی کبھی نہ رحمتِ خیرالانام ﷺ ختم
آدمؑ سے چل رہا تھا رسالت کا سلسلہ سرکار ﷺ پر ہُوا ہے یہ سب اِنصرام ختم
اُس دِن بھی ہو گا لب پہ درودِ حضورِ پاک ﷺ جِس روز ہو گا سلسلۂ صبح و شام ختم
کعبے کا ایک گوشہ یا دہلیزِ مصطفی ﷺ اُن جگہوں پر ہے اہتمامِ استلام ختم
جِس دِن سے آ گیا ہے نظامِ رسولِ پاک ﷺ اُس دن سے قبل کے ہوئے سارے نظام ختم
نبیوںؑ کا عہد تھا کہ اگر آ گئے حضور ﷺ اپنی نبوتوں کو کریں گے تمام ختم
توقیرِ مصطفی ﷺ میں جو کرتے ہیں کچھ کمی اُن سے ہیں سارے رشتہ ہائے احترام ختم
قدمین میں کبھی نہ اُٹھائی کِسی نے سر ہوتا مواجہہ سے نہیں ازدہام ختم
دن نصف لاکھ سال کا ہے، اُس کے ختم تک ہو گا مِرے حضور ﷺ کا کب فیضِ عام ختم
کِن کِن نہ عظمتوں سے نوازے گئے حضور ﷺ میرے نبیِ پاک ﷺ پر ہے ہر مقام ختم
جب سے درود و نعتِ پیمبر ﷺ میں لگ گیا جتنے بھی تھے غلط، وہ ہوئے سارے کام ختم
سرکار ﷺ ہم پہ کیجئے لِلّٰہ، اِک نظر ہم میں ہوئی تمیزِ حلال و حرام ختم
مدحِ نبی ﷺ سے جو بھی رہا دور اے رشیدؔ
ختم اِس سے رسم و راہ ہے اور ہے کلام ختم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا کی آپ ہی سے ہوئی زَین یا نبی ﷺ عظمت نشاں ہیں آپ سے حرمین یا نبی ﷺ
لطف و کرم کی کیجئے ہم پر بھی اِک نظر ماں باپ آپ کے ہیں کریمین یا نبی ﷺ

رویت سے اپنی کیجئے، اِک بار بہرہ ور
کب سے ترس رہے ہیں یہ عینین یا نبی ﷺ

ربّ کریم و بندہ عصیاں شعار کے
اِک واسطہ ہیں آپ ہی مابین یا نبی ﷺ

سایہ، بروز و مثل کوئی آپ ﷺ کا نہیں
پھر کِس طرح ہو آپ کا سا عین یا نبی ﷺ

دیدِ دیارِ پاک سے اُن کو نوازیے
اشکوں سے با وضو ہیں مِرے نین یا نبی ﷺ

اُن کو جواب دیجئے اللہ آپ ہی
پوچھیں جو بات مُجھ سے نکیرین یا نبی ﷺ

اولادِ بوالبشر علیہ السلام پہ ہُوا آپ ﷺ کا کرم
اُس کو مِلی ہے عظمتِ دارین یا نبی ﷺ

نعتوں میں اِنہماک ہے جِس طرح آج کل
گزریں مِرے اِسی طرح دن رین یا نبی ﷺ

اِک بار سال میں تو مِلے مُجھ کو اذنِ دید
مِلتا ہے بس اِسی سے مُجھے چین یا نبی ﷺ

محتاج آپ ﷺ ہی کی نگاہِ کرم کا ہے
وہ کوئی غم زدہ ہو یا بے چین یا نبی ﷺ

جو جو بھی کی ہے آپ ﷺ کی دہلیز پر دُعا
مقبول کیجئے صدقۂ سبطین یا نبی ﷺ

ہر سال دیکھتا ہوں جنھیں دِل کی آنکھ سے
دُنیا سے ماورا ہیں وہ حرمین یا نبی ﷺ

دونوں جہاں کی نعمتوں سے بڑھ کے ہو گئی
میرے لیے زیارتِ قدمین یا نبی ﷺ

ظاہر ربوبیت بھی خُدا کی ہے آپ سے
ہیں آپ وجہِ خِلقتِ کونین یا نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرنی ہوں گی اپنے ہاں اِس کو محافل نعت کی
میں بتائے دیتا ہوں رِضواں کو اتنا پیشگی

کیا مفاعلین، مفاعلین، فعولن شاعری
فعل کیسے ہیں؟ عمل کیسا ہے دیکھیں گے نبی ﷺ

بھیجا عبداللہؓ کے گھر میں رسولِ آخری ﷺ
جب خُدائے پاک نے دُنیا کی چاہی بہتری

جب مِرے سرکار ﷺ نے مکّہ میں فرمایا ظہور
ہر خزاں دیدہ چمن پر آیا دورِ غنچگی

ناخُدا بھیجا خُدا نے صورتِ محبوبِ پاک ﷺ
پیشتر اِس سے کہ اچھائی کی نیّا ڈوبتی

پوری فرمائے چلے جاتے ہیں ہر خواہش مِری
جانے دیتے ہی نہیں سرکار ﷺ کوئی اَن سنی

جو بھی کی ہم نے گزارش، وہ پذیرا ہو گئی
کام آئی بارگاہِ مصطفی ﷺ میں عاجزی

ہر مسرت، ہر غم و رنج و الم، ہر حال میں — جائے طیبہ کے علاوہ اور کہاں یہ آدمی
پے بہ پے اِک رقص ہوتا ہے مرے جذبات میں — میرے آقا ﷺ مُجھ کو جب دیتے ہیں اذنِ حاضری
ہر قدم اُس کو مِلی ہے چاہت اور اپنائیت — جب گیا ہے طیبۂ اقدس میں کوئی اجنبی
زندگی کے ساتھ ہے نعت و درودِ مصطفیٰ ﷺ — ذوق پہ وقتی کہاں ہے، اور کہاں ہے عارضی
مدح کی باتیں اطاعت تک پہنچنی چاہئیں — ورنہ ٹھہرے گی یہ جملہ کارروائی کاغذی
تھا شغف اُن کو شجاعت سے، جری تھے سر بسر — بزدلی بھی کیا پسندِ خاطرِ آقا ﷺ رہی؟

بحرِ استعجاب و حیرت میں ہو وہ محمودؔ غرق
ہو جو سرور ﷺ کی حقیقت سے کسی کو آگہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے عروض کی مِدحت نگار پابندی — برائے نعت ہے یہ سازگار پابندی
سوائے نعتِ نبی ﷺ اور کچھ نہ لکھیں گے — یہ ہم نے آپ ہی کی اختیار پابندی
اِک ایک حرف مودّب ہو، اُن کے لائق ہو — ہے نعت کے لیے لازم حصار پابندی
رسولِ پاک ﷺ کو بھیجیں درود صبح و مسا — یہ ہے برائے صغار و کبار پابندی
ہر ایک شخص یہاں نعت بھی سنائے گا — بروزِ حشر ہو یہ خوشگوار پابندی
نبی ﷺ کے شہر کی تکریم سب پہ لازم ہے — کہ ہے وہاں پہ یمین و یسار پابندی
درِ نبی ﷺ پہ کھڑے ہیں نظر جھکائے ہوئے — عمل میں اپنے ہے یہ شاہکار پابندی
نبی ﷺ کی عزت و توقیر پر نہ حرف آئے — ہاں اہلِ عِشق پہ ہے بے شمار پابندی
مری نگاہ میں تو یہ بھی اِک قرینہ ہے — مواجہہ میں لگی ہے قطار پابندی
جو ہوتی جالیوں ہی تک کہ مت چھوئیں اُن کو — قبول کرتے بصد انکسار پابندی
مگر جو اور ہے، وہ بے جواز ہے یکسر — لگاتے ہیں جو وہاں چوبدار پابندی
نبی ﷺ کے شہر میں، دربارِ مصطفائی ﷺ پر — یا اور اُس کے ہے قُرب و جوار پابندی
عمل ہیں جن کے مخالِف نبی ﷺ کی سنّت کے — لگے گی ایسوں پہ انجام کار پابندی

پڑھیں گے کوئی نہ کوئی حدیث روزانہ — لگائی ہم نے ہے خود پر یہ پیار پابندی
برائے طیبہ ہو میری روانگی ہر سال — لگائے مُجھ پر مرا کردگار پابندی
پڑھیں گے حشر کو بھی ہاتھ باندھ کر نعتیں — رہے گی ہم پہ وہاں برقرار پابندی
ہمیں تو جانا ہے، جاتے رہیں گے طیبہ تک — لگانے والے لگائیں ہزار پابندی
اثر نہیں ہے ذرا ذوقِ نعت پر میرے — لگائیں شوق سے لیل و نہار پابندی
پڑھے نہ نعت کوئی نعت خواں وُضو کے بغیر — لگے یہ سب پہ مگر یادگار پابندی

تعلّیوں پہ لگے نعت گو کی اے محمودؔ
بنامِ گرمیٔ روزِ شمار پابندی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاکِ رسولِ انام ﷺ پیش کرو — بعونِ ربِ جہاں صبح و شام پیش کرو
بُلائے جاؤ گے ہر سال شہرِ سرور ﷺ میں — دِل و نظر سے اگر اِحترام پیش کرو
فرشتے شاعرِ دربارِ مصطفی ﷺ مانیں — بہ شکلِ نعت جو اپنا کام پیش کرو
مِلے گا حکم یہ پہلا ہمیں قیامت میں — ”مدیحِ سرورِ عالی مقام ﷺ پیش کرو“
درِ حضور ﷺ پہ جاؤ تو پھر بہ پاسِ ادب — اُنھیں پسند جو آئے وہ کام پیش کرو
حسین رضی اللہ عنہ کا ہو، حسن رضی اللہ عنہ کا ہو یا اسامہ رضی اللہ عنہ کا — پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ نام پیش کرو
ہمیں یہ حکم مِلا ہے خُدائے برتر سے — حضورِ شاہ ﷺ درود و سلام پیش کرو
میانِ حشر بھی کرتے رہو حضور ﷺ کا ذِکر — وِلائے پاکِ نبی ﷺ میں دوام پیش کرو
شبانہ روز معیّن کرو کوئی تعداد — درودِ پاک کا کچھ اِلتزام پیش کرو
درود بھیج کر اُن ﷺ کے حضور میں پہلے — حضورِ شاہ مدینہ ﷺ سلام پیش کرو
مدینہ جِس نے نہ دیکھا ہو اور پھرے خوش خوش — جہاں میں ایسا کوئی شاد کام پیش کرو

نظام حرفِ غلط کی طرح مِٹیں سارے
اگر رشیدؔ نبی ﷺ کا نظام پیش کرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیر کا پیغام ہر قولِ نبی ﷺ — سامنے شر کے سپر قولِ نبی ﷺ
کبریا کے قول سے ثابت ہُوا — سر بسر سچا ہے ہر قولِ نبی ﷺ
اِک محیطِ علم و حِکمت پھر بھی ہے — خواہ ٹھہرے مختصر قولِ نبی ﷺ
آئنہ کہیے کلامِ پاک کا — ہے مصفّا اِس قدر قولِ نبی ﷺ
پھر کہو شام و سحر صلِّ علٰی — پھر سُنو شام و سحر قولِ نبی ﷺ
موم ہو جاتا ہے پتھر کا بھی دِل — رکھتا ہے ایسا اثر قولِ نبی ﷺ
پاتا جائے رب سے نعمت آدمی — مت بُھلائے عمر بھی قولِ نبی ﷺ
اِس سے توحید آشنا دُنیا ہوئی — ایسا ہے وحدت اثر قولِ نبی ﷺ
ہے مفاہیم کلام اللہ کا — ایک حُسنِ مُستتر قولِ نبی ﷺ
جتنے ہیں اقوالِ زریں، خوب ہیں — سب سے لیکن معتبر قولِ نبی ﷺ
اولیاء اللہ جب کرتے ہیں بات — رکھتے ہیں زیرِ نظر قولِ نبی ﷺ
تُو بھی ہو محبوبِ خالق ﷺ کا محب — خود پہ نافذ کر مگر قولِ نبی ﷺ
حِکمت قرآں ہو اِس پر آشکار — جب سنے کوئی بشر قولِ نبی ﷺ
ہے اُدھر صادق کلامِ کبریا — اور سچا ہے اِدھر قولِ نبی ﷺ

پے بہ پے محمودؔ پاتے ہیں جلو
دیکھ کر فکر و نظر، قولِ نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں ہے اپنے اُلفتِ ناموسِ مصطفی ﷺ — قائم کریں گے حُجت ناموسِ مصطفی ﷺ
مال و منال و جاہ و حشم سب حقیر ہیں — دِل میں اگر ہے دولتِ ناموسِ مصطفی ﷺ
ایمان کی اساس یہی، اصلِ دیں یہی — ایقاں خُدا کا، اُلفتِ ناموسِ مصطفی ﷺ
اَسرارِ معرفت کُھلے اُس خوش نصیب پر — جِس پر کُھلی حقیقتِ ناموسِ مصطفی ﷺ
جاں دینا اُن کے واسطے اِک کھیل ہو گیا — جِن کو مِلی بصیرتِ ناموسِ مصطفی ﷺ

ہم قادیانیت کے مخالِف ہیں بے طرح اِس کا سبب ہے نسبتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

ہم جان وار سکتے ہیں محمودؔ بے دریغ
کرتے ہوئے حفاظتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حروفِ ثنا زندگی کہہ رہی ہے — زباں میری "یا سیّدی ﷺ" کہہ رہی ہے
جو چاہو سو مانگو، جو مانگو سو پا لو — یہ آقا ﷺ کی دریا دِلی کہہ رہی ہے
میں آئی ہوں دربارِ آقا ﷺ سے ہو کے — یہ بندے کی خالِق رسی کہہ رہی ہے
ضیاؤں کا منبع ہے گردِ مدینہ — یہ وِجدان کی روشنی کہہ رہی ہے
جو طاعت نبی ﷺ کی کرے گا، بچے گا — خرد کہہ رہی، آگہی کہہ رہی ہے
خُدا جانتا ہے کہ در پر نبی ﷺ کے — بہت کچھ مِری خامشی کہہ رہی ہے
یہ دیکھا خُدا نے کہ اِسرا کی شب بھی — زبانِ نبی ﷺ ''اُمّتی'' کہہ رہی ہے
مِری بدنصیبی کہ سُنتا نہیں ہوں — جو کچھ کان میں بوذری کہہ رہی ہے
یہاں آ کے مرنا ہے تا حشر جینا — سُنو کیا نبی ﷺ کی گلی کہہ رہی ہے
ہو رُخ چشمِ رحمت کا آقا ﷺ اِدھر بھی — لبِ عجز سے بے کسی کہہ رہی ہے
مجھے موت آ جائے شہرِ نبی ﷺ میں — یہ مُجھ سے مِری زندگی کہہ رہی ہے
کِسی کو پتا ہے کہ قدمین میں کیا — نبی ﷺ سے نگہ کی نمی کہہ رہی ہے
مِرا ساتھ دینا، یہ حکمِ نبی ﷺ ہے — مُجھے زیرِ لب راستی کہہ رہی ہے
پڑا کام جنّت کو کیا نعت گو سے — وہ کیا اِس سے کچھ واقعی کہہ رہی ہے

صدی ایک چوتھائی محمودؔ گزری
کہ میری زباں نعت ہی کہہ رہی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ ہی میں ہو زندگی کی شامِ دِلنواز — دیکھیں سب آ کے میرا یہ اِنجام دِلنواز

احکام وہ مِرے ہیں، کہا ذوالجلال نے
جو میرے مصطفی ﷺ کے ہیں احکامِ دِلنواز

وہ قُدسیانِ عرش کے بھی دِل کو بھا گئے
ہم نے جو نعت میں کیے اِقدامِ دِلنواز

جب بھی طوافِ کعبہ ہو میرے نصیب میں
پہنوں میں گردِ طیبہ کا احرامِ دِلنواز

تو ہے نبی ﷺ کی چشمِ عقِیدت نواز میں
ہوتا ہے صبح و شام یہ اِلہامِ دِلنواز

رُکنا مِرا محال ہو، ٹھہروں نہ ایک پل
طیبہ سے آئے جب مُجھے پیغامِ دِلنواز

میرے نبی ﷺ ہیں شافعِ ہر معصیت شعار
الطافِ دِل نشیں ہے یہ اِکرامِ دِلنواز

زمزم جو پی رہا ہوں مسلسل تو ہے یقیں
کوثر کا دیں گے آقا ﷺ مِرے جامِ دِلنواز

محمودؔ اِلتجا ہے یہی اور دُعا یہی
طیبہ میں ہو حیات کا اِتمامِ دِلنواز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھواں مجموعۂ نعت

نعت

تخصص یہ ہے کہ ہر شعر میں نعت کا ذکر ہے اور ہر نظم کی ردیف میں ''نعت'' ہے۔
یہ مجموعہ بھی شاعر نے مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) کی طرف سے
محرم الحرام ۱۴۲۲ھ/ اپریل ۲۰۰۱ء میں ۱۱۲ صفحات پر شائع کیا۔
جس میں ۵۳ نعتیں ہیں۔

انتساب

اردو کے پہلے نعت گو حضرت خواجہ گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ
کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

مُبلّغ خالِق و رحمان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا
یہی اِدراک تو عُنوان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

کلامِ ربِّ اکبر کی اُسی کو معرفت ہو گی
کہ جِس خوش بخت کو عِرفان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

جو دِل رکھتے نہیں، وہ دانش و بینش سے عاری ہیں
کہ اہلِ دِل کو تو ارمان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

اِسی سے اُن کی ختمُ المرسلینی ہو گئی ثابِت
کہ میثاقِ رُسُل پیمان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

یہاں پر مختلف پھولوں کے رنگا رنگ منظر ہیں
تنُّوع آفریں بُستان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

وفورِ اُلفت و حُسنِ اِرادت کا جو منظر ہے
وہ جذبہ کیف و لطفِ جان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

خُداوندِ تعالیٰ سب سے پہلا نعت گو ٹھہرا
کہ اوّل مجموعہ قرآن ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

مُجھے پہچان کر آقا ﷺ نے اپنے پاس بُلوایا
بروزِ حشُر یہ اِحسان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

بیاں کج مج، تہی ہوں علُم سے، پھر بھی عقِیدت ہے
یہی سب کچھ مِرا سامان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

خُدا قائم کرے گا عظمتِ محبوب ﷺ کی محفلِ
بروزِ حشُر بھی اِمکان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

ہُوا ہر شعر جِس کا نعتِ پیغمبر ﷺ کے بارے میں
یہ میرا چودھواں دیوان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

مُجھے ہر سمُت سے محمودؔ یہ آواز آتی ہے
کہ ساری کائنات اَیوان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاک ہر لوث سے طِینتِ نعت ہے
اِلتفاتِ نبی ﷺ قیمتِ نعت ہے

اُس کی مقبولیت میں کوئی شک نہیں
شعر جو بھی کوئی صورتِ نعت ہے

جاہ و حشمت پرِ کاہ سے بھی ہے کم
اپنی اِمداد گر غیرتِ نعت ہے

شام کا جُھٹپٹا ہو کہ لَو صبح کی
مَیں ہوں اب، اور مِری نیّتِ نعت ہے

مُجھ سے رغبت ہُوئی باغِ فِردوس کو
اور وہ یُوں کہ مُجھے رغبتِ نعت ہے

ہے پذیرا پیمبر ﷺ کے دربار تک
میرے ہر شعر پر خِلعتِ نعت ہے

مُجھ کو طَیبہ رسائی کا حق مل گیا
جب سے حاصل مُجھے قربتِ نعت ہے

مُنتہائے معانی میں رب کے سوا
کون ہے وہ، جسے جُرأتِ نعت ہے

مالِ دُنیا نہ کیوں اپنی ٹھوکر پہ ہو — جب میسّر ہمیں دولتِ نعت ہے
مِل گئی، لو شَفاعت اُسی روز سے — پائی جِس روز سے نسبتِ نعت ہے
فضل ہم پر بڑا ہے کہ ہیں اُمّتی — اِس پہ حاصل ہمیں نعمتِ نعت ہے
قبر میں بھی مِلے گی اُسے عافیت — جِس پہ اَلطاف زا راحتِ نعت ہے
مطلقاً جو قادِر ہر اِک کام پر — کِس کو اُس کے سِوا قدرتِ نعت ہے
حدِّ توحیدِ خالق سے کچھ پہلے تک — اِس میں کچھ شک نہیں، وسعتِ نعت ہے
روزِ محشر بھی محمودؔ عاصی کا دِل
مظہرِ حاصلِ حسرتِ نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے حضور ﷺ کا احسان ذوقِ نعت مِرا — بِنا حیات کا عُنوان ذوقِ نعت مِرا
عقیدتوں کی ہے بُنیاد اور اَساسِ وِلا — محبّتوں کا ہے سامانِ ذوقِ نعت مِرا
حضور ﷺ مُجھ کو کرم کی نگاہ میں رکھیں — جوان رکھّے جو رحمان ذوقِ نعت مِرا
خُدا کے فضل سے، ہے میری خُوش نصیبی سے — رہینِ منّتِ قرآن ذوقِ نعت مِرا
نثار قلب مِرا آپ ﷺ کی حدیثوں پر — ہے قولِ آقا ﷺ پہ قُربان ذوقِ نعت مِرا
مُجھے غلامئ سرکار ﷺ پر تفاخُر ہے — نہیں ہے عِشق کا اِعلان ذوقِ نعت مِرا
مِلے گی سوندھ جو ہر سال خاکِ طَیبہ کی — چڑھے گا اِس طرح پروان ذوقِ نعت مِرا
مری اِرادتوں نے راہ پائی ہے ایسی — ہے نعت گوؤں میں پہچان ذوقِ نعت مِرا
لَحَد سے حشر تک جتنی بھی پُوچھ گچھ ہو گی — کرے گا منزلیں آسان ذوقِ نعت مِرا
مُجھے بھی اپنی غلامی سے سرفراز کریں — کبھی جو دیکھ لیں حسّان رضی اللہ عنہ ذوقِ نعت مِرا
بذاتِ خُود وہ مُجھی کو تلاش کرتا پھرے — کہیں جو جان لے رِضوان ذوقِ نعت مِرا
اُٹھا کے دیکھو تو مجموعہ ہائے نعت مرے — عجیب لاتا ہے اِمکان ذوقِ نعت مِرا
ہر ایک شعر میں جِس کے، ہیں نعت کی باتیں — یہ لایا چودھواں دیوانِ ذوقِ نعت مِرا

کیسے ہی جائے گا محمودؔ حشر کے دن تک
مدیحِ سرورِ ذی شان ﷺ ذوقِ نعت مرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نازِل کیا خُدا نے جو قرآں بشکلِ نعت — ہے فِکر و فن کا مِہر درخشاں بشکلِ نعت
میری گزارشات نبی ﷺ کی نوازشات — ہیں آسمانِ شعر پہ تاباں بشکلِ نعت
اپنی ضرورتوں کو بہ پیشِ حضورِ پاک ﷺ — رکھتا ہے اُلفتوں کا سَبَق خواں بشکلِ نعت
ہوتے ہیں جب حدائقِ بخشش فروغ پر — بنتا ہے پھول پھول خیاباں بشکلِ نعت
کرتے ہیں جب حضور ﷺ اِدھر چشمِ اِلتفات — ہوتا ہے شہرِ دِل میں چراغاں بشکلِ نعت
تسبیح میں نے نامِ پیمبر ﷺ کی جب پڑھی — ربِّ کریم کا ہُوا فیضاں بشکلِ نعت
مِلتی ہے رب سے اُس کو پذیرائی کی سَنَد — کرتا ہے جب وظیفہ مسلماں بشکلِ نعت
سُن کر بہ ذوق و شوق گئے ہم بہشت کو — نغمے اَلاپتا تھا جو رِضواں بشکلِ نعت
وقتِ حساب آئے گا محشر کے روز کام — ہے مغفرت کا جِس قدر ساماں بشکلِ نعت
مُجھ پر کرم رسولِ مکرّم ﷺ کا یُوں ہُوا — میرا کلام بھی ہے نمایاں بشکلِ نعت
لازم ہے نعت کہنے سے پہلے سُخنورو! — سُن لو اُسے، جو کہتا ہے رحماں بشکلِ نعت
گر چاہتے ہو، تُم پہ وہ نظرِ کرم کریں — تحفہ ہو اُن کی شان کے شایاں بشکلِ نعت
جِس پر مِلی ہے حاضریٔ طیبہ کی نوید — بس اپنا ہے وہ کارِ نمایاں بشکلِ نعت

محمودؔ میں نے تھاما ہے دامن کریم کا
تقلیدِ کبریا کی ہے بُرہاں بشکلِ نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں چُپ اور کہے چشمِ نم نعتِ احمد ﷺ — کرم نعتِ احمد ﷺ! کرم نعتِ احمد ﷺ
مَسرّت کا باعِث بھی ہو گی یہ آخر — ہے توجیہِ اِتمامِ غم نعتِ احمد ﷺ
نبی ﷺ کی توجّہ میں دِن بھر رہو گے — کہو گے اگر صُبحِ دم نعتِ احمد ﷺ

یہ محشر میں اعمال نامے میں ہو گی — جو لکھتے ہیں دُنیا میں ہم نعتِ احمد ﷺ
قلم کی قَسم میرے خالق نے کھائی — نہ کیوں لکھے میرا قلم نعتِ احمد ﷺ
نگاہیں وہی دیکھتی ہیں مدینہ — جنھیں ہے بہت محترم نعتِ احمد ﷺ
جو آئے گا میزانِ محشر کا موقع — تو رکھے گی اپنا بھرم نعتِ احمد ﷺ
بڑھائے گی دِل میں محبت نبی ﷺ کی — گھٹائے گی بارِ اَلم نعتِ احمد ﷺ
عقِیدت کے بل پر یہ قائم ہُوئی ہے — ہے اُلفت میں ثابت قدم نعتِ احمد ﷺ
کرم میرے آقا ﷺ کا کم تو نہیں ہے — کہوں کِس بِنا پر میں کم نعتِ احمد ﷺ
دکھاتی ہے گر کِلک خامہ رعُونت — تو کرتی ہے سَر اُس کا خم نعتِ احمد ﷺ
دمِ واپسیں، لمحۂ وصلِ حق میں — کہوں گا میں رب کی قسم! نعتِ احمد ﷺ

نبی ﷺ کی ہے محمودؔ رحمت کی مظہر
خُدا کا ہے فیضِ اَتم نعتِ احمد ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاصل درِ حضور ﷺ سے نعمت ہے نعت کی — یوں میرے پاس دولت و ثروت ہے نعت کی
تسکینِ روح و قلب و نظر ہے مِلی ہوئی — یہ معجزہ نبی ﷺ کا، کرامت ہے نعت کی
کیوں ہو ہمیں شدائدِ محشر کا حُزن و خوف — بیٹھیں گے جِس کے سایے میں، وہ چھت ہے نعت کی
تقویٰ نہیں ہے، زُہد نہیں ہے ہمارے پاس — فردِ عمل میں صِرف عبادت ہے نعت کی
جذبوں کے رقص نے جو کِیا بہجت آشنا — لگتا ہے، ہو نہ ہو، یہ علامت ہے نعت کی
بے چارگی میں، غم کی گھڑی میں خُدا گواہ — جو کارگر ہوئی ہے وہ نِسبت ہے نعت کی
پائیں گے کل وہ سایۂ شفقت حضور ﷺ کا — جِس جِس کے دِل میں آج محبت ہے نعت کی
وہ جانتا ہے عرشِ بریں کے جلال کو — جِس کے دماغ و دِل میں صلابت ہے نعت کی
دُنیا میں بھی اِسی کی ضروریات رہی ہمیں — محشر کے دِن بھی ہم کو ضرورت ہے نعت کی
میں نے تو فضلِ حق سے دواوین لکھ دیے — وہ بھی ہیں جن کے قلب میں حسرت ہے نعت کی

ہو نظم میں یا نثر میں، پچیّس سال سے　　جو بات میں نے کی ہے، وہ بابت ہے نعت کی
میں جان دوں گا مدحِ رسولِ کریم ﷺ میں　　ہو گی دمِ اخیر بھی، نیّت ہے نعت کی

محمودؔ کے مقام پہ آقا ﷺ ہوں اور مُجھے
فرمائے کبریا کہ ''اجازت ہے نعت کی''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم نُما جو ہُوا اِلتفاتِ نعتِ حضور ﷺ　　قدم قدم پہ مِلے معجزاتِ نعتِ حضور ﷺ
توجُّہ میرے نبیؑ کریم ﷺ کی جو رہے　　تو خُتم ہوتے نہیں ممکناتِ نعتِ حضور ﷺ
ہمیں ہے اِس پہ تبخّر، ہیں، مُفتخر اِس پر　　عطا ہمیں جو ہوئی ہے حیاتِ نعتِ حضور ﷺ
پڑھو تو دِل کی نگاہوں سے تُم کلامِ مجید　　بیاں خُدا نے کیے ہیں نکاتِ نعتِ حضور ﷺ
دُعا ہے یہ کہ ہمیں اِستقامت اِس میں مِلے　　ثباتِ عِشق و وفا ہے ثباتِ نعتِ حضور ﷺ
رہے گا حشر تک مُنّہ خوش نصیب کا میٹھا　　جِس اہلِ فن کو مِلے گی نباتِ نعتِ حضور ﷺ
کریں گے اُن کو بھی ہم ''فردیات'' میں محفوظ　　عزیز تر ہیں ہمیں باقیاتِ نعتِ حضور ﷺ
شغف جب اِس میں ہے خود ذاتِ ربِّ عالَم کا　　بیان ہم سے ہوں کیونکر صفاتِ نعتِ حضور ﷺ
میں کم نگاہ ہوں، کج فہم ہوں تو پھر کیا ہے　　عطا ہوئی ہے مُجھے بھی زکاتِ نعتِ حضور ﷺ
مَدَد خُدا کی وہ چاہے گا فکر سے پہلے　　جو جان لے گا کوئی مشکلاتِ نعتِ حضور ﷺ
پہنچ تو اپنی کسی ایک تک بھی مشکل ہے　　دِکھائی دیتی ہیں لاکھوں جہاتِ نعتِ حضور ﷺ
عطا ہوئی ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کو　　پِیا ہے جِس نے بھی آبِ حیاتِ نعتِ حضور ﷺ
نبی ﷺ کی شان سے کمتر نہ لفظ ہو کوئی　　دھیان میں رہے لوگو، لُغاتِ نعتِ حضور ﷺ

مَیں ایک ذرّۂ ناچیز ہوں رشیدؔ اِس میں
وسیع تر ہے بہت کائناتِ نعتِ حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماضی بھی نعت، فردا بھی نعت، اور حال نعت — فضلِ خُدا سے میرے سبھی ماہ و سال نعت
آقا ﷺ کی ہیں جوانب و اَطراف سب، تو ہے — تا حدِّ شرق و غرب و جنوب و شمال نعت
یا رب! میں تیرے گھر میں جو دوں حاضری تو ہو — میرے لبوں پہ صُورتِ حُسنِ سوال نعت
پہچانتے تھے اہلِ نظر لوگ ہی اُسے — بانگِ اَذاں میں تھی جو صدائے بِلال رضی اللہ عنہ نعت
جن آیتوں میں ذکر نہیں اُن ﷺ کا، اُن میں بھی — بَیِّنُ السُّطور کہ رہا ہے ذوالجلال نعت
فرمائش اُس کی کر کے سُنیں مُجھ سے مصطفی ﷺ — ہو جائے مُجھ سے ایسی کوئی بے مثال نعت
"بلَغَ العُلٰی" کی شکلِ حسَین میں بہ حُسنِ ذوق — سعدیؒ نے کیا عجیب کہی لازوال نعت
تخییل و فکر میں بھی یہی، گفتگو میں بھی — حُسنِ مقال نعت ہے، حُسنِ خیال نعت
قائم ہے اِس کا رحمت سرکار ﷺ سے وجود — اِکرام و اِلتفاتِ خُدا پر ہے دالّ نعت
ہے راستا رساٰ طیبہ کا بھی یہی — جب زخمِ ہجرِ طیبہ کا ہے اِندمال نعت
وہ تو یہ کہیے، ہو گیا انعامِ لم یزَل — تھی مُجھ سے بے ہُنر کو وگرنہ محال نعت
مجذوبیت اُویس رضی اللہ عنہ کی، اُلفت نبی ﷺ کی تھی — سوز و گداز و عشقِ صُہیب رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ نعت
مہجوریٔ مدینہ کی کیفیّتیں نہ پوچھ — کہتا چلا گیا ہے ہر آشُفتہ حال نعت
جُرمِ گُنہ پہ یُوں ہوئی شرمندگی عیاں — ماتھے پہ ہے مِرے عَرَقِ اِنفعال نعت

محمودؔ اِس سے بڑھ کے عنایت ہو مُجھ پہ کیا
خُوش بختیوں کا ہو گیا حُسنِ مآل نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ طیبہ میں کرم دیکھو یہ مُجھ پر نعت کا — آنسوؤں کے عکس میں گوہر ہے مضمر نعت کا
مدحِ سرور ﷺ کا تعلُّق دِل کی گہرائی سے ہے — جذب کی پاتال سے مِلتا ہے جوہر نعت کا
سب سے اوّل نعت، قرآنِ مُقدّس بالیقیں — سب سے اوّل کہنے والا ربِّ اکبر نعت کا
آپ ﷺ کی مِدحت کے خواہاں ماہ و انجم، کہکشاں — عاشق و شیدا ہُوا ہے شاہِ خاور نعت کا

ماہِ میلادِ رسولُ اللہ ﷺ کی کیا بات ہے
غلغلہ اِس ماہ میں پیدا ہے گھر گھر نعت کا

عاصیوں پر تب کُھلے گا میرے آقا ﷺ کا مقام
گرمئ محشر میں جب پائیں گے چھپّر نعت کا

دیکھنا، سُنتے نظر آئیں گے قُدسی جابجا
زمزمہ لب پر ہُوا جو روزِ محشر نعت کا

ہے اِسی مضمون کا ہر لفظ، ہر فقرہ مِرا
پُر حروفِ عشق و اُلفت سے ہے دفتر نعت کا

کچھ نہیں کہتا ہوں میں آقا ﷺ کی مِدحت کے سِوا
کیف و جذبہ ہے مُسلّط مُجھ پہ اکثر نعت کا

نعت سے پُر ہو گئی لوحِ مقدّر، حبّذا!
ہو گیا عُسرت زدہ مُجھ سا تونگر نعت کا

ذوقِ لطفِ شاہِ دیں ﷺ سے جب میسّر آ گیا
ذکر نظم و نثر میں کرتا ہے احقر نعت کا

سَن پچھتّر سے نہیں کی غیر آقا ﷺ کی ثنا
جب سے اب تک شعر ہے ہر ایک مظہر نعت کا

قبر میں، پُل پر، سرِ میزاں، لبِ کوثر رشیدؔ
از رہِ شفقت صِلہ دیں گے پیمبر ﷺ نعت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاعر وہی بڑا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا
دِل جِس کا آشنا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

عرفانِ حمدِ خالق و مالک اُسے ہُوا
جِس پر اثر ہُوا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

مستحسنِ انبیاءؑ کی تو ویسے بھی ہے ثنا
نغمہ مگر جُدا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

سُلطانئ سُخَن میں ذرا سا بھی شک نہیں
سر پر اگر ہُما ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

ہر کام میرا پورا کِیا ہے کریم نے
جب واسطہ دِیا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

پھرتے ہیں آگے پیچھے جو رضواں بہ اہتمام
یہ سب کِیا دھرا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

قرآں کی آیتوں میں ثنائے رسول ﷺ ہے
یوں رہنما خُدا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

لگتا ہے، ہو گیا ہے مُقدّر تِرا رسا
مصرع کوئی ہُوا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

کانوں کے راستے سے وہ اُترا ہے روح تک
نغمہ جونہی سُنا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

بعدِ وفات قبر کی ظُلمت کا خوف کیا
روشن اگر دِیا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

دیکھو ذرا رسالۂ تقدیرِ بنِ زُبیر رضی اللہ عنہ
کیا آسرا لِیا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

ناعتِ قریبِ نار نہیں جانے پائے گا — محمودؔ فیصلہ ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

محمودؔ تیری حاضریٔ شہرِ مصطفیٰ ﷺ
کتنا بڑا صِلہ ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے کریم آقا و مولا ﷺ کی بات نعت — مانندِ شہد و شکّر و قند و نبات نعت
نعتِ حبیبِ ہر دو جہاں ﷺ حمدِ رب بھی ہے — ہے فکرِ حُسنِ ذات میں حُسنِ صِفات نعت
جس پر گزارا ہو گا مِرا روزِ حشر تک — لُطفِ حبیبِ کبریا ﷺ کی ہے زکوٰۃ نعت
میرا بھی نام شاعروں میں لوگ لیتے ہیں — مُجھ بے ہُنر پہ کرتی ہے جب اِلتفات نعت
دل کے عُمق سے تو جو پڑھے اور سُنے اِسے — کر دے گی دور تیری سبھی مشکلات نعت
بے شک ہے نعت، شہرِ پیمبر ﷺ کی بات بھی — بے شُبہہ ہے نبی ﷺ پہ سلام و صلوٰہ نعت
نعتِ نبی ﷺ ہے حُسن و شمائل کا ذکر بھی — ہیں سیرتِ مُطہرّہ کے واقعات نعت
جب عالمین کے لیے رحمت حضور ﷺ ہیں — کیسے نہ کہہ رہی ہو ہر اِک کائنات نعت
یہ فن نہیں ہے، حسنِ زباں و بیاں نہیں — وارد جو دِل پہ ہو، ہے وہی واردات نعت
طاغونی طاقتوں کو کرے گی یہ سرنگوں — ابلیسیت کو دے گی بالآخر جو مات نعت
دُنیا میں کامیابیاں ادنیٰ سی چیز ہیں — کام آئے گی حقیقتاً بعدِ وفات نعت
محشر بھی تو اِسی کے تسلسُل کا نام ہے — ثابت ہوئی جو قبر میں وجہِ نجات نعت

محمودؔ کے لیے بڑا اِعزاز ہے، ہُوئی
کیفیّتِ حضُوری میں جو پرسوں رات نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پہ میرے جو با چشمِ تر نعت ہے — گویا معیارِ فکر و نظر نعت ہے
اسمِ ذات اُن ﷺ کا لیتے رہو، دوستو! — نام سرکار ﷺ کا، مختصر نعت ہے
ساتھ چھوٹا نہ اِس کا، کہیں بھی گیا — فضلِ خلّاق سے، ہم سفر نعت ہے

مُجھ پہ ہے رحمتِ سرورِ دو جہاں ﷺ — وقت کوئی ہو، پیشِ نظر نعت ہے
میرے آقا ﷺ ہیں خالق سے نزدیک تر — حمدِ خالق سے نزدیک تر نعت ہے
سال ہا سال کا تجربہ ہے مرا — جب بھی مُشکل پڑے، کارگر نعت ہے
خُود دِکھاتی ہے منزل مدیحِ نبی ﷺ — راہ بھی خود تو خود راہبر نعت ہے
کام آئیں نہ آئیں عَمل دُوسرے — حشر میں کارآمد مگر نعت ہے
باعثِ عِزّ و توقیر دُنیا میں بھی — اور سرِ عاقبت معتبر نعت ہے
دیدِ طیبَہ ہے نعتِ نبی ﷺ کا صِلہ — اُنس و عِشقِ نبی ﷺ کا ثمر نعت ہے
حمد تعریفِ خلاّقِ کون و مکاں — اور توصیفِ خیرُ البشر ﷺ نعت ہے
سدِّ راہِ قبول اِس میں ممکن نہیں — رب کی تائید سے بہرہ ور نعت ہے
جامعِ مِہر و اِخلاص کہیے اُسے — اور عِقیدت کی پیغامبر نعت ہے
شِعر کی مملکت کی ہے فرماں روا — فِکْر کے مُلک میں مُقتدر نعت ہے

فضلِ خالق ہے محمودؔ پر ہر گھڑی
اِس کے ہونٹوں پہ شام و سحر نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں مُجھے یاد نعتِ آقا ﷺ ہے — مغفرت زاد نعتِ آقا ﷺ ہے
ہر وظیفہ بجا ہے، پر یارو! — خیر الاوراد نعتِ آقا ﷺ ہے
خوف کِیا قبر میں سوالوں کا — مُجھ کو بھی یاد نعتِ آقا ﷺ ہے
ہر جِہت اِس کی ہے بہشت آثار — جنّت آباد نعتِ آقا ﷺ ہے
یہ رہی ہے لبِ صحابہ رضی اللہ عنہم پر — رب کا اِرشاد نعتِ آقا ﷺ ہے
ہر دلِ غوث رحمۃ اللہ علیہ میں ہے اِس کا گھر — جانِ اوتادؒ نعتِ آقا ﷺ ہے
یاد ہے معصیت شعاروں کو — وِردِ زُہّاد نعتِ آقا ﷺ ہے
مَیں بڑوں کا ہوں تابعِ فرماں — حکمِ اَجداد نعتِ آقا ﷺ ہے

ہیں مددگار مصطفی ﷺ میرے — اور اِمداد نعتِ آقا ﷺ ہے
حشر میں شاد کام وہ ہو گا — جس سے بھی شاد نعتِ آقا ﷺ ہے
ہے مدینے رسا مِری فریاد — میری فریاد نعتِ آقا ﷺ ہے
جو عمارت بنی ہے اُلفت کی — اُس کی بنیاد نعتِ آقا ﷺ ہے
ہے مُداوا بھی رنج و غم کا یہی — دِل کی رُوداد نعتِ آقا ﷺ ہے
حمدِ ربِّ جلیل بھی کرنا — جِس سے آباد نعتِ آقا ﷺ ہے

یہ سندیسہ خُوشی کا ہے محمودؔ
غم سے آزاد نعتِ آقا ﷺ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عادات میں کی ہم نے یوں محکم نبی ﷺ کی نعت — دیگر عبادتوں سے نہیں کم نبی ﷺ کی نعت
دُنیا و آخرت میں جو ہونا ہو سُرخرو — ہر دم خُدا کی یاد ہو، ہر دم نبی ﷺ کی نعت
جِس وقت میرے لب پہ ہوں قرآں کی آیتیں — کہتا ہے میرا دیدۂ پُرنم نبی ﷺ کی نعت
تشخیص ہے شِفا کدۂ طیبہ کی یہی — ہے زخمِ روح کے لیے مرہم نبی ﷺ کی نعت
اربابِ عِشق جانتے ہیں، کہ رہا ہے جو — اپنی زباں میں گلشنِ عالم نبی ﷺ کی نعت
اِس کی حیات ابرِ محبت کی ہے دلیل — کہتا ہے ہر اِک قطرۂ شبنم نبی ﷺ کی نعت
اُس شخص کو حقائقِ عِرفاں کا علم کیا — جِس کی زباں پہ آتی ہے کم کم نبی ﷺ کی نعت
جِس دن سے ہم نے ہوش سنبھالا جہان میں — آمادگی سے کہتے رہے ہم نبی ﷺ کی نعت
ہم جانتے ہیں سرِّ حقیقت کو یوں، کہ ہے — حمدِ خُدائے پاک کی محرم نبی ﷺ کی نعت
اِخلاص و اتّحادِ عمل ہو گا اور بھی — میں اور تُو کہیں گے جو باہم نبی ﷺ کی نعت
قسمت میں اِس کی ، باغِ ارم رب نے لکھ دیا — دُنیا میں جِس نے بھی لکھی پیہم نبی ﷺ کی نعت

محمودؔ سَعی بھی ہے یہی اور دُعا یہی
روح و دل و نظر میں ہو مُدغم نبی ﷺ کی نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِخلاص و عِشق و معرفت ساماں ہے نعت کا
اِس راہ پر چلو، اگر ارماں ہے نعت کا

شایانِ نعت ہے تو ہے اُسلُوب کبریا
معیار بس حقیقتاً قرآں ہے نعت کا

سودا ہے دیدِ شہرِ نبی ﷺ کا دماغ میں
دُنیائے دِل میں جشنِ چراغاں ہے نعت کا

اِس کو خُدائے پاک کا عِرفان ہو گیا
جِس خوش نصیب شخص کو عرفاں ہے نعت کا

سوز و گداز دِل میں تو آنکھوں میں اشکِ ہجر
پوری توجُّہ دو تو یہ ساماں ہے نعت کا

مُجھ کو دِکھائے جا رہی ہے یہ رہِ حجاز
مُجھ بے ہُنر پہ کِس قدر احساں ہے نعت کا

اِس کی گرفت میں نہیں خمسہ حواس ہی
اِعماقِ دِل سے شیدا مسلماں ہے نعت کا

جِس جا خُدا ہے، نعت کی محفل ہے ساتھ ہی
اَیوانِ عرشِ کبریا اَیواں ہے نعت کا

محشر میں پیش ہُوں گا مَیں جب اُن کے روبرو
میرا حضُورِ پاک ﷺ سے پیماں ہے نعت کا

ماحول پر خزاں کا تسلُّط ہُوا کرے
اپنے لیے پیامِ بہاراں ہے نعت کا

پڑھتے ہوئے درود، قلم کو اُٹھایئے
یوں اِلتفات کِس قدر آساں ہے نعت کا

تعریف جب کسی کی بھی پیشِ نگاہ ہو
ہر اِک صریرِ خامہ کو عنواں ہے نعت کا

جو کر دیا بیان خُدائے کریم نے
مضمون ہے تو بس وہی شایاں ہے نعت کا

ہر سال حاضریٔ مدینہ کی ہے لگن
جو پوچھتے ہو عِشق کی، تو ہاں ہے نعت کا

محمودؔ تم بھی نقشِ قدم اُس کے چوم لو
بے شک و شُبہ رہنما حسّانؓ ہے نعت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فن کی وَقعت مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے
اِس کی حشمت مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے

دِل میں اُلفت ہے نبی ﷺ کے شہر سے
وجہِ اُلفت مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے

مسکراہٹ ہے لبوں پر حشر میں
وجہِ بہجت مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے

چاہتا ہے اُس کو ربّ دو جہاں
جِس کی چاہت مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے

مدحتِ آقا ﷺ ہے قرآنِ مجید — آیت آیت مصطفی ﷺ کی نعت ہے
مول کرنا چاہو جنّت کا اگر — اِس کی قیمت مصطفی ﷺ کی نعت ہے
روز میزاں پیشِ رحمان و رحیم — میری حسرت مصطفی ﷺ کی نعت ہے
تابعِ اُلفت ہوں، چاہت کا اسیر — حرفِ طاعت مصطفی ﷺ کی نعت ہے
میں کہاں کم مائیگی کے جال میں — میری دولت مصطفی ﷺ کی نعت ہے
عُسرت و نکبت نہیں اِس کا نصیب — جِس کی ثروت مصطفی ﷺ کی نعت ہے
جا بجا دیکھو، کلامُ اللہ میں — میرے حضور مصطفی ﷺ کی نعت ہے

تھا رشیدؔ احقر تریں اِس کے بغیر
راہِ عظمت مصطفی ﷺ کی نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو محبت جواں نعت کے نُور سے — دُور کر دُوریاں نعت کے نُور سے
مُستنیر اِس سے میری زباں ہو گئی — ہے منّور بیاں نعت کے نُور سے
مجھ سے عاصی کے اور رب کے محبوب ﷺ کے — ربط ہے درمیاں نعت کے نُور سے
نُور دُنیا میں جتنا ہے صِرف اِس سے ہے — ہے درخشاں جہاں نعت کے نُور سے
جِس کو حاصِل بصیرت کی ہے روشنی — دور ہو گا کہاں نعت کے نُور سے
نُور ہی بن گئی، نُور ہی ہو گئی — میری طبعِ رواں نعت کے نُور سے
دِل ہے تنویر زا، روح سے مُستنیر — اور منّور زباں نعت کے نُور سے
میرے اِمداد گر پر عیاں ہو گئی — میری آہ و فُغاں نعت کے نُور سے
تم نمازِ محبت کی نیّت کرو — گونجتی ہے اذاں نعت کے نُور سے
روشنی اِس کی بے دُود و بے داغ ہے — کب اُٹھا ہے دھواں نعت کے نُور سے
پاؤ دُنیا کی ہر چیز کو سامنے — دیکھو ہر شے عیاں نعت کے نُور سے

چند برسوں کی ہے بات، تم دیکھنا — ہو گا روشن زماں نعت کے نُور سے
واسطہ شک کی ظلمت سے کیا، ہو گئے — دور ظنّ و گماں نعت کے نُور سے
روشنی سُود ہے، بجھتیں سُود ہیں — کیسے ہو گا زیاں نعت کے نُور سے
ڈھونڈنے نکلے محمودؔ تو مِل گیا
بے نشاں کا نشاں نعت کے نُور سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہے جاتا ہوں ہر عالَم میں نعتیں — مسرّت میں بھی نعتیں، غم میں بھی نعتیں
نِدا پہنچے گی اُن کی لامکاں تک — جو گاتے جائیں گے سرگم میں نعتیں
تکلّف جُنبشِ لب کا کرے کیا — نہاں ہیں جِس کی چشمِ نم میں نعتیں
گُلوں کی بُو میں ہے جو مدحِ آقا ﷺ — وہ دیکھو قطرۂ شبنم میں نعتیں
جو بڑھ کر ہیں ملائک کے بیاں سے — ہیں اُسلُوبِ بنی آدم میں نعتیں
سفر میں اور حضَر میں کہہ رہا ہوں — مدیحِ سرورِ عالَم ﷺ میں نعتیں
وہ عالَم کبریا کے فضل کا ہے — کہی ہیں ہم نے جِس عالَم میں نعتیں
مُقدّر بن گیا ہے میرا ایسے — کہے جاتا ہوں میں دم دم میں نعتیں
ہمی ہیں کہنے، پڑھنے، سننے والے — کہ قدرِ مشترک ہیں ہم میں نعتیں
رشید احمد مبارک! تم کہے جاؤ
اِسی اندازِ مستحکم میں نعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چشمِ تر کی نعت ہے وہ مُعتبر ہے نعت — اِس طرح بر زبانِ دِل مُستتر ہے نعت
اِس کے بغیر ہاتھ میں خامہ نہ آ سکے — محبوبِ کبریا ﷺ کے کرم کی خبر ہے نعت
اِجرام جِس قدر ہیں فلک پر، ہیں مدح گو — رقصِ نُجوم و گردشِ شام و سحر ہے نعت
راتوں کا ہے سکُوں بھی اِسی ورد کے سبب — سچ یہ بھی ہے کہ وجہِ نمودِ سحر ہے نعت

سر پر سحاب لطفِ و عنایت خُدا کا ہے
ہونٹوں پہ یا کہ نوکِ قلم پر اگر ہے نعت

اِس سے ہمیں اُمیدِ اثر حشر میں بھی ہے
پایا ہے یہ کہ دُنیا میں بھی پُراثر ہے نعت

کرتا ہے کام خالقِ علم و ہُنر یہی
یوں وجہِ اِفتخارِ علوم و ہنر ہے نعت

یہ وہ وظیفہ ہے کہ بصارت فروز ہے
بے شکّ و شُبہہ باعثِ حُسنِ نظر ہے نعت

رب نے جو چاہا، سب پہ یہ ہو جائے گا عیاں
ہنگامِ روزِ حشر میں بھی معتبر ہے نعت

سر پر ہے چھایا ابرِ کرم نعت گوؤں کے
لُطفِ خُدائے پاک جِدھر ہے، اُدھر ہے نعت

قرآنِ پاک میں تفاصیل درج ہیں
جو اسمِ پاکِ ذات ہے، وہ مختصر ہے نعت

محبوبیت کی اِس سے حقیقت عیاں ہوئی
حق آشنا ہے اور حقیقت نگر ہے نعت

محمودؔ ہے رسائے درِ مصطفی ﷺ وہی
اِخلاص کے لہُو میں جو گرمِ سفر ہے نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِرادت کی جو اِنتہا نعت میں ہے
بَرأئَ ت کا بھی سلسلہ نعت میں ہے

پیمبر ﷺ کا لُطف و عطا نعت میں ہے
جو ربِّ جہاں کی رِضا نعت میں ہے

تعبُّد کا ہے اِک نرالا کِنایہ
عجب طرح کا اِتّقا نعت میں ہے

نظر نعت گو کی ہے عرشِ بریں پر
بہشتِ بریں کا پتا نعت میں ہے

زیاں کا تو یاں شائبہ تک نہیں ہے
منافع بھی ہے، اور کھرا نعت میں ہے

سنو دوستو! کہ رہا ہے زمانہ
کہ شعر و سُخن کی بقا نعت میں ہے

مِری ذات خاکِ مدینہ کے قرباں
مِری فِکرِ صبح و مسا نعت میں ہے

گرفت اِس پہ قہّار کی سخت ہو گئی
اگر حرف اِک ناروا نعت میں ہے

نہیں بہرہ ور جو وِلائے نبی ﷺ سے
نہیں جانتا ہے کہ کیا نعت میں ہے

وہاں ہے پیمبر ﷺ کی رحمت کا سایہ
جہاں مغفرت کی فضا نعت میں ہے

خُدا کی قسم کھا کے محمودؔ کہنا
کِسی کا کوئی اِدّعا نعت میں ہے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَنَد تقلیدِ ربُّ العالمین کی اِس سے مِلتی ہے
کِسی بدبخت کو ہو گا، تردُّد نعت کہنے میں

عروضی ہوں، نہ عالم ہوں، نہ دانشور مگر پھر بھی
مدد فرماتے ہیں آقا ﷺ مری خُود نعت کہنے میں

سلام آقا ﷺ کی خدمت میں کِیا تو کیا بتاؤں میں
جو کیفیّت ہوئی وقتِ تشہُّد نعت کہنے میں

شبانہ روز جب مصروفِ مدح مصطفی ﷺ میں ہُوں
کہیں ممکِن ہے، ہو جائے توارُد نعت کہنے میں

زمانے کے لذائذ سے الگ ہے حیثیت اِس کی
مزا پاؤ گے جو وقتِ تہجُّد نعت کہنے میں

محبت جِس کو آقا ﷺ سے نہ ہو، وہ کیسے صُوفی ہے
قلندر وہ ہے جِس کو ہو تواجُد نعت کہنے میں

عِبادت ہی وہ ہے جِس میں مزا مِلتا ہو اِنساں کو
نشہ آتا ہے دورانِ تعبُّد نعت کہنے میں

یہی تو ہے اثاثہ زندگی کا جِس پہ نازاں ہوں
مِرے سانسوں کی جو ہے آمد و شُد نعت کہنے میں

عطا مُجھ کو کِیا ہے میرے سرکارِ دو عالم ﷺ نے
خُدا کے فضل سے کافی تعدُّد نعت کہنے پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر حضورِ پاک ﷺ کی اُلفت کی نعت ہے
بُرہان کی، دلیل کی، حُجّت کی نعت ہے

ہونٹوں پہ جو ہے، وہ ہے زبان و بیاں کی بات
جو دل میں ہے، وہ موجِ عقیدت کی نعت ہے

ہر خوب صُورتی کا سبب ہے نبی ﷺ کی مدح
جو منظروں کا حُسن ہے، فطرت کی نعت ہے

میثاقِ انبیاءؑ و رسل علیہم السلام پڑھ کے دیکھ لو
آقا ﷺ کی انبیاء علیہم السلام پہ فضیلت کی نعت ہے

کُفّارِ مکّہ کے جو لبوں پر رہی سدا
آقائے دو جہاں ﷺ کی صداقت کی نعت ہے

آغاز جِس سے سُورۂ اِسرا کا ہو گیا
معراجِ مصطفی ﷺ کی روایت کی نعت ہے

اللہ کے کلام میں جو کی گئی بیاں
وہ مرتبے کی، عظمت و رفعت کی نعت ہے

حق آشنائی، حق رسی اِس کے لیے تھی خاص
جبریلؑ کے لبوں پہ حقیقت کی نعت ہے

بعد اُن ﷺ کے، مُدعیٔ نبوّت کوئی کہاں ۔۔۔ میرے لبوں پہ ختمِ رسالت ﷺ کی نعت ہے

اَقصیٰ میں رَکعتَین پڑھیں انبیاءؑ نے یوں ۔۔۔ گویا مِرے نبی ﷺ کی اِمامت کی نعت ہے

جاری ہے جو محافلِ میلادِ پاک میں ۔۔۔ حُسنِ بیاں کی، حُسنِ سماعت کی نعت ہے

ثروت نصیب سب ہیں گدائے درِ نبی ﷺ ۔۔۔ منگتوں کے لب پہ اُن ﷺ کی سخاوت کی نعت ہے

محمودؔ روح و جاں پہ کرم ہے حضور ﷺ کا
میری زباں پہ جِن کی عنایت کی نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقِیدت کا ہے اِقتضا نعتِ آقا ﷺ ۔۔۔ محبت کا ہے مُنتہا نعتِ آقا ﷺ

چلا کعب رضی اللہ عنہ و حسّان رضی اللہ عنہ سے، آیا مُجھ تک ۔۔۔ عقِیدت کا ہے سلسلہ نعتِ آقا ﷺ

مِٹا دی ہے مابین تفریق رب نے ۔۔۔ ہوئی حمد کا آئنہ نعتِ آقا ﷺ

درود اور مِدحت ہیں ملزُوم و لازِم ۔۔۔ ہے بے شُبہہ صَلِّ علیٰ نعتِ آقا ﷺ

اَزَل سے اُسے دیکھتے آ رہے ہو ۔۔۔ اَبد میں بھی تم دیکھنا نعتِ آقا ﷺ

جو درپردہ حق کی ثنا ہو گئی ہے ۔۔۔ کہے مُجھ سا بے علم کیا نعتِ آقا ﷺ

سمجھتا ہے اِس کو، جو ہے صاحبِ دل ۔۔۔ محبّت کا ہے فلسفہ نعتِ آقا ﷺ

زباں نے کہا، دِل نے تصدیق کر دی ۔۔۔ ہے تقلیدِ وحیٔ خُدا نعتِ آقا ﷺ

جو ٹھہرے ہیں بیمارِ ہجرِ مدینہ ۔۔۔ اُنھیں دے نویدِ شِفا نعتِ آقا ﷺ

کرم مدُح گوؤں پہ ہے مصطفیٰ ﷺ کا ۔۔۔ کہ ہے وجہِ صِدق و صفا نعتِ آقا ﷺ

خبر ہے مُجھے، دیکھنا حشر کے دن ۔۔۔ محبت کا دے گی صِلہ نعتِ آقا ﷺ

اُٹھی دِل سے تحسینِ مدحِ نبی ﷺ پھر ۔۔۔ زباں نے کہا واہ وا، نعتِ آقا ﷺ

نگاہِ کرم اُن کی مُجھ پر دگر ہے ۔۔۔ ہے اِس کام میں واسطہ نعتِ آقا ﷺ

مشامِ دِل و جاں میں رچ بس گئی ہے ۔۔۔ مِرے دِل کا ہے ماجرا نعتِ آقا ﷺ

ہُوا ہے مُقدّر سے محمودؔ حاصِل
بہ فضلِ خُدا مشغلہ نعتِ آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ جہاں سے رکھتی ہے یوں انتساب نعت — اُس کے کلام ہی کا ہوئی ایک باب نعت
آئینہ دار عِشقِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے رنگ کی — قرآن کے عُلوم سے ہے فیض یاب نعت
کرتی رہے گی ثبت محبّت رسول ﷺ کی — دُنیائے دِل میں لائے گی یوں اِنقلاب نعت
بے شک کِھلے ہیں منقبت کے پھول ہر طرف — باغِ سخُن میں ہے مگر مثلِ گلاب نعت
دیں گے کبھی حضور ﷺ مجُھے داد آپ بھی — ہو گی کبھی تو میری کوئی کامیاب نعت
کہتے ہیں جو غزل، وہ کہے جائیں شوق سے — اہلِ دل و نگاہ کا ہے انتخاب نعت
اِک ایک شعر اِس کا کہو دِل میں ڈوب کر — پھر کام دے گی، دیکھنا روزِ حساب نعت
ہیں اِس کے بعد اور بھی اَبوابِ معرفت — ہے درس گاہِ عِشق کا پہلا نصاب نعت
مدحِ رسول ﷺ لیلیٰ شب نے جو کی رقم — لکھنے لگا بوقتِ سحر آفتاب نعت
کہنا، سنانا، سننا ہو سرکار ﷺ کے لیے — یہ دیکھتی ہے، کرتی ہے یہ اِحتساب نعت
بے شک گناہ ہم سے بھی سرزد ہوئے مگر — دِلوائے گی خُدائے جہاں سے ثواب نعت

............ق............

یہ کیا رفیق خاں نے اِشارہ دِیا مجُھے — دیکھا تو سر بہ سر ہے بنا ماہتاب نعت
حیرت نظر فزا تھی، بیاں کِس طرح کروں
محمودؔ جذب، فکر، شبِ ماہتاب، نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاباں ہے گردِ طابہ سے رُوئے نگارِ نعت — لطفِ حبیبِ حق ﷺ پہ ہُوا انحصارِ نعت
مجُھ پر کرم یہ خالقِ اکرم کا کم نہیں — تخییل و فکر و فن جو ہوئے ہیں نثارِ نعت
پھولے پھلے گا شعر و سخُن کا یہ گل سِتاں — ہے ربِّ عالمین جو پروردگارِ نعت

معلوم ہوں گی مدحِ پیمبر ﷺ کی عظمتیں — قائم جو ہو گا حشر کے دِن اِعتبارِ نعت
آقا ﷺ نے بے سخُن کو عطا کی سخنوری — بے بس جو تھا، اُسے بھی دِیا اختیارِ نعت
میں نے جو ماسوائے نبی ﷺ مدح چھوڑ دی — ہر شعر میرا ہو گیا آئینہ دارِ نعت
محصورِ اِلتفاتِ رسولِ کریم ﷺ ہوں — قائم ہے اِردگرد جو میرے، حصارِ نعت
ہوتی ہے پیشِ بارگہِ مصطفی ﷺ میں یہ — یہ ہے عُلوِ نعت، یہ ہے اِفتخارِ نعت
مَیں ہی نہیں ہوں اِس میں مگن، ہیں عیال بھی — ماحول میں کِھلا ہُوا ہے لالہ زارِ نعت
رقصاں مسرتوں میں وہ ہوتا ہے سر کے بل — پاتا ہے میرا خامہ جو قُرب و جوارِ نعت

محمودؔ کے سخُن میں تعلّی کا ذِکر کیا
رکھتا ہے اپنی طبع میں وہ اِنکسارِ نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِذن ہم کو دیتا ہے خود اِلٰہ نعتوں کا — اِنتظار کرتے ہیں مہر و ماہ نعتوں کا
جو نبی ﷺ سے اُلفت کی اہمیت سے واقف ہے — فرد ہے وہی بے شک خیر خواہ نعتوں کا
جیسے خانۂ دِل میں روشنی اُترتی ہے — ایسے لُطف ہوتا ہے بے پناہ نعتوں کا
جتنی آیتیں مَیں نے غور کر کے دیکھی ہیں — ہے کلامِ خالق پر اِشتباہ نعتوں کا
نعت پر فرشتے بھی جُھوم جُھوم اُٹھتے ہیں — بارگاہِ رب میں ہے وقر و جاہ نعتوں کا
خُرّمی کی لہروں میں دِن تمام ہو جائے — اِذن گر مِلے مُجھ کو صبح گاہ نعتوں کا
یہ تو ہے غلَط چلنا، راہِ راست سے ہٹنا — ہو جو مقصدِ اوّل جلبِ جاہ نعتوں کا
عُذر و معذرت اُس کی کب قبولِ رب ہو گی — جو رہا تھا دُنیا میں عُذر خواہ نعتوں کا
ہو گی اِس شہادت کی بے پناہ اہمیّت — میرا رب، مِرا مالک ہے گواہ نعتوں کا
سامعین کی خواہش مُجھ کو کِس لیے ہو گی — میں نبی ﷺ سے ہوتا ہوں داد خواہ نعتوں کا
جب دیارِ اُلفت کا رہ نوَرد ہوتا ہُوں — ساتھ اپنے رکھتا ہُوں زادِ راہ نعتوں کا

حشر میں نظر آئے گا رشیدؔ رقصندہ
دیں گے جب صِلہ اِس کو دیں پناہ ﷺ نعتوں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہونٹوں پہ جب حبیبِ خُدا ﷺ ہی کی نعت ہے — پھر نعت مغفرت کی گواہی کی نعت ہے
سُن سُن کے جِس کو ہوتا ہے خوش خالقِ جہاں — میرے حضور ﷺ صَلِّ علٰی ہی کی نعت ہے
جِس سے جہانِ قلب و نظر جگمگا اُٹھّے — نُورِ ازل کی، نُورِ صِفا ہی کی نعت ہے
احسان مند اُن ﷺ کا ہوں، مِنّت گزار ہوں — میرے لبوں پہ اُن کی عطا کی نعت ہے
نکلی قلم سے، آئی زباں پر، رواں ہوئی — لیکن یہ میرے قلبِ رسا ہی کی نعت ہے
آقا ﷺ کے در کا ہو وہ بھکاری، کوئی بھی ہو — مقبولِ بارگاہ گدا ہی کی نعت ہے
تشویش جِس سے مُجھ کو ہے اِرقامِ نعت کی — شہرِ نبی ﷺ کی آب و ہَوا ہی کی نعت ہے
لکھّی ہے جو ندامتوں کی روشنائی سے — جُرم و خطا پہ معذرت خواہی کی نعت ہے
کومل سُروں میں چھیڑ دے جو نغمۂ اَلَست — فکرِ بلیغ و ژرف نگاہی کی نعت ہے
چشمک میں ہے جو مہر کی اور ماہتاب کی — یہ صُبح ہی کی نعت، مسا ہی کی نعت ہے
کرتا ہے جو تحفُّظِ ناموس میں رقم — خوں سے لکھی نبی ﷺ کے سپاہی کی نعت ہے
اپنی زبانِ حال سے جِس میں ہیں منہمک — شجر و حجر کی، مُرغ کی، ماہی کی نعت ہے
عرفانِ کبریا ہے نبی ﷺ ہی کی ذات سے — قرآنِ پاک میرے خُدا ہی کی نعت ہے
ذکرِ مدینہ لازمی ہے نعت میں کہ یہ — طیبہ کے ایک مستقل راہی کی نعت ہے
ما و شُما کی معصیت کاری کے باوجود — مقبولِ رب بھی ما و شما ہی کی نعت ہے

محمودؔ ہر اِک نعتِ حبیبِ خُدائے پاک ﷺ
ذوقِ وفا کی، ذوقِ رِجا ہی کی نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب جانتے ہیں، مِدحتِ خیر الورٰی ﷺ ہے نعت — سب مانتے ہیں، مومنوں کا آسرا ہے نعت

ہر لفظ ڈھل گیا ہے عقیدت کے رُوپ میں
ہر حرفِ اُنس و عِشق جو ہے، بن گیا ہے نعت

وَحدانیت کے باب کی تسطیر اِس میں ہے
حمدِ خُدا کے چار طرف حاشیہ ہے نعت

باقی سخُن کی وادیوں کو چھوڑ دوں نہ کیوں
وِجدان و ذوق و فکر کا جب فیصلہ ہے نعت

اِک ایک حرف اِس کا ہے تفسیر عجز کی
آقا ﷺ کے اِلتفات تک ایسے رَسا ہے نعت

خُوشنُودیٔ حضور ﷺ مِلے، ساتھ قُرب بھی
ایسی ہی منزلوں کے لیے راستا ہے نعت

کیوں نعت پڑھنے سننے میں مشغول ہم نہ ہوں
روزِ نشور ناصر ما و شُما ہے نعت

درد و غمِ فِراق کا اِس میں جو ہے بیاں
وصلِ حبیبِ حق ﷺ کی طلب میں دُعا ہے نعت

کم تو نہیں ہے حضرتِ منعوت ﷺ کا کرم
اپنی کرم شناسیوں کا مشغلہ ہے نعت

اِس سے دِلوں میں روشنیٔ اِتّقا مِلی
ظلمت کدے میں دَہر کے، نُورِ صفا ہے نعت

جذباتِ عِشق و اُلفتِ آقا ﷺ کا آئنہ
چاہت کا، مِہر و اُنس کا اِک سلسلہ ہے نعت

''مجرم بُلائے جاتے ہیں "جاۓ وُک" ہے گواہ''
معنیً سے اِس کے پوری طرح آشنا ہے نعت

قِسمت کی لَوح پر مِرے اللہ نے لکھّی
اِس طرح اِک خریطۂ مِہر و وفا ہے نعت

اِس اِلتفات پر ہُوں سراپا سپاس مَیں
فضلِ خُدا سے ہونٹوں پہ صبح و مسا ہے نعت

محمودؔ ہے مُمِدِ مِری عجزِ کلام سے
پندارِ شعر گوئی ہے جو ماورا ہے نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پایا ہے لُطفِ زندگی، نعتِ نبی ﷺ ہوئی
محمودؔ مُجھ سے آج بھی نعتِ نبی ﷺ ہوئی

تقدیر دستگیر ہوئی، فضلِ رب ہُوا
قِسمت نے کی جو یاوری، نعتِ نبی ﷺ ہوئی

مُجھ کو مِرے حضور ﷺ نے بُلوا لیا وہیں
جب بھی بہ شوقِ حاضری نعتِ نبی ﷺ ہوئی

ایسا بھی بارہا کرم سرکار ﷺ کا ہُوا
مُجھ سے بطرزِ خامشی نعتِ نبی ﷺ ہوئی

خُود رفتگی میں بھی، مَیں رہا اپنے آپ میں
ایسی تھی میری بے خُودی، نعتِ نبی ﷺ ہوئی

جذبوں کے بوستاں میں، گُلستانِ اُنس میں
آیا جو دورِ غُنچگی، نعتِ نبی ﷺ ہوئی

مُجھ پر ہُوا شدائدِ حالات میں کرم — کوئی سبیل جب نہ تھی، نعتِ نبی ﷺ ہوئی
جب سے نظر میں گنبدِ اخضر ٹھہر گیا — جو بھی ہوئی، ہری بھری نعتِ نبی ﷺ ہوئی
میں جب غلامِ ابنِ غلامِ حضور ﷺ ہُوں — مُجھ سے بہ لطفِ داوری نعتِ نبی ﷺ ہوئی
سُن کر وہ میری نعت، کریں گے جب اُس پہ صاد — مانوں گا تب کہ واقعی نعتِ نبی ﷺ ہوئی
حالاتِ غم میں بھی ہوئی ہم سے نبی ﷺ کی نعت — اور جب مِلی خوشی کوئی، نعتِ نبی ﷺ ہوئی
رقصندہ بختوں میں مِری ہو گی واپسی — شہرِ نبی ﷺ میں جب کبھی نعتِ نبی ﷺ ہوئی
جب ماہنامہ ''نعت'' کی خِدمت میں ہوں مگن — از روئے فرضِ منصبی نعتِ نبی ﷺ ہوئی
گِنتا نہیں ہُوں اُس کو مَیں اپنی حیات میں — جس ماہ میں نہ ایک بھی نعتِ نبی ﷺ ہوئی

محمودؔ مُجھ پہ عظمتیں سرکار ﷺ کی کھُلیں
گویا بعونِ آگہی نعتِ نبی ﷺ ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا جھوٹ ہے کہ حمد ہوئی ہے مثیلِ نعت — کیا سچ نہیں ہے یہ بات کہ وہ ہے کفیلِ نعت
مُلہم ہُوا سخُن میں مِرا ربِّ کائنات — وِجدان اور ذوق ہوا جبرئیلِ نعت
جِن میں ثنائے سیّدِ ہر دو جہاں ﷺ ہوئی — منشور کاوِشیں بھی ہیں وہ از قبیلِ نعت
سیراب کشتِ شعر و سخُن بھی اِسی سے ہے — جاری ہے شہرِ نُور سے جو سلسبیلِ نعت
تعبیر مِل گئی مُجھے، کیا غمِ مُسِن ہُوں اب — طفلی میں، مَیں نے دیکھا تھا خوابِ جمیلِ نعت
سُوئے مدینہ اُٹھتے ہیں فوراً مِرے قدم — آتی ہے کان میں جُونہی بانگِ رحیلِ نعت
کہتے ہیں نعت وہ بھی، جو راغب نہ تھے اِدھر — یُوں دیکھتا ہوں پھُولتا پھلتا نخیلِ نعت
پاتا ہوں جب فراغ احادیثِ پاک سے — لاتا ہے قلب و ذہن مِرا تب دلیلِ نعت
حسّانؓ، اِبن رواحہؓ و ابنِ زُہیرؓ سے — قائم رہے گی حشر کے دِن تک سبیلِ نعت
طیبہ کی دید میں جو شہیدی رحمۃ اللہ علیہ ہُوا شہید — کہہ سکتے ہیں کرامت علی کو قتیلِ نعت
ہیں کافیؔ و امیرؔ و حسنؔ، محسنؔ و رضاؔ — اِن میں ہر ایک شخص ہے بطلِ جلیلِ نعت

کارِ عروض ہے، فقط لفظوں کا کھیل ہے　　سوز و گداز و درد نہ ہو گر دخیلِ نعت
موضوع ہی جب اِس کا ہے محمودؔ بے نظیر
نظم و غزل کوئی نہیں ہوتی عدیلِ نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آشنا دیں کا ہوں، آشنا نعت کا　　زمزمہ ہے لبوں پر سدا نعت کا
شعر دو لکھّے یکتا ہر انداز سے　　ایک ہے حمد کا، دُوسرا نعت کا
مِل گیا ہے زمانے کو تقدیر سے　　حمد کی رہبری سے پتا نعت کا
منزلیں گردِ پا ہو کے رہ رہ گئیں　　جب سے سُوجھا ہمیں راستا نعت کا
دے گیا راحتیں قلب کو، روح کو　　شعر کوئی جو میں نے لکھّا نعت کا
رہروِ راہِ مِدحت کا کیا پوچھنا　　حشر میں بھی وہ شیدا رہا نعت کا
نام لیتے ہیں سرکار ﷺ کا ہر گھڑی　　ذِکر کرتے ہیں اہلِ وفا نعت کا
اِس کا خالِق ہے خلّاقِ ہر دو جہاں　　پا لیا ہم نے رازِ بقا نعت کا
یاد آتا ہے جب اِلتفات نبی ﷺ　　شعر کہتا ہُوں مَیں برملا نعت کا
فضلِ خلّاقِ عالَم سے لکھّوں گا میں　　مُبتدا نعت کا، اِرتقا نعت کا
وہ رِدائے نبی ﷺ سے نوازے گئے　　مانیے کعب رضی اللہ عنہ کو رہنما نعت کا
لوگ دیکھیں گے، حیران رہ جائیں گے　　حشر کے دِن مِلے گا صِلہ نعت کا
جُز خُدا کوئی رُتبے سے واقف نہیں　　جُز خُدا کِس کو ہو اِدّعا نعت کا
یادِ طیبہ جو محمودؔ کو آ گئی
مصرعِ تر وہیں ہو گیا نعت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھیں گے لوگ حشر میں اِنجامِ نعت کو　　رب نے سراہا جب مِرے اِقدامِ نعت کو
بیتِ وِلا کے گِرد ہم محوِ طواف ہیں　　جِس دِن سے اوڑھ رکھّا ہے احرامِ نعت کو

اُن پر کرم کی بارشیں دِن رات ہوتی ہیں — سرکار ﷺ مُنہ لگاتے ہیں خُدّامِ نعت کو
وہ تو رسا ببارگہِ مصطفی ﷺ ہُوا — تسلیم کر رہا ہے جو اَحکامِ نعت کو
سَودا ہمارے سر میں درودِ نبی ﷺ کا ہے — دِل میں بٹھائے بیٹھے ہیں اِلہامِ نعت کو
واقِف ہے جب وہ میرے نبی ﷺ کے مقام سے — رِضواں نہ کیسے جانتا اِکرامِ نعت کو
ہم سقّف ہی کو تکتے رہے ٹوپی تھام کر — حسّان رضی اللہ عنہ چُھو سکے ہیں فقط بامِ نعت کو
آقا ﷺ نے بار بار ہمیں جو عطا کیا — سر آنکھوں پر لِیا ہے ہر انعامِ نعت کو
تحمید ختم ہوتی ہے مدحِ رسول ﷺ پر — اور دائرۂ حمد ہے اِتمامِ نعت کو
اِنجام آشنا نہیں وہ، جو برتتے ہیں — اب جلبِ منفعت کے لیے نامِ نعت کو

محمودؔ اِس سے صرفِ نظر کِس طرح کرے
جِس وقت اُس نے سُن لیا پیغامِ نعت کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں کِس قدر حریص خُدا جانے نعت کے — گاتے ہیں جو صباح و مسا گانے نعت کے
اِخلاص اور حُسنِ اِرادت بہ شکلِ شعر — ہیں دوستو، یہی تو دو پیمانے نعت کے
روشن کلامِ حق میں ہے شمعِ مدیحِ پاک — فضلِ خُدا سے ہم ہوئے پروانے نعت کے
ہم آ گئے ہیں اِس سے خُدا کی نگاہ میں — لب پر ہمارے، کیوں نہ ہوں شُکرانے نعت کے
جتنے بھی اولیاءِ خُدائے عظیمؒ ہیں — بزمِ قُدس میں سُنتے ہیں افسانے نعت کے
کوثر کے مستحق جو ہوئے ہیں تو اِس لیے — پینے کو مِل گئے ہمیں میخانے نعت کے
اِن پر رواں ہیں انبیاؑ و اولیاؒ سبھی — سوچو تو، راستے نہیں اَنجانے نعت کے
افسوس اُن کے حال پر، جو لوگ رہ گئے — بدبختیوں کی وجہ سے بیگانے نعت کے
روزِ نشور اُن میں مِرا بھی کلام ہو — پیشِ حضور ﷺ ہوں گے جو نذرانے نعت کے
سودا بہشت کا تو جبھی ہو گا حشر میں — مانگیں گے جب ملائکہ بیعانے نعت کے
کیا بُدبُدا رہے ہیں مدیحِ رسول ﷺ میں — قصرِ ہُنر کی اوٹ سے، دیوانے نعت کے

نازاں رہے بُلندیٔ قسمت پہ حشر تک
محمودؔ تُو رموز اگر جانے نعت کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات کرنا چاہو تو جو اِبتدائی نعت کی
تُبّعِ اوّلؒ سے ہوئی ہے پیشوائی نعت کی

باعثِ رنگینی و رعنائیِ ہستی ہوئی
گلشنِ عالَم میں یہ رنگیں نوائی نعت کی

سب فرشتے ہو گئے مصروفِ صلواتِ رسول ﷺ
رب نے کی روزِ ازل جب رُونُمائی نعت کی

زندگی میں، قبرؔ میں، پُل پر، سرِ میزانِ حشر
ہر قدم پر کام آئی آشنائی نعت کی

جب ہوئی مُڈ بھیڑ میری مشکلاتِ دہر سے
ہو گئی اِمداد گر عُقدہ کُشائی نعت کی

تا بہ منزل راستا اپنی نگاہوں پر کُھلا
باغِ رضواں تک مِلی ہے رہنمائی نعت کی

ہے یقیں، سرکار ﷺ پہنچیں گے مِری اِمداد کو
جب مصائب میں گِھرا، دُوں گا دُہائی نعت کی

ہم کو غرقابی کا کیا ڈر، جب میسّر آ گئی
بحرِ ظلماتِ جہاں مَیں ناخدائی نعت کی

ہم کو حاصل ہو گئی سرشاریوں کی کیفیت
رُوح کی لہروں پہ جب تصویر آئی نعت کی

عالَمِ اِنسانیت سے بھی جُدا ہوتے ہوئے
سہ نہیں پاؤں گا مَیں لوگو! جُدائی نعت کی

ناقِدانِ فن کو یہ تسلیم کرنا پڑ گیا
ہے سُخَن کے ملک پر فرماں روائی نعت کی

ہاتفِ غیبی سے یہ آواز آتی ہے مُجھے
پاؤ گے تم بھی سرِ محشر کمائی نعت کی

کُھل گیا بابِ قبولیّت پئے تحسینِ شعر
جب کِسی شاعر کے لب پر بات آئی نعت کی

اُلفتِ سرکار ﷺ کی نعمت سے جو محروم ہے
اِک وہی بدبخت کرتا ہے بُرائی نعت کی

روح رہتی ہے مگن وردِ درودِ پاک میں
جان ہے محمودؔ عاصی کی، فدائی نعت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوچو تو ہر گُل پیرہنی نعت ہی کی ہے
باغِ ادب کی جو ہے کلی، نعت ہی کی ہے

عرصہ ہُوا مَیں سجدۂ شُکرِ خُدا میں ہوں
توفیق جو خُدا سے ملی، نعت ہی کی ہے

چھایا سحابِ عِشقِ نبی ﷺ قلب پر مِرے
پلکوں پہ جِس قدر ہے نمی، نعت ہی کی ہے

احساس تک نہیں ہے جو حِدّت کا حشر کی
یہ سایہ گستری بھی کِسی نعت ہی کی ہے

اپنا قلم تو رب کی ثنا میں ہُوا رواں
لیکن ہوئی جو نظم، لگی نعت ہی کی ہے

مدحِ نبی ﷺ نہ ہو تو مسرّت کا کیا جواز
مجھ کو مِلی ہے جو بھی خوشی نعت ہی کی ہے

فِردوس کی ہَوا کو نہ پائے گا کم نصیب
فردِ عمل میں جِس کی، کمی نعت ہی کی ہے

رِضواں تِری طلب میں نہ سرگشتہ کیوں پھرے
جب مانگ طیبہ میں بھی تری نعت ہی کی ہے

اُٹھّاسی سَن سے فضلِ خُدائے کریم سے
جو بات ہم نے کی یا سنی، نعت ہی کی ہے

پہنچے گی شکلِ حمد میں تا حدِّ لامکاں
لے اپنی جیسی بھی ہے، ابھی نعت ہی کی ہے

دُنیا بھی اِسی کا رہا ظلِّ عاطفت
محشر کے دِن بھی چھاؤں گھنی نعت ہی کی ہے

چاروں طرف فضا میں اِسی کے ہیں زمزمے
یہ بزم وِشی، انجمنی نعت ہی کی ہے

ہے بیسوِیں صدی کے شب و روز سے عیاں
جو آنے والی ہے، وہ صدی نعت ہی کی ہے

امداد گار یہ ہے الم آشناؤں کی
بے چارگاں کو چارہ گری نعت ہی کی ہے

قُدسی فلک کے تکتے ہیں محمودؔ میری سمت
مطلوب لَے وہاں بھی، مِری نعت ہی کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا فروغِ آگہی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے
چنانچہ ایک حمد سی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے

فگندگی جو سر کی ہے، محبتوں کی ہے اَمیں
مِرے لبوں کی خامشی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے

صداقتوں کی اِنتہا جو اُن ﷺ کی ذاتِ پاک ہے
تو ابتدائے راستی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے

مدیحِ سرورِ زماں ﷺ اَساس ہے خلوص کی
برائے صُلح و آشتی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے

کروں گا پیش دیکھتے ہی گنبدِ حضور ﷺ کو
نگاہوں میں جو اَن کہی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے

مُجھے گوارا ہی کہاں ہے اور کوئی بات بھی
کہ میرا حُسنِ شاعری مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے

ہر ایک نعت جِس طرح ہے اصل میں مدیحِ رب
ہر ایک حمد واقعی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے

نہ فکر و فن کا دعویٰ تھا، نہ فکر و فن کا دعویٰ ہے — مِرے لبوں پہ قدرتی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے
مِرا ضمیر زیرِ بار ہے جو اُن ﷺ کے لُطف کا — تو ترجمانِ معنوی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے
عبادتیں ہیں حیثیت میں دوسری تو ثانوی — مِرا تو پہلا فرض ہی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے
قبول ہو گی بارگاہِ رب میں میری اِلتجا — کہ جب زباں پہ پیشگی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے
خُدا کرے کہ یہ کہیں مزاج میں دخیل ہو — فروتنی و عاجزی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے
یہ بات کیا کہ نعت بھی ہو، اِتّباع بھی نہ ہو — حقیقتاً تو پیروی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے

مُجھے جو اپنی زندگی سے پیار ہے تو اِس لیے
رشیدؔ میری زندگی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق جو عِشق کا ہے ، وہ ہے پاسبانِ نعت — جبریل اُنس بن گیا ہے ترجمانِ نعت
مدحِ رسولِ پاک ﷺ ہے قُرآنِ پاک میں — جو بے نشاں ہے، اِس سے مِلا ہے نشانِ نعت
وہ روشنی ہے، شائبہ ظلمات کا نہیں — ایسا الگ تھلگ ہے جہاں سے جہانِ نعت
مشغول پھر صلوٰۃ میں کیسے نہ لوگ ہوں — جب مسجدِ سُخن میں ہو بانگِ اَذانِ نعت
دیکھو، وہ ہیں رِضاؔ و حسنؔ، محسِنؔ و امیرؔ — روشن اِنھی نجوم سے ہے آسمانِ نعت
ہو جاؤں کاش میں بھی کِسی طرح کامیاب — جِس وقت لے خُدائے جہاں اِمتحانِ نعت
بینُ السّطُورِ حمد ہے مدحِ رسولِ حق ﷺ — پائی ثنائے خالق و مالک میانِ نعت
جِس وقت نیکیوں کی کمی ہو گئی عیاں — روزِ نشور چھیڑیں گے ہم داستانِ نعت
بے حیثیت ہے اہلِ جہاں کی تمام داد — جب ربّ کائنات ہے خود قدر دانِ نعت
رب کا کرم نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے یہ — ہم ایسوں کو بھی ہونے لگا ہے گمانِ نعت
پھر حشر کی تمازت و حِدّت کا خوف کیا — سر پر تنا ہُوا ہو اگر سائبانِ نعت
خُدّامِ نعت کو نہیں طوفاں کا ڈر کوئی — پوری طرح کُھلا ہُوا ہے بادبانِ نعت
کہتے ہیں نعت، پڑھتے ہیں نعت اور سُنتے ہیں — اِن سب پہ مشتمل ہے مِرا خاندانِ نعت

نعتِ نبی ﷺ دِکھاتی ہے تحمیدِ حق کی راہ — ہے دستِ حمدِ ربّ جہاں میں عنانِ نعت
محمودؔ مجھ کو ہوتی ہے تسکینِ دِل نصیب
آقا ﷺ کو پیش کرتا ہوں جب ارمغانِ نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاضری طیبہ کی ہے جو صدقۂ نعتِ رسول ﷺ — سینۂ احساس پر ہے تمغۂ نعتِ رسول ﷺ
نعت گُستر مدح گوؤں کے لیے ہے رہنما — جو بھی قرآں میں بیاں ہے نکتۂ نعتِ رسول ﷺ
ایک سرمستی کی کیفیّت ہمارے ساتھ ہے — روز و شب پیتے ہیں ہم جو بادۂ نعتِ رسول ﷺ
اِس کا راہی مستقل ہونا ہے شرطِ اوّلیں — سیدھا پہنچائے گا طَیبہ جادۂ نعتِ رسول ﷺ
دیدہ زیبی اُس کی بھائے گی فرشتوں تک کو بھی — چہرۂ فن پر ہُوا جو غازۂ نعتِ رسول ﷺ
سُورۂ کوثر کی ہر آیت کو پڑھ لو غور سے — کیا نہیں وہ مصرعِ برجستۂ نعتِ رسول ﷺ
روح کے مَحبَس میں در آئے بہشتوں کی ہَوا — دِل میں ہو جائے جو راسخ جذبۂ نعتِ رسول ﷺ
تا قیامت وہ نگاہِ لُطفِ خالق میں رہے — پائے خوش بختی سے جو اِک لمحۂ نعتِ رسول ﷺ
اخذ کردہ یہ نتیجہ ہے مرے وِجدان کا — حلقۂ صلوات بھی ہے حلقۂ نعتِ رسول ﷺ
قُدسیوں کی داد سے گونجے گا میدانِ نشور — سُنتے ہی اہلِ وِلا کا نغمۂ نعتِ رسول ﷺ
ہیں الف حسّان رضی اللہ عنہ توی مظہر و حافظ فقیر — یُوں مجلّد ہو گیا شیرازۂ نعتِ رسول ﷺ
سب قرائن دے رہے ہیں یہ نویدِ مستقِل — ہونے والا ہے ادب پر غلبۂ نعتِ رسول ﷺ
میرے اکسٹھ سال گزارے ہیں اِسی کے سائے میں — ہے حقیقت یہ کہ ہُوں پروردۂ نعتِ رسول ﷺ
اُس کو موت آئے بھی تو محمودؔ وہ مرتا نہیں
جِس کی سانسیں ہوگئیں وابستۂ نعتِ رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتا ہوں میں جب ذوقِ ادب، نعت کہوں گا — مَیں پیشِ شہنشاہِ عرب ﷺ نعت کہوں گا
مقبولیتِ رب کی سَنَد مجھ کو مِلے گی — اشکوں سے وضو کر کے میں جب نعت کہوں گا

اِس کام کے باعث ہی مِری زیست ہے خُورسند — ہے کام یہی وجہِ طرب، نعت کہوں گا
کہہ دوں گا دمِ صبح اگر حمدِ الٰہی — رُک جائے گا جب گریۂ شب، نعت کہوں گا
پڑھتا تھا مَیں نعتیں کہ پڑیں اُن کی نگاہیں — ہُوں اب جو نگاہوں میں تو اب نعت کہوں گا
صلوات مِرے لب پہ شب و روز رہے گی — اُکسائے گا جب حُسنِ طلب، نعت کہوں گا
لے، تیری قسم مُجھ کو، زباں کھولوں گا جب بھی — تقلید میں تیری، مِرے رب! نعت کہوں گا
کام آئے گی آقا ﷺ کی بس اِک جُنبشِ ابرُو — جِس وقت میں بے جنبشِ لب نعت کہوں گا
قدمین میں جِس وقت کھڑا ہوں گا ادب سے — خاموش نگاہوں سے عجب نعت کہوں گا
نعتوں ہی سے بہلاؤں گا دِل، نیند سے پہلے — اور نیند سے اُٹھوں گا تو جب نعت کہوں گا
خواہش ہے کہ جنّت میں بھی قِرطاس و قلم ہو — یہ ہو گی مِری ایک طلب، نعت کہوں گا
لمحے کو بھی غافل نہ رہوں اِس سے، دُعا ہے — کیا پوچھتے ہو مُجھ سے کہ کب نعت کہوں گا
شور اُٹھے گا جب چار طرف صَلِّ علیٰ کا — مَیں عرصۂ محشر میں بھی تب نعت کہوں گا

محمودؔ یہ وعدہ ہے مِرا اپنے نبی ﷺ سے
ہوں صبح و مسا، روز کہ شب، نعت کہوں گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی ہے کلامِ پاک نے تلقین نعت کی — تحریک دے رہا ہے ہمیں دین نعت کی
ضَو ریزیوں نے لے لِیا مُجھ کو حصار میں — یوں معرفت رساں ہوئی تمکین نعت کی
صُورت، بفضلِ ربِّ قدیر و بعونِ حق — قوسِ قُزح کی طرح ہے رنگین نعت کی
ابجد ہے یہ، ہے دین کی تفہیمِ اوّلیں — لیکن نہ رمز پائے گا بے دین نعت کی
خالِق کی، اہلِ عِشق کی، اصحابِ پاک رضی اللہ عنہم کی — شکلیں دِکھائی دیتی ہیں یہ تین نعت کی
شک اِس کے اِستجاب میں ممکن نہیں ذرا — صلوات کی دُعا ہے تو آمین نعت کی
کرتا ہے دِل ہدایتِ مدحِ رسول پاک ﷺ — تخییل کی اُڑان ہے تلقِین نعت کی
روح و دل و نظر کو اِسی سے مِلا فروغ — ہجرِ مدینہ میں ہوئی تسکین نعت کی

بے مثل ہیں مدیحِ پیمبر ﷺ کی صورتیں — صد آئنہ مثال ہے تزئین نعت کی
تخییل و فکر پر ہے کرم ذوالجلال کا — تقلیدِ کبریا میں ہے تعیین نعت کی
مِدحت سرا پہ خاص کرم ہے حضور ﷺ کا — تحسینِ حق ہے اصل میں تحسین نعت کی
منشورِ مدح نعت سے میری عیاں ہُوا — دِل جانتا ہے صورتِ آئین، نعت کی
امکاں رشیدؔ اِس کا نہیں دور دور تک
کم ظرف کو نصیب ہو تلقین نعت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کو گرچہ پیش کی دانشوروں نے نعت — کی نذر لیکن ہم سے بھی کچھ احقروں نے نعت
لکّھی ہم ایسے شاعروں کی رہنمائی کو — کعب رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ ایسے کرم گُستروں نے نعت
کِس طرح پائیں کیفیت وہ شاعر آج کے — جیسے کہی ہے جامیؔ رحمۃ اللہ علیہ سے نکتہ وروں نے نعت
ہر صاحبِ نظر کو وہیں آ گئی نظر — جِس وقت لکّھی آسماں پہ منظروں نے نعت
پڑھتے رہے ہیں جانور بھی صورتِ صلوٰۃ — ہاتھوں میں کافروں کے، کہی کنکروں نے نعت
سجدے میں جُھک کے کرتے تھے مدحِ نبی ﷺ شجر — کہتے ہوئے سلام کہی پتھروں نے نعت
چہکار اُن کی منزلِ مقصد پہ لے گئی — جِس وقت گنگنائی ہے خستہ پروں نے نعت
ترتیب دی ہے ایک تسلسُل سے دوستو — دیتے ہوئے بشارتیں، پیغمبروںؑ نے نعت
وہ سنگِ میلِ حفظِ ناموسِ نبی ﷺ بنا — لمحہ وہ جب رقم کی وفا پیکروں نے نعت
جب ابرِ ظلِّ مرحمت کی خواہشیں ہوئیں — قِرطاس پر رقم کی مُجھ سے احقروں نے نعت
اَلطاف و اِلتفاتِ نبی ﷺ چھا گیا وِہیں — جِس وقت پیش کی ہے سخُن گُستروں نے نعت
بڑھ کر قبولیت نے اُسے ہاتھ میں لیا — جب بے کسی میں پیش کی ہے بے زروں نے نعت
مقبولیت کا پا گئی محمودؔ وہ شرف
کی پیش جیسے کیسے بھی ہم کمتروں نے نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِکرام و لُطفِ ایزدی نعتِ نبی ﷺ سے ہے
میرا شعورِ آگہی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

مضمون کیسا؟ یہ تو حقیقت ہے دوستو!
میری نظر کی روشنی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

محشر میں بھی اِسی سے مِلیں گی مسرّتیں
جتنی یہاں بھی ہے خُوشی، نعتِ نبی ﷺ سے ہے

جامِ ثنائے شاہِ اُمم ﷺ میں مگن ہُوں مَیں
میرا علاجِ تشنگی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

پائی فرشتوں نے بھی اِسی نُور کی زکوٰۃ
اور آدمی بھی آدمی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

تسکینِ جان اور طمانیتِ قلوب
حمدِ خُدا سے ہے کبھی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

اِس کے بغیر مُردنی چھائے حواس پر
فکر و نظر کی تازگی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

میری جو یارو، جُھوٹ سے نفرت ہے مستقِل
یہ سب مذاقِ راستی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

میں نے قدم قدم پہ یہ محسوس کر لیا
گویا حیات واقعی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

قِرطاس میں، قلم میں، تخیُّل میں، فکر میں
جتنا ہے ربطِ معنوی، نعتِ نبی ﷺ سے ہے

میں ساڑھے تین ماہ رہا اب تلک وہاں
طَیبہ سے یہ وابستگی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

محمودؔ اُس کی موت ہوئی حاصلِ حیات
وہ فرد جِس کی زندگی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانے سے دُنیا جُدا نعت کی ہے
کہ تمہیدِ حمدِ خُدا نعت کی ہے

نہیں ہوتی رد، یہ عبادت ہے ایسی
ہے مقبولِ رب تو صَدا نعت کی ہے

کہیں اِس کی ممکن کہاں ہے نہایت
جو **لولاک** سے ابتدا نعت کی ہے

عقِیدت کا ہے مُنتہا یہ مجسّم
محبت کی ہر اِک ادا نعت کی ہے

جو کعب رضی اللہ عنہ بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کو بخشی گئی تھی
بلا شکّ و شُبہہ رِدا نعت کی ہے

رسائی دل و روح و جاں تک ہے اِس کی
جو نکلی ہے لب سے، ندا نعت کی ہے

یقینا ہے وہ ہجرِ طیبہ کے باعث
اگر لَے کوئی غم زدہ نعت کی ہے

مِری روح دریوزہ گر ہے نبی ﷺ کی
خرد ہے جو میری، گدا نعت کی ہے

نکلتی ہے جو دِل کی گہرائیوں سے — وہ طرزِ ستائش جُدا نعت کی ہے
کرم یہ نرالا ہے محمودؔ مُجھ پر
صدا میرے لب پر سَدا نعت کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہ و مہر میں بھی دمک نعت کی ہے — پرندوں کی جو ہے چہک، نعت کی ہے
جو نعتِ نبی ﷺ میں ہے تحمیدِ خالق — تو حمدِ خُدا میں جھلک نعت کی ہے
بصیرت کا نُور اِس کی تقدیر میں تھا — وہ جِس کی نگہ میں چمک نعت کی ہے
اگر دِل سے پوچھو تو معلوم ہو گا — کہ ہلچل سما تا سمک نعت کی ہے
وگرنہ ازل سے یہ بے رنگ و بو تھے — جو اشعار میں ہے مہک، نعت کی ہے
دُعا اپنی بھیجو تو ساتھ اِس کے بھیجو — رسائی جو ہے عرش تک، نعت کی ہے
اِسی رہ پہ چلتے چلے جاؤ یارو! — اِرم تک جو جاتی سڑک، نعت کی ہے
جو احقر کو داد اہلِ دِل دے رہے ہیں — یہ تحسین لاریب و شک نعت کی ہے
پیمبر ﷺ کی اُلفت کا سودا ہے سر میں — دبی میرے دِل میں کسک نعت کی ہے
ہر اِک معرکہ میں نے سر کر لیا ہے — مدد کو جو پہنچی کُمک، نعت کی ہے
گڑھے میں جہنم کے، مَیں ورنہ گرتا
جو اِس راہ میں تھی اٹک، نعت کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ کریم دیتا ہے تعلیم نعت کی — مومن نہ کِس لیے کریں تعظیم نعت کی
عشقِ رسولِ پاک ﷺ کا ہے فہم لازمی — اِس کے بغیر کیسے ہو تفہیم نعت کی
بے شُبہہ زبیر رضی اللہ عنہ کی فرمانروائی ہو — قائم جہاں میں ہو اگر اقلیم نعت کی
لطفِ حبیب خالِق و مالک ﷺ سے دی ہمیں — حسّان رضی اللہ عنہ و بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے تعلیم نعت کی
ہم سے خطا شعار بھی اِس میں مگن ہوئے — یہ بھی ہے ایک صورتِ تعمیم نعت کی

جو صاحبِ ایماں نہیں ہے، اُس کی بات کیا — مومن جو ہے، وہ کرتا ہے تکریم نعت کی
یہ بندگانِ در کی، وہ ربِّ کریم کی — ممکن جو ہے تو اِس طرح تقسیم نعت کی
اچھا تو ہے یہی کہ ادارہ کرے کوئی — تنقید کے اصُول پر تنظیم نعت کی

رکھتا ہوں کِلکِ اُلفتِ سرکار ﷺ ہاتھ میں
محمودؔ جِس سے کرتا ہوں ترقیم نعت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ کریم سے ہوئی ایجاد نعت کی — طرزِ کلامِ پاک ہے استاد نعت کی
کہتا ہوں نعت جب، تو یوں ہوتا ہُوں مطمئن — مِلتی ہے قُدسیوں سے مجُھے داد نعت کی
کیسے نہ ہوتیں سر بفلک اِس کی چوٹیاں — قُرآنِ پاک سے ہے جب بُنیاد نعت کی
یہ بھی دُعائے رحمتِ عالم ﷺ کا ہے اثر — جبریل علیہ السلام آپ کرتے ہیں امداد نعت کی
آئے گا میرا نام بھی عُشاقِ نعت میں — لکّھیں گے جب ملائکہ رُوداد نعت کی
میری مدد کے واسطے، میری گواہی میں — روزِ نشور بولیں گی اَسناد نعت کی
مدحِ رسول ﷺ کرتے ہیں اربابِ معرفت — کرتے ہیں بات صاحبِ ارشاد نعت کی
ہے ساتھ اِس کا میرے دمِ واپسیں تلک — سانسوں کے ساتھ منسلک ہے یاد نعت کی
ہیں نیکیاں تو کم مِری، لیکن یقین ہے — حاصِل رہے گی حشر میں اِمداد نعت کی
مدحِ رسولِ پاک ﷺ لکّھے نٓ کا قلم — تصویر کھینچیں مانی و بہزاد نعت کی
کیسے نہ اِس کو شاد کرے فضلِ کبریا — جب جستجو میں ہے دِلِ ناشاد نعت کی
بات اِس کی، تا قیامِ قیامت نہیں فقط — محشر کے بعد تک بھی ہے میعاد نعت کی
اولاد بھی ہے میری اِسی رَہ کی رَہ نوَرُد — اُلفت ہی میں رہے مِرے اَجداد نعت کی

مستقبل اِس کا لازماً روشن ہو اے رشیدؔ
طبعِ سلیم ہو اگر نقّاد نعت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نغمہ مسرّتوں کا سُنایا ہے نعت نے — منظر عقیدتوں کا دِکھایا ہے نعت نے
میری مسافتیں بھی ہُوئیں منزل آشنا — ہر رنجِ بے جہت سے چُھڑایا ہے نعت نے
یک رنگ ہو کے رہ گئے دِل میں سبھی خیال — ہر اِک تضادِ فکر مِٹایا ہے نعت نے
اللہ تک رسائی اب آسان ہو گئی — معیار آگہی جو بتایا ہے نعت نے
مُجھ کو سلیقہ حاضریٔ شہرِ نُور کا — از راہِ عجز و حلم سکھایا ہے نعت نے
تقدیر بن گئی ہے مِری نعت کے طفیل — مُجھ کو درودِ پاک پڑھایا ہے نعت نے
منزل مُجھے مدینۂ طیّب کی مِل گئی — نکلے ہیں اشک، ہاتھ بٹایا ہے نعت نے
فرما کے میرے جذبہ و احساس پر کرم — خوابیدہ پہلوؤں کو جگایا ہے نعت نے
مِلتا کہاں ہے اور کِسی کی مدیح میں — پیرایۂ خلوص جو پایا ہے نعت نے
خوش قسمتی نے ساتھ دیا، سمت مِل گئی — بے رہروی سے ہم کو بچایا ہے نعت نے
شہرِ حروف و لفظ و مفاہیم میں رشیدؔ — کیسی لطافتوں کو بسایا ہے نعت نے

محمودؔ انکسار مِرا دستگیر تھا
عجزِ کلام یاد دِلایا ہے نعت نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کعب رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کو جو مِلی تھی گلیم نعت — مُجھ کو بھی دیں حضور ﷺ بہ لطفِ عظیم نعت
منزل ہے عِشق و اُلفتِ آقائے کائنات ﷺ — جاتی ہے اِس طرف کو رہِ مستقیم نعت
طورِ نیاز و عجز پر، جُوتے اُتار کر — ہر نعت گو کھڑا ہے مثالِ کلیم نعت
مختص ہوئی خُدا کی طرف سے ازل کے دن — ذوقِ سلیم کے لیے خُلدِ نعیم نعت
اِس لُطف پر میں سجدۂ شُکرِ خُدا میں ہُوں — میری ندیم نعت ہے، میں ہوں ندیمِ نعت
شاداب اِس سے ہو گی ہر اِک کِشتِ معرفت — شہرِ نبی ﷺ سے چل پڑی بادِ نسیم نعت
لازِم ہُوا ہے اُس پہ، مؤدّب رہے سدا — دے اذنِ حاضری جو کِسی کو حریم نعت
احقر کو لے کے پہنچی ہے شہرِ حضور ﷺ تک — جب بھی بہا کے لے چلی موجِ شمیمِ نعت

فی الواقعہ جو نعت ہے، اُس کو سُنیں بہ شوق　　یا رب! عطا ہو لوگوں کو ذوقِ سلیمِ نعت

گو ہیں پسندِ خاطرِ احباب جدّتیں

محمودؔ کو خُوش آتا ہے رنگِ قدیمِ نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرورِ عالم ﷺ میرے لب پہ یُوں آئی　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ ہے خُدا شناسائی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ زمزمہ ہے لولاکی　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ نغمہ ہفت افلاکی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ سایۂ ہمایونی　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ خُرّمی کی افزونی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ ہے ضیائے ایمانی　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ خواہشِ خُدا دانی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ سُنّتِ خُداوندی　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ سے مِری ظفر مندی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ اُلفتوں کی غمّازی　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ رب کی ہے ہم آوازی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ ہے سخُن کی شیرینی　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ سے ہے دُور بے دینی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ جان ہے عبادت کی　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ ہے سَنَد شفاعت کی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ کُفر سے ہے بیزاری　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ تمغۂ وفاداری

نعتِ سرورِ عالم ﷺ روح و جاں کی آبادی　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ سب دُکھوں سے آزادی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ باعثِ خِرد مندی　　نعتِ سرورِ عالم ﷺ ناعتوں کی خُورسندی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ جب کبھی کہیں ہو گی

نعتِ سرورِ عالم ﷺ منزل آفریں ہو گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیتا ہے کبریا کا پتا نعت کا ریاض　　دیکھیں تو آپ کر کے ذرا نعت کا ریاض

اِس کا جو مُبتدی ہے، وہ فن کا ہے منتہٰی　　ہے سب ریاضتوں سے سِوا نعت کا ریاض

اِنعام ہے یہ خالِقِ ہر کائنات کا　　ہے لُطفِ شاہِ ہر دو سرا ﷺ نعت کا ریاض

آتے ہیں دیکھنے کو ملائک ہزار ہا　　جب کر رہے ہوں ما و شما نعت کا ریاض

خوشنودیٔ نبیٔ مکرّم ﷺ اِسی میں ہے — ربِّ جہاں کی بھی ہے رِضا نعت کا ریاض
ممکن ہُوا یہ نُصرتِ سرکار ﷺ کے طفیل — مشکل اگرچہ پایا گیا نعت کا ریاض
کعبؓ و بُصیریؒ کی بھی سفارش جو ساتھ ہے — دِلوائے گا نبی ﷺ سے رِدا نعت کا ریاض
میں اُن کا نام لیوا ہوں، حضرت ﷺ شفیع ہیں — ذکرِ وفا و فکرِ رجا نعت کا ریاض
منعوت ﷺ کے کرم سے ہے ناعِت وفا شعار — دیتا ہے اعتبارِ وفا نعت کا ریاض
توفیق ربِّ ہر دو جہاں کی اگر نہ ہو — انسان کیسے کر سکے گا نعت کا ریاض
لاحق ہُوا کِسی بھی طرح کا مَرَض کوئی — دیکھا کہ ہے نویدِ شِفا نعت کا ریاض
پاؤ گے خود کو ربِّ جہاں کی نگاہ میں — کرتے رہو جو صبح و مسا نعت کا ریاض
مصروف رب نے کر دیا اِس کارِ خاص میں — کرتا رہوں گا کیوں نہ سدا نعت کا ریاض
پوچھا گیا جو مُجھ سے کہ دُنیا میں کیا کِیا — اِس پر ملائکہ نے کہا ”نعت کا ریاض

محمودؔ میں نے کرتی ہوئی دیکھی بارہا
شہرِ نبی ﷺ کی آب و ہوا نعت کا ریاض

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسّان رضی اللہ عنہ و کعب رضی اللہ عنہ سے ہے تدلیلِ نعت خوانی — ثابت ہوئی ہے جِس سے تفصیلِ نعت خوانی
خیرُ القُرون ہی سے یہ جگمگا رہی ہے — کِس طرح بُجھ سکے گی قندیلِ نعت خوانی
المختصر ہے سُنّتِ اصحابؓ مصطفیٰ ﷺ کی — کیا پوچھتے ہو مُجھ سے تفصیلِ نعت خوانی
بابِ اِستجاب کا تو یارو کُھلا ہُوا ہے — اِخلاص سے کرو تم ترسیلِ نعت خوانی
تاریخ اِس کی ہو گی آخر کبھی مرتّب — ہو گی کِسی کے ہاتھوں تسجیلِ نعت خوانی
خوشنودیٔ پیمبر ﷺ ہو صرف اُس کا مقصد — گر چاہتے ہو لوگو! تکمیلِ نعت خوانی
رُتبہ بڑا تھا اِن کا پر ہو گئیں محرّف — توراتِ نعت گوئی، انجیلِ نعت خوانی
آواز ہی کا جادو، اِس کی اَساس کب ہے — پہلے تو لوگ سیکھیں تعدیلِ نعت خوانی
سُن کر سمجھ کر اِس کی تحسین لازمی ہے — یوں ہے بہت ضروری ترتیلِ نعت خوانی

معیارِ نعت گوئی پیشِ نظر رہے گا   تب ہو گی نعت خوانو! تجمیلِ نعت خوانی

اچھا کلام ڈھونڈیں، سیکھیں تلفّظ اِس کا   اہلِ وفا جو چاہیں تحصیلِ نعت خوانی

بند اِس کے آگے باندھو اہلِ وِلا عزیزو!

ہے جلبِ زر جو وجہِ تطویلِ نعت خوانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وابستۂ جاں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے   ہاں لب پہ رواں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

یہ روح کا محور ہے، یہی مصدرِ ایماں   اور مطمحِ جاں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

معراجِ تفکّر ہے تو ہے اوجِ تکلّم   اعزازِ بیاں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

مقبولِ پیمبر بھی تو مقبولِ خُدا بھی   بے وہم و گماں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

قاری ہو جو قرآں کے، کُھلی آنکھ سے دیکھو   تحریر وہاں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

اِثباتِ یقیں کی ہے شروعات یہیں سے   بدلے جو گماں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

اِکرامِ پیمبر ﷺ کی ہے یہ مظہرِ اوّل   اَلطاف نشاں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

اُس جا پہ کرم رب کا ہُوا کرتا ہے دائم   وہ جا کہ جہاں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

میں سایۂ سرکارِ جہاں ﷺ میں ہوں پنَہ گیر   اور وجہِ اماں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

دریائے محبت میں جو ہمراہ ہے میرے   وہ موجِ رواں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

ہے وردِ صلوٰۃ اپنے لیے فرض عبادت   گر بانگِ اَذاں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

محمودؔ مددگار ہماری دو جہاں میں

پنہان و عیاں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک ربطِ لفظ و معنٰی ہے جانِ درود و نعت   تنظیمِ فکر روح و روانِ درود و نعت

ظاہر ہیں اِس سے کج کُلہی کی وجاہتیں   اقلیمِ لفظ میں جو ہے شانِ درود و نعت

جِس میں ہیں رنگ رنگ کے فانوس جلوہ گر   قصرِ شعور و شعر، جہانِ درود و نعت

شانیں عیاں ہیں اِس کی احادیثِ پاک سے
قرآنِ پاک ہے رگِ جانِ درود و نعت

اہلِ وِلا کی آمد و رفت اِس جگہ ہوئی
جب سے جمی ہے اپنی دُکانِ درود و نعت

وہ شخص مصطفی ﷺ کی حفاظت میں آ گیا
جِس کو بھی مِل گئی ہے امانِ درود و نعت

اُلفت کی دھن پہ، لَے پہ عقیدت کی دوستو!
ہے رقصِ عِشق، تاب و توانِ درود و نعت

مقبولِ بارگاہِ حبیبِ خُدا ﷺ ہُوا
سَو سَو ندامتوں میں بیانِ درود و نعت

اِس سے وَرا بیان کی صورت ہی جب نہیں
تو افتخارِ فن ہوئی آنِ درود و نعت

یادِ رسولِ پاک ﷺ سے زخمی ہُوا ہے دِل
اور اشکِ خوں چکاں ہے نشانِ درود و نعت

محمودؔ روزِ حشر تک دیتا رہوں گا مَیں
شعروں کی مسجدوں میں اذانِ درود و نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلِ الأَنفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ

پندرھواں مجموعۂ نعت

سلامِ ارادت

اپریل ۲۰۰۱ء میں یہ کتاب بھی مکتبۂ ایوانِ نعت نے چھاپی۔

انتساب

حضور محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہِ بیکس پناہ میں دل سے سلام کرنے والوں

اور حضوری کی کیفیت میں سلام

پڑھنے والوں کے نام ہے

کتاب میں ۹۲ سلام ہیں۔

آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں اس طرح سلاموں پر مشتمل کوئی مجموعہ سامنے نہیں آیا۔

یوں، یہ مجموعہ بھی اولیت کے اعزاز کا حاصل ہے۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

طَیبہ کی یاد، آنکھ نم آلُود اور سلام — وِردِ درود، لمحۂ مَوجُود اور سلام
محدُود عِلم و فکر ہے، معدُود ہے کلام — لیکن یہ میری قسمتِ مسعود اور سلام
محبوب اور مُحِب کی ملاقات رات ہے — ہو تذکرۂ شاہِد و مشہود اور سلام
طَیبہ رسائی ہے مِرا مطلوب اور درود — مدحِ رسول ﷺ ہے مِرا مقصود اور سلام
پیشِ مَواجہہ جو کھڑے ہوں گناہ گار — پیشانی اُن کی ہو عَرَق آلُود اور سلام
روشن جبیں، درود بہ لب گھر سے چل پڑو — طَیبہ میں چہرہ ہو غُبار آلُود اور سلام

اوجِ مُقدّر اِس کا زمانے پہ کُھل گیا
محمودؔ اور درود ہے، محمودؔ اور سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلامِ اِرادت پہ محمودِؔ احقر کو رب نے اُبھارا — سلامِ اِرادت قبولِ نبی ﷺ ہے، یہ ہاتف پُکارا
سلامِ اِرادت اُنھیں، جِن سے اُلفت ہے بُنیادِ ایماں — سلامِ اِرادت اُنھیں جِن سے بڑھ کر نہیں کوئی پیارا
سلامِ اِرادت سے دُنیا و عُقبیٰ میں اچھائیاں ہیں — سلامِ ارادت یہاں بھی، وہاں بھی ہمارا سہارا
درِ مصطفیٰ ﷺ پر مَیں کرتا رہا ہُوں سلامِ اِرادت — سلامِ اِرادت سے مَیں نے مُقدّر کو اپنے سنْوارا
کرم ہے خُدا کا، کرم ہے نبی ﷺ کا کہ جِس نے بنایا — سلامِ اِرادت، درودِ محبت، مُقدّر ہمارا
صبا لے کے پہنچی بہ حُسنِ مروّت دیارِ نبی ﷺ پر — سلامِ اِرادت، سلامِ عقیدت ہمارا تمھارا

یہ محمودِ عاصی پہ فضلِ خُدا سے ہے لُطفِ پیمبر ﷺ
سلامِ ارادت کی مقبولیت کا مِلا جو اِشارہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ پر فراواں سلامِ اِرادت! — رہے بر زباں، ہاں، سلامِ اِرادت
قلم کا ہے رُجحاں سلامِ اِرادت — لبوں پر بھی چسپاں سلامِ اِرادت
محبت نبی ﷺ کی ہے بُنیادِ ایماں — تو تکمیلِ ایماں سلامِ اِرادت
سرِ شام جُھک جُھک کے گُنبد کی جانب — کرے ماہِ تاباں سلامِ اِرادت

جو پاؤں مَیں ارشادِ حق "سلّمُوا" کا — کہوں زیرِ فرماں سلامِ اِرادت
وضو کرکے اشکوں سے شہرِ نبی ﷺ میں — کہیں میری مِژگاں سلامِ اِرادت
ترے کام آئے گا محمودؔ عاصی!
بہ ہنگامِ میزاں سلامِ اِرادت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پسند آئی خُدا کو جن کی زیبائی، سلام اُن ﷺ پر — رہے سب انبیاء علیہم السلام بھی جِن کے شیدائی، سلام اُن ﷺ پر
وہ تھے وجہِ تماشا بھی، وُہی تھے جلوہ آرا بھی — شبِ معراج میں جو تھے تماشائی، سلام اُن ﷺ پر
بروزِ حشر بھی اُن کے کہے پر فیصلے ہوں گے — وہاں بھی ہے مُسلّم جن کی آقائی، سلام اُن ﷺ پر
مِرے چاروں طرف تھی بھیڑ دُنیا کے علائق کی — جنھوں نے بخش دی ایسے میں تنہائی، سلام اُن ﷺ پر
عوالم جِس قدر ہیں، اُن میں مخلوقات جتنی ہیں — وہ سب ہیں جِن کی رحمت کے تمنّائی، سلام اُن ﷺ پر
ذرا دیکھو، خُدا بھی چاہتا ہے اُن ﷺ کی خُوشنُودی — وہ جن سے اُس کی ہے ایسی شناسائی، سلام اُن ﷺ پر
درود آقا ﷺ پہ جب محمودؔ خُود خالق کا آتا ہے
تو بھیجیں کیوں نہ ہم جیسے تولاّئی سلام اُن ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنھوں نے بُوئے خُلق و اُنس پھیلائی، سلام اُن ﷺ پر — وہ جِن کے دم سے ہے قائم ہر اچھائی سلام اُن ﷺ پر
جہاں کے مُحسنِ اعظم مِرے آقا ﷺ، ہُوئی جن کی — خصوصیّت امانت اور سچّائی، سلام اُن ﷺ پر
وہی، ہر علم و حکمت جِن کے در پر ایستادہ ہے — بھکاری جِن کی چوکھٹ کی ہے دانائی، سلام اُن ﷺ پر
درود اُن پر، قلم بخشا ہے مُجھ کو جِن کی رحمت نے — مِلی ہے جِن سے گُونگے کو بھی گویائی، سلام اُن ﷺ پر
جِنھیں جائز نہیں سجدہ، مگر پھر بھی تصوُّر میں — اُنھی کے در پہ ہے میری جبیں سائی، سلام اُن ﷺ پر
بصیرت بھی عطا فرمودۂ محبوبِ خالق ﷺ ہے — عنایت جِن کی ہے آنکھوں کی بینائی، سلام اُن ﷺ پر
جہاں میں جتنی مخلوقات ہیں محمودؔ، اُن میں ہے
نبی ﷺ کی رحمتوں کی کارفرمائی، سلام اُن ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ادا اِک ایک جن کی رب کو بھی بھائی، سلام اُن ﷺ پر
جہاں کی یُوسُفی جن کی زلیخائی، سلام اُن ﷺ پر

فضائل کو جنھوں نے لائقِ تکریم ٹھہرایا
رذائل کی ہوئی ہے جن سے پسپائی، سلام اُن ﷺ پر

غریبوں اور مسکینوں کو حیثیت مِلی جن سے
ہُوئی ہے سرفگندہ جن سے دارائی، سلام اُن ﷺ پر

وہ اِنسان کی ہو، ایٹم کی ہو، یا اچھائیوں کی ہو
ہے قائم جن کے دم سے ہر توانائی، سلام اُن ﷺ پر

وگرنہ مزرعِ اِنسانیت بنجر تھی مُدت سے
جہاں میں جن کے احساں سے بہار آئی، سلام اُن ﷺ پر

وہی جن کو خُدا نے رُتبۂ محبوبیت بخشا
جنھوں نے اُس سے ہر اک بات منوائی، سلام اُن ﷺ پر

خُدا کے فضل سے محمودؔ کو دُنیا و عقبیٰ میں
کرم جن کا ہُوا وجہِ شکیبائی، سلام اُن ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام آقا ﷺ کی خدمت میں، نہیں جن کا کوئی ثانی
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں، جو ہیں محبوبِ ربّانی

پڑھے نُورِ مہ و خُور جب درود آقا و مولا ﷺ پر
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں کہے انجُم کی تابانی

بہی بخت آدمی ہے، خُوش مُقدّر ہے، جو کہتا ہے
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں بعونِ نُورِ ایمانی

اگر مُشکل کُشائی چاہتے ہو تو کرو لوگو!
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں بہ شکلِ اشک افشانی

یہاں جو پیش کرتا ہے، بفضلِ حق وہ کر لے گا
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں قیامت کو بہ آسانی

مدینے میں پہنچ کر پیش کرنا چاہتا ہُوں مَیں
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں بہ کیفیّاتِ وجدانی

اَٹے گی گردِ طیبہ سے اگر محمودؔ تو جا کر
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں کرے گی میری پیشانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری اِرادتوں کا پیغام بر سلام
اللہ نے جو چاہا کرے گا اثر سلام

شہرِ سلامتی ہے پیمبر ﷺ کا شہرِ پاک
پایا وہاں پہ تا بہ حدودِ نظر سلام

بارانِ اِلتفاتِ نبی ﷺ ہے جواب میں
کرتی ہے اُن کی یاد میں جب چشمِ تر سلام

تاریخ کر رہی ہے حقیقت کو بے نقاب
کرتے تھے جُھک کے اُن ﷺ کو شجر و حجر سلام

جاتی نہیں ہے اِس کی خلِش میرے قلب سے — کرتا ہوں مَیں جو اُن کو کبھی مختصر سلام
جِن کو قبولیت کے شرَف کی نوید ہو — وہ خدمتِ حضور ﷺ میں ہے مُعتبر سلام

محمودؔ ہو قبالۂ جنّت تُجھے عطا
قدمینِ مصطفی ﷺ میں کرے تُو اگر سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسنِ خیال و فکر ہے، حُسنِ نظر سلام — کہتے ہیں لب سلام تو کرتا ہے سر سلام
جاری سَنَد قبول کی ہوتی ہے عرش سے — جب بھی کریں بخدمتِ خیرُ البشر ﷺ سلام
طَیبہ رسائی یُوں مِری آسان ہو گئی — رختِ سفر درود ہے، رختِ سفر سلام
آتا ہے اُس کے واسطے پیغامِ اِستجاب — ہو جذبۂ خلوص سے جو بہرہ ور سلام
ہوتی ہے مُجھ پہ بارشِ الطافِ کبریا — کرتی ہے جب نبی ﷺ کو مِری چشمِ تر سلام
معراج میں ہیں عِشق کی کیفیتیں عجب — کہتا ہے آئنے کو خود آئینہ گر سلام

دولت سرائے آقا و مولا ﷺ پہ ہے رسا
دریوزہ گر رشیدؔ کا دریوزہ گر سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا ہُوں پیشِ سَیّدِ ہر خشک و تر ﷺ سلام — اور چاہتا ہوں، مَیں کروں آٹھوں پہر سلام
آقا حضور، اے شہِ ہر اِنس و جاں ﷺ! درود! — اے وجہِ کائنات، اے خیرُ البشر ﷺ سلام!
بنیادِ اِعتبار ہُوئی آیۂ درود — میری زبانِ شوق پر ہے معتبر سلام
دھڑکن درود کی ہے مِرے بیتِ قلب میں — آئینۂ نگاہ میں ہے مُستتر سلام
وِردِ صلٰوۃ میں ہیں مگن قُدسیانِ عرش — کرتے رہے ہیں آپ ﷺ کو شجر و حجر سلام
”حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ“ میں تو تھا فقط درود — اِس مرتبہ رہا مِرے پیشِ نظر سلام

محمودؔ مُجھ کو ہاتفِ غیبی نے دی صدا
تو بھی حبیبِ خالق و مالک ﷺ کو کر سلام!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ نبی ﷺ ہے مایۂ فکر و نظر سلام
آقا ﷺ کا اِلتفات اُدھر ہے، اِدھر سلام

ابرِ کرم برستا ہے اِس کے جواب میں
رکھتا ہے کچھ عجیب مذاقِ اثر سلام

قسمت پہ اُس کی رشک کریں سارے لوگ، جو
پیشِ مُوَاجہہ کہے شام و سحر سلام

آقا ﷺ سے پائے گا وہ جوابِ سلام بھی
دِل کے عُمق سے جو بھی کرے گا بشر سلام

اُن کا کرم ہے اِتنا زیادہ کہ کم رہیں
کرتا رہوں نبی ﷺ کو جو مَیں عُمر بھر سلام

مُجھ کو رفیق خاں نے دِکھایا تھا رات کو
گنبد کو کر رہا تھا جو جُھک کر قمر سلام

آقا حضور ﷺ کیجیے محمودؔ پر کرم!
کرتا ہے پیش بندۂ افگندہ سر سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتابِ عِشق کا ہے اوّلیں نصاب سلام
جنابِ سرورِ عالم ﷺ کو بے حساب سلام!

درود سے جو اضافے ہیں نیکیوں میں بہت
تو کر رہا ہے گناہوں کا سدِّباب سلام

سلام مُجھ کو کرے جاگ کر مِری قسمت
کبھی کروں جو مَیں اُن ﷺ کو درونِ خواب سلام

ظہورِ نورِ نبُوّت کی بات سنتے ہیں
تو پیش کرتے ہیں خورشید و ماہتاب سلام

کِھلا ہے دیکھ کر نورِ نبیِّ اکرم ﷺ کو
وہ کر رہا ہے سرِ گُلستاں گلاب سلام

ہدیّہ پیش اِدھر سے تو روز ہوتا ہے
جواب اُدھر سے مِلے تو ہو کامیاب سلام

مِری حیات کی محمودؔ ہے یہی خواہش
ببارگاہِ پیمبر ﷺ ہو باریاب سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پگاہ و شب کریں مہتاب و آفتاب سلام
کرے بہ ہر قدم اُٹھ اُٹھ کے موجِ آب سلام

درود اَن گِنت محبوبِ رب ﷺ کی خدمت میں
شفیعِ روزِ قیامت ﷺ کو بے حساب سلام

سلامتی کی نویدیں حضور ﷺ دیتے ہیں
حیات کے لیے ہے درسِ اِنقلاب سلام

مِری اِک ایک مصیبت اِسی سے ٹلتی ہے
کہ ہے اِک نسخۂ اِدفاعِ اِضطراب سلام

رہِ درودِ پیمبر ﷺ پہ روز چلتے ہیں
ہمارے واسطے ہے منزلِ صواب سلام

جبھی تو اِذن مُجھے حاضری کا مِلتا ہے
مِرا ہے طَیبۂ اقدس میں کامیاب سلام

یہ نعت کہتا ہے موضوع کے حوالے سے
کیا رشیدؔ نے اِس بار انتخاب ''سلام''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ نبی ﷺ ہُوا ہے قلم پر رواں سلام
مضموں سلام، اُس کی بھی سُرخیاں سلام

اِس طرح با ادب ہُوں بدربارِ مصطفی ﷺ
نُطق و زباں درود ہے، لفظ و بیاں سلام

ذاتِ صَمَد کو پڑھتے ہی پایا درودِ پاک
اُس بے نشان ذات کا دیکھا نشاں سلام

جبریل علیہ السلام کے پروں کے ذریعے حضور ﷺ کو
معراج کی شب بھیجتا تھا میزباں سلام

مُنکَر نکِیر، دونوں کا لہجہ بدل گیا
سُوجھا مُجھے حضور ﷺ پر جب ناگہاں سلام

پاتا ہے قُدسیوں سے بھی تحسین و آفریں
کرتا ہے دِل سے آپ ﷺ کو جو مدح خواں سلام

محمودؔ ہر اِک فرد ہے ہم میں درود خواں
کرتا ہے روز اِن ﷺ کو مِرا خانداں سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اِک سلام خِواں کا ہُوا قدر داں سلام
عُقدہ کُشائیاں ہیں وہیں، ہے جہاں سلام

جِس کا جواب لُطف و عطا کے سِوا نہیں
میری گزارشات کی ہے داستاں سلام

تم کرنا چاہتے ہو جو تعیینِ حیثیت
نعت و درودِ پاک کے ہے درمیاں سلام

آمادہ کر رہا ہے کرم پر حضور ﷺ کو
رکھتا ہے اپنے ساتھ مِری زاریاں سلام

طوفان جتنے آئیں، ہمیں کچھ خطر نہیں
جب کشتئ حیات کا ہے بادباں سلام

لگتا ہے میرے دِل کو تلاوت کے درمیاں
ہر آیتِ کلامِ خُدا کا بیاں سلام

محمودؔ شعر گو ہُوا دِل کی زبان میں
جذباتِ قلب کا ہُوا ہے ترجماں سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں یُوں گزار سلام
سمجھ کہ نار سے بچنے کو ہے حصار سلام

خموش لب ہیں، بندھے ہاتھ ہیں، جھکا سر ہے
قبول کیجے جہانوں کے تاجدار ﷺ سلام

شمار تیرا نہ کیسے ہو مدح گوؤں میں
شبانہ روز جو تیرا ہُوا شعار سلام

نبی ﷺ کی خدمتِ عالی میں نام لیواؤ!
درود لمحہ بہ لمحہ ہو، بار بار سلام

مدینے رہتا تو ہر بار دیکھ کر روضہ
ادب سے کرتا نبی ﷺ کو یہ خاکسار سلام

گناہگاریوں، ناکردہ کاریوں کے سبب
حضورِ شاہ ﷺ میں ہے شکلِ اعتذار سلام

نبی ﷺ کے شہر میں محمودؔ جا کے تم کرنا
بُروئے سرورِ عالم ﷺ بہ انکسار سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق کے محبوب پیمبر، مِرے سرکار ﷺ سلام
ایک اِک بار میں ہوں آپ کو سو بار سلام

قلب کی لے بھی اِسی دُھن میں مِلی ہوتی ہے
اِس طرح پڑھتے ہیں اپنے لبِ گفتار سلام

اُن ﷺ کی چوکھٹ پہ سلاطینِ زمانہ کا قیام
اُن ﷺ کے گنبد کو کرے گنبدِ دوّار سلام

احتساسات پہ چھایا ہے ہمہ وقت درود
میری تخییل کو ہر روز ہے درکار سلام

اپنے خالق سے جو کچھ کام تجھے لینا ہے
کر درِ سرورِ عالم ﷺ پہ بتکرار سلام

جادۂ شہرِ پیمبر ﷺ کے اِک اِک ذرّے کو
کر رہا ہے مِری تخییل کا رہوار سلام

ایک خاطی کا، جِسے کہتے ہیں سارے محمودؔ
پیش ہے آپ کو اے مالک و مختار ﷺ سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیش کر قلبِ بے قرار سلام
سرورِ دیں ﷺ پہ بے شمار سلام

پیشکاروں کے واسطے ہو گا
باعثِ عزّت و وقار سلام

مت ڈرائیں شدائدِ دُنیا
اردگرد اپنے ہے حصار سلام

رحمت آقا ﷺ کی، گھیر لے گی تجھے
کر کے تُو دیکھ ایک بار سلام

مَیں بھی اور ملائکہ بھی کرتے ہیں — اُن ﷺ کی خدمت میں بار بار سلام
سائے میں ہُوں سلامتی کے مَیں — صبح و شب کر کے اختیار سلام
پیش کرتا ہے آپ ﷺ کا محمودؔ
میرے آقا ﷺ بہ اِنکسار سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسنِ فطرت کا ہے پیام سلام — اُن ﷺ کو کرتے ہیں صبح و شام سلام
خدمتِ سرورِ دو عالم ﷺ میں — پیش کرتے ہیں ہم غلام سلام
میرے ہونٹوں پہ ہے درود، درود — اور مِری سوچ ہے سلام سلام
مُجھ پہ آقا ﷺ کا ہے کرم پیہم — روز و شب ہے جو میرا کام سلام
اُن کی شفقت ہے اِستجاب اِس کا — میری اُلفت کا اِلتزام سلام
گُنبدِ سبز کی طرف دیکھو — کر رہا ہے مہِ تمام سلام
حشر کے دن رشیدؔ عاصی کو
کر گیا فائز المرام سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یکتا ہیں ایسے، کرتی ہیں یکتائیاں سلام — آقا ﷺ کو کر رہی ہیں جبیں سائیاں سلام
اُن کے سبب مِلی ہیں تو کیونکر نہ پھر کریں — آقا حضور ﷺ کو بھی آقائیاں سلام
کیسے کریں نہ خلوتِ ثور و حِرا کو بھی — سب جَلوتوں کی انجُمن آرائیاں سلام
کہتی ہیں روز ایک حسین و جمیل کو — حُسن و جمالِ ذات کی رعنائیاں سلام
پرواز بس ہو، سِدرہ سے آگے نہ جا سکیں — معراج کو کریں فلک پیمائیاں سلام
کرتی رہیں گی حشر کے دِن تک حضور ﷺ کو — دانشورانِ دہر کی دانائیاں سلام
محمودؔ پڑھتی جائیں گی میرے حضور ﷺ پر
تنہائیاں درود، بزم آرائیاں سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زیرِ کرم نبی ﷺ کے ہیں، کرتے ہیں ہم سلام — ہر روز لب پہ رہتا ہے، رب کی قسم! سلام

دِن اپنا سارا خُرّمیوں میں بسر ہُوا — جس دِن کِیا ہے پیش اُنھیں صبح دم سلام

جب اِس سے اُن کی نظرِ کرم مُجھ پہ بڑھ گئی — کیوں کم پڑھوں درود، کروں کیوں مَیں کم سلام

کرتا رہا گزارشِ اَحوالِ واقعی — پڑھتے ہوئے مَوَاجِہَہ میں سر بخم سلام

شہرِ نبیؐ پاک ﷺ میں جب سے رسا ہوئے — کرنے لگا ہمیں اُسی دِن سے اِرم سلام

اِرقامِ نعتِ پاک سے پہلے بصد خلوص — کرتا ہے سر جُھکا کے ہمارا قلم سلام

شرفِ قبول پائیں گے محمودؔ لازماً
ہم نے جو شاعری میں کیے ہیں رقم سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فریاد رس وہی ہے، وہی داد رس سلام — مَیں خدمتِ نبی ﷺ میں جو کرتا ہوں بس سلام

کرتے رہے حضور ﷺ کو جِنّ و بشر کے ساتھ — شجر و حَجر سلام اور مور و مگس سلام

جِس وقت نام آتا ہے آقا ﷺ کا سامنے — کہتا ہے مومنوں کا ہر تارِ نَفس سلام

آقا ﷺ کی بارگاہ میں اہلِ وِلا کریں — ہر ہر نَفَس سلام تو سو سو بَرَس سلام

رب نے جو چاہا، اور مَیں زندہ رہا اگر — طیبَہ میں جا کے خود کروں گا ہر برس سلام

آقا ﷺ کے دم سے آمد و رفتِ نفس ہوئی — تو اِن کو پیش کرتا ہے شورِ نفس سلام

جب تک نہ ہو گا بخششِ محمودؔ کا یقیں
ہو گا نہ روزِ حشر ذرا ٹَس سے مَس سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتے ہیں یوں نبی ﷺ کو ہمہ وقت لب سلام — محشر میں رُستگاریوں کا ہے سبب سلام

میری سعادتوں کے بہت باب کُھل گئے — کیا وِردِ لب درود ہے، کیا وِردِ لب سلام

سارے درود خواں ہیں تولاّئی آپ ﷺ کے — کرتے ہیں در پہ آپ ﷺ کے خُدّام سب سلام

آقا حضور ﷺ کی جو ہیں مُجھ پر عنایتیں — حُسنِ طلب سلام ہے، وجہِ طرب سلام

خِوش بختیاں جو ہاتھ مِرا تھام کر چلیں — ہر روز و شب درود ہو، ہر روز و شب سلام
حیراں وفورِ رشک سے سب آدمی ہوئے — محشر میں آیا عاصیوں کے کام جب سلام

محمودؔ تیرے لب ہیں کیا، تیرا قلم ہے کیا
سرکار ﷺ کو تو بھیجتا رہتا ہے رب سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے زبانِ قلب سے جب بھی کہا سلام — وہ خدمتِ نبی ﷺ میں نہیں نارسا سلام
پہلی نظر جُونہی درِ سرکار ﷺ پر پڑی — خاموشیوں کی لَے میں تھی میری صدا سلام
مجھ سے مِرے مشاغل و اَوراد کا نہ پوچھ! — صَلوٰات ہے وظیفہ مِرا، مشغلہ سلام
وِجدان نے کہا ہے کہ وہ مُستجاب ہے — میری زبان پہ ہے جو بہ ذوقِ ثنا سلام
کرتا رہے گا، سال میں اِک بار ہی سہی — طیبہ میں جا کے یہ دلِ صبر آزما سلام
اَلطاف و فضلِ خالق و مالک سے ہو گیا — آقا ﷺ کی بارگاہِ کرم میں رسا سلام

رُتبہ نبی ﷺ کا دیکھ، پھر اپنی بساط دیکھ
محمودؔ سوچ، کیا ہے تُو، اور کیا ترا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی بارگاہ میں بے انتہا سلام — دِلوائے گا وہاں سے مُجھے اِعتنا سلام
اربابِ عشق پڑھتے ہی پائے درودِ پاک — ہر صبح و شام کرتے ہیں اہلِ وفا سلام
دربارِ مصطفی ﷺ پہ اُسی دم رَسا ہُوا — جب توسنِ خیال مِرا لے گیا سلام
"لا ترفعُوا" کے حکم کے باعِث تھا زیرِ لب — پیشِ نبّیٔ پاک ﷺ جو ہم نے پڑھا سلام
بھیجا درود سرورِ دیں ﷺ پر تو ساتھ ہی — میں نے پڑھا، لکھّا تو کہا اور کِیا سلام
دِل میں یہی دُعا ہے، یہی لب پہ اِلتجا — "کر لے قبول شہرِ حبیبِ خُدا ﷺ سلام"

محمودؔ دِل نے پیش کیا ہے حضور ﷺ کو
آنکھوں کے راستے سے دُرِ بے بہا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذوقِ رجا کے ساتھ جو میرا گیا سلام
تو ہو گیا دیارِ نبی ﷺ میں رسا سلام

بول اُس کے میرے لب سے برآمد ہُوئے جونہی
آقا ﷺ کی رحمتوں سے ہُوا آشنا سلام

دُنیائے دُوں کے سارے علائق کے باوجود
روزِ نشور تک ہے مِرا آسرا سلام

ہوتے ہی یہ قبول سنْورتے ہیں سارے کام
ہے میری عرضداشتوں کا ماجرا سلام

محسوس یُوں ہُوا کہ مُلا ہے جواب بھی
قدموں میں دست بستہ جو میں نے کہا سلام

اے عازمینِ شہرِ پیمبر ﷺ دھیان سے!
پہلے پہنچ کے طیبہ میں کرنا ادا سلام

محمودؔ کے مقام پر آقا ﷺ کو دیکھ کر
کرنے لگا رشیدؔ وہیں برملا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کو بھیجتا ہے گرچہ خُود اِلٰہ سلام
قبول میرا بھی کرتے ہیں دیں پناہ ﷺ سلام

حضورِ سرورِ کونین پیش کرتے رہو
بوقت شام درود اور دمِ پگاہ سلام

حضور ﷺ ردّ نہیں کرتے ہیں چاہتوں کو کبھی
کرے نہ کیوں مِرے آقا ﷺ کو میری چاہ سلام

سمجھ نہ پائے بشر جب مقامِ آقا ﷺ کو
بہ عجزِ فہم کرے پیشِ بارگاہ سلام

اثر ہے قُبّۂ سرکار ﷺ کی جلالت کا
کہ اِس کو کرتی ہے پہلے مِری نگاہ سلام

مُجھے حضور ﷺ کی تسلیم ہے جو چارہ گری
یہ کیا کہ مَیں بھی کروں اُن کو گاہ گاہ سلام

کریں گے، دیکھنا محمودؔ، حشر میں اُن ﷺ کو
تمام اُمتّوں کے سارے سربراہ سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدت کا مِری مظہر سلام آقا و مولا ﷺ پر
سلام آقا و مولا ﷺ پر، سلام آقا و مولا ﷺ پر

بُلند آہنگ جلوت میں، محافل میں کُھلے بندوں
ادا کرتا ہوں بڑھ چڑھ کر، سلام آقا و مولا ﷺ پر

وگرنہ معصیت کاری مُجھے تو لے ہی ڈوبی تھی
قیامت میں ہُوا یاور، سلام آقا و مولا ﷺ پر

عنایت کا، کرم کا اُن ﷺ کے، ہے اِتنا یقیں مجھ کو
عطا فرمائیں گے چادر، سلام آقا و مولا ﷺ پر

نچھاور کرتے ہیں آقا ﷺ کے دَر پر روشنی اپنی — مَہ و انجُم، شہِ خاور، سلام آقا و مولا ﷺ پر
عِبادت میں سرِ فہرست اُس کو مَیں سمجھتا ہُوں — مِری اُلفت کا ہے مظہر، سلام آقا و مولا ﷺ پر
کرم کا ہاتھ رکھ دیں گے سرِ محمودؔ پر وہ بھی
پڑھے گا دِل سے جب اَحقر سلام آقا و مولا ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو محبوبِ داور ہیں — سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو ہم سب کے یاور ہیں
وہی رب کے پیمبر ﷺ ہیں، وہی خالِق کے مظہر ہیں — سلام آقا و مولا ﷺ پر، جو حق کا پیش منظر ہیں
درود آقا و مولا ﷺ پر کہ جِن کا خُلق ہے اعلیٰ — سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو شفقت سراسر ہیں
زمانے میں بہت سے انبیاء و اصفیاؑ آئے — سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو اُن سب سے بہتر ہیں
برائے جملہ موجوداتِ ہر عالم باذنِ حق — سلام آقا و مولا ﷺ پر جو رحمت کا پیکر ہیں
شَفاعت گر، مددگار و مُعین و ناصر و یاوَر — سلام آقا و مولا ﷺ پر، جو ہم پر لُطف گُستر ہیں
عَطَش کا ہم کو محشر میں نہیں محمودؔ کچھ خدشہ
سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو ساقئ کوثر ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے حبیب ﷺ پر جو اُتارا سلام کو — رکھتے ہیں مومنین بھی پیارا سلام کو
پڑھتے ہوئے درود چمکتا ہے آفتاب — آنکھیں جھپکتا دیکھ ستارہ سلام کو
لاہور کے قیام میں بھی ہم نے آنکھ میں — طَیبہ کا سارا نقش اُتارا سلام کو
تعمیلِ حکم کرتے ہیں، یہ فخر ہے ہمیں — پاتے ہیں روز حق سے اِشارہ سلام کو
لاتے ہیں شہرِ پاکِ نبی ﷺ کو خیال میں — جی چاہتا ہے جب بھی ہمارا سلام کو
طیبَہ میں یا درود کو ہم سر بخم ہوئے — یا ہم نے ہاتھ در پہ پسارا سلام کو
پیشِ حضور ﷺ کیفیتِ اُنس میں رشیدؔ
تیّار ہو رہا ہُوں دوبارہ سلام کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موقع جو دیں حضور ﷺ ذرا سا سلام کو — بدلُوں بشکلِ عرضِ تمنّا سلام کو
آقا ﷺ کا جب ظہور ہُوا، سر کے بَل گرے — لات و منات اور وُد و عُزّیٰ سلام کو
پڑھتی ہے آنکھیں میچ کر شب جو درودِ پاک — دیکھا لپکتا دِن کا اُجالا سلام کو
دستِ نبی ﷺ سے تھپکی مِلی ہے بفضلہٖ — جِس وقت مَیں نے ہاتھ اُٹھایا سلام کو
معراج میں حضور ﷺ کے تھے منتظر کھڑے — سب ساکنانِ عالمِ بالا سلام کو
خالق نہ دے گا اُس کو نویدِ سلامتی — طَیبہ میں جِس کا ہاتھ نہ اُٹھا سلام کو

انچاس سال دُوریٔ شہرِ رسول ﷺ میں
کیا کیا دلِ رشیدؔ نہ تڑپا سلام کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیں گے قبولیت مِرے آقا ﷺ سلام کو — آئے بہ دل اگر کوئی شیدا سلام کو
کیفیّتیں حضوریٔ سرکار ﷺ کی مِلیں — پیشِ نبی ﷺ گیا ہُوں جو تنہا سلام کو
بارہ برس سے، فضلِ رسول کریم ﷺ سے — ہر سال جا رہا ہُوں مَیں طَیبہ سلام کو
جیسے ہی میں پہنچتا ہوں شہرِ حضور ﷺ میں — جاتا ہوں یارو باوُضو سیدھا سلام کو
جس پر رکوع کا نہ گماں تک کسی کو ہو — جُھکتا درِ نبی ﷺ پہ ہوں اِتنا سلام کو
ہر مرتبہ مَوَاجَہہ میں جب رَسا ہُوا — بے تاب دیکھی مَیں نے تو دُنیا سلام کو

محمودؔ پہنچا مَیں جونہی روضے کے سامنے
ماتھے پہ آیا دستِ تمنّا سلام کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسی خُدا نے دی ہے فضیلت سلام کو — حُبِّ نبی ﷺ کی کر دیا حُجّت سلام کو
وہ آ گیا جو حشر میں اُن ﷺ کا درود خواں — آگے بڑھی، وہ دیکھ لو، جنّت سلام کو
وہ آیتِ درود کے آخر سے ہے عیاں — اللہ نے جو دی ہے فضیلت سلام کو
کیسا یہ مُجھ پہ فضل ہے ربِّ قدیر کا — طَیبہ میں جا رہا ہوں بہ عُجلت سلام کو

مصروفیت بھی مُجھ کو عطا کم نہیں ہوئی
پھر بھی خُدا نے دی ہے فراغت سلام کو

قدمین میں حضور ﷺ کے، پیشِ مُواجہہ
ہے دست بستہ آپ ﷺ کی اُمت سلام کو

محمودؔ کو تو سال میں دو ایک مرتبہ
قدموں میں آنے دیجیے حضرت ﷺ سلام کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاعر کھڑا ہے، شاہِ زمن ﷺ کے سلام کو
کر لیں قبول وہ جو سُخن کے سلام کو

جُھکتا ہے آفتابِ سرِ شام بے گماں
طَیبہ کی خاکِ نُور فگن کے سلام کو

ہر ذرّۂ مدینۂ محبوبِ کبریا ﷺ
لے لے گلاب و سرْو و سمن کے سلام کو

جب چاہو، مُجھ کو طَیبۂ اقدس میں لے چلو
تیّار ہوں مَیں شاہِ زمن ﷺ کے سلام کو

سب اُمّتیں کھڑی نظر آئیں گی حشر میں
الطاف ہائے سایہ فگن کے سلام کو

وقتِ صباح طَیبہ کو اُٹھی نگاہِ مہر
ذرّے سے اُٹھنے والی کرن کے سلام کو

محمودؔ قبلہ تیرا جو طَیبہ کو راست ہے
اربابِ ذوق آئیں گے فن کے سلام کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کو جب دِلِ محزُوں سلام کہتا ہے
ہر ایک شعر کا مضموں سلام کہتا ہے

ہر اِک غزل ہے مُؤدّب کھڑی ہوئی آگے
ہر ایک مصرعِ موزوں سلام کہتا ہے

جو عکسِ روضۂ سرکار ﷺ دیکھ لیتا ہوں
تو میری آنکھ کا جیحوں سلام کہتا ہے

نبی ﷺ کے شہرِ مقدّس کی سمت جُھک جُھک کر
وہ دیکھو، گُنبدِ گردوں سلام کہتا ہے

جسے حضور ﷺ مدینے میں خُود بُلا بھیجیں
وہ زیرِ ظلِّ ہُما یُوں سلام کہتا ہے

جواب میرا ہے یہ، ’’اپنی بہتری کے لیے‘‘
جو پوچھتا ہے کوئی، ’’کیوں سلام کہتا ہے؟‘‘

غلام زادۂ سرکارِ دو جہاں ﷺ محمودؔ
زبانِ عجز سے موزوں سلام کہتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں مِدحتوں کا سَبَق خواں سلام کہتا ہوں ۔۔۔ بزیرِ پرچمِ حسّان ؓ سلام کہتا ہوں
حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں ﷺ کی خدمت میں ۔۔۔ یہی ہے کارِ نمایاں، سلام کہتا ہوں
یہ مُجھ پہ میرے تصوّر کا طُرفہ احساں ہے ۔۔۔ پکڑ کے آپ ﷺ کا داماں سلام کہتا ہوں
رفُو کا آپ نبی ﷺ اِہتمام کرتے ہیں ۔۔۔ جو مَیں بہ چاکِ گریباں سلام کہتا ہوں
بس اِک خریطۂ بخشش مِری ضرورت ہے ۔۔۔ اِسی لیے بہ دل و جاں سلام کہتا ہوں
یہ افتخار بہت ہے، نبی ﷺ کی خدمت میں ۔۔۔ درود پڑھتا ہوں، ہاں ہاں، سلام کہتا ہوں

خُدا کی نعمتِ عُظمیٰ حضور ﷺ ہیں محمودؔ
مَیں پڑھ کے سُورۂ رحماں، سلام کہتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ کو جو عقِیدت سلام کہتی ہے ۔۔۔ زِ رُوئے حکمتِ حُجّت سلام کہتی ہے
درود پڑھتی ہے حسّان ؓ کی ثنا گوئی ۔۔۔ تو بنِ زُبیر ؓ کی مِدحت سلام کہتی ہے
نبی ﷺ کو رب کی جو محبوبیت مِلی، اِس کو ۔۔۔ شبِ عروج کی قُربت سلام کہتی ہے
حضور ﷺ کی جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں جلوتیں تھیں، اُنھیں ۔۔۔ حِرا و ثور کی خلوت سلام کہتی ہے
مدیحِ پاک ہے جاری لبِ امانت پر ۔۔۔ مِرے نبی ﷺ کو صداقت سلام کہتی ہے
نبی ﷺ کے شہر کی آب و ہوائے اقدس کو ۔۔۔ مِری حضوری کی حسرت سلام کہتی ہے

درود خواں جو ہُوں محمودؔ اپنے آقا ﷺ کا
تو مُجھ کو میری فراست سلام کہتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کے فیض ہائے اَتم کو سلام ہو ۔۔۔ یوں دوستو! خُدا کے کرم کو سلام ہو
وابستہ ہیں جو حسرتیں اپنے کریم ﷺ سے ۔۔۔ اُن کے وجود، اُن کے عدم کو سلام ہو
نظرِ کرم حضور ﷺ کی مطلوب ہے اگر ۔۔۔ طَیبہ کو، رشکِ باغِ اِرم کو سلام ہو
جو دیکھتے ہی گُنبدِ سرکار ﷺ کو جُھکے ۔۔۔ اُس سر کو ہو سلام اور خم کو سلام ہو

خواہش جو ہے کہ تُم کو مِلیں سرفرازیاں   میرے نبی ﷺ کے نقشِ قدم کو سلام ہو
اعزاز دفنِ طَیبہٗ اَقدس کا گر مِلے   کیسے ملائکہ کا نہ ہم کو سلام ہو
شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں مِل جائے جو ہمیں
محمودؔ اُس ہَوائے عدم کو سلام ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ ربّ ہر دو جہاں ﷺ کو سلام ہو   وہ جلوہ گر جہاں ہیں، وہاں کو سلام ہو
جِن کا صحابہ رضی اللہ عنہم کرتے رہے ہیں مظاہرہ   ایسی محبّتوں کے بیاں کو سلام ہو
مثلِ بلال رضی اللہ عنہ جس میں ہو اُلفت رسول ﷺ کی   اُس پُرخلوص بانگِ اذاں کو سلام ہو
ہوتا ہے جو بھی رحمتِ آقا ﷺ سے مستفید   اُس ہر جہاں، ورائے جہاں کو سلام ہو
منزل جسے مدینہٗ سرکار ﷺ کی مِلے   مومن کی ایسی عمرِ رواں کو سلام ہو
جِس سے عیاں ہو اُلفتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ   اس فکرؔ، ایسے لفظ و بیاں کو سلام ہو
رہتا ہے جس پہ وردِ درودِ رسولِ پاک ﷺ
محمودؔ میرا اپنی زباں کو سلام ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے شک ولی کا آپ کو پیارا سلام ہو   عاصی کا بھی حضور ﷺ گوارا سلام ہو
کرتا ہوں مَیں خُدا سے یہی ایک اِلتجا   محشر کے روز میرا سہارا سلام ہو
قرآں کا حکم پڑھ کے جو پڑھتے ہو تم درود   آخر میں کیا نہیں ہے اشارہ، سلام ہو
لے جائیں تم کو ہاتھ پکڑ کر بہشت میں   یارو! اگر قبول تمھارا سلام ہو
کیونکر نہ رشک سے ہمیں دیکھیں مَلک، جونہی   مقبولِ بارگاہ ہمارا سلام ہو
کیا بات اُس کے اوجِ مقدّر کی، دوستو!   طَیبہ میں جِس کا پیش دوبارہ سلام ہو
محبوبِ ربّ ہر دو جہاں ﷺ کو بروزِ حشر
محمودؔ دیکھتے ہی پُکارا ”سلام ہو!“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

السّلام اے منبعِ حقّ و صداقت ﷺ السّلام / فخرِ انساں، اعتبارِ آدمیّت ﷺ السّلام
کاشفِ اَسرارِ توحید و رسالت ﷺ السّلام / نُورِ حق، اے مظہرِ اَنوارِ قدرت ﷺ السّلام
آپ ﷺ کے بعد اب نبی کوئی نہ آئے گا کبھی / السّلام اے خاتمِ کارِ رسالت ﷺ السّلام
آپ ﷺ سے اِن سب مقاماتِ علُو کی عظمتیں / لامکاں کی، عرش کی، کعبے کی زینت السّلام
آپ ﷺ کے دم سے پھلی پھُولی ہے کھیتی خُلق کی / مزرعِ بے آب پر بارانِ رحمت! السّلام
یہ شبِ اِسرا کی ہے آقا ﷺ خصوصیّت بڑی / آپ ﷺ نے فرمائی نبیوںؑ کی اِمامت، السّلام
خواجۂ لولاک، وجہِ عالمِ ایجاد آپ ﷺ
آپؐ کی خِلقت سے ہے ہر شے کی خِلقت، السّلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ ہو عافیت و غم میں سلامِ احقر / خدمتِ سرورِ عالَم ﷺ میں سلامِ احقر
غیر ممکن تو نہیں ہے کہ جگہ پا جائے / اہلِ اِخلاص کے دم دم سے سلامِ احقر
مدحِ آقا ﷺ کی کیاری میں نظر آتا ہے / گُل ہے وہ گُلشنِ عالَم میں سلامِ احقر
بات ہے سرورِ عالم ﷺ کے نظر پڑنے کی / ہو گا مقبول کوئی دم میں سلامِ احقر
سر جُھکائے جو کھڑا ہوں تو نبی ﷺ جانتے ہیں / جو ہے گردن کے ہر اِک خم میں سلامِ احقر
ہیبتِ در کے تصوُّر سے یہ لرزیدہ ہے / جو ہے اِس دیدۂ پُرنم میں سلامِ احقر
ہو گی محمودؔ مدینے میں رسائی اِس کی
آج ہے اِس طرح دم خم میں سلامِ احقر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلامِ احقر نبیِّ برحق ﷺ پہ، حق نشاں پر / سلامِ احقر خالقِ کُل کے رازداں پر
کہ جو خُدائے اَحَد کے واحِد مزاج داں ہیں / سلامِ احقر اُنھی حقیقت کے ترجماں پر
کہ جن کو اُس نے بنا کے بھیجا جہاں میں رحمت / سلامِ احقر، حبیبِ خلّاقِ ہر جہاں ﷺ پر
کہ جس سے دُنیا تمتُّع کرتی رہے گی حاصِل / سلامِ احقر حضور ﷺ کے فیضِ جاوِداں پر

کہ جس جگہ حاضری کی خواہش ہے سب کے دِل میں — سلامِ احقر نبیؐ اکرم ﷺ کے آستاں پر
کہ میرے آقا ﷺ ہیں جس جگہ پر قیام فرما — سلامِ احقر سوائے شہرِ نبی ﷺ کہاں پر
کہ جان لینا یا جان دینا ہے کھیل اُس کا
سلامِ احقر نبی ﷺ کی حُرمت کے پاسباں پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری حیات کو مِل جائے گا بقا کا سلام — قبول ہو جو کبھی قلبِ مبتلا کا سلام
کرم خُدا کا بنے سائباں تو ہوتا ہے — رسا بخدمتِ سرکارِ دیں ﷺ گدا کا سلام
سلامِ ما و شُما کی اُنھیں ضرورت کیا — جنھیں پہنچتا ہے ہر وقت کبریا کا سلام
عموماً اُن ﷺ کو بلا واسطہ پہنچتا تھا — کبھی کبھی مَلَک لاتا رہا خُدا کا سلام
جو طالحین بقولِ نبی ﷺ، نبی ﷺ کے ہیں — تو اُن کو کیوں نہ ہو اربابِ اِتّقا کا سلام
وفا ہے یہ کہ ہم اَحکام پر چلیں اُن کے — پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ ہے وفا کا سلام
پہنچ کے پیش ہُوا، پا گیا قبولیت
درِ حضور ﷺ پہ محمودِ بے نوا کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بروزِ عہد جو تھا اُن ﷺ کو انبیاؑ کا سلام — وہی تھا اصل میں اللہ کی رِضا کا سلام
یہ روزمرّہ کی باتیں ہیں، اِنکشاف نہیں — نبیؐ پاک ﷺ کو مِلتا ہے کبریا کا سلام
جواب طَیبہ میں دوں اور شکریہ بھی کہوں — کبھی مِلے جو وہاں پر مُجھے قضا کا سلام
سلامِ معصیت کاراں قبول ہے بے شک — قبول ہو کہ نہ ہو دَر پہ پارسا کا سلام
اُسی کے ساتھ مِرا بھی سلام جاتا تھا — قبول آپ ﷺ جو کرتے رہے صبا کا سلام
ہدیّہ پیش ہے پیشِ حضور ﷺ شعروں کا — ہر اِک ردیف کا، ہر ایک قافیہ کا سلام
سرِ رشیدؔ کی عظمت کا کیا ٹھکانا ہے
مِلا مدینے کے ذرّاتِ خُوشنُما کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہے جو میری حسرتِ دیدار کا سلام — سرکار ﷺ جانتے ہیں کہ ہے پیار کا سلام
آٹھوں پہر ببارگہِ حضرتِ رسول ﷺ — اَبرار کا درود ہے، اَخیار کا سلام
اُس رات پہنچا رب سے نبی ﷺ کو حطیم میں — ''اِسرا'' میں جو نہاں تھے، اُن اَسرار کا سلام
کہتا ہوں بعدِ مدحتِ سرکار ﷺ شکریہ — کرتا ہوں پہلے رُخصتِ اِظہار کا سلام
تعداد میں ہیں بانوے نعتیں سلام کی — رکھتا ہے خوب نسبتیں اشعار کا سلام
ہوتا ہے پیشِ سَیّدِ و سردارِ کائنات ﷺ — طیبہ پہنچتے ہی دلِ سرشار کا سلام

محمودؔ ہے فروتنی سرکار ﷺ کو پسند
زیرِ نظر ہے عجز کے اِقرار کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کو میری حسرتِ اِظہار کا سلام — اَفکار کا درود ہو، اَشعار کا سلام
رب کا سلام صُبح و مسا ہے حضور ﷺ کو — ہر وقت رب کو احمدِ مُختار ﷺ کا سلام
کرتا ہوں پیش روز بدرگاہِ مصطفی ﷺ — دِل کی زباں کا، لبِ گفتار کا سلام
محبوب ﷺ جا رہے تھے جو وصلِ حبیب کو — اِس چال کو تھا تیزیٔ رفتار کا سلام
جو کہ رہا ہوں، اِس میں ہیں کج مج بیانیاں — لاؤں کہاں سے آپ ﷺ کے معیار کا سلام
جب تک نہ ہو حضُوریٔ آقا ﷺ کی کیفیت — فی الواقعہ ہے بے طرح بیکار کا سلام

آ جائے کاش سرورِ حق ﷺ کی نگاہ میں
محمودؔ میری دیدۂ بیدار کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی بارگاہ میں اشعار کا سلام — جذبِ دِل و نظر، لبِ اِظہار کا سلام
عصیاں شعار کی بھی عِقیدت قبول ہو — آقا ﷺ قبول ہے اگر اَبرار کا سلام
دِن رات اپنے آقا و مولا ﷺ کو پیش ہے — خورشید و ماہ، ثابت و سیّار کا سلام
مصروف اِس میں سالک و مجذُوب سب ہوئے — بے خود کا بھی سلام ہے، ہُشیار کا سلام

تعمیلِ حکم بھی رہے مدحِ نبی ﷺ کے ساتھ — اَفکار کا سلام ہو، کِردار کا سلام
یُوں ہے مرا سلام پذیرا جناب میں — آیا مُجھے جواب میں سرکار ﷺ کا سلام
محمودؔ سوچ! تیری تو قسمت سنور گئی
مقبول ہو گیا اگر اِک بار کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا و مولا ﷺ کو سب مدحت سراؤں کا سلام — عاصیوں کا، عامیوں کا، پارساؤں کا سلام
سرور و سرکارِ ہر عالم ﷺ کے سب آثار کو — قُدرتِ کامل کے سارے آشناؤں کا سلام
جب برآمد گوہرِ صَلوٰات آنکھوں سے ہُوا — پایا رحمت اور سکینت کی گھٹاؤں کا سلام
لے کے آیا، دیکھ، اَلطاف زا کیفیتیں — اُن ﷺ کی چوکھٹ پر غلاموں کی صداؤں کا سلام
جو نہ پڑھتے تھے درودِ پاک، پائیں گے سزا — جب مِلے گا ہم کو محشر میں جزاؤں کا سلام
دیکھ، مقبولِ خُدا و مصطفی ﷺ کیسا ہُوا — پیشِ ''محرابِ تہجّد'' جُبّہ ساؤں کا سلام
لے گئی محمودؔ مغرب کی طرف جاتی ہَوا
خاکِ طیبہ کو محبت کا، وفاؤں کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درحقیقت مُذنبوں، عِصیاں شعاروں کا سلام — ہے نبی ﷺ کو درگزر کے خواستگاروں کا سلام
بے بضاعت، بے عمل لوگوں پہ بھی نظرِ کرم! — ہو قبول آقا ﷺ اگر طاعت گزاروں کا سلام
دُوریٔ لاہور سے شہرِ پیمبر ﷺ کو چلا — بے بسوں، بے اختیاروں، سوگواروں کا سلام
بارگاہِ شافعِ عِصیاں شعاراں ﷺ تک گیا — اپنے کردار و عمل پر شرمساروں کا سلام
از رہِ اُمّت نوازی، از رہِ لُطف و کرم — لیجیے سرکارِ والا ﷺ بے قراروں کا سلام
ابرِ رحمت آئے گا طیبہ سے، کر دے گا نہال — پائے گا مقبولیت جب اشکباروں کا سلام
اُس کی شادابی سے ہیں محمودؔ سب شادابیاں
گنبدِ اَخضر کو دُنیا کی بہاروں کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیجیے مقبول محمودِ سخن ور کا سلام
باہر آیا ہے مِرے سرکار ﷺ اندر کا سلام

ہر طرف سے مَیں حصارِ عافیت میں آ گیا
جب بھی لکھا ہے حبیبِ ربِّ اکبر ﷺ کا سلام

آقا و مولا ﷺ کو ساری کائناتوں کا درود
اور ہو شہرِ نبی ﷺ کو ہفت کشور کا سلام

یادِ طَیبہ کی اگر دِل پر پرافشانی ہوئی
پھُوٹ نکلا آنکھ کے ہر ایک گوہر کا سلام

روز و شب پاتے ہیں زائرِ مصطفی ﷺ کے شہر میں
ماہِ انور کا درود اور شاہِ خاور کا سلام

پیاس مُجھ کو کیوں لگے گی حشر کے ہنگام میں
لب پہ جب ہو گا قسیمِ آبِ کوثر ﷺ کا سلام

میرے آقا ﷺ اِس پہ اِک نظرِ کرم فرمایئے
لیجیے محمودِ احقر، پدرِ اخترؔ کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ حضور ﷺ ہے مِرے اَحوال کا سلام
تفصیلِ عرضداشت کے اِجمال کا سلام

میرے حضور ﷺ کو سرِ گنبد قبول ہو
سارے جہاں کی شوکت و اجلال کا سلام

پیغامِ عید لا رہا ہے سب کے واسطے
آقا حضور ﷺ کو مہِ شوّال کا سلام

بیکس پناہ میرے نبی ﷺ کی ہے بارگاہ
جِس میں ہے پیش میرے مہ و سال کا سلام

محبوبِ کبریا ﷺ سرِ میزاں کھڑے ہوئے
سُن لیں گے میرے نامۂ اعمال کا سلام

اِس باب میں ہے فکر و عمل کی یگانگت
جو قال کا سلام ہے، وہ حال کا سلام

محمودؔ کو ہیں یاد سب ناکردہ کاریاں
آقا حضور ﷺ لیجے بد اعمال کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ لیجے بندۂ بے دام کا سلام
جو ہے صباح دم کا، سرِ شام کا سلام

طَیبہ کو کیا مُرورِ زمانہ سے ہو خطر
مِلتا ہے اِس کو گردشِ ایّام کا سلام

کرتا ہوں پیش شعر کی ڈالی کی شکل میں
تسلیم سب کو ہے کہ یہ ہے کام کا سلام

تم دیکھنا کہ خدمتِ آقا ﷺ میں پیش ہے
ہنگامِ روزِ حشر سب اَقوام کا سلام

دِل سے سلام، دِل سے درودِ رسول ﷺ ہو	کیا فائدہ جو پیش کرو نام کا سلام
زیرِ نظر کتاب میں ہیئت غزل کی ہے	لیکن ہے اِس میں بانوے اَقسام کا سلام

محمودؔ دست بستہ کھڑا ہے بمع عیال
آقا حضور ﷺ لیجئے خُدّام کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے کارِ رسالت پر	سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی ختمِ نُبوّت پر
بہ حُسنِ رحمتٌ للعالمیں جو ہوئی قائم	سلام اللہ کے محبوبِ اکرم ﷺ کی حکومت پر
بوقتِ رویتِ باری نہ اُن ﷺ کی آنکھ تک جھپکی	سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے حُسنِ بصارت پر
جہاں میں روشنی ہر چار جانب جِس سے پھیلی ہے	سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے نُورِ شریعت پر
ہُوئیں سیراب جِس سے کائناتیں ساری خالق کی	سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی بارانِ رحمت پر
بَراء ت جِس سے ہو گی معصیت کاروں کی محشر میں	سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی برحق شفاعت پر

کمی کا جِس میں حکم اللہ نے محمودؔ فرمایا
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے شوقِ عبادت پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ ہے جو خواہشِ چادر، سلام کر	جا کر بُروئے گُنبدِ اَخضر، سلام کر
آقا ﷺ کی رحمتوں کی تُجھے ہے طلب اگر	ہر پل درود بھیج تو اُن ﷺ پر، سلام کر
خواہش جو ہے کہ روزِ قیامت ہو رُستگار	دِل کے عُمق سے تو اِنھیں ﷺ اکثر سلام کر
ہونٹوں سے پڑھ درود تو اُن ﷺ کی جناب میں	دِل سے بُروئے شافعِ محشر ﷺ سلام کر
جاری کِیا یہ حکم خُدائے کریم نے	طَیبہ کو تُو بھی چرخِ مُدوّر سلام کر
قدمَین اور مؤاجہہ پہ ہو درود خواں	بابُ السّلام پر تو مُکرّر سلام کر

گُنبد کو دیکھتے ہی تُو محمودؔ پڑھ درود
مینار دیکھ کر سرِ منظر سلام کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرنے چلا ہوں آپ ﷺ کے دربار پر سلام
اور یہ ہے میرے قلب کے اِصرار پر سلام

واضح ہو جن سے عظمتِ آقائے کائنات ﷺ
ایسے سبھی نتائجِ افکار پر سلام

اسلامیانِ دہر ہُوئے جس سے مُستنیر
شہرِ نبی ﷺ کے چشمۂ انوار پر سلام

مُنتج ہو جو مدیحِ نبیٔ کریم ﷺ پر
اہلِ سخُن کی حسرتِ اِظہار پر سلام

سایہ فگن نہ کیسے رہے فضلِ کبریا
جس وقت مَیں کروں درِ سرکار ﷺ پر سلام

گھر بار میرا جس کے کرم سے ہے مستفِید
محبوبِ کردگار ﷺ کے گھر بار پر سلام

محمودؔ جا رہا ہوں نبی ﷺ کے دیار کو
اُس سرزمینِ معرفت آثار پر سلام!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قسمت سے ہیں لگے ہوئے جو ہم سلام پر
پایا ہے ہم نے ذوق منظم سلام پر

آئی ہے جو درود کے بارے میں دوستو!
آیہ نہیں ذرا بھی وہ مُبہم سلام پر

ہر کائنات کے لیے رحمت ہیں جب نبی ﷺ
دیکھو لگے ہوئے سبھی عالَم سلام پر

آ کر رہیں گے اُمّتِ محبوبِ پاک ﷺ میں
ایسے تُلے ہیں عیسیٰ مریم علیہ السلام سلام پر

طَیبہ سے ابرِ رحمتِ سرکار ﷺ چل پڑے
تیار ہو جو دیدۂ پُرنم سلام پر

جب "سلّمُوا" کا حکُم خُدا نے مجُھے دیا
مائل میں کِس طرح سے ہوں کم کم سلام پر

محمودؔ سامنے تو ہیں بہتیری نیکیاں
کرتا نہیں کِسی کو مُقدّم سلام پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاور درود ہے مِرا، یاور سلام بھی
کیسے نہ ہو درود بھی لب پر، سلام بھی

آنکھیں لُٹا رہی ہیں اگر گوہرِ صلوٰۃ
سرکار ﷺ! کہ رہا ہے جُھکا سر سلام بھی

ظاہر اِرادتیں ہیں جہاں نعتِ پاک سے
میری عقِیدتوں کا ہے مظہر سلام بھی

ادنیٰ سا ایک معجزہ یہ تھا حضور ﷺ کا
مُٹّھی میں پڑھ رہے تھے جو کنکر سلام بھی

ہو حاضری تری جو دیارِ حبیب ﷺ میں — عجز و فروتنی سے وہاں کر سلام بھی
آبادیاں جو مومنوں کی ہیں، وہاں پہ ہے — گھر گھر درودِ پاک بھی، گھر گھر سلام بھی

محمودؔ دِل ہی پڑھتا نہیں ہے فَقط درود
کہتے ہیں لب حضور ﷺ کو اکثر سلام بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کو ہو میرے دِل کا، زباں کا سلام بھی — مِلتا ہے جِن کو ربِّ جہاں کا سلام بھی
دربارِ شاہِ ہر دوسرا ﷺ تک رَسا ہُوا — قِرطاس کا، قلم کا، بیاں کا سلام بھی
دِل اُن کی یاد میں ہو مگن، چشم زرفشاں — یوں ہو محبّتوں کے بیاں کا سلام بھی
پہنچے درودِ لازمان و لامکاں کے ساتھ — شاہِ زماں ﷺ کو دورِ زماں کا سلام بھی
اُن ﷺ کے بغیر کوئی عِبادت نہیں قبول — اُن ﷺ کو نماز کا بھی، اذاں کا سلام بھی
مختص رہا، قسم بخدا، آپ ﷺ کے لیے — دِل کا درودِ پاک، زباں کا سلام بھی

شرفِ قبول پائے گا لوگو نبی ﷺ کے ہاں
محمودؔ جیسے ہیچ مداں کا سلام بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآنِ پاک کی ہُوئی تاکید بھی سلام — خلاّقِ کائنات کی تقلید بھی سلام
نُورِ حضُور سرورِ عالم ﷺ کو دیکھ کر — کہتے ہیں ماہتاب اور خورشید بھی سلام
اِس کی قبولیت میں ہے شُبہہ بھی ناروا — وہ اِس طرح کہ رب کی ہے تائید بھی سلام
ہے عرضداشت آخری اپنی سلام ہی — اور ہے گزارشات کی تمہید بھی سلام
شقُّ القمر کا واقعہ بھی ہے درود خواں — وہ کر رہی ہے رجعتِ خورشید بھی سلام
آقا ﷺ کے دَر پہ کیوں نہ رہیں ہم سلام گو — آخر کو بخششوں کی ہے اُمیّد بھی سلام

محمودؔ یہ ہے وُسعتِ اُلفت کی بھی دلیل
ویسے عقیدتوں کی ہے تحدید بھی سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در پہ آقا ﷺ کے، کھڑی ہے آگہی بہرِ سلام — دیکھ اِس چوکھٹ پہ ہر پہ روشنی بہرِ سلام
یہ تفاوُت ہے سکُوت و گفتگو کے باب میں — لب تو ہیں بہرِ درود اور خامشی بہرِ سلام
پائیں آقا ﷺ کی نگاہوں میں پذیرائی کی لو — اِس تمنّا میں ہیں آنکھیں شبنمی بہرِ سلام
اشرفُ المخلوق ہونے کا یہی ہے فائدہ — چاہے جب آئے مدینے آدمی بہرِ سلام
آنکھ میں اشکِ ندامت، لب پہ نُصرت کی طلب — دست بستہ ہیں کھڑے سب اُمّتی بہرِ سلام
اک رفیقِ محترم کے ساتھ، گنُبد کی طرف — میں نے دیکھی چاند کی وارفتگی بہرِ سلام

دیکھ لیں سرکارِ والا ﷺ آپ کے قدمین میں
سب سے پیچھے ہے کھڑا محمودؔ بھی بہرِ سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق شناس و حق نُما و حق بیاں میرا سلام — ہو قبولِ سَیّدِ ہر دو جہاں ﷺ میرا سلام
سائرِ افلاک و عرش و لامکاں ﷺ کے سامنے — داستانِ عجز کرتا ہے بیاں میرا سلام
بارگاہِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی میں ہے رسَا — بے نیازِ شُبہہ وہم و گُماں میرا سلام
آخری سانسوں میں بھی مُشکل نہ آئے گی مُجھے — بھیجتی رہتی ہے جب عمرِ رواں میرا سلام
دست بستہ بھی ہوں لیکن رُوح بستہ بھی تو ہوں — میرے ہر انداز سے ہو گا عیاں میرا سلام
دِل ہی دِل میں جب پہنچتا ہے درِ سرکار ﷺ پر — کِس لیے رکّھے تمنائے بیاں میرا سلام

مائلِ الطاف ہو محمودؔ پر حُسنِ ازل
عِشق کے جذبوں میں لائے گرمیاں میرا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سرکارِ عالی ﷺ کو میرا سلام — آپ ﷺ کی بے مثالی کو میرا سلام
جِس کی بُنیاد تھی عِشقِ خیرُ الورٰی ﷺ — ذوق و شوقِ بلالی رضی اللہ عنہ کو میرا سلام
گِردِ روضہ ہیں تنویر افروزیاں — اِس فضا دیکھی بھالی کو میرا سلام
جِس نے اِسرا کی شب پاس بُلوا لیا — اُلفتِ ذوالجلالی کو میرا سلام

دوست آقا ﷺ کے تذکار میں مست ہیں — ایسی شیریں مقالی کو میرا سلام
طَیبہ جاتا ہوں لرزیدہ قدموں سے میں — اپنی اِس اِنفعالی کو میرا سلام
اُن ﷺ کے گنبد پہ محمودؔ میرا درود
اُن ﷺ کے روضے کی جالی کو میرا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فخرِ کُل کو، وجہِ موجودات ﷺ کو میرا سلام — میرے آقا مُصطفیٰ ﷺ کی ذات کو میرا سلام
جو خُدائے پاک کے اَحکام کی تشریح ہیں — سَیّد و سرور ﷺ کے اِرشادات کو میرا سلام
دستِ کردار و عمل سے اور لبِ اِخلاص سے — آقا و مولا ﷺ کی تعلیمات کو میرا سلام
جِن میں مِلتی ہے مدیحِ پاکِ محبوبِ خُدا ﷺ — مُصحفِ خالِق کے سب صفحات کو میرا سلام
عظمتیں ساری مِرے رب نے عطا کر دیں اُنھیں — یوں پیمبر ﷺ کو مِلے درجات کو میرا سلام
رُستگاری کا سبب اُن ﷺ کا تتبّع ہی تو ہے — سرورِ کونین ﷺ کی عادات کو میرا سلام
چہرۂ محمودؔ خاطی جِن سے روشن ہو گیا
خاکِ طَیبہ کے حسیں ذرّات کو میرا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غیرِ آقا ﷺ کی نفی کی بات کو میرا سلام — سرورِ کونین ﷺ کے اثبات کو میرا سلام
رب جو ظاہر ہو گیا اُن ﷺ پر، تو پوشیدہ ہے کیا — کیوں نہ پہنچے اُن ﷺ کی معلومات کو میرا سلام
جِس میں ذکرِ مُصطفیٰ صَلِّ عَلٰی ہوتا رہے — ایسے دِن کو اور ایسی رات کو میرا سلام
جِس سے حاصِل ہو گئی ہم کو نبی ﷺ کی ذاتِ پاک — جُود و بذلِ رب کی اُس بہتات کو میرا سلام
ہیں احادیثِ نبی ﷺ میں اِس کی تفصیلات بھی — اِس طرح قرآں کی تشریحات کو میرا سلام
جِن سے آقا ﷺ کی غلامی ہو گئی مُستند — نام لیواؤں کے اُن جذبات کو میرا سلام
باعِث اِس کا ہے رشیدؔ، آقا ﷺ کی خُوشنُودی فقط
آلِ رضی اللہ عنہ محبوبِ خُدا ﷺ، سادات کو میرا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جَیبِ صَباح آرزو کے چاک کو سلام — شہرِ نبی ﷺ سے آئی ہوئی ڈاک کو سلام
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ کا جس پر اثر ہُوا — اُس خوش نصیب دیدۂ نمناک کو سلام
کرتی ہے ہر بلندئ عالم بصدقِ دِل — راہِ حجاز کے خس و خاشاک کو سلام
جِس سے رسائی میری ہوئی ہے درود تک — تخییل و فکر و فہم کو، اِدراک کو سلام
گر ہے یہی سبب مِری طَیبہ رسائی کا — میری طرف سے گردشِ اَفلاک کو سلام
ماتھا جو میرا اِس کے سبب تابناک ہے — شہرِ رسولِ محتشم ﷺ کی خاک کو سلام

محمودؔ ہے رَوا اُنھیں اللہ کا درود
کرتے ہیں قُدسی خواجۂ لولاک ﷺ کو سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا کے سب سے اُونچے مقامات کو سلام — شہرِ نبی ﷺ کو، اُس کے مضافات کو سلام
ہر سال جِس نے مُجھ کو مدینے رسائی دی — لطف و عطائے حق کی نہایات کو سلام
جِن سے ہیں تابناکیاں چہروں کی نُور زا — ارضِ حجازِ پاک کے ذرّات کو سلام
مُنتج ہوئے جو بذل و عنایات و جُود پر — طَیبہ سے مِلنے والے اِشارات کو سلام
جِس میں ہماری بخششوں کی بات ہو گئی — ربِّ جہاں سے اُن ﷺ کی ملاقات کو سلام
جو ہیں حصارِ رحمتِ رب میں شبانہ روز — شہرِ رسولِ پاک ﷺ کے دِن رات کو سلام

محمودؔ کیوں نہ تا بہ دمِ واپسیں کروں
آقائے دو جہاں ﷺ کی عنایات کو سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے نہ کیسے ہر اِک مدُح خواں نبی ﷺ کو سلام — وہ کر رہی ہے صفِ قُدسیاں نبی ﷺ کو سلام
ہمارا دِل بھی نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہے — جو کہ رہی ہے ہماری زباں نبی ﷺ کو سلام
مَلَک تمام سرِ حشر مُجھ کو دیکھیں گے — لبوں سے نکلے گا جب ناگہاں نبی ﷺ کو سلام
مدینے جا کے ہو پیشِ مُواجہہ حاضر! — جہاں پہ کرتا ہے سارا جہاں نبی ﷺ کو سلام

بغیر اِس کے نمازیں کہاں مکمّل ہوں — نہ کیسے قَعدہ کے ہو درمیاں نبی ﷺ کو سلام
قبول کیوں نہ کریں جنّتُ البقیع مُجھے — جو کر رہی ہے یہ عمرِ رواں نبی ﷺ کو سلام
حضورِ پاک ﷺ تو محمودؔ رَد نہیں کرتے
یہاں کرو کہ کرو تم وہاں نبی ﷺ کو سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقبول بِالیقیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز — جذبات کا امیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز
رقصندہ ہو گئی ہیں حضوری کی خواہشیں — اِک وجد آفریں جو ہُوا ہے سلامِ عجز
منظور کیوں نہ ہوتا درودِ خطا شعار — صَلوات کا مُعیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز
مقبولیت کی اُس کو سَنَد مصطفیٰ ﷺ نے دی — لب سے ادا کہیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز
میرے لبوں پہ کر کے سفر طَیبہ آ گیا — اِک رہروِ حسیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز
سُنتے ہیں سب اُسے، جو ہُوا زینتِ زباں — اور قلبؐ میں مکیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز
محمودؔ کو جواب مِلا صورتِ کرم
قدمین کے قریں جو ہُوا ہے سلامِ عجز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے میں ہر سال کہتا ہے جا کر — کوئی ہیچ کارہ سلامِ محبت
مِرا فن درودِ رسولِ خُدا ﷺ ہے — مِرا اِستعارہ سلامِ محبت
جو ہم نام لیوا ہیں محبوبِ حق ﷺ کے — تو اپنا اِجارہ سلامِ محبت
کرم ہو تو مقبول فرمائیں آقا ﷺ — ہمارا تمھارا سلامِ محبت
ہُوا پیش آقا ﷺ کی خدمت میں جب سے — ہُوا جاں سے پیارا سلامِ محبت
جو گرنے لگے حشر میں حکم سن کر — تو دے گا سہارا سلامِ محبت
جو محمودؔ فرمائیں سرکارِ والا ﷺ
کہُوں مَیں دوبارہ سلامِ محبت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

استجاب جنابِ نبی ﷺ کا نشاں　　وجہِ شانِ سلامِ محبت ہُوا
ہو گیا جو رَسا در پہ سرکار ﷺ کے　　آسمانِ سلامِ محبت ہُوا
جو وظیفہ درودِ پیمبر ﷺ کا ہے　　رازدانِ سلامِ محبت ہُوا
بھا گیا بے نشاں ذاتِ خلّاق کو　　جو نشانِ سلامِ محبت ہُوا
شاعرِ خوش بیاں جو بھی ہے نعت گو　　مدح خِوانِ سلامِ محبت ہُوا
یہ، روانہ مدینے کو قِرطاس پر　　کاروانِ سلامِ محبت ہُوا
لب سے محمودؔ کے، دستور دیکھ لو
کیا بیانِ سلامِ محبت ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ کر آقا ﷺ پہ وحدت کے ترانوں میں سلام　　گونجتا پایا ہے ہم نے سب جہانوں میں سلام
خدمتِ آقا ﷺ میں ہو کر پیش شُہرت یاب ہے　　سب زمانوں، لازمانوں، لامکانوں میں سلام
سَیِّدِ ہر اِنس و جاں ﷺ کے واسطے پایا گیا　　بے نشاں خلّاق کے سارے نشانوں میں سلام
تیسرا کوئی نہ تھا معراج میں، جو دیکھتا　　کِس طرح کا تھا خُدا کا، دو کمانوں میں سلام
جب بھی پہنچے ہیں دیارِ طَیبۂ اَقدس میں ہم　　جاگزیں دیکھا ہے لوگوں کی زبانوں میں سلام
جو ہے مخلوقِ خُدائے عزّ و جل، پڑھتی ہے وہ　　سب زمینوں اور سارے آسمانوں میں سلام
حدّتِ محشر کہاں محمودؔ ہوتا ہے جہاں
سائبانوں میں درود اور سائبانوں میں سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیش ہُوں تو میرے دامانِ وفا میں ہو سلام　　بارگاہِ مُصطفٰی ﷺ صَلِّ عَلٰی میں ہو سلام
لیں سلام آقا ﷺ، دُعا کو کبریا کر لے قبول　　اِس طرح سے صورتِ دستِ دُعا میں ہو سلام
خدمتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ میں جو ہو اِلتجا　　ابتدا میں اور اُس کی اِنتہا میں ہو سلام
آؤ دریُوزہ گری کے واسطے طَیبہ چلیں　　یاد رکھنا، ہر صدائے ہر گدا میں ہو سلام

خانۂ کعبہ کو جاؤ تو کرو رب کی ثنا — اور دربارِ حبیبِ کبریا ﷺ میں ہو سلام
ٹھیک ہے، آواز طَیبہ تک پہنچ سکتی نہیں — اور، اگر میری نوائے نارسا میں ہو سلام؟
حاجتیں محمودؔ ہو جائیں گی پُوری، یہ تو ہو
پیش تیرا مرکزِ بذْل و سخا میں ہو سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام آپ پر یا رسولِ مُعظّم ﷺ — سلام آپ پر، ربِّ اکرم کے محرم ﷺ
سلام آپ پر، وجہِ تخلیقِ عالَم ﷺ — سلام آپ پر، باعثِ عزّ آدم ﷺ
سلام آپ ﷺ پر، آپ کی عظمتوں کا — اُڑایا خُدا نے سرِ عرش پرچم
سلام آپ ﷺ پر، خلوتِ لامکاں میں — خُدا نے کِیا آپ ﷺ کا خیر مَقدم
سلام آپ ﷺ پر، آپ کے دَر پہ آنکھیں — نچھاور کریں گی عقِیدت کی شبنم
سلام آپ ﷺ پر، حشر تک آپ کی ہیں — تولّائیوں پر عنایت پیہم
سلام آپ ﷺ پر، آپ فرمائیے گا
زِ راہ، کرم اپنی اُمّت منظم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باعثِ وقْرِ آدم ﷺ سلام آپ پر — میرے سرکار ﷺ ہر دم سلام آپ پر
زندگی تک ہے مرہُونِ لُطف آپ کی — بھیجئے کِس طرح کم سلام آپ پر
سُرخُرو حشر کے روز ہوتا، اگر — بھیجتی چشمِ پُرنم سلام آپ پر
خالق ہر دو عالم کا ہر دم رہا — مالکِ ہر دو عالم ﷺ! سلام آپ پر
ہو درود آپ پر یا حبیبِ خُدا ﷺ — ہو نبیِّ مکرّم ﷺ! سلام آپ پر
ہم کو اپنی خبر بھی نہیں ہے کوئی — آپ ﷺ ہیں رب کے محرم، سلام آپ پر
آتا رہتا ہے محمودؔ صبح و مسا
ربِّ اکرم کا پیہم سلام آپ ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے آیۂ درود ہی آیت سلام کی ۔۔۔ اِس سے سمجھ میں آ گئی حِکمت سلام کی

یا رب! تُو میرے دِل میں وہی صیغہ ڈال دے ۔۔۔ آقا ﷺ کو جو پسند ہو صُورت سلام کی

محسوس کر رہا ہوں عنایات کا سبب ۔۔۔ آقا ﷺ کرم نُما ہیں بدولت سلام کی

ہو گی سلامتی کی طلب جب شدید تر ۔۔۔ اُس دِن کُھلے گی سب پہ حقیقت سلام کی

مَیں پہنچوں سرخمیدہ دیارِ رسول ﷺ تک ۔۔۔ آقا حضور ﷺ دیں جو اِجازت سلام کی

ہوتا ہے میرا دِل جُونہی آمادۂ صلوٰۃ ۔۔۔ اُس وقت باندھتا ہوں میں نیّت سلام کی

محمودؔ یہ اثر ہے نگاہِ حضور ﷺ کا
حاصِل جو ہو رہی ہے سعادَت سلام کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواہش میں تھے مِرے جدِ امجد سلام کی ۔۔۔ یوں میری روح بھی ہے مُؤیّد سلام کی

آتا رہا درود تو جب بھی حضور ﷺ پر ۔۔۔ رب کی طرف سے اب بھی ہے آمد سلام کی

جُھک جاؤ سرزمینِ مدینہ کو دیکھ کر ۔۔۔ طرزیں سکھائے چرخِ زَبَرجَد سلام کی

اِتنا ہے لازمی، ہو گُلِ سَرسَبَد درود ۔۔۔ ڈالی نبی ﷺ کریں نہ کبھی رَد سلام کی

گر ہو سکے تو اِس کا ہمہ وقت شغل ہو ۔۔۔ رکھّی نہیں خُدا نے کوئی حد سلام کی

کرواؤ تم بھی اِس میں ڈِپازت بہت سا مال ۔۔۔ جو خُلد کے حساب میں ہے مد سلام کی

محمودؔ دست بستہ رہے سرُوقد کھڑا
دے دیں اِجازت اِس کو جو احمد ﷺ سلام کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا اُٹھوں گا حشر میں ”حاضر سلام ہے“ ۔۔۔ دیکھیں گے لوگ، بر لبِ شاعر سلام ہے

ہے رحمتِ حضور ﷺ سے قائم سلامتی ۔۔۔ اِس طرح وجہِ نظمِ دوائر سلام ہے

عِصیاں شعارو، معصیت کارو! نہ غم کرو ۔۔۔ خُوشخبری ہے درود، مُبشّر سلام ہے

لوگو! بغور سورۂ اَحزاب کو پڑھو ۔۔۔ جیسے درود، ویسے ہی صادِر سلام ہے

حکمِ خُدا کے زیرِ اثر میرے شعر میں — کافی درودِ پاک تو وافِر سلام ہے
بینُ السّطور اِس میں ہیں درخواستیں بڑی — آقا ﷺ کے دَر پہ یہ جو بظاہِر سلام ہے

ذکرِ درود آج تک کرتا رہا ہُوں مَیں
محمودؔ آج بر لبِ ذاکِر سلام ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہے نبی ﷺ کو اگر لَم یزَلُ ''سلامُ علیک'' — نہ کیوں ہو دوستو میرا عمل ''سلامُ علیک''
اِسی کو سُن کے پیمبر ﷺ کرم نُما ہوں گے — تمام عُقدوں کا ہے ایک حل ''سلامُ علیک''
یہی تو رَستہ ہے محشر میں رُستگاری کا — کہیں گی ﷺ کو ساری مِلَل ''سلامُ علیک''
مزا تو آئے گا جب سارے کہ رہے ہوں گے — نبیّ پاک ﷺ کو محشر میں کل ''سلامُ علیک''
نبی ﷺ نے دامنِ رحمت میں لے لِیا مُجھ کو — گیا زباں سے جو میری نکل ''سلامُ علیک''
حضور ﷺ آپ کے ابرو کے اِک اِشارے سے — سپید تھی مِری فردِ عمل، ''سلامُ علیک''

پہنچ گیا ہوں مَیں محمودؔ اِس نتیجے پر
کہ ہے عِبادتوں کا ماحصل ''سلامُ علیک''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منظوم سلامِ اُلفت یا مشُور سلامِ اُلفت ہے — ہر رَیب سے نامنظوری کے تو دُور سلامِ اُلفت ہے
آقاؐ سے محبت کی باتیں ہیں نقُش بیاں کے پردے پر — اور مُصحفِ دِل پر بھی میرے مسطور سلامِ اُلفت ہے
زندہ ہیں اگر تو صَرفِ نظر اِس مقصد سے ممکِن ہی نہیں — خُدّامِ درِ سرکار ﷺ کا جب منشور سلامِ اُلفت ہے
منظورِ ظہورِ احسن ہے اِس کا جو زبانِ خامہ کو — تو پیرہنِ احساس میں بھی مستور سلامِ اُلفت ہے
میدانِ قیامت میں جا کر، اعمال کو میزان پر پا کر — پاؤ گے کہ چشمِ رحمت کو منظور سلامِ اُلفت ہے
ممکن ہے ضرورت ہی نہ پڑے کچھ مُجھ سے لحد میں پُرسش کی — پہلے سے فرشتوں میں میرا مشہور سلامِ اُلفت ہے

محمودؔ پذیرائی کا شرف دے دیں گے رسولِ پاک ﷺ اسے
جذباتِ دلی سے جب تیرا معمور سلامِ اُلفت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر صباح و مسا درود و سلام　　دِل کا ہے فیصلہ درود و سلام
لُطف کی اِنتہا کرم اُن ﷺ کا　　عِشق کی اِبتدا درود و سلام
ہر الم ہو فرار پر مائل　　پیش کر تُو ذرا درود و سلام
فضلِ خالِق سے میرے ہونٹوں پر　　ہو گا، ہے اور تھا درود و سلام
سب فرشتوں نے میرا ساتھ دِیا　　حشر میں جب پڑھا درود و سلام
دفترِ معصیت جو پیش ہُوا　　مَیں نے بھی کہ دِیا درود و سلام

رُتبہ دیکھو رشیدؔ آقا ﷺ کا
خود خُدا نے پڑھا درود و سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کروں گا میں بصد اِصرار دست بستہ سلام　　حضورِ سَیّدِ اَبرار ﷺ دست بستہ سلام
کوئی بھی پل نہیں ہوتا کہ جب نہیں کرتا　　مِرے خیال کا رہوار دست بستہ سلام
صبا کے ہاتھ مَیں بھجوا رہا ہوں طَیبہ کو　　مدیحِ پاک سے سرشار دست بستہ سلام
جُھکا کے سر کو بہ پیشِ نبی ﷺ درود پڑھوں　　اُتار کر کروں دَستار، دست بستہ سلام
کرم کے واسطے کہتا ہوں نعت، کرتا ہوں　　برائے دولتِ دِیدار دست بستہ سلام
پکڑ کے ہاتھ مُجھے لے چلیں گے جنّت کو　　قبول ہو گا جو اِک بار دست بستہ سلام

حضورِ پاک ﷺ کو محمودؔ روز کہتا ہے
ہر ایک واقِفِ اَسرار دست بستہ سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ کبریا ﷺ تک میرا سلام پہنچے　　رحمت کی اِنتہا تک میرا سلام پہنچے
مُجھ کو جہاں سے ہوتی ہے دستیاب ہر شے　　اُس مخزنِ سخا تک میرا سلام پہنچے
قسمت کی لوح پر ہو تحریری روشنی کی　　انوارِ کبریا تک میرا سلام پہنچے
جِس کا ہے ہر تعلقُّ خُوشنودیٔ نبی ﷺ سے　　اللہ کی رِضا تک میرا سلام پہنچے

سرِ عرش و لامکاں کی مَیں بات کر رہا ہوں　　آقا ﷺ کی خاکِ پا تک میرا سلام پہنچے
آواز میری جائے نرمی سے رقص کرتی　　یوں شہرِ مصطفیٰ ﷺ تک میرا سلام پہنچے
محمودؔ مُجھ کو حاصِل ہو حق کی رہنمائی
نبیوں کے رہنما ﷺ تک میرا سلام پہنچے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پیش کرتا ہُوں طیبہ میں جُھکا کے سلام　　قبول کرتے ہیں سرکار ﷺ مُسکرا کے سلام
حبیبِ خالقِ ہر کائنات ﷺ لیتے ہیں　　گناہ گاروں کے، اربابِ اتّقا کے سلام
مَیں سربُلند نظر آؤں سارے لوگوں میں　　جُھکاؤں سر جو میں قدمین میں سُنا کے سلام
اِسی سے اُن کا بھی رُتبہ بُلند ہوتا رہا　　جو لاتے رہتے تھے روحُ الامینؑ خُدا کے سلام
خُدا کا بندہ کوئی پیش تو کرے جا کر　　قبول ہوتے ہیں سارے مَوَاجہہ کے سلام
مِرے خلاف اگر فیصلہ دِیا بھی گیا　　بروزِ حشر بدلواؤں گا گِنا کے سلام
کرم نبی ﷺ کے ہیں محمودؔ پر تسلسُل سے
اِسی لیے تو زباں پر رہے سَدا کے سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب ہے جمالِ سلامِ پیمبر ﷺ　　نہیں ہے مثالِ سلامِ پیمبر ﷺ
خُدا کی عنایت سے حاصِل ہُوا ہے　　یہ فکر و خیالِ سلامِ پیمبر ﷺ
مِرے دِل کی دُنیا مُنوّر ہوئی ہے　　وہ اُبھرا ہلالِ سلامِ پیمبر ﷺ
کہیں ہم نے دُنیا میں دیکھی نہیں ہے　　نظیر و مثالِ سلامِ پیمبر ﷺ
مِرے سامنے آ گیا ہے مدینہ　　جو آیا خیالِ سلامِ پیمبر ﷺ
نبی ﷺ کی یہ نظرِ کرم ہے، وگرنہ　　مُجھے کیا مجالِ سلامِ پیمبر ﷺ
صحابہ رضی اللہ عنہم سے محمودؔ منقول پائیں
حدودِ مقالِ سلامِ پیمبر ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کا ہے جو برابر سلام حضرت ﷺ پر
وہی تو بس ہے مُوَقّر سلام حضرت ﷺ پر

کہوں گا نعتِ حبیبِ خُدا ﷺ سرِ میزاں
پڑھوں گا مَیں سرِ محشر سلام حضرت ﷺ پر

جو دیکھا غور سے تو بھیجتا ہُوا اُبھرا
صباح دم شہِ خاور سلام حضرت ﷺ پر

جو ہم ہیں ابن زُبیر رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو
ہمیں دِلائے گا چادر سلام حضرت ﷺ پر

خُدا کے حکم کا منشا ہے یہ کہ ہوتا ہو
درود کے پسِ منظر سلام حضرت ﷺ پر

بروز حشر اُسی نے سلامتی پائی
جو بھیجتا رہا اکثر سلام حضرت ﷺ پر

مِلے گا سایہ تو محمودؔ اُسی کو محشر میں
کرے گا عرض جو پڑھ کر سلام حضرت ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو میری روح و جاں میں ہے مُضمر، سلام لیں
سرکار ﷺ مُجھ کو طَیبہ بُلا کر سلام لیں

ممکن نہیں، قضا ہوں مِری یہ عبادتیں
آقا ﷺ درود کے پسِ منظر سلام لیں

آنکھوں کی بھی تری نہیں پوشیدہ آپ سے
دیکھیں حضور ﷺ میرا جُھکا سر، سلام لیں

میرے قدم بھی سُوئے فلک ہوں سُبک خرام
قدمین میں جو مُجھ سے وہ سرور ﷺ سلام لیں

اُن کو مِلی ہے دولتِ اُلفت حضور ﷺ کی
مُجھ سے اُحُد کے جتنے ہیں پتّھر، سلام لیں

آقا ﷺ کے پیچھے مَیں ہوں کھڑا مورچھل لیے
سب اُمتّوں سے جب سرِ محشر سلام لیں

سیراب اِس کی جاں ہو سکینت کے جام سے
محمودؔ سے وہ جب لبِ کوثر سلام لیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ آقا ﷺ کی فضائے پاک کو لاکھوں سلام
ہوں دیارِ مصطفیٰ ﷺ کی خاک کو لاکھوں سلام

باعثِ تکوینِ ہر عالم ہے جِن کی ذاتِ پاک
میرے آقا صاحبِ لولاک ﷺ کو لاکھوں سلام

جِن کی نِسبت سے ہیں عظمت یاب ساری رفعتیں
شہرِ طَیبہ کے خس و خاشاک کو لاکھوں سلام

جو درود آقا ﷺ کو پہنچاتا ہے راہِ اشک سے
ایسے ہر اِک دیدۂ نمناک کو لاکھوں سلام

رحمتِ سرکار ﷺ جس کو خود رفُو کرنے لگے — اپنے ایسے دامنِ صد چاک کو لاکھوں سلام

آسماں جُھک جُھک کے مِلتا ہے جسے صبح و مسا — شہرِ آقا ﷺ کی زمینِ پاک کو لاکھوں سلام

وُسعتیں محمودؔ فہم و فکر کو جن سے مِلیں
تاجدارِ دانش و ادراک ﷺ کو لاکھوں سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صباح و شب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر — بہ قلب و لب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

یہی دُعا ہے شب و روز میری خالق سے — اے میرے رب! ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

بہ احترامِ فراواں درود و نعت جو ہو — تو باادب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

صباح دَم جو ہو تعداد اِس کی لاکھوں میں — بوقتِ شب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

حصولِ نعمتِ رب پر درود لاکھوں ہیں — تو بے سبب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

فرشتہ ایک اِک پہنچے گا پدموں سنکھوں تک — ہمارے جب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

وجُوب کے لیے تعداد کم بھی ہو محمودؔ
تو مُستحب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس طرح معتبر ہوں کروروں سلامِ شوق — آقا حضور ﷺ پر ہوں کروروں سلامِ شوق

آنکھیں جُھکی ہوئی ہوں سرِ روضۂ رسول ﷺ — آئینۂ نظر ہوں کروروں سلامِ شوق

ہنگامِ یاد، سرور و سردارِ کائنات ﷺ — ہمراہِ چشمِ تر ہوں کروروں سلامِ شوق

طَیبہ چلُوں تو ہونٹوں پر ہوں اَن گِنت درود — اور دِل میں مُستقر ہوں کروروں سلامِ شوق

یادِ رسولِ پاک ﷺ میں، مَیں با ادب رہُوں — اور مطمحِ نظر ہوں کروروں سلامِ شوق

مجھ کو مِلے خُدایا! شفاعت حضور ﷺ کی — محشر میں کارگر ہوں کروروں سلامِ شوق

محمودؔ جاؤں شہرِ نبیٔ پاک ﷺ کو
تو ساتھ ہم سفر ہوں کروروں سلامِ شوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانتے ہیں سبھی، بھیجتا ہے خُدا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ
میرا بھی ہے اِسی وِرد پر اِکتفا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ
آپؐ کے دم سے سب کائناتیں بنیں، حشر واضح کرے گا مقام آپ ﷺ کا
یوں ہوئی ابتدا، ہو گی یوں انتہا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ
تاجِ شاہنشہی کرّ وفرِّ جہاں سے کہیں بڑھ کے عزّت کے لائق ہُوا
آپ کا اے حبیبِ خُدا ﷺ بوریا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ
اور نُصرت میسّر کِسی کو کہاں، آپ ہیں میرے آقا ﷺ فَقط آپ ہیں
روزِ محشر گُنہگار کا آسرا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ
سَن نواسی سے راہی ہوں اِس راہ کا، میرے وِجدان پر بھید یہ کُھل گیا
رشکِ جنّت مدینے کا ہے راستا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ
حشر کے دِن ہے یہ آپ ہی کا کرم، آپ کی ہے عنایت، عطا آپ ﷺ کی
ہو گیا ہوں جو مَیں بے نیازِ سزا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ
کَہ رہا ہے جو محمودؔ نعت آپ ﷺ کی، آپ کے نام سے اِس کو عزّت ملی
آپ ﷺ کی شان تو ہے ثنا سے ورا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے حبیبِ خُدا افضلُ الانبیاء ﷺ، آپ ﷺ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت
ہر ثنا بعدِ رب آپ ﷺ کو ہے روا، آپ ﷺ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت
کوئی چاہے تو بے شک کرے جستجو، کون ہے دو جہاں میں سوا آپ ﷺ کے
مصدر و منبعِ جُود و بذل و سخا، آپ ﷺ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت
باعثِ وقر و فخر و مسرّت ہُوا، بن گیا ہے سبب یہ تبختُر کا بھی
ہو گیا تاجِ سر آپ ﷺ کا نقشِ پا، آپ ﷺ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت
آپ ﷺ ذاکر بھی خالق کے، ممدوح بھی، اُس کے عابد بھی ہیں، اُس کے محبوب بھی

آپ ﷺ اُس کے ہیں، وہ آپ کا آشنا، آپ ﷺ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت
سر میں گردِ مدینہ ہو، آنکھوں میں نم، میرے ہمراہ ہو عاجزی کا بھرم
اور نمازِ محبّت ہو مُجھ سے ادا، آپ ﷺ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت
اپنے ہونٹوں پہ محشر کے دِن بھی رہا وردِ صَلِّ عَلٰی وردِ صَلِّ عَلٰی
ورنہ رضواں ہمیں کِس لیے پوچھتا، آپ ﷺ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت
بس یہی ایک حسرت ہے محمودؔ کی، آپ ﷺ چاہیں تو یہ عرض منظور ہو
آپ ﷺ کے شہر میں آئے مُجھ کو قضا، آپ ﷺ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سولھواں مجموعۂ نعت

کتابِ نعت

مکتبہ ایوانِ نعت، لاہور ہی کی چھپی ہوئی یہ کتاب ۵۳ نعتوں کے ساتھ
۲۰۰۰ء میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی۔

انتساب

کتابِ محبت کے اوراقِ اخلاص کے نام ہے

اللّٰهم صلّ على محمد وعلى آل محمد

كما صلّيت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

اللّٰهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

درود آقا ﷺ پہ پڑھنے میں جو قائل تھا تساہُل کا — نظارہ سب کریں گے حشر میں اِس کے تذلُّل کا
حبیبِ کبریا صَلِّ علٰی اعلٰی نمونہ ہیں — رواداری کا، عفو و درگزر کا، اور تحمل کا
فرشتوں نے، رُسل نے، اور حورانِ بہشتی نے — سرِ افلاک دیکھا طنطنہ اُن ﷺ کے تجمل کا
ورا ہے عظمتِ سرکار ﷺ فکر و فہمِ اِنساں سے — کہاں تک دوڑ سکتا ہے جو اشہب ہے تخیُّل کا
بہ اِستعجاب میری رُستگاری سارے دیکھیں گے — قیامت میں جو ہاتھ آئے گا دامن سرورِ گل ﷺ کا
ہُوا ظاہر کہ اپنی بات رب نے اُن سے کہلائی — سلیقہ جو کلامُ اللہ میں پایا گیا "قُل" کا
دُعاؤں کی قبولیت کا یہ واحد ذریعہ ہے — نہ کیسے فائدہ پہنچے پیمبر ﷺ کے توسُّل کا
گدا کے بھیس میں میرا پہنچنا شہرِ آقا ﷺ تک — خُدا شاہد، یہی ہے راستہ میرے تموُّل کا
درودِ پاک جب وِردِ زباں تھا میرا محشر میں — نہ خطرہ تھا تمازت کا، نہ کچھ خدشہ رہا پُل کا
میں کمسِن تھا تو جب بھی اور مُسِن اب ہو گیا تب بھی — رہا عادی ہمیشہ نعت گوئی کے تسلسُل کا

نظامِ زندگی محمودؔ جو سرکار ﷺ نے بخشا
نہیں ہے شائبہ اِس میں تغیّر کا، تبدُّل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے میں گدائی کا تصوُّر — یہی تو ہے بڑائی کا تصوُّر
نہیں مِلتا سِوائے شہرِ طیبہ — کہیں سے بھی بھلائی کا تصوُّر
جوارِ گنبدِ خضرا میں رہنا — یہ ہے راحت فزائی کا تصوُّر
دیا ہے سرورِ ہر دو جہاں ﷺ نے — خُدا سے آشنائی کا تصوُّر
نبی ﷺ نے جوڑ کر عُقبیٰ سے اِس کو — بدل ڈالا کمائی کا تصوُّر
دیا دُنیا کو محبوبِ خُدا ﷺ نے — تمدُّن آشنائی کا تصوُّر
مِرے سرکار ﷺ کے گُنبد نے بخشا — جہاں کو خُوش نمائی کا تصوُّر
حدیثوں کے سِوا مِلتا نہیں ہے — کہیں سے رہنمائی کا تصوُّر
رُسل کے عہد سے واضح ہُوا تھا — یہ ختم الانبیائی کا تصوُّر

درودِ پاک نے ہم کو دِیا ہے خُدا کی ہم نوائی کا تصوُّر
مِلا سرکار ﷺ سے محمودؔ ہم کو
خُدا کی کبریائی کا تصوُّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھر کر
وہ گویا دیکھ لے گا خُلد کا نقشہ نظر بھر کر

مصائب میرے کٹ جائیں، دلدّر دور ہو جائیں
کبھی جو دیکھ لیں اِک بار بھی آقا ﷺ نظر بھر کر

مِری آنکھوں کے آگے اب تو پانی جھلملاتا ہے
نظر آیا تو دیکھوں گا وہ نقشِ پا نظر بھر کر

نہ بھٹکیں اور نہ جھپکیں میرے آقا ﷺ آپ کی آنکھیں
خُدا کو آپ ﷺ نے دیکھا شبِ اِسرا نظر بھر کر

دُوئی کا شائبہ تک بھی نہ تھا قصرِ محبت میں
کیا دیدارِ خالق آپ ﷺ نے تنہا نظر بھر کر

مُجھے کچھ یاد تو پڑتا نہیں، پر کہ نہیں سکتا
کبھی دیکھا ہی ہو شاید سُوئے روضہ نظر بھر کر

ابو العاص رضی اللہ عنہ آقا و مولا ﷺ کے بارے میں کہتے تھے
”سراپا دیکھ سکتا تھا نہ میں اُن ﷺ کا نظر بھر کر

جمالِ نورِ خلاقِ دو عالم دیکھ سکتا تھا
کوئی جو دیکھتا اُن ﷺ کا رُخِ زیبا نظر بھر کر

زمانے بھر میں اُس نے بانٹ دیں تابانیاں حق کی
وہ جس نے دیکھ لی وہ تابشِ سیما نظر بھر کر

مِرا جب آخری وقت آئے گا شہرِ پیمبر ﷺ میں
درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کو دیکھوں گا نظر بھر کر

سرِ میدانِ محشر تو کرم محمودؔ پر کرنا
وہاں تو دیکھنے دینا مِرے آقا ﷺ کی نظر بھر کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں ہوں ممنون ہر دم خالقِ عالم کے احساں پر
لکھاتا ہے وہ مجھ سے مدحتِ آقا ﷺ کے عنواں پر

اثر ہے نورِ محبوبِ خُدائے ہر دو عالم ﷺ کا
نجوم و مہر پر، سیارگان پر، ماہِ تاباں پر

قیامت تک بھی گنتی میں کسی کی آ نہیں سکتے
جو احساں مُحسنِ اِنسانیت ﷺ کے ہیں ہر اِنساں پر

نبی ﷺ کی معرفت ہے معرفتِ خلاّقِ عالَم کی
یہی وہ راز ہے جو کُھل چکا ہے اہلِ عرفاں پر

نگاہِوں میں بسے ہیں طیبۂ سرکار ﷺ کے جلوے
نظر رکھوں گا آخر کِس لیے میں باغِ رضواں پر

سبھی دیکھیں گے میرے والہانہ رقص کا منظر / نظر جب حشر میں میری پڑے گی رُوئے تاباں پر
فرشتو! حشر میں میرے جرائم تولنے والو! / حقیقت تب کُھلے گی جب نبی ﷺ آئیں گے میزاں پر
کریم اللہ بھی ہے اور کریم اُس کے پیمبر ﷺ بھی / بھروسا ہے مُجھے رحماں پر اور محبوبِ رحماں ﷺ پر
مُجھے تو کوئی اِک آیت بغیر اُس کے نہیں ملتی / فضائل درج ہیں سرکارِ ﷺ کے صفحاتِ قرآں پر
وہ خود گھیرے لیے جاتا ہے جنّت کی طرف اُس کو / ہُوا رضواں کچھ اِتنا مہرباں اُن ﷺ کے ثنا خواں پر

مُجھے طیبہ پہنچنے کو ہے اِک نظرِ کرم کافی
کِسی کو ہے بھروسا تو رہے محمودؔ ساماں پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تفُوّق میرے ایقاں کا، ہر اِک وہم و گماں پر ہے / شفاعت کا پیامِ خوش نبی ﷺ کے آستاں پر ہے
یہ شہرِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ ہے، اُنس کا گھر ہے / چلے آؤ، سکُوں دونوں جہانوں کا یہاں پر ہے
کوئی گوشہ، خطّہ نہیں ہے لُطف سے خالی / مِرے سرکارِ والا ﷺ کا کرم سارے جہاں پر ہے
محبت شہرِ طیبہ کی ہوئی ہے جاگزیں دِل میں / مدیحِ آقا و مولائے کُل ﷺ میری زباں پر ہے
حکومت سرورِ عالم ﷺ کی، سکّہ اُن کی عظمت کا / زمان و لازماں پر ہے، مکان و لامکاں پر ہے
قدمِ اِسرا کی شب میں، میرے سرکارِ دو عالم ﷺ کا / حطیمِ پاک میں پہلا، تو دُوجا آسماں پر ہے
مدد فرمائیں گے آقا ﷺ تو پُل سے پار گزروں گا / بہت سا بارِ عصیاں و جرائم ناتواں پر ہے
اُنھیں محبوبِ خالق ﷺ سے جو اُلفت ہو تو کیسے ہو / نگاہِ طمع جن کی دُنیوی سُود و زیاں پر ہے
زبان و لب سے جو اِس کا تعلق ہے، وہ سطحی ہے / کہ سودا اُلفتِ سرکار ﷺ کا دِل کی دکاں پر ہے
ہر اِک فرد اُس کا دیکھا ہے درودِ پاک کا عامل / نبیٔ پاک ﷺ کی نظرِ کرم جس خانداں پر ہے

ادب سے، دھیان سے محمودؔ چلنا ارضِ طیبہ پر
یہ جا تو چشم و سر کی ہے، قدم تیرا جہاں پر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا رہا جو مدحِ پیمبر ﷺ مدام درج / اُس کے لیے کریں گے بقائے دوام درج

فردِ عمل میں میری، ہُوئے ہیں جو کام درج
لاکھوں درود درج ہیں، لاکھوں سلام درج

جن کو خُدا نے دی ہے بصارتِ، وہ دیکھ لیں
عرشِ بریں پہ اوجِ رسولِ انام ﷺ درج

پہنچا ہوں میں حضور ﷺ کے روضے کے سامنے
چوکھٹ پہ کر رہی ہیں نگاہیں سلام درج

سارے کا سارا مدحتِ محبوبِ رب ﷺ میں ہے
قُرآن میں جو رب کا ہُوا ہے کلام درج

یہ اِلتجا ہے سرورِ عالی مقام ﷺ سے
ہو جائے میرا نام بطورِ غُلام درج

سر میں نبی ﷺ کے شہر کا سودا سما گیا
ہے لوحِ دِل پہ اُس کے لیے احترام درج

چاہے تو کوئی دیکھ لے محفوظ لوح پر
میرے لیے حضور ﷺ کا ہے فیضِ عام درج

اللہ نے جو چاہا تو ترقیمِ نعت کا
فردِ عمل میں آخری ہو گا کلام درج

کچھ اُس سے اِستفادے کی صُورت نکالیے
قُرآن میں ہے سارا نبی ﷺ کا نظام درج

کرتا ہوں میں بیاضِ سُخَن میں رشیدؔ روز
مدحِ رسولِ پاک ﷺ علیہِ السّلام درج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ خلّاقِ دو عالم نے ثنا کی آپ ﷺ کی
یا نبی ﷺ! ہے اُس چاہت اِنتہا کی آپ ﷺ کی

مزرعِ اُلفت میں ہیں سرسبزیاں، شادابیاں
دھوم ہے چاروں طرف نہرِ عطا کی آپ ﷺ کی

مُقتدا و سیّدِ و قائد ہوئے اقصیٰ میں آپ ﷺ
انبیاء سابقہؑ نے اِقتدا کی آپ ﷺ کی

اُمّتی اُن ﷺ کا نگاہِ کبریا میں آ گیا
طاعت اُس نے جو بفضلِ کبریا کی آپ ﷺ کی

کِیا "لَکَ" سے اور "فَترَضیٰ" سے یہی ظاہر نہیں
کبریا کو بھی تمنّا ہے رِضا کی آپ ﷺ کی

سارے قُدسی یک زباں ہو کر، لگے پڑھنے درود
آپ کے مدحت سرا نے بات کیا کی آپ ﷺ کی

بندۂ درگاہ کو کیا خُسرووں سے واسطہ
بھیک ہے درکار اُسے دولت سرا کی آپ ﷺ کی

میرے بھی مِٹ جائیں روحانی و جسمانی مرض
ہے بُصیریؒ کی طرح خواہش رِدا کی آپ ﷺ کی

کوئی بھی ایسا نہیں خلّاقِ عالم کے سِوا
جانتا ہو جو حقیقت اِبتدا کی آپ ﷺ کی

عرضیاں منوائے، کروا لے دُعاؤں کو قبول
جو خُدا کو دے قسم عِزّ و عُلا کی آپ ﷺ کی

آپ ﷺ نے فی الفور فرمائی توجّہ کی نظر
آپ کے محمودؔ نے جب بھی ثنا کی آپ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قصر ہائے خُلد کا اپنے کو ہم خوگر کریں
خاکِ شہرِ آقا و مولا ﷺ پہ گر بستر کریں

روشنی کا منبع و مصدر ہے شہرِ مصطفی ﷺ
رشکِ، ذرّاتِ مدینہ پر مہ و اختر کریں

جب منارِ نور و قُبّہ پر پڑے پہلی نظر
آنکھ کا سجدہ تو لوگو، ہم سرِ منظر کریں

قصد ہو جس وقت اپنا شہرِ طیبہ کی طرف
ترک ہم گھر سے ہی اپنا سارا کرّ و فر کریں

باوضو دیدار کی کیفیتیں ہی اور ہیں
اُن ﷺ کا گنبد دیکھنے کو، اپنے دِیدے تر کریں

وہ خُدا کے سایۂ اکرام میں آ جائے گا
اِک نگاہِ لطف و رحمت جس پہ پیغمبر ﷺ کریں

جن میں ہیں محبوبِ خلاقِ جہاں ﷺ کی مِدحتیں
ایسی سب آیاتِ قرآنی کو ہم ازبر کریں

مومنوں کو مصطفی ﷺ نے یہ پڑھایا ہے سبق
بیکس و نادار لوگوں کی مدد بڑھ کر کریں

شرک، تعلیماتِ سرور ﷺ کے مطابق ہے رِیا
نیکی جتنی بھی کریں، اے دوستو! چھپ کر کریں

ہم سے عصیاں کار، بے علم و ہُنر، کج مج بیاں
مدحِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ کی کیونکر کریں

جُبّہٗ سائی ہو نہ ہو، محمودؔ سر اُٹھتا نہیں
پیشِ روضہ کِس طرح گردن کو ہم اوپر کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بنے کام صَلِّ عَلٰی کی بدولت
ہُوا نام اُن ﷺ کی وِلا کی بدولت

زمانے کے سارے گدا پل رہے ہیں
اُسی ایک دولت سرا کی بدولت

نگاہِ کرم کبریا کی ہوئی ہے
پیمبر ﷺ کے لطف و عطا کی بدولت

مہ و مہر و انجم مُنوّر ہوئے ہیں
جمالِ رُخِ مصطفی ﷺ کی بدولت

ہُوا فیصلہ جنگِ خندق کا یارو
حبیبِ خُدا ﷺ کی دُعا کی بدولت

کیا ہم پہ اِتمامِ نعمت خُدا نے
فقطِ خاتم الانبیاء ﷺ کی بدولت

مِرے زیرِ پا گردشِ آسماں ہے — طوافِ درِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت
مِرے مزرعِ دِل میں کِشتِ محبّت — ہے طیبہ کی آب و ہوا کی بدولت
پذیرائی طیبہ میں حاصل ہوئی ہے — مُجھے مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت
بُلاتے ہیں ہر سال مُجھ کو مدینے — مِری باادب اِلتجا کی بدولت
بنا کعبہ محمودؔ قبلہ ہمارا
رسولِ خُدا ﷺ کی رِضا کی بدولت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق جو کرم بندۂ مسکین پہ کر دے — بس گنبدِ اَخضر ہی کو عنوانِ نظر دے
کُھل جائیں نہ کیوں مُجھ پہ محبت کے معانی — جس وقت دِکھائی مُجھے سرکار ﷺ کا در دے
جو مدحِ پیمبر ﷺ کی اشاعت میں مگن ہو — بیگانۂ ہر سُود و زیاں رب اُسے کر دے
اُمت ہے زبوں حالی و نکبت میں گرفتار — جائے کوئی سرکارِ دو عالم ﷺ کو خبر دے
دِل میرا نہ خالی ہو کبھی یادِ نبی ﷺ سے — اے میرے خُدا! کاسۂ مقصود کو بھر دے
اے ربِّ جہاں! جو ہے ترا اپنا وظیفہ — اُس وِرد کی توفیق مُجھے شام و سحر دے
میری بھی ہو تدفین پیمبر ﷺ کے نگر میں — یا رب! جو کہیں تُو مِری آہوں کو اثر دے
روتا ہوں میں مہجوریٔ دربارِ نبی ﷺ میں — اُس سمت دکھائی جو کوئی گرمِ سفر دے
وہ رتجگا اچھا ہے مُجھے زندگی بھر سے — جو نعت کا اِک مصرعِ تر پچھلے پہر دے
میں قاصدِ خوش ذوق کے قدموں میں بکھر جاؤں — جو اذنِ حضوری کی مُجھے آ کے خبر دے
محمودؔ کہے نعت وہی شخص کہ جس کو
اَلطافِ نبی ﷺ حوصلۂ عرضِ ہُنر دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدایا! مِرے سَر کو آقا ﷺ کا در دے — مِرے گلشنِ مُدّعا کو ثمر دے
مدینے کے ذرّات تنویر زا ہیں — مُجھے دے تو وہ خاکِ کحلِ بصر دے

جچے پھر نہ میری نظر میں کوئی شے ۔۔۔ جو دے اُن ﷺ کی اُلفت تو رب اِس قدر دے
میں قوسَین و وَاوَین میں دیکھ پاؤں ۔۔۔ مُجھے رب نگاہِ حقیقت اثر دے
میں جاؤں گا اُس کے پیمبر ﷺ کے گھر کو ۔۔۔ خُدا مُجھ کو جس دِن بھی اِذنِ سفر دے
میں دیکھوں فقط روضۂ مصطفیٰ ﷺ کو ۔۔۔ خُدا جو نظر اور حسنِ نظر دے
میں مالک کو نعتِ پیمبر ﷺ سناؤں ۔۔۔ سرِ حشر مُجھ کو اجازت اگر دے
میں قاصد کے قدموں میں لوٹیں لگاؤں ۔۔۔ نبی ﷺ کا جو پیغام پیغامبر دے
کوئی میرا حامی، کوئی میرا مُحسن ۔۔۔ مُجھے شہرِ آقا ﷺ کی تازہ خبر دے
پیمبر ﷺ کا وہ حکمِ اُلفت اثر ہے ۔۔۔ ہمیں بہرہ ور جو اُخوّت سے کر دے

میں محمودؔ خوش ہوں نبی ﷺ کے کرم سے
جو کشکولِ دریوزہ گر روز بھر دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو معراج کی رات قصرِ دَنا تھا ۔۔۔ وہاں کیا کوئی کبریا کے سِوا تھا؟
پیمبر ﷺ جسے دیکھنے کو گئے تھے ۔۔۔ سرِ لامکاں کیا کوئی آئنہ تھا؟
وہاں بھی تھی پیشِ نظر اپنی اُمّت ۔۔۔ کہ جب ذاتِ حق کا اُنھیں سامنا تھا
اَساسِ اُخوّت پہ قائم تمدُّن ۔۔۔ نبی ﷺ کے ذریعے خُدا چاہتا تھا
نبی ﷺ کی بشارت وہ کیسے نہ دیتے ۔۔۔ تمام انبیاء علیہم السلام سے جو رُتبہ سِوا تھا
عبادت تو مُجھ سے نہ شاید ہوئی ہو ۔۔۔ درود اپنے آقا ﷺ پہ صبح و مسا تھا
نکیرَین کچھ پوچھتے جا رہے تھے ۔۔۔ جواباً میں نامِ نبی ﷺ لے رہا تھا
صراطِ قیامت پہ چلتے ہوئے بھی ۔۔۔ مِرے لب پہ ذکر اُن ﷺ کا بے ساختہ تھا
یہی پایا ہر بار کی حاضری پر ۔۔۔ کہ ماحولِ شہرِ نبی ﷺ جاں فزا تھا
نگاہوں میں جب آیا روضہ نبی ﷺ کا ۔۔۔ زباں پر مِری، وِردِ صَلِّ عَلیٰ تھا

درِ مصطفیٰ ﷺ کی نہ محمودؔ پوچھو
وہاں جو کرم تھا، طلب سے سِوا تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرا دِل مطمئن ہوتا ہے بس آقا ﷺ کی مِدحت سے
یہی تو کام ہے ایسا کہ میں کرتا ہوں رغبت سے

نہ ہوتے آپ ﷺ تو عرفانِ حق کیونکر ہمیں مِلتا
خُدا کو ہم نے پہچانا پیمبر ﷺ کی وساطت سے

یقیں کامل ہے جن مردوں کا، اور ایمان راسخ ہے
نبی ﷺ کے نام پر سر کو کٹاتے ہیں مسرّت سے

مدینے میں پہنچنا اور یہاں رہنا تو کیا کہنے
مگر دِل بیٹھا جاتا ہے مِرا احساسِ رجعت سے

پیمبر ﷺ نے تو اِس عادت کی اہمیت جتائی تھی
خُدا جانے، مسلمانوں کو کد کیوں ہے قناعت سے

نبی ﷺ نے آدمی کو اشرف المخلوق ٹھہرایا
فرشتے دیکھتے ہیں اِس کو استعجاب و حیرت سے

لحد میں آئیں گے جب وہ بہ نفسِ اطہر و اقدس
قیامت تک نہ خوشبو آئے گی کیوں میری تُربت سے

پیامِ حاضری کی ٹھنڈکیں درکار ہیں مُجھ کو
پگھلتا جا رہا ہے میرا دِل فُرقت کی حِدّت سے

شفیعِ عاصیاں ﷺ اِمداد کو تشریف لائیں گے
ہوئی جب پوچھ گچھ جاری گنہگارانِ اُمّت سے

مُجھے یاد آئیں گے جس وقت طیبہ کے گلی کوچے
میں کُود آؤں گا باہر حضرتِ رضواں کی جنّت سے

کوئی محمودؔ اُس جا کا تصوُّر کیسے کر پائے
مِلا نُورِ نبوّت جس جگہ پر نُورِ وحدت سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں اِس میں پوری شدت سے
دُعا میری لِپٹ جاتی ہے یوں بابِ اجابت سے

طلب سے پہلے آ جائے گی ہر شئے اُس کی جھولی میں
جو وابستہ رہے گا آدمی دامانِ رحمت سے

خُدا نے کوئی اُن ﷺ جیسا نہیں تخلیق فرمایا
کوئی صورت نہیں مِلتی مِرے آقا ﷺ کی صورت سے

محبتِ سرورِ عالم ﷺ سے فطرت کا تقاضا ہے
جو چاہے بھی تو لڑ سکتا نہیں ہے کوئی فطرت سے

حقائق ہیں یہ وہ، جن سے نہیں صَرفِ نظر ممکن
کہ حضرت ﷺ کو محبت رب سے ہے،اور رب کو حضرت سے

میں بارہ سال سے اب جا کے رہتا ہوں مدینے میں
وہ دِن بھی تھے کہ عکسِ روضہ کو تکتا تھا حسرت سے

رقم کرتا ہوں جس سے میں فقط مِدحت پیمبر ﷺ کی
قلم ہاتھوں میں وہ آیا ہُوا ہے میرے، قسمت سے

اِسی سے ہو تعلق کی ہمہ گیری کا اندازہ
دَنا کے قصر میں اُن ﷺ کو بُلایا رب نے چاہت سے

کوئی ہوتا وہاں تو پھر وقائع کچھ رقم کرتا
ملاقات آپ ﷺ کی رب سے ہوئی قوسوں کی قربت سے

کِبر سِن ہو گیا ہوں میں، قویٰ ہیں مضمحل ، پھر بھی
نہیں ممکن کہ تھک جاؤں کبھی آقا ﷺ کی مدحت سے

یہاں سے اُس جگہ محمودؔ جانا سخت مشکل ہے
دیارِ آقا و مولا ﷺ کہیں بہتر ہے جنّت سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حقوق اِنسانیت کے پورے کرتے ہیں محبّت سے
جنھیں کچھ بھی تعلق ہے مِرے آقا ﷺ کی سُنّت سے

نہ کی ہے زجر و توبیخ، اپنا حُسنِ خُلق دِکھلایا
نبی ﷺ نے دین کی تبلیغ کی تو کی ہے حکمت سے

مدینہ دارِ ہجرت تھا، بنا دارالحکومت بھی
کہ بنیادِ ریاست پڑ گئی آقا ﷺ کی ہجرت سے

جسے فقرِ رسولِ پاک ﷺ کی عظمت نظر آئے
کہاں ممکن ہے، رغبت ہو اُسے دُنیا کی دولت سے

غرور و ناز سے خالق نے اپنے آپ کو دیکھا
اُبھارا نقش جب سرکار ﷺ کا دستِ مشیت سے

مُجھے اپنے مقدر پر نہ فخر و ناز کیونکر ہو
مِلی ہے نعت کی خدمت کی عظمت مُجھ کو قسمت سے

جو اہلِ بیتِؓ آقا تھے، صحابہؓ تھے جو حضرت ﷺ کے
اُنھوں نے عظمتیں پائیں مِرے آقا ﷺ کی قُربت سے

چچا، ازواج، امّاں، پھوپھیاں اور بیٹیاں ساری!
محبت ہے مُجھے سرکار ﷺ کی ایک ایک نسبت سے

صِغَر سِن تھا تو جب بھی مِدحتِ آقا ﷺ کا رسیا تھا
لگا ہوں نعت کے کارِ حُسن میں ایک مُدت سے

گزشتہ بارہ برسوں کا مِرا تو تجربہ یہ ہے
تھکاوٹ ہو نہیں سکتی مدینے کی مسافت سے

اگر محمودؔ کوئی چارۂ کار اور نہیں بنتا
نبی ﷺ کے ماسوا کی مدح کرتا ہوں کراہت سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا ہُوں نعت گو سرکار ﷺ کی اپنی ضمانت پر
مُجھے پہنچا دیا اِس کام نے توقیر کی چھت پر

اگر تعلیمِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہو نگاہوں میں
پہنچ سکتا ہے ہر فردِ بشر حق کی حقیقت پر

بڑا کب ہے کوئی ثروت، وجاہت اور حکومت سے — نبی ﷺ نے انحصار عظمت کا فرمایا ہے محنت پر
رسائی اُس مقامِ عرش منزل تک نہیں مشکل — مدینہ ہے فقط چند اِلتجاؤں کی مسافت پر
اُسے سرکار ﷺ کی چشمِ کرم نے ختم کر ڈالا — ہُوا جو بائیں کاندھے کے فرشتے کی شکایت پر
شفاعت یاب ہو جائیں گے آخر ہم سے مُذنِب بھی — اجارہ تو نہیں زُہّاد کا گلزارِ جنّت پر
قلم کا کام ہی نعتِ رسولِ پاک ﷺ لکھنا ہے — تُلا رہتا ہے صبح و شام خامہ اُن ﷺ کی مدحت پر
بُرائی بعد میں آتی ہے، یہ سرور ﷺ نے فرمایا — خُدا نے ہر بشر پیدا کیا ہے نیک فطرت پر
فقط اِس میں مدیحِ سرورِ کونین ﷺ مِلتی ہے — کِیا ہے غور جب قُرآن کی ایک ایک آیت پر
رُسُل علیہم السلام جتنے بھی آئے ہیں مِرے سرکار ﷺ سے پہلے — کیا مامور رب نے اُن کو آقا ﷺ کی بشارت پر

غلامانِ غلامانِ نبی ﷺ کا نام لیوا ہوں
مجھے محمودؔ عزّہ ہے تو اِس ادنیٰ سی نسبت پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارا کچھ نہ بگڑے گا فرشتوں کی شکایت پر — بھروسا ہے ہمیں جو نصرتِ آقائے نعمت ﷺ پر
جو اِس کا نام لیوا ہے، وہ پاکیزہ صفت ہو گا — نبی ﷺ کا دین قائم ہے لطافت پر، نظافت پر
نبی ﷺ کا سامنا کرنے سے پہلے توبہ کر ڈالو — نگاہِ عفو ڈالیں گی ندامت پر، خجالت پر
بڑھی آتی تھی دوزخ آپ میری پیشوائی کو — مُجھے چھوڑا گیا چشمِ عنایت کی ہدایت پر
خجالت، نکبت و اِدبار اپنا روزمرّہ ہے — خُدارا اِک نظر فرمایئے سرکار ﷺ! اُمّت پر
بڑائی کا تعلق ہی نہیں، آقا ﷺ نے فرمایا — زبان و نسل کی خاصیتوں پر اور رنگت پر
ہمیں معلوم ہے، یہ چند نعتوں کا قضیّہ ہے — مِلیں گے قصر ہائے خُلد ہم کو تو رعایت پر
مُجھے سرور ﷺ کی مِدحت پر خُدا نے یہ عطا کی ہے — کوئی سمجھوتا کر سکتا نہیں ہوں اپنی عزّت پر
چلا ہوں اب کے یارو، تیرہویں بار اُن کی خدمت میں — مجھے کیونکر نہ فخر ہو ناز ہو گا اپنی قسمت پر
مجھے آقا ﷺ سے اِذن، حاضری یوں مِلتا رہتا ہے — اُتر آتا ہوں میں ہر بار منّت پر ، سماجت پر

سکوں کے واسطے محمودؔ نعتِ پاک کہتا ہوں
ذرا محسوس کرتا ہوں جو بار اپنی طبیعت پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہاں پہنچا ہے، یہ تو دیکھ، احساسِ حقیقت کر
جو ممکن ہو تو اے زائر! نہ تو طیبہ سے رجعت کر

جو چشمِ خالق و مالک میں آنے کی تمنّا ہے
تو یادِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ میں تُو نہ غفلت کر

ترا دِل چاہے جتنا چاہتا ہو، جالیاں چُومے
ادب کی راہ لے، اِس باب میں تُو ضبطِ اُلفت کر

نقوشِ پائے سرکارِ دو عالم ﷺ رہنما کر لے
اور آگے بڑھ کے اقوامِ زمانہ کی قیادت کر

کوئی طوفاں مخالف حُرمتِ سرکار ﷺ کے اُٹھے
تو اُس کے آگے سدِّ راہ بننے کی جسارت کر

نبی ﷺ کی یاد میں دِل کھول، آنکھیں میچ لے اپنی
کہ تکثیرِ بصیرت اور تقلیلِ بصارت کر

پیمبر ﷺ علم پھیلانے کو آئے تھے تو اے مُسلم!
فروغِ علم کی خاطر تو تغلیطِ جہالت کر

نبی ﷺ نے ایک محنت کش کے ہاتھوں کو جو چوما تھا
تو ہر مومن کو یہ پیغام دینا تھا کہ محنت کر

اگر تجھ کو ذرا بھی شرم ہے اپنے پیمبر ﷺ کی
تو پھر اے فردِ ملّت! قوم کا احساسِ نکبت کر

ہے فرمانِ نبی ﷺ، مظلوم لوگوں کی زبان بن جا
جہاں میں بیکسوں، بے اختیاروں کی وکالت کر

مدیحِ مصطفی ﷺ میں تُو اگر محمودؔ سچا ہے
حصولِ قُربِ خالق کے لیے بھی کچھ ریاضت کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسلماں ہے تو پھر اِس باب میں مت حِیل و حجت کر
یہ ایمان کی علامت ہے، پیمبر ﷺ سے محبّت کر

زمانے میں اگر امن و سکینت کی تمنّا
تو تعلیماتِ محبوبِ خُدا ﷺ کی تو اشاعت کر

چل اُس پر جو دکھائی راہ تجھ کو تیرے آقا ﷺ نے
نظامِ زندگی طاغوت کا ہو تو بغاوت کر

رسولِ پاک ﷺ نے ہر صاحبِ ثروت کو سمجھایا
جو بے ثروت ہیں ، جو نادار ہیں، اُن کی اعانت کر

بہت سرور ﷺ نے اہمیت بیاں فرمائی ہے اِس کی
تمنّا ہے جو بخشش کی، زباں کی تُو حفاظت کر

رِضائے مصطفی ﷺ چاہے تو حق بندوں کے کر پورے
ذرا سا کام تُو لے عقل و دانش سے، فراست کر

پیمبر ﷺ نے سبق تجھ کو دیا ہے آدمیّت کا
خُدا کا جو بھی بندہ سامنے ہو، اُس پہ شفقت کر

مسلماں بھائی کے دُکھ درد میں شرکت ضروری ہے
یہی حکمِ پیمبر ﷺ ہے، پڑوسی کی عیادت کر

نبی ﷺ نے شکریے کی راہ تجھ کو یہ سُجھائی ہے
کرم خالق کے پاتا ہے تو پھر تحدیثِ نعمت کر

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ رب توبہ قبولے گا
جرائم پر تُو اپنے آپ کو وقفِ ندامت کر

نبی ﷺ محمودؔ اپنے اُمتی کو حکم دیتے ہیں
جہاں تک ہو سکے، مظلوم بندوں کی حمایت کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بدل ڈالیں گے آقا ﷺ اُس کی ہر زحمت کو راحت میں
اُٹھیں گے حشر کو جس وقت عاصی کی حمایت میں

بقولِ حق، کلام اُن ﷺ کا کلامِ کبریا ٹھہرا
اطاعت ہے خُدا کی، میرے آقا ﷺ کی اطاعت میں

تلاوت میں مفاہیم و معانی پر توجہ دو
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ مِلتی ہے قرآں کی عبارت میں

غوامض ہیں احادیثِ نبی ﷺ میں علم و دانش کے
ہر اِک فقرہ پیمبر ﷺ کا مُسلّم ہے ثقاہت میں

نبی ﷺ کا نام لیوا ہوں، نظر میں اُن کی رہتا ہوں
مِری کشتی رواں مدّت سے ہے بحرِ مسرّت میں

اجارہ قبلۂ اوّل پہ ہے آقا ﷺ کی اُمّت کا
نماز، اقصیٰ میں نبیوں علیہم السلام نے پڑھی اُن کی قیادت میں

توجہ کام آئے گی حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی
ہر اِک رنج و الم میں، ہر مصیبت، ہر صعوبت میں

چلا ہوں سُوئے طیبہ بار ہے سر پر گناہوں کا
گڑا جاتا ہوں میں فی الواقعہ خاکِ خجالت میں

میں یوں دیدِ حضور پاک ﷺ سے سرشار ہوتا ہوں
نبی ﷺ کی ہے زیارت، اُن کی چوکھٹ کی زیارت میں

درود آقا و مولا ﷺ پر جو بھیجا اوّل و آخر
نہ کوئی فاصلہ پایا دُعا میں اور اجابت میں

خُدا کا شکر ہے، آقا ﷺ کی مِدحت کے حوالے سے
رہا ہے عمر بھر محمودؔ جذبوں کی حراست میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا ہر چیز ہوتی ہے نبی ﷺ کے اِعتنا ہی سے
ہُوا عرفانِ خالق بھی پیمبر ﷺ کی گواہی سے

نبی ﷺ احسن ترین تخلیق ہے دستِ مشیت کی
حسیں بڑھ کر کہاں دُنیا میں محبوبِ الٰہی ﷺ سے

اُنھی کے واسطے بخشی گئی ہے ذکر کو رفعت
ہوئی تحویلِ قبلہ بھی پیمبر ﷺ کی رِضا ہی سے

ہم اپنے آپ کو سمجھیں گے متمول ترین اِنساں
ہمیں ٹکڑا کہیں مِل جائے جو اُن ﷺ کے گدا ہی سے

شب اِسرا میں جانے اور کیا کچھ آپ ﷺ نے پایا
ہُوا تھا پیار ظاہر "اُدنُ مِنّی" کی صدا ہی سے

مجھے لوری بھی میری والدہ دیتی تھیں نعتوں کی
سُنے ہیں مدحتِ سرور ﷺ کے نغمے اِبتدا ہی سے

مِری درخواستیں ہر روز پہنچاتی ہے آقا ﷺ تک
مُجھے بھی کام لینا آ گیا بادِ صبا ہی سے

مِری قسمت میں ہے ہر سال تابانی مدینے کی
پیامِ جانفزا مُجھ کو مِلا شب کی سیاہی سے

دیا ہے عشق کا جذبہ بھی اُس آب و ہوا ہی نے
مِلے گا حُسن بھی طیبہ کی خاکِ خوشنما ہی سے

کرو توبہ گناہوں سے کہ سرور ﷺ لُطف فرمائیں
عطائیں کیوں نہ ہوں گی معصیت پر عُذر خواہی سے

مہ و سال اُس کے سب گزرے ہیں مدحِ سرورِ دیں ﷺ میں
رہا اعزاز، یہ محمودؔ کو حاصل سدا ہی سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھکاری بنو اُن ﷺ کی دولت سرا کے
جو سلطان ہیں جُود و بذل و سخا کے

مقام اُن ﷺ کا اونچا، بُلند اُن کی شانیں
مِرے سائیں ﷺ محبوب ہیں کبریا کے

کِسی اور نے مرتبہ یہ نہ پایا
وہ شاہد ہوئے رب کی خلوت سرا کے

گئے رب سے مِلنے جو قصرِ دنا میں
مڑے ہر گنہگار کو بخشوا کے

زمیں پر تو بجتا ہی ہے اُن ﷺ کا ڈنکا
پُھریرے اُڑے عرش پر مصطفی ﷺ کے

نبی ﷺ آ گئے ایک لمحے میں واپس
مقدّر مہ و مہر کے جگمگا کے

گئے انبیاء و رُسل علیہم السلام سب جہاں سے
پیمبر ﷺ کے آنے کی خبریں سُنا کے

رذائل جو اَخلاق کے تھے، وہ میٹے
جنابِ پیمبر ﷺ نے دُنیا میں آ کے

کوئی ہے سوائے نبی ﷺ کے، کہ جس نے
شدائد کو جھیلا ہو یوں مُسکرا کے

جہان کے مکینوں نے، چشمِ فلک نے
بڑے مرتبے دیکھے اُن ﷺ کے گدا کے

میں محمودؔ اُن ﷺ کا ہوا نعت گستر
جو شافع کیے رب نے روزِ جزا کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر جو اَسمَأُ النَّبِیْ ﷺ سُن کر جُھکایا عُمر بھر
ماسوا کے آگے پھر کیسے یہ جھکتا عُمر بھر

دست و لب مصروف نعتِ پاک میں دائم رہے
دل نبیِٔ پاک ﷺ کی یادوں میں دھڑکا عُمر بھر

گوہر آسا جس کی آنکھیں یادِ طیبہ میں نہ تھیں
ابرِ اکرام و عطا اُس پر نہ برسا عُمر بھر

اُسوۂ سرکار ﷺ کی جس نے نہیں کی پیروی
فضلِ رب کی اُس پہ کیسے ہو گی برکھا عُمر بھر

رحمتِ آقا و مولا ﷺ کی نہ جو رکھے اُمیّد
مالِ دُنیا کا رہے گا اُس کو ہَوکا عُمر بھر

بعدِ روزِ حشر تک بھی جو نہ ٹوٹے گا کبھی
اُن ﷺ سے اُلفت کا رکھوں گا ایسا ناتا عُمر بھر

باغِ اکرامِ نبی ﷺ سے پاؤ گے پھل پُھول کیا
جب لگایا ہی نہیں اُلفت کا پودا عُمر بھر

اِس پہ جب گھر کر لیا ہے اُلفتِ سرکار ﷺ نے
دِل میں رکھتا ہے نہیں دُنیا کا کھٹکا عُمر بھر

آج تک مُجھ سے نہ کوئی نعت کا مصرع ہوا
یوں تو نظم و نثر کی صورت میں لکھّا عُمر بھر

مُجھ پہ ہو جائے تدفینِ مدینہ کا کرم
ناصر و یاور رہے ہیں میرے آقا ﷺ عُمر بھر

آج تک محمودؔ، آیا ہے نہ آئے گا کبھی
مدحتِ غیرِ نبی ﷺ کا خیال حاشا عُمر بھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہا جو کچھ بھی میں نے، مدحِ آقا ﷺ میں کہا پیہم
رہی فضلِ خُدا سے لب پہ سرور ﷺ کی ثنا پیہم

اُسے اللہ نے دونوں جہاں میں رفعتیں بخشیں
درِ سرکار ﷺ پر جو بھی خمیدہ سر رہا پیہم

کِیا جو کام بھی، فرمائی جو بھی گفتگو اِس نے
مُقدّم رکھّی خالق نے پیمبر ﷺ کی رضا پیہم

وہی محبوب چشمِ خالق و مالک میں ٹھہرا ہے
رہا جو اُلفتِ محبوبِ رب ﷺ میں مُبتلا پیہم

نہ کیوں روشن مثالِ شمعِ رخشندہ دِکھائی دے
غبارِ راہِ طیبہ ہی سے جو چہرہ اَٹا پیہم

حبیبِ کبریا ﷺ ہم پر ہمیشہ لطف فرما ہوں
رہے اپنے رویّوں میں اگر صِدق و صفا پیہم

عجب کُفّارِ مکّہ سے علاقہ تھا پیمبر ﷺ کا
اُدھر جور و جفا پیہم، اِدھر لُطف و عطا پیہم

رسولِ پاک ﷺ کی مسجد میں کیسے بار پائیں گے
نمازِ عشق جو کرتے رہے اپنی قضا پیہم

فرشتے فرطِ اِستعجاب سے دیکھا کیے ہم کو
کرم کرتے رہے ہم مُذنبوں پر مصطفی ﷺ پیہم

صلے کے واسطے میں نے کب مدحِ نبی ﷺ کی ہے
عطا فرماتے ہی رہتے ہیں لیکن وہ صلہ پیہم

نبی ﷺ کی نعت سُن سُن کر لبِ محمودؔ احقر سے
فرشتوں کی زباں پر ہے صدائے مرحبا پیہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا راضی ہے اور سرور ﷺ ہیں راضی، یہ حوالے ہیں
جو دیں گے حشر میں میری گواہی، یہ حوالے ہیں

خُدا کو مانتا ہے تُو، عبادت اُس کی کرتا ہے
بغیرِ سرورِ عالم ﷺ بھی کوئی یہ حوالے ہیں

صحابہ رضی اللہ عنہم اور آلِ مصطفی ﷺ کا نام لیوا ہوں
بروزِ حشر لوگو، میرے ساتھی یہ حوالے ہیں

خُدا کے یا نبی ﷺ کے دَر پہ جا کر مغفرت چاہو
قبولیت جنھیں مِلتی ہے جلدی، یہ حوالے ہیں

حقوق اللہ کے، آقا ﷺ کے اور بندوں کے پورے ہوں
فرشتے جانتے ہیں جن کو خوبی، یہ حوالے ہیں

خُدا کی بات مانی، اپنے آقا ﷺ سے محبت کی
بنیں گے جو مِرے عملوں کی سُرخی، یہ حوالے ہیں

درود آقا ﷺ پہ کم بھیجا، ثنائے مصطفی ﷺ کم کی
ہوئی جن سے سرِ محشر خرابی، یہ حوالے ہیں

مسلماں بھائی ہے مُسلم کا، یہ آقا ﷺ نے فرمایا
محبّت، اُنس اور راحت کے داعی یہ حوالے ہیں

اُخوّت سے رہیں سرور ﷺ کے بندے اور مت جھگڑیں
ہوئی تیار جن سے رب کی رسّی، یہ حوالے ہیں

قلم میرا، زباں میری، مگن نعتوں میں رہتے تھے
رہا ہے جن سے روشن میرا ماضی، یہ حوالے ہیں

درودِ پاک اور محمودؔ نعتِ سرورِ عالم ﷺ
سرِ میدانِ محشر میری پونجی یہ حوالے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ نے ہم کو ربِّ عُلا کا پتا دیا
کیا اب بھی یہ سوال ہے باقی کہ کیا دیا

سرور ﷺ نے اپنے دین کا ایسا دِیا دیا
باطل کا جس کو دیکھتے ہی جل بُجھا دِیا

بندوں کو حُسنِ خُلق کی دے کر ہدایتیں
سرکار ﷺ نے نجات کا رستا دِکھا دیا

سب سے بڑا ہے یہ مِرے آقا ﷺ کا معجزہ
غیرِ خُدا کے خوف کو دِل سے مِٹا دیا

سرکار ﷺ نے ڈرا کے خُدائے عظیم سے
خود احتسابیوں کا ہمیں آئنہ دیا

شعر و سُخن کی ابجد و ہوّز کے ساتھ ہی
قسمت نے مُجھ کو اُن ﷺ کا ثنا خواں بنا دیا

تیور نبی ﷺ کے قُدسیوں نے دیکھ کر، مُجھے
پروانہ رُستگاری کا فوراً تھما دیا

شہرِ نبیِؐ پاک ﷺ کی خاکِ لطیف نے
نظروں سے میری، مالِ جہاں کو گرا دیا

اُس کا شمار کیوں نہ کروں محسنین میں
جس شخص نے نبی ﷺ کا مُجھے نقشِ پا دیا

سرکار ﷺ کے کرم کا ہو محمودؔ کیا بیاں
جتنی طلب رہی، مُجھے اُس سے سِوا دیا

محمودؔ فضلِ رب سے ہے یہ میری خاصیت
نامِ رسولِ پاک ﷺ سنا، سر جُھکا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی نعت پر خالق نے جو ثواب دیا
مُجھے شتاب دیا اور بے حساب دیا

لحد میں آئے فرشتے تو لاجواب ہوئے
درود پڑھ کے جو میں نے اُنھیں جواب دیا

خُدا نے پہلا سبق رکھّا حُبِّ آقا ﷺ کا
ہمیں جو مدرسۂ عشق کا نصاب دیا

مِلی ہے حیثیت عورت کو، فُقر بے زر کو
نبیِؐ پاک ﷺ نے یوں درسِ انقلاب دیا

مِرے حضور ﷺ نے خالق سے لو لگانے کا
عجیب نسخۂ اِدفاعِ اضطراب دیا

نبی ﷺ کو رب نے جو اِسرا کی رات بُلوایا
تو اُن کو روحِ امین علیہ السلام جیسا ہم رکاب دیا

رسولِ پاک ﷺ سے کوئی بھی شے نہاں نہ رہی
خُدا نے اپنا جو دیدار بے حجاب دیا

حضور ﷺ کا یہ کرم اہلِ دیں پہ کم تو نہیں
کہ نیک کاموں کی سوچوں پہ بھی ثواب دیا

جہاں کو معجزہ شقُّ القمر کا دِکھلا کر
نبی ﷺ نے موقعِ تسخیرِ ماہتاب دیا

اثر بُصیریؒ خوش بخت کی طرح سے ہُوا
کسی کو کچھ جو نبی ﷺ نے دورانِ خواب دیا

جوابِ پُرسشِ روزِ حساب میں بھی رشیدؔ
دیا جو میں نے تو نعتوں کا ہی حساب دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلے ہیں گرچہ بہت بال و پر فرشتوں کو
حضور ﷺ آئے نظر اوج پر فرشتوں کو

کوئی تو سِدرہ پر اور کوئی عرش پر ٹھہرا
مِلی نہ وصل کی کوئی خبر فرشتوں کو

حضور ﷺ نے جو مدینے بُلایا رؤیا میں
میں یوں گیا کہ نہ آیا نظر فرشتوں کو

کہوں گا نعت تو نکلیں گے حشر میں آنسو
کرے گی موم مِری چشمِ تر فرشتوں کو

درود پڑھتا ہے خود بھی غفُور، اور اُس نے
لگا لیا ہے اِسی کام پر فرشتوں کو

جہاں سے پہنچا ہے طیبہ فَرسِ تخیُّل کا
نظر نہ آئے گی وہ رہگزر فرشتوں کو

خُدا نے اپنے پیمبر ﷺ کو مرتبے بخشے
دِکھا کے اوجِ دَنَا پر بشر فرشتوں کو

جو آنکھ رکھتے ہیں، وہ سر خمیدہ دیکھتے ہیں
نبیٔ پاک ﷺ کی دہلیز پر فرشتوں کو

ملک حضور ﷺ کو سِکھلائیں کچھ، تعجُّب ہے
بڑھاؤ دوستو، مت اِس قدر فرشتوں کو

وہ دوڑ اُٹھتے ہیں تعمیلِ حکم کی خاطِر
جو کام دیں کوئی خیرُ البشر ﷺ فرشتوں کو

یہاں درود کا محمودؔ وِرد ہوتا ہے
تو کیوں نہ آتا نظر میرا گھر فرشتوں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ آقا ﷺ بھی حسیں، اُس کے سبھی آثار بھی
یہ مقامِ امن بھی ہے، جائے اِستقرار بھی

جب خُدا بھی ہے رحیم اور داد گر سرکار ﷺ بھی
ہر خطا پر، کم سے کم، آئے تو ہم کو عار بھی

تھے امین و صادق و حق گو حبیبِ کبریا ﷺ
مانتے تو اِن حقائق کو رہے کفّار بھی

تر زباں اُس کے نبی ﷺ کی شان میں بھی ہم رہیں
چاہیے اپنے لبوں پر رب سے استغفار بھی

حکم کی تعمیل بھی ہو دعوئ اُلفت کے ساتھ
ہو اطاعت بھی نبی ﷺ کی، اور اُن سے پیار بھی

کالے گورے میں تفاوُت بھی کوئی رہنے نہ دی
ختم کر ڈالا نبی ﷺ نے نسل کا پندار بھی

کیوں پریشانی کا دِن کہتے ہیں روزِ حشر کو
ہو گا جب اُس دن رسولِ پاک ﷺ کا دیدار بھی

نام لیوا بُوذر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ و بُوسبرہ رضی اللہ عنہ رہے
تھے اَنس رضی اللہ عنہ جیسے مِرے آقا ﷺ کے خدمت گار بھی

قادرِ مطلق کے محبوبِ حسیں ﷺ کا شہر ہے
سر بخم جس جا ہیں عصیاں کار بھی، اَبرار بھی

خیرِ اوراد و وظائف ہے درودِ پاک یوں
اِس میں ہیں مصروف قُدسی بھی تو خود غفّار بھی

تو دِلی جذبوں کو کر محمودؔ نعتوں میں بیاں
دے جو رکھّا ہے تجُھے رب نے لبِ اِظہار بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے گا طیبہ میں رحمت کا خزینہ دوستو
اب بھی گر رکھتا ہو کوئی چشمِ بینا دوستو

اُس کو کیا احساس، کتنی خُوبصورت ہے زمیں
جس نے دیکھا ہی نہیں مکّہ مدینہ دوستو

دِل بھرے تو کِس طرح سے، دیکھ کر ارضِ حجاز
سال میں مِلتا ہے بس آدھا مہینہ دوستو

جو پسندِ خاطرِ ہر عالم ہُوا
اُلفتِ محبوبِ رب ﷺ کا ہے قرینہ دوستو

ہر تفوّق ، ساری رفعت شہرِ آقا ﷺ سے مِلے
عرشِ اعظم کا اِسی کو پاؤ زینہ دوستو

جن میں پیتے ہیں تولاّئی مدینے کی کشید
ہیں نئے انداز کے وہ جام و مینا دوستو

رحمتیں ربِّ دو عالم کی اُسی میں بس گئیں
اُنسِ آقا ﷺ سے جو ہے معمور سینہ دوستو

اسمِ اعظم اپنے آقا ﷺ کا کرو وِردِ زباں
ڈوب سکتا ہی نہیں ہے پھر سفینہ دوستو

طیبہ جانا زندگی ہے اور رجعت موت ہے
یوں لگا رہتا ہے اپنا مرنا جینا دوستو

اُس سے چشمِ رحمت و رافت نبی ﷺ نے پھیر لی
حق کسی اِنسان کا جس نے بھی چھینا دوستو

یاد ہے شہرِ نبیِ پاک ﷺ میں محمودؔ کو
وہ کھجوریں کھانا اور زمزم کا پینا دوستو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں میں صاحبِ اعزاز و جاہ قاسم ﷺ ہیں
خُدا ہے مُعطی، رسالت پناہ ﷺ قاسم ہیں

وہ جانتے ہیں ہماری ضرورتیں ساری
ہر ایک اُمّتی کے خیر خواہ ﷺ قاسم ہیں

نہ ہم حضور ﷺ کے ہاتھوں کی سمّت کیوں دیکھیں — غنا و ثروت و دولت کی راہ ﷺ قاسم ہیں
ہوئی جو رویتِ باری اُنھیں شبِ اِسرا — تو چشمِ دید خُدا کے گواہ ﷺ قاسم ہیں
عطا کیا ہے پیمبر ﷺ کو نُور وہ حق نے — برائے کوکب و خورشید و ماہ ﷺ قاسم ہیں
خُدا نے اپنے خزائن دیے ہیں سرور ﷺ کو — وہ بادشاہوں کے بھی بادشاہ ﷺ قاسم ہیں
نہیں گوارا اُنھیں میرا غم زدہ ہونا — گناہ گار ہوں میں، عُذر خواہ ﷺ قاسم ہیں
نبی ﷺ کے دم سے نبوّت عطا ہوئی سب کو — کہ سارے مرسلوں کے سربراہ ﷺ قاسم ہیں
یہاں بھی اور قیامت کی حشر گاہ میں بھی — معین و ناصر و غفراں پناہ ﷺ قاسم ہیں
کہاں فرشتو! جہنم کو لے چلے ہو مُجھے — یہ جانتے نہیں، رحمت پناہ ﷺ قاسم ہیں

اُلوہیت کا یہ سارا نظام ہے محمودؔ
اِلٰہ مُعطِی، حبیبِ اِلٰہ ﷺ قاسم ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کے ماسوا تو کوئی بھی نہیں شفیع — وہ اوّلیں شفیع ہیں، وہ آخریں شفیع
آقا حضور ﷺ صرف نہیں ہیں یہیں شفیع — آگے بھی ہوں گے رحمۃ للعالمیں ﷺ شفیع
شاہد، بشیر، حاشر و صادِق، امیں، شفیع — سرکار ﷺ سا بھی پایا کِسی نے کہیں شفیع
پیدا ہوئے حضور ﷺ تو اُمّت کا تھا خیال — معراج میں بھی تھے سرِ عرشِ بریں شفیع
مومن ہو تم تو تم پہ خُدا بھی رحیم ہے — آقا ﷺ بھی ہیں تمھارے لیے بالیقیں شفیع
پائے گی عافیت بھی، سکینت بھی، لُطف بھی — مانے گی جب حضور ﷺ کو جانِ حزیں شفیع
دُنیا میں جب کہیں بھی ضرورت پڑی ہمیں — سب نسبتیں حضور ﷺ کی بھی ہو گئیں شفیع
کچھ اُس کو حشر کا، نہ یہاں کا خطر رہا — جس شخص کے بھی ہو گئے طیبہ مکیں ﷺ شفیع
دُنیا بھی، آخرت بھی ہماری ہے اِس لیے — ناصر نبی ﷺ کہیں ہیں ہمارے، کہیں شفیع
موقوف فتحِ بابِ اِرم اِس کرم پہ ہے — فرمائیں حکم حشر کے دن شہ نشیں شفیع ﷺ

اَش اَش کریں گے قسمتِ محمودؔ پر مَلَک
لے جائیں گے اُسے جو بہشت بریں شفیع ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیک انوارِ نبی ﷺ سے پائی مہر و ماہ نے
عظمتیں کیسی عطا کی ہیں اُنھیں اللہ نے

دائرہ پھیلا دیا ہر بے نوا تک لُطف کا
صاحبِ اعزاز و فخر و احتشام و جاہ ﷺ نے

کر دیا ہر فردِ اُمّت کو حقیقت آشنا
حق نگر نے، حق شناس آقا ﷺ نے، حق آگاہ نے

قصرِ ''اَوْ اَدْنٰی'' میں قربِ حق کی پا کر منزلیں
کیسے نظّارے کیے قوسین کے نوشاہ ﷺ نے

رحمتِ خالق سے وہ نومید ہو سکتے نہیں
افتخار و وقر پایا بندگانِ شاہ ﷺ نے

معرفت آقا ﷺ کی ہے عرفانِ خالق کی دلیل
عرش کا رستہ دکھایا مصطفیٰ ﷺ کی راہ نے

میری دُنیا میں بن گئی، عُقبیٰ مِری اچھی ہوئی
جب کیا ہے اِلتفات آقا رسولُ اللہ ﷺ نے

کوئی لوٹا ہی نہیں خالی کبھی دربار سے
بھیک پا لی اُن ﷺ کے در سے ہر گدا و شاہ نے

''واہ وا'' میرے مقدّر پر فرشتوں تک نے کی
جب رسائی پائی دربارِ نبی ﷺ میں آہ نے

مانگنا سرکار ﷺ سے تھا تو نہ تھوڑا مانگتے
کیا دِیا دھوکا ہمیں اِس دامنِ کوتاہ نے

سورۂ نجم اُس کی کیا محمودؔ خود شاہد نہیں
قُربِ حق حاصل کیا جو ابطحی نوشاہ ﷺ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے چکا ہے اُن کو ایسا ربِّ اکبر اقتدار
باج دیتا ہے نبیِٔ پاک ﷺ کو ہر اقتدار

جس کو جس اقلیم کی چاہیں، حکومت بخش دیں
بانٹتے ہیں اِس طرح ہاتھوں سے سرور ﷺ اقتدار

حاکمیت اُس کی، کوئی چھین سکتا ہی نہیں
جس کو دے دیں آقا و مولا ﷺ کے تیور اقتدار

مِل گیا مدّاحِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ کو
بے سروسامانیٔ دُنیا میں مضمر اقتدار

جو ہوئے بالفعل قصرِ لامکاں کے میہماں
ہو نہیں سکتا کِسی کا، اُن ﷺ سے بڑھ کر اقتدار

روشنیٔ خاکِ شہرِ سرور و سرکار ﷺ کا
مانتے ہیں ماہ و نجم و مہرِ انور اقتدار

دُنیا و عقبیٰ کی ہر اِک چیز ہے زیرِ نگیں
میرے آقا ﷺ کا ہے ہر اِک بحر و بر پر اقتدار

اُس کے زیرِ پا نظر آتی ہے اقلیمِ سُخن
ایسا پا لیتا ہے آقا ﷺ کا ثناگر اقتدار

قادرِ مُطلق نے، مختارِ جہاں اللہ نے
دے دیا محبوب ﷺ کو ہر شے پہ یکسر اقتدار

حکمراں اُس پر ہے جب فقرِ حبیبِ کبریا ﷺ
میرے دِل پر پائیں کیا سیم و جواہر اقتدار

ہے گدائی بس مُجھے محمودؔ شہرِ نُور کی
چاہتا کب ہے زمانے پر یہ احقر اقتدار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گرفتِ حسنِ بصر میں ہے چشمِ تر کا جمال
جمالِ رب کا ہُوا سیّدُ البشر ﷺ کا جمال

جو دیکھ آیا ہوں میں سرزمینِ کُوئے نبی ﷺ
جچے نظر میں تو کیونکر زر و گہر کا جمال

سفر سقر ہے، اگر ہو نہ شہرِ آقا ﷺ کا
اُدھر چلو تو نظر آئے گا سفر کا جمال

حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں ﷺ میں پایا ہے
ہو حُسنِ عفوِ معاصی کہ درگزر کا جمال

مرے چہار طرف روشنی کا ہالہ تھا
نبی ﷺ کے شہر میں دیکھا جونہی سحر کا جمال

پیا ہے مکہ و طیبہ میں آبِ زمزم خوب
نظر میں گھر کرے کیوں چشمۂ خضر کا جمال

عزیز دوستو! ذرّات ہیں وہ طابہ کے
نہ جن کی تاب کبھی لا سکا قمر کا جمال

مری نگاہوں میں چاہو تو دیکھ لو، یارو
نبیٔ پاک ﷺ کے اَنوارِ پُر اثر کا جمال

جمال و حسنِ زمانہ میں منفرد دیکھا
درِ حضور ﷺ کے آگے جُھکی نظر کا جمال

زر و جواہر و مال و منال کیا شے ہے
جما ہے جب کہ نگاہوں میں سنگِ دَر کا جمال

خُدا کے فضّل سے محمودؔ کا تخصُّص ہے
نبی ﷺ کی یاد میں لرزیدہ اشکِ تر کا جمال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اِک دُکھ کا ہے جو درماں درودِ پاک آقا ﷺ پر
مرے ہونٹوں پہ ہے ہاں ہاں، درودِ پاک آقا ﷺ پر

نہ فرمانِ خُدا مانیں تو ہم کیسے مسلماں ہیں
کہ ہے اللہ کا فرماں ”درودِ پاک آقا ﷺ پر“

کرے گا حکم کی تعمیل بھی، تقلیدِ خالق بھی
جو بھیجے گا کوئی اِنساں درودِ پاک آقا ﷺ پر

اِسی سے مغفرت ربِّ جہاں کی پائے گا کوئی
ضروری ہے پئے عرفاں درودِ پاک آقا ﷺ پر

مِرے اِس کام سے مُجھ پر نہ کیوں خوش ہو گیا ہو گا
کہ جب پڑھتا ہے خود رحماں درودِ پاک آقا ﷺ پر

مسلمانو! نہ کمزوری دکھانا، بھیجتے رہنا
بہر لحظہ، بہر عنواں درودِ پاک آقا ﷺ پر

میں بہجت کے جلَو میں جاؤں گا رقصندہ جنّت کو
پڑھائے گا اگر رضواں درودِ پاک آقا ﷺ پر

ہنسی سے کِھل گئیں، خوشبو کو پھیلانا زمانے میں
جُونہی پڑھنے لگیں کلیاں درودِ پاک آقا ﷺ پر

سفر جب بھی کیا، طیبہ کی جانب ہی کیا میں نے
ہے اِس کے واسطے ساماں درودِ پاک آقا ﷺ پر

عمل احکامِ سرکارِ دوعالم درودِ پاک آقا ﷺ پر ضروری ہے
کہ ہو تو شان کے شایاں درودِ پاک آقا ﷺ پر

خُدا محمودؔ شاہد ہے تو واقف ہیں اَحِبّا بھی
مِرا ایماں، مِرا ایقاں درودِ پاک آقا ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہا جو شخص دُنیا میں درودِ پاک کا عامل
نگاہِ رحمتِ خلاّقِ عالَم کے ہُوا قابل

شبِ اِسرا خُدا کے فضل سے سرور ﷺ نے سرکر لی
"فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ" کے ربطِ خاص کی منزل

تصوُّر میں شبِ معراج کی کچھ ایسی صورت ہے
کِسی کے آپ ﷺ تھے شیدا، کوئی تھا آپ پر مائل

جو پہنچے حق کی منزل پر تو ہم آقا ﷺ کی نُصرت سے
اگرچہ مشکلیں دَسیوں رہیں اِس راہ میں حائل

حبیبِ ربِّ عالم ﷺ نے بھی کی اُس کی پذیرائی
جو مقبول خُدا ٹھہری درودِ پاک کی محفل

تفاخُر کا سبب ہے اُس گلی میں مانگتے پھرنا
مقدّر کی بُلندی ہو تو طیبہ کا بنُوں سائل

مِلے گی حیثیت اُس کو، نہ دُنیا میں، نہ عُقبیٰ میں
رہا جو فرد بھی آقا ﷺ کے فرمودات سے غافِل

عطا ہو سر بُلندی، مُجھ پہ سرور ﷺ لطف فرمائیں
صفِ خُدّامِ در میں مُجھ کو فرمائیں اگر شامل

رہِ عرفانِ حق کی منزلیں مارے گا وہ بندہ
درودِ پاک کو سمجھے گا جو بھی مُرشدِ کامل

پیمبر ﷺ آئے تو کافور ظلمت کو تو ہونا تھا
جہاں پہنچا ہے حق، اُس جا نہیں ٹھہرا کبھی باطِل

مِرے محمودؔ کیوں نارِ جہنم سے روابط ہوں
سرھانے اُن کے، جب میں باغِ جنت میں ہُوا داخل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے حبیبِ خُدا ﷺ! سلام و درود — زینتِ دوسرا ﷺ! سلام و درود
نعت ہے میری روح کی آواز — میرے دِل کی صدا سلام و درود
جب پڑھا آدھی رات کو اُٹھ کر — دے گیا ہے مزا سلام و درود
میرا اِمداد گر، مِرا ناصر — میرا عُقدہ کُشا سلام و درود
مِلنے والی تھی مُجھ کو سخت سزا — نکلا لب سے بجا سلام و درود
پوچھ کچھ حشر میں ہو کیا مُجھ سے — ہے مِرا آشنا سلام و درود
ابرِ الطاف تجھ پہ برسے گا — اُن ﷺ پہ تُو پڑھ ذرا سلام و درود
پُرکُشا جب کرم ہُوا اُن ﷺ کا — لب پہ جاری ہُوا سلام و درود
اِس جہاں میں بھی، اُس جہاں میں بھی — ہے مِرا آسرا سلام و درود
میں نے فضلِ خُدا کو دی آواز — پڑھ کے صبح و مسا سلام و درود
کون محمودؔ اِس کو بھُولے گا
ہے کرم آشنا سلام و درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر رہا ہے بہ انکسار سلام — اپنے آقا ﷺ کو خاکسار سلام
اے حبیبِ خُدا، شہِ عالم ﷺ — صاحبِ عِزّ و اقتدار ﷺ! سلام
رحمتِ عالمین آپ ﷺ ہوئے — کائناتوں کے تاجدار ﷺ! سلام
اُن کی رفعت کا کیا ہو اندازہ — بھیجے جب اُن ﷺ کو کردگار سلام
اہلِ ایماں درود پڑھتے ہیں — یا پھر اُن کا ہُوا شعار سلام
مکّہ ہے آپ ﷺ کی جنم بھومی — اے مدینہ کے تاجدار ﷺ! سلام

رب نے چاہا تو حشر کو ہو گا   باعثِ عزّت و وقار سلام
پائے گا تُو قرار کی دولت   پیش کر قلبِ بے قرار سلام
میرے سر، میری چشم کا لے لے   شہرِ سرکار ﷺ کا غبار سلام
ہو جو ممکن تو میں کروں اُن ﷺ کو   ایک اِک سانس میں ہزار سلام
سرزمینِ حجاز کو محمودؔ
کرتی ہے چشمِ اعتبار سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلاقِ کائنات کے محرم ﷺ کو ہو سلام   لوگو! رسولِ پاک و معظم ﷺ کو ہو سلام
انسان ہو تو اپنے شرف کے خیال سے   انسانیت کے محسنِ اعظم ﷺ کو ہو سلام
وہ جو نہ ہوتے، کچھ بھی نہ ہوتا جہان میں   سب کا سببِ خِلقتِ آدم ﷺ کو ہو سلام
یہ باغ و راغ، غنچہ و گُل جن کے دم سے ہیں   اِعزاز و وقرِ گلشنِ عالَم کو ہو سلام
اللہ کو جو زمزمۂ حمد پیش ہو   اللہ کے حبیبِ مکرم ﷺ کو ہو سلام
ہو جائے جو سلام ہمارا کبھی قبول   کیونکر ملائکہ کا نہ پھر ہم کو ہو سلام
جو اُمّتِ رسولِ حقیقی ﷺ میں آئیں گے   میری طرف سے عیسیٰ مریم علیہ السلام کو ہو سلام
تعریف ہو لبوں کی، جو نعتِ نبی ﷺ پڑھیں   یادِ نبی ﷺ میں دیدۂ پُرنم کو ہو سلام
ہوتا ہے جس کو دوریٔ طیبہ کا غم فقط   میری طرف سے اُس دِل، پُرغم کو ہو سلام
بنیاد جس کی صرف محبت نبی ﷺ کی ہو   لوگوں کے اُس تعلّقِ باہم کو ہو سلام
محمودؔ چاہتے ہو اگر رُستگاریاں
ہر وقت وجہِ ہستیٔ عالم ﷺ کو ہو سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل مِرا بھیگ گیا میری نظر سے پہلے   نعت جب میں نے کہی وقتِ سحر سے پہلے
رب نے آدم علیہ السلام سے بھی پہلے اُنھیں تخلیق کیا   کوئی بھی چیز نہ تھی خیرِ بشر ﷺ سے پہلے

قصدّ تو شہرِ پیمبر ﷺ ہی کا میں کرتا ہوں
مکّہ جاتا ہوں مگر طیبہ نگر سے پہلے

سر جُھکا لیتا ہوں میں، دیکھ کے گُنبد اُن ﷺ کا
کام لیتا ہوں مگر دیدۂ تر سے پہلے

پیش ہوتی ہے گزارش کہ پذیرائی ہو
پیشِ محبوبِ خُدا ﷺ عرضِ ہُنر سے پہلے

حشر میں جتنے گنہگار ہیں، سب دیکھیں گے
اِلتفات اُن ﷺ کا جو ہو گا تو کدھر سے پہلے

ہے اَشد لازمی تبلیغِ درودِ سرور ﷺ
لیکن آغاز کرو، دوستو! گھر سے پہلے

مُجھ کو فرمائیں گے جنّت میں پیمبر ﷺ داخل
نارِ دوزخ کے کسی خوف و خطر سے پہلے

............ق............

فوقیت اِس کی، عقیدت میں ہوئی ہے قائم
آنکھ جھکتی ہے درِ پاک پہ، سر سے پہلے

پر رسائی ہے نگاہوں سے بھی پہلے دِل کی
یہ پہنچتا ہے سرِ قُبّہ نظر سے پہلے

کچھ بھی بختیِ محمودؔ کی دیکھو صورت
ہے حضوری کی خبر عزمِ سفر سے پہلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لا معصومیت کو رنگ روغن، وہ تو یہ کہیے
نبیِٔ پاک ﷺ کا یاد آیا بچپن، وہ تو یہ کہیے

ہمارا امتحانِ قبر سے بچنا تھا ناممکن
بنا شہرِ پیمبر ﷺ اپنا مدفن، وہ تو یہ کہیے

بُکا و آہ کب عرشِ الٰہی تک پہنچتی تھی
رسا طَیبہ ہُوا یہ طرزِ شیون، وہ تو یہ کہیے

بہارِ باغِ اِنساں ایک افسانے کی صورت تھی
دیا رب نے نبی ﷺ کو نظمِ گلشن، وہ تو یہ کہیے

اُبلنا تھا ہمارے سر کو محشر کی تمازت سے
رسولِ پاک ﷺ کا ہاتھ آیا دامن، وہ تو یہ کہیے

ہمیں عصیاں نے پابندِ سلاسل کر کے رکھّا تھا
گلی اِک نام سے زنجیرِ آہن، وہ تو یہ کہیے

وگرنہ ہم نہ ظلماتِ ضلالت سے نکل سکتے
نبی ﷺ کے نُور سے اندر تھا روشن، وہ تو یہ کہیے

چلے تھے جن اندھیروں سے، اُنھی میں واپسی ہوتی
تھے ذرّات مدینہ نُورِ افگن، وہ تو یہ کہیے

نہ سِلتا چاکِ ملبوسِ عمل میرا قیامت تک
مِرے ہاتھوں میں تھی نعتوں کی سوزن، وہ تو یہ کہیے

بہت اِس پر غم و اندوہ نے لشکر کشی کی تھی
مِرا دِل یادِ آقا ﷺ کا تھا مسکن، وہ تو یہ کہیے

کوئی ہر روز جاتا کِس طرح محمودؔ طیبہ کو
اُڑا میرے تخیُّل کا یہ توسن، وہ تو یہ کہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِیا سرکار ﷺ نے دُنیا کو نورِ آشتی آ کر — مٹائی دُشمنی کی آپ ﷺ ہی نے تیرگی آ کر
نبوّت کی ضرورت ہی نہ محشر تک رہی باقی — مِرے آقا ﷺ نے کی اِس طرح سے پیغمبری آ کر
مُسلّط تھی یہاں ناآگہی کی تیرگی پہلے — عطا فرمایا آقا ﷺ نے کمالِ آگہی آ کر
مسلماں بھائی بھائی ہیں، خُدا معبود ہے اُن کا — بتائی بات دُنیا کو نبی ﷺ نے اِک یہی آ کر
خُدائی کو جُھکایا ہے جُدا کے در پہ سرور ﷺ نے — سکھایا آپ نے بندوں کو طرزِ بندگی آ کر
تلاشیں باغِ رضواں کی سبھی رنگینیاں تجھ کو — اگر طیبہ میں دے دِل کے عُمق سے حاضری آ کر
پکارے تُو اگر اُن کو شدائد میں، مصائب میں — مدد فرمائیں گے تیری رسولِ ہاشمی ﷺ آ کر
جو ہیں اہلِ نظر دُنیا کے، وہ مانے کہ آقا ﷺ نے — جہاں کو علم و دانش کی عطا کی روشنی آ کر
جہاں کے محسنِ اعظم مِرے سرکارِ والا ﷺ ہے — دیا دُنیا کو دستورِ تمدُّن واقعی آ کر
مدینے میں ادب، اپنائیت، چاہت، محبّت ہے — یہاں فرزانگی بنتی ہے ہر دیوانگی آ کر

نبی ﷺ کے در پہ تُو محمودؔ کیا، اور تیرا سر کیا ہے
جُھکی طیبہ کی گلیوں میں کُلاہِ قیصری آ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روشنی بخشی پیمبر ﷺ نے سحر کو آ کر — اور پہنائیاں دِیں فکر و نظر کو آ کر
انبیاء آئے بہت پہلے بھی، پر آقا ﷺ نے — کیا ثمر بار کیا دیں کے شجر کو آ کر
میرے سرور ﷺ نے کِیا ایک سب انسانوں کو — بخشیں ہمواریاں ہر زیر و زبر کو آ کر
مرتبہ دانش و حکمت کو نبی ﷺ نے بخشا — حیثیت آپ ﷺ نے دی علم و ہُنر کو آ کر
پہلے تھا گلشنِ ہستی پہ گماں صحرا — خوشبوئیں آپ ﷺ نے بخشیں گلِ تر کو آ کر
ہے اثر اُن ﷺ کی محبّت کا مِری آنکھوں پر — جو نِکالے گا سمندر سے گہر کو آ کر

پہلے تو اِس میں گڑھے گھاٹیاں تھیں، ظلمت تھی — نُور بخشا ہے پیمبر ﷺ نے قمر کو آ کر
سوچ اِنسان تو ممنون رہے محشر تک — کیا مقام آپ ﷺ نے بخشا ہے بشر کو آ کر
ہر بُلندی ترے قدموں میں نظر آئے گی — پیشِ قُبّہ جو جُھکائے گا تُو سر کو آ کر
وائے قسمت کہ ہُوا شہرِ نبی ﷺ سے واپس — کیا لیا مسکنِ سرکار ﷺ سے گھر کو آ کر

میری کُٹیا کا بھی محمودؔ نصیب جاگے
دیں شرف مُجھ کو پیمبر ﷺ جو اِدھر کو آ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ کی چشمِ کرم کا اثر ہے — جو شہرِ نبی ﷺ میرے پیشِ نظر ہے
جو تخلیقِ اوّل ہے ربِّ جہاں کی — اُسی نورِ حق سے نمودِ سحر ہے
یہی بات سمجھائی "ما یَنطِق" نے — ہر اِک بات سرکار ﷺ کی معتبر ہے
پیمبر ﷺ کا جلوہ زمانے میں ہر سُو — نگاہوں میں آئے نہ آئے، مگر ہے
درودِ مبارک بروئے پیمبر ﷺ — وظیفہ یہی میرا شام و سحر ہے
نبی ﷺ جب حبیبِ خُدائے جہاں ہیں — تو زیرِ نگیں اُن کے، ہر خشک و تر ہے
ہُوا وہ خُدا کی توجُّہ کے قابل — کسی دِل میں اُلفت نبی ﷺ کی اگر ہے
تو ہے نعتِ سرکارِ ہر دو جہاں ﷺ کا — سرِ فکر و فن پر اگر تاجِ زر ہے
پیمبر ﷺ کی اُنگشت کا ہے اِشارہ — کہ جو باعثِ روشنئ قمر ہے
خلاصہ یہی تو ہے تفہیمِ دیں کا — نبوّت پیمبر ﷺ کی وحدت اثر ہے

میں محمودؔ کیا عرض اُن کو گزاروں
نبی ﷺ کو مِری حاجتوں کی خبر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسنِ حضور ﷺ آئنہ حُسنِ ذات ہے — جس سے کہ مستنیر سبھی کائنات ہے
سو بات کی کہوں تو یہی ایک بات ہے — طیبہ میں موت آئے تو عینِ حیات ہے

چشمِ کرم خُدائے جہاں کی ہے اُس طرف
آقائے دو جہاں ﷺ کا جدھر اِلتفات ہے

نُور و ظہورِ مہر و مہ و نجم و کہکشاں
حُسنِ حبیب ہر دو جہاں ﷺ کی زکات ہے

ماضی ہمارا اُن کے کرم سے ہے تابناک
روشن اُنھی کے دم سے رُخِ ممکنات ہے

اِسرا، بُراق، عرشِ بریں، قصرِ لامکاں
رب اور مصطفی ﷺ کی ملاقات رات ہے

جو حُرمتِ نبی ﷺ کے تحفظ میں ہو نصیب
قُرباں حیات جس پہ ہو، یہ وہ ممات ہے

"مَا یَنطِقُ" کی بات سے یہ بھید وا ہوا
جو بات ہے نبی ﷺ کی، وہی حق کی بات ہے

تعمیلِ حکمِ مالکِ ہر کائنات میں
محبوبِ کبریا ﷺ پہ سلام و صلوٰۃ ہے

جو راز معرفت کا ہے، وہ ہم پہ کُھل گیا
محمودؔ اُن ﷺ کی نعت ہی وجہِ نجات ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے شہر کو میں صورتِ مکّہ سمجھتا ہوں
یہی تو خوش نصیبی ہے کہ میں ایسا سمجھتا ہوں

خسارے کا کبھی سودا نہیں میں نے کِیا یارو
نبی ﷺ کے ماسوا کی مدح کو گھاٹا سمجھتا ہوں

مُجھے سیم و زرِ دُنیا سے کیا مرعوب کرتے ہو
میں خاکِ راہِ شہرِ نُور کو سونا سمجھتا ہوں

نبی ﷺ کے قُبہ اقدس کی سبزی دِل کو بھاتی ہے
اور اِس کے آگے سب رنگوں کو میں پھیکا سمجھتا ہوں

صداقت، عظمتِ سرکار ﷺ کو تسلیم کرنا ہے
میں اُس کی مدح کرتا ہوں جسے سچا سمجھتا ہوں

اویسِ پاک رضی اللہ عنہ کے جذبے پہ میرے جان و دِل قرباں
جنونِ عشقِ آقا ﷺ میں اُنھیں تنہا سمجھتا ہوں

دکھائی دیتا ہے مُجھ کو جو سرور ﷺ کا تولّائی
وہ بے گانہ ہو بے شک، میں اُسے اپنا سمجھتا ہوں

میں پڑھتا ہوں جو جلوت میں بھی نعتِ سرورِ عالم ﷺ
تو اپنے آپ کو ایسے میں بھی تنہا سمجھتا ہوں

وہاں سے بھی مُجھے اپنائیت کی باس آتی ہے
محبِ مصطفی ﷺ کے قلب کو طیبہ سمجھتا ہوں

مِرے آقا ﷺ نے محنت کش کے ہاتھوں کو جو چوما تھا
جو محنت کش ہیں، بے زر ہیں، اُنھیں اچھا سمجھتا ہوں

جونہی محروم ہوتا ہوں کھجوروں اور زمزم سے
تو میں محمودؔ خود کو بھوکا اور پیاسا سمجھتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے آقائے جہاں ﷺ کے تذکرے میں روشنی — ہے اُسی کے نُور سے ہر سلسلے میں روشنی
اُسوۂ آقا و مولا ﷺ سے نظر ہٹتی نہیں — سامنے رہتی ہے سوتے جاگتے میں روشنی
دیکھنے والی نظر رکھتا ہو جو، وہ دیکھ لے — مِدحتِ سرور ﷺ کے ہر اِک زاویے میں روشنی
جب سے انگشتِ نبی ﷺ نے چاند کو چمکا دیا — آ گئی اُس دِن سے اِس کی ضابطے میں روشنی
راستے شہرِ نبی ﷺ کی سمت جاتے ہیں بہت — ہے رسائی کی طلب خود راستے میں روشنی
کیا کتابِ عشقِ سرکارِ جہاں ﷺ پُرنور ہے — متن میں ہے روشنی تو حاشیے میں روشنی
صِدق سے ہر گوشۂ عالم منوّر ہو گیا — پائی دُنیا نے پیمبر ﷺ کے کہے میں روشنی
مدحِ سرور ﷺ کے نتیجے میں ہُوا دِل نُور زا — میرے آقا ﷺ نے عطا کی ہے صلے میں روشنی
خامہ جب مدحِ نبی ﷺ میں سر خمیدہ ہو گیا — پائی میں نے اپنے ہی لکھّے ہوئے میں روشنی
غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ ایسے اہلِ دِل پھیلا گئے — مصطفی ﷺ کے عشق کی ہر مرحلے میں روشنی

قصرِ "اَوْ اَدْنٰی" میں جب محمودؔ پہنچے مصطفی ﷺ
گویا دیکھی آپ ﷺ نے اِک آئنے میں روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہاتھ میں دامانِ رحمت ہے بہ ایماء خُدا — اِس طرح قسمت میں جنّت ہے بہ ایماء خُدا
طاعتِ خلّاقِ ہر دو کون، بے شک و گماں — میرے آقا ﷺ کی اطاعت ہے بہ ایماء خُدا
حضرتِ محبوبِ خلّاقِ جہاں ﷺ کا نامِ پاک — شمسِ افلاکِ نُبوّت ہے بہ ایماء خُدا
بعدِ ختم الانبیاء ﷺ کوئی نہ آئے گا نبی — آخری اُن ﷺ کی رسالت ہے بہ ایماء خُدا
اہلِ ایماں کے لیے، اہلِ محبّت کے لیے — اُن کی رحمت، اُن ﷺ کی رافت ہے بہ ایماء خُدا
ہیں جہاں آرام فرما ربِّ عالم کے حبیب ﷺ — وہ زمیں گلزارِ جنت ہے بہ ایماء خُدا
سرزمینِ طیبۂ اقدس کی دیدہ زیبیاں! — ذرّہ ذرّہ خوبصورت ہے بہ ایماء خُدا
جاندار اشیا پہ بھی، بے جان سب چیزوں پہ بھی — بے گماں اُن ﷺ کی حکومت ہے بہ ایماء خُدا
رحمۃ للّعالمیں جب اُن ﷺ کو فرمایا گیا — ہر جہاں پر اُن ﷺ کی رحمت ہے بہ ایماء خُدا

آپ تو ٹھہرے حبیبِ کبریا ﷺ خیر الانام
اُن کی اُمت خیرِ اُمت ہے بہ ایماء خُدا

چودہ سو بائیس میں محمودؔ پھر اِک مرتبہ
حاضِریٔ دربارِ رحمت ہے بہ ایماء خُدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُھلا لُطفِ آقا ﷺ کا دَر بے تکلف
گیا طیبہ میں بے خطر، بے تکلف

تکلف ہو یا خوف، مکّہ میں ہو گا
میں جاؤں گا طیبہ نگر بے تکلف

محبت پیمبر ﷺ کی جِس کو مِلی ہے
مِلا اُس کو جنت میں گھر بے تکلف

عقیدت پہنچتی ہے شہرِ نبی ﷺ تک
تُو کر کام اے چشمِ تر! بے تکلف

یہ دل اُن ﷺ کی یادوں کا مسکن بنا ہے
وہ تشریف لائیں اِدھر بے تکلف

مدینے میں آتے ہیں پلکیں جُھکائے
نہیں ہوتے شمس و قمر بے تکلف

زمانے میں تعلیمِ آقا ﷺ کے باعِث
ہے تمیز ہر خیر و شر بے تکلف

کہا "اُدنُ مِنّی" اُنھیں کبریا نے
گئے آقا ﷺ جب عرش پر بے تکلف

نظارہ سرِ قُبّہ کرنے کی خاطر
کبھی ہو نہ تیری نظر بے تکلف

خیالِ مدیحِ رسولِ جہاں ﷺ میں
نہیں ہوتے فکر و نظر بے تکلف

بنے گھر یہ محمودؔ ربِّ جہاں کا
کریں وہ جو دِل میں گزر بے تکلف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبانِ قلب سے جو لوگ حق کی بات کرتے ہیں
مدیحِ سرورِ عالم ﷺ ہمہ اوقات کرتے ہیں

سبھی مال و متاع و جاہ ہو جاتے ہیں بے وَقعت
رسولِ پاک ﷺ جب بارانِ اِنعامات کرتے ہیں

ہم اپنا سر جُھکاتے ہیں نظر پڑتے ہی گنبد پر
رسا ہوتے ہی دروازے پہ، تسلیمات کرتے ہیں

نبی ﷺ کی عظمتیں اللہ جب خود بیان کرتا ہے
عَبَث اِس باب میں احباب تحقیقات کرتے ہیں

سر آنکھوں پر ہماری، وہ بتاتے ہیں جگہ اپنی
کرم شہرِ نبیٔ پاک ﷺ کے ذرّات کرتے ہیں

مِن و عَن وہ رقم ہوتے ہیں اپنی لوحِ قسمت پر
جو ہم رنگیں نبی ﷺ کی مدح میں صفحات کرتے ہیں

وہ آتے ہیں حصارِ رحمتِ خلّاقِ عالَم میں
نبی ﷺ کے حکم پر جو صدقہ و خیرات کرتے ہیں

سپاہی حشر کے فی الفور مُجھ کو چھوڑ دیتے ہیں
نظر میری طرف جب فخرِ موجودات ﷺ کرتے ہیں

مفاہیمِ کلامِ حق بتاتی ہیں حدیثیں ہی
کہ اِرشاداتِ آقا ﷺ اُس کی تشریحات کرتے ہیں

سبب اِس کا ہے تخلیقِ رسولِ اعظم و آخر ﷺ
فرشتے جس قدر توقیرِ تخلیقات کرتے ہیں

خُدا محمودؔ لکھواتا ہے جب نعتِ نبی ﷺ ہم سے
تو ہم اِس کیفیت میں درکِ امکانات کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ عرش بریں جو "اُدنُ مِنّی" کی صدائیں ہیں
یہی تو وصلِ محبوب و محب کی اِبتدائیں ہیں

نقوشِ پائے آقا ﷺ سے ملیں تابانیاں جِن کو
کواکب ہیں، مہ و خورشید ہیں، اور کہکشائیں ہیں

جو آتی ہیں نبی ﷺ کے روضۂ اقدس سے مَس ہو کر
پیامِ زندگی لاتی ہیں، وہ ایسی ہوائیں ہیں

نبی ﷺ میرے ہیں جب تو مُجھ کو کیا غم، کیسا اندیشہ
اگر چاروں طرف میرے مصائب کی بلائیں ہیں

"فترضٰی" ہے عطا، تحویلِ کعبہ، ذِکر کی رفعت
خُدا کو ہر جگہ منظور حضرت ﷺ کی رضائیں ہیں

زمانے بھر میں اُن کی حیثیت ضربُ المثل کی ہے
صحابہ رضی اللہ عنہم کی حبیبِ کبریا ﷺ سے جو وفائیں ہیں

نہ کیسے یہ بدرگاہِ خُدا مقبول ہو جائیں
پیمبر ﷺ کے درودِ پاک سے مملو دُعائیں ہیں

مِلا چُھٹکارا جس کو، وہ ہے مُجھ سا عاصی و مُذنِب
نظر انداز آقا ﷺ نے جو کیں، میری خطائیں ہیں

وہاں تو سر بخم رہنے میں ہیں عافیتیں ساری
مدینے کی فضا میں سرنگوں ساری اَنائیں ہیں

بہارِ باغِ امکاں میں ہے اُن سے ساری شادابی
اُٹھیں جو شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے گھٹائیں ہیں

جہاں محمودؔ اب مستعجب اِن خوش بختیوں پر ہے
ہوئیں جو مستجاب در، وہ میری اِلتجائیں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں درِ سرکار ﷺ پر جب جا کے جُبّہہ سا ہُوا
جو ہمالہ تھا گناہوں کا، تہ و بالا ہُوا

مدحتِ سرکار ﷺ میں مفہوم لفظوں کو مِلا
غیرِ آقا ﷺ کی ثنا میں لفظ بے معنیٰ ہُوا

ہاتھ کیا، جھولی کجا، اِکرام سے آنگن بھرا
ہاتھ جب دیکھا پیمبر ﷺ نے مرا پھیلا ہُوا

میں درِ سرور ﷺ پہ پہنچا کِس طرح، کیا جانیے
سجدہ اِس جا پر مِری آنکھوں کا، یا سَر کا ہُوا

طیبہ پہنچو، منزلیں سب معرفت کی مار لو
لوحِ محفوظِ طریقت پر یہ ہے لکھّا ہُوا

حق ادا ہونا نبی ﷺ کی نعت کا ممکن نہیں
کِس کو یارو، اِس حوالے سے کوئی دعویٰ ہُوا

عظمتِ اصحابِ پیغمبر ﷺ کو کیا جانے کوئی
جب سراپائے پیمبر اُن ﷺ کا تھا دیکھا ہُوا

لے لیا مشکل میں جب نامِ حبیبِ کبریا ﷺ
ایک لمحے میں ہر اِک رنج و الم عنقا ہُوا

جو دیا سرور ﷺ نے ہم کو سربُلندی کے لیے
یاد آ جائے کہیں اب بھی سبق بُھولا ہُوا

شہرِ آقا ﷺ کے مضافات اب کے، ناصِر ہو گئے
یوں دلِ گُم گشتہ میرا مِل گیا کھویا ہُوا

چند نعتیں شاعرِ سرکار ﷺ سے رِضواں نے لیں
اِس طرح محمودؔ سے فِردوس کا سودا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سترھواں مجموعۂ نعت

اشعارِ نعت

شاعر کا یہ دوسرا مجموعۂ فردیاتِ نعت ۲۰۰۱ء میں ۹۶ صفحات پر
مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور نے شائع کیا
ابیات/فردیات کی تعداد ۵۴۰ ہے۔

انتساب

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ
کے جذبۂ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

لبوں کو تر کیا آبِ مدینہ سے جو احقر نے ۔۔۔ تو دِل کے کینوس پر کھنچ گئی تصویر پانی کی
بتایا باوضو آنکھوں نے مجھ کو یہ، کہ ہوتی ہے ۔۔۔ حضورِ سرور و سرکار ﷺ میں توقیر پانی کی
پیا ہے آبِ زمزم میں نے جس دِن سے مدینے میں ۔۔۔ نہ کی برداشت میں نے آج تک تحقیر پانی کی
لبوں پر ذکرِ آقا ﷺ اور اشک آنکھوں میں آتے تھے ۔۔۔ اثر حسّاس دِل پر کر گئی تقریر پانی کی
بھنور مہجوریٔ اُلفت کے دریا میں عجب پائے ۔۔۔ جو ہے ہجرِ نبی ﷺ کا خواب تو تعبیر پانی کی

صبا کیفیتِ ہجرِ مدینہ لے گئی طیبہ
ہوا کے دوش پر لکھّی گئی تفسیر پانی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحت سرائیاں ہیں اُنھی کی درود خواں ۔۔۔ پڑھتی ہیں جن پہ زمزمہ پیرائیاں سلام
کرتی رہی ہیں اور کیے جائیں گی اُنھیں ۔۔۔ ہوں ناتوانیاں کہ توانائیاں، سلام
مُٹھی میں بند ہو کے نبیٔ کریم ﷺ کو ۔۔۔ کہتی ہیں کنکروں کی بھی گویائیاں سلام
جن کا بُلند ذکر ہوا ہے، اُنھیں کریں ۔۔۔ سب رفعتیں، بُلندیاں، اونچائیاں سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئے امام جو سارے نبیوں کے، اُن کو ۔۔۔ زمانے بھر کی امامت سلام کہتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا یہ تجزیہ ہے کہ سب سے پسند ہے ۔۔۔ آقا حضور ﷺ کو لبِ خاموش کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صرف اُلفت ہے نبی ﷺ سے اور اُن کی نعت سے ۔۔۔ اور تو مجھ بے نوا کے پاس سرمایہ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ بشر کی حیثیت سے آئے ہیں اور نُور ہیں ۔۔۔ گو جسامت آدمی کی ہے مگر سایہ نہیں
مجھ سا عِصیاں کار اور اُن جالیوں کو چوم لے ۔۔۔ یہ تصور تک مِرے دِل میں کبھی آیا نہیں
جو مِرے سرکار ﷺ کی اُلفت کا دعویدار ہے ۔۔۔ میرا بھائی ہے، اگرچہ میرا ماں جایا نہیں

شہرِ محبوبِ خُدائے ہر دو عالم ﷺ کے سِوا ۔۔۔ اور کوئی شہر دُنیا کا مجھے بھایا نہیں
پڑھ لیا جب تک نہ قرآنِ مبیں، محمودؔ نے
نغمۂ تقدیسِ محبوبِ خُدا ﷺ گایا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک جو ہم نے پڑھا تو خالق نے ۔۔۔ ہمیں ثواب دیا اور بے حساب دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باتیں خُدا سے اُن کی ہوئیں بِالمشافہہ ۔۔۔ ہے منظرِ دَنا فَتَدلّٰی سلام کو
سرکار ﷺ آئے رب سے ملاقات کے لیے ۔۔۔ تو جُھک گیا تھا عرشِ معلّٰی سلام کو
کعبے کے سر پہ، طیبہ کی جانب کو رُخ کیے ۔۔۔ میزاب کا ہے حُسنِ تجلّٰی سلام کو
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں یہ دیکھو، کھڑے ہوئے ۔۔۔ ہیں دست بستہ اہلِ تولّا سلام کو
جب تُو سلام کر کے مدینے سے آئے گا
پہنچے گا تیرا سارا محلّہ سلام کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک صِفت تک بھی پیمبر ﷺ کی، پہنچ پایا نہیں ۔۔۔ طائرِ تخییل پھیلاتا رہا گو پر بہت
دیکھنے کو مِلتے رہتے ہیں فلک کی آنکھ کو ۔۔۔ حِفظِ نامُوسِ رسولِ پاک ﷺ کے منظر بہت
کوئی دیکھا بھی خُدائے پاک کے محبوب ﷺ سا؟ ۔۔۔ آپ نے دیکھے تو ہوں گے حُسن کے پیکر بہت
جن میں ہوتی ہیں صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ کی محفلیں ۔۔۔ ایسے خوش بختی کے حامل آج بھی ہیں گھر بہت
سب سے دیکھا ہے اثر بڑھ کر درودِ پاک کا ۔۔۔ یوں تو اوراد و وظائف ہیں ہمیں ازبر بہت
سب کی بہبود آقا و مولا ﷺ کے تھی پیشِ نظر
تھے تمنّائی رِہائی کے سرِ محشر بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سجدہ تو صرف خالق و مالک کو ہے روا ۔۔۔ کرتی ہے مصطفیٰ ﷺ کو تو میری جبیں سلام

رُخسار اُس کے، میرا دَہن چُومتا رہے — پہنچائے روز میرا ہوا گر کہیں سلام
کر لیں قبول حُسنِ اِرادت بشکلِ شعر — لے لیں ہمارا گنبدِ خضرا مکیں ﷺ سلام
میری ممات رشک دِہ صد حیات ہو — میرے لبوں پہ ہو جو دمِ واپسیں سلام
پدموں سلام ہوتے ہیں آقا ﷺ کے پیش روز — ہو جائے جو قبول، وہی بہترین سلام

محمودؔ جیسے ہیچ مداں کا بھی ہو قبول
آقا ﷺ درودِ پاک، شہِ مُرسلیں ﷺ سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے دیں کی خاطر، اُن کی حرمت کے تحفظ کو — دِلوں میں موجزن جذبہ اگر ہو تو جہادی ہو
یہ ارشادِ پیمبر ﷺ ہے کہ وہ گمراہ بندہ ہے — مسلماں ہو کے بھی جو مشرکوں کا اتحادی ہو
مدینے کی طرف منہ کر، کہ یہ رستہ ہے بچنے کا — جو چاروں سمت پھیلا ایک دشتِ نامُرادی ہو
ملاقات اپنی عزرائیل علیہ السلام سے ہو شہرِ آقا ﷺ میں — تمنّا ہو اگر دِل میں تو اتنی سیدھی سادی ہو
نبی ﷺ کا بندہ کیوں ہو نااُمیدِ رحمتِ خالق — کہیں جو اُس کو ازبر آیہ "قُلْ یٰعِبَادِیَ" ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرفِ خُدا میں نعتِ پیمبر ﷺ — "اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مناظِر بارشِ طیبہ کے، کیسے بھول سکتا ہُوں — برسنا سیکھا آنکھوں نے مدینے کی گھٹا ہی سے
عمل کے بل پہ یہ اعزاز مِلنا سخت مشکل ہے — مِلے گا باغِ جنّت ہم کو آقا ﷺ کی عطا ہی ہے
یہاں کھو جانا ہے بے شک حیاتِ جاوِداں پانا — سبق سیکھو یہ ناموسِ پیمبر ﷺ کے سپاہی سے
میں سر پر ڈال کر محشر کے ہنگامے سے گزروں گا — اگر کچھ دُھول مِل جائے مجھے طیبہ کے راہی سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ خوشخبری ہے، نامقبولیت اِس کی نہیں ہوتی — درود آقا و مولا ﷺ پر پڑھے تُو گو ریا ہی سے
دین و دُنیا میں بھلائی کے لیے اپنا لو — سیرتِ سرورِ عالم ﷺ کا کوئی بھی پہلو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کونین ﷺ کے گنبد کی تصویرِ حسیں
میرے گھر میں ہے مِرے گھر بھر کو چمکاتی ہوئی
دوستو! سرکار ﷺ کے مکسن میں دِن کی بات کیا
رات بھی آتی ہے اُس جا نُور برساتی ہوئی
لازماً کھل جائے گی یارو، مِرے دِل کی کلی
وہ نظر آتی ہے طیبہ سے ہوا آتی ہوئی
سرور و سرکار ﷺ کے دربارِ پُر انوار کو
خواہشیں جاتی ہیں نغماتِ طَرب گاتی ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور نبیوں میں اور آقا ﷺ میں تعلق یہ ہے
اُن ﷺ کے آنے کی بشارت لیے آئے سارے
سب سے بڑھ کر تو درود آقا و مولا ﷺ پر ہے
کر کے دیکھے سبھی اوراد، وظیفے سارے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ میں نالۂ شب گیر ہے سلام
سوچوں تو میری رُوح کی تطہیر ہے سلام
جس سے کُھلیں غوامض و اَسرارِ کائنات
ایسی کتابِ عشق کی تفسیر ہے سلام
کہلاؤں کِس لیے نہ میں اُن ﷺ کا سلام گو
قسمت بدلنے کی جو اِک تدبیر ہے سلام
منظور تندرستیٔ روح و جَسَد جو ہو
ہر اک مَرَض کو نسخۂ اکسیر ہے سلام
میں خواب میں بھی ہوتا ہوں اُن ﷺ کا درود خواں
میرے ہر ایک خواب کی تعبیر ہے سلام
آقا حضور ﷺ کے درِ دولت پہ ہُوں کھڑا
محمودؔ مجھ کو باعثِ توقیر ہے سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا انجام ہر حالت میں اچھا اپنے کاموں کا
کیا اسمِ پیمبر ﷺ ہی سے جب آغاز بھی ہم نے
پذیرائی ہوئی شہرِ نبیٔ پاک ﷺ میں جن کی
کیے ہیں اختیار ایسے کئی انداز بھی ہم نے
حیاتِ چند روزہ میں، بہ ہر حالت، بہ ہر پہلو
رسولِ پاک ﷺ کے دیکھے کئی اعجاز بھی ہم نے
مگر اِسرا کے جو اَسرار ہیں، اُن کو خُدا جانے
بہت افلاکِ اُلفت میں تو کی پرواز بھی ہم نے
تمنّا اپنی جب ہر بار کر دی پوری سرور ﷺ نے
تو پھر اپنی تمنّا کے اُٹھائے ناز بھی ہم نے

مدیحِ فخرِ موجودات ﷺ میں مصروف رہتے ہیں
کئی حاصل کیے اس باب میں اعزاز بھی ہم نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق تو یہ ہے، ہیں نہایت مختصر لاکھوں سلام
پھر بھی طیبہ کے در و دیوار پر لاکھوں سلام

بھیجتا ہے خالق آقائے جہاں ﷺ پر اَن گنت
بادِ صَرصَر اربوں، تو بادِ سحر لاکھوں سلام

اُن ﷺ کے زُلف و رُخ پہ میرا بھی درودِ لاتُعد
پیش کرتے ہیں جنھیں شام و سحر لاکھوں سلام

ہوتا جائے گا وہ ہر اِک امتحاں میں کامیاب
جس کے پڑھتے جائیں گے قلب و نظر لاکھوں سلام

میں نے دیکھا، لوگ جاتے ہیں یہی پڑھتے ہوئے
ہیں مدینے کے لیے رختِ سفر لاکھوں سلام

ہو نہ نادم کس طرح وہ اتنی کم تعداد پر
بھیجتا ہے آپ پر محمودؔ اگر لاکھوں سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نورِ ذرّاتِ مدینہ کے مقابل کچھ نہیں
کہکشاں و ماہ کی تابانیاں کچھ بھی سہی

میرے آقا ﷺ مجھ کو بُلوا لیتے ہیں اپنے حضور
میری ساری بے سروسامانیاں کچھ بھی سہی

جو گدائے طیبۂ اقدس ہے، اُس کا کیا جواب
بادشاہوں کی جو ہیں سلطانیاں، کچھ بھی سہی

سب سے بڑھ کر ہے نگاہِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ
معرفت یابوں کی سب عرفانیاں کچھ بھی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ پائے غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ پر قربان ہیں
منفعت خواہی میں دی قربانیاں کچھ بھی سہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں گے فضلِ خُدائے رحماں سے
شافعِ اہلِ معصیت آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ ہستی جسے رب نے عظمت عطا کی
وہی ایک ہستی ﷺ حقیقت نگر ہے

مرا حال اچھا رہا اور رہے گا
مِرے حال پر مصطفی ﷺ کی نظر ہے

وہ جائے، مدینے کے کنکر ٹٹولے   جسے حاجتِ سیم و لعل و گہر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ پہ ابرِ لطف و اکرام و عطا برسا دِیا   میرے آقا، دُنیا و عُقبیٰ کے شاہنشاہ ﷺ نے
اِس جہاں کو بھائی چارے سے حسیں فرما دیا   صاحبِ حسن و جمالِ حق، شہِ ذی جاہ ﷺ نے
کون ہے جو سر کو نیہوڑائے کھنچا آتا نہیں   کیا کشش پائی ہے، دیکھو، اُن کی جلوہ گاہ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن ﷺ کا فرمان بھی اللہ کا فرمان ہُوا   اُن ﷺ کی طاعت کو کہا رب نے اطاعت اپنی
وہ نکالیں گے مدد کرنے کی صورت کوئی   سامنے اُن کو جو رکھوں گا ضرورت اپنی
حشر میں اُن ﷺ کی شفاعت کا ہدَف ٹھہرا ہوں   نعتِ سرکار ﷺ میں کام آئی ریاضت اپنی
اپنے خالق سے وفا، اپنی نبی ﷺ سے اُلفت   اپنا سرمایہ یہی ہے، یہی دولت اپنی
ذکر جب سنتا ہوں میں شہرِ نبیِٔ حق ﷺ کا   روک سکتا ہی نہیں ایسے میں رقّت اپنی
ہم عمل کرتے نہیں حکمِ حبیبِ رب ﷺ پر
جانے کیا رنگ دکھائے گی یہ غفلت اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میثاقِ انبیاء جو تھا آغاز کا سلام   ہے اُن ﷺ کو ہر اِک بندۂ ممتاز کا سلام
اِسرا میں "اُدنُ مِنّیِ" کا پایا گیا جو پیار   تھا خالقِ کریم کی آواز کا سلام
جبریل علیہ السلام روز لے کے جو آتے تھے اُن ﷺ کے پاس   گویا وہی تھا وحدتوں کے راز کا سلام
سرکار ﷺ پر درود تولّائیوں کا ہے   اور نعت کے ہر زمزمہ پرداز کا سلام
تخلیق پہلے اُن ﷺ کی ہے، آمد اخیر پر   انجام کا سلام ہے، آغاز کا سلام
محمود کے مقام پر آقا ﷺ کو دیکھ کر
میں نے کِیا وہاں عجب انداز کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشقِ رسولِ پاک ﷺ کی ابجد درود ہے — اِخلاص و اُنس و عشق کی سرحد درود ہے
کیفیتیں مِری ہیں پیمبر ﷺ پہ واشگاف — شاہد سلام اُن پہ ہے، اشہد درود ہے
شہرِ نبی ﷺ سعادتوں سے ہے بھرا ہوا — ہر سعد شے کا طیبہ میں اسعد درود ہے
در پر ہے وقتِ صُبح سلام آفتاب کا — اور شب کو چاند کا سرِ گنبد درود ہے
اِک شخص کیسا اینڈتا پھرتا ہے حشر میں — اِس کیفیت کی وجہ تو شاید درود ہے

میزاں کا ایک راز عیاں ہم پہ ہو گیا
یوں ہے کہ مغفرت کی بھی اِک مد درود ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہمارے آقا و مولا ﷺ کے ارشادات ہیں — ہم نے اپنے آپ پر اُن سب کو برتا کیوں نہیں
سرورِ عالم ﷺ نے اِس سے اُنس سکھلایا نہ تھا — جانے دولت سے بشر کا پیٹ بھرتا کیوں نہیں
باغِ جنّت تک رسائی ہو چکی ہے جب مِری — پوچھتے کیا ہو کہ میں دوزخ سے ڈرتا کیوں نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں سے مدحتِ سرکار ﷺ کے نغمے نکلتے ہیں — مرے دِل میں تو یوں ڈیرا جما بیٹھی خُوشی آ کر
خُدا نے سر بلندی اِس کو بخشی سارے عالَم میں — دیارِ مصطفی ﷺ میں جُبہَہ سائی جس نے کی آ کر

اِسی باعث مسلماں کا برادر ہر مسلماں ہے
اُخوت کی لگائی آپ ﷺ نے جو چاشنی آ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی جہاں نہیں آقا ﷺ کی رحمتوں سے الگ — کوئی بھی شے نہیں جو اُن کی دسترس میں نہیں
مِلی ہے طبع کی موزونیت اگرچہ مجھے — مگر ثنائے نبی ﷺ پھر بھی میرے بس میں نہیں
نبی ﷺ کے شہر کی مٹی پہ پاؤں رکھ سکتا — جسارت اتنی بھی تخییل کے فرس میں نہیں
مِری حیات عَبَث ہے، مِرا وجود عَدَم — اگر حضور ﷺ کی اُلفت نفس نفس میں نہیں

خُدا کے پاس پہنچنا مجُھے گوارا ہے
مدینے حاضری محمودؔ جس برس میں نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس مرتبہ جو جائیں گے شہرِ حضور ﷺ میں — ہو گا ہر اِک عمل سے ہمارے عیاں درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر ذکرِ خُدا، ذکرِ نبی ﷺ دِل کی زباں میں — اشکوں سے تُو چہرے کو بھگو رات کو اُٹھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر رات ڈھلے تک بھی رہو ایک نشے میں — فطرت سے جو تم نعت سنو نُور کے تڑکے
دِل پر ہے جو احسانِ پیمبر ﷺ کا اثر کچھ — تم صَلِّ عَلٰی پڑھنے اُٹھو نُور کے تڑکے
شاداں رہو، فرحاں رہو تم آخری دم تک — دم میرے نبی ﷺ کا جو بھرو نُور کے تڑکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہیں باوضو ہوتے ہی جا پہنچا مدینے میں — درِ سرکار ﷺ پر آئی نظر تاثیر پانی کی
اثر آبِ مدینہ میں ہے یا ہے آبِ زمزم میں — ضرورت کیا ہے انسانوں کو بے تاثیر پانی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضلِ خالق نے مجھے یوں گھیر رکھّا عُمر بھر — مدحِ آقا ﷺ کو رکھا ہاتھوں میں خامہ عُمر بھر
اُلفتِ سرور ﷺ کی جس دِل میں رہی باقی کمی — ہو نہیں سکتا ہے پورا اُس کا گھاٹا عُمر بھر
زندگی مُجھ کو مِلی ہے جب پیمبر ﷺ کے طفیل — میں کروں گا مدحتِ آقا ﷺ کا چرچا عُمر بھر
پاؤں اُٹھے تو اُنھی کے شہر کی جانب اُٹھے — دِل بھی اُس اسمِ مبارک ہی پہ دھڑکا عُمر بھر
گر نہ ہوتی رحمتِ سرکار ﷺ میری دستگیر — ’’نعت‘‘ کا میں کر نہیں سکتا تھا اِجرا عُمر بھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکروبی کی مدینے میں سعادت کے لیے — اپنی پلکوں کو جو عظمت مِلے، جھاڑو بن جائیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی جب اُن ﷺ کے سِوا حشر میں نہیں رہبر / مِرے حضور ﷺ کو ساری مَلَک سلام کریں

خُدا نے طبع کو مَوزُونیت جو بخشی ہے / نبی ﷺ کی مدح میں پڑھ کر غزل، سلام کریں

نظام ہو اگر میرے حضور ﷺ کا رائج / غریب لوگوں کو اہلِ دُوَل سلام کریں

یہاں سے بھیجتے رہتے تو ہیں درود اُن پر / نبی ﷺ کے شہر کو اے دوست! چل، سلام کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سلام میں بھی درودِ رسول ﷺ ہے / میرے درود سے بھی ہُوا ہے عیاں سلام

میں رازداں سلامِ پیمبر ﷺ کا ہو گیا / خالق کی رحمتوں کا ہُوا رازداں سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ریاکاری مِرے سرکار ﷺ نے ممنوع فرمائی / دیا ہے تجھ کو گر رب نے، تو پوشیدہ سخاوت کر

خلافِ حکمِ آقا ﷺ ہے حصولِ منفعت اِس میں / خُدا کے بندے، اِس انداز میں تو مت قرأت کر

نبی ﷺ کی نسبتیں ساری سکینت کی علامت ہیں / بھلائی چاہے تو اپنے کو تُو منسوبِ نسبت کر

درودِ پاک ہر حالت میں مقبولِ نبی ﷺ ہو گا / اگر چاہے تو بے شک یہ وظیفہ بے اجازت کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن سے خلّاقِ جہاں کا ہے محبت کا سلوک / دُنیا و عُقبیٰ میں ہے اُن ﷺ کا موَقّر اقتدار

چاہتا ہوں، دیں مدیحِ سرورِ کونین ﷺ میں / احقرِ خلقُ الصّمد کو بندہ پرور اقتدار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسی سے لطفِ سرور ﷺ کا مُجھے احساس رہتا ہے / مِرا لفظِ محبت جو سرِ قرطاس رہتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذرّاتِ شہرِ پاکِ نبی ﷺ کا ہے انعکاس / جس سے کہ مہر و ماہ درخشاں ہیں روز و شب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اچھائیاں ہیں قرباں کردارِ مصطفیٰ ﷺ پر / سچائیاں ہیں اُن ﷺ کی گفتار کے تصدّق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ یا گردِ طیبہ، اَٹا گرد میں کہیں　　یارو! مِلے گا تم کو مِرا دِل گرا پڑا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ پہ گر نظرِ کرم فرمائیں میرے مصطفیٰ ﷺ　　ہوں بیاضِ شعر میں نعتیں ہی صبح و شام درج
مدحتِ آقا و مولا ﷺ اُن میں ہو گی بالضرور　　نامۂ اعمال میں ہوں گے جو اچھے کام درج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راز معراج کی شب نے اِفشا کیا　　ختم ہے ﷺ کی ذات پر اِرتقا
آپ ﷺ پہنچے ہیں تا خلوتِ کبریا　　مرحبا مرحبا، حَبَذَا، واہ وا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ کتابِ محبت بنا، اور ہُوا　　اُس کے چاروں طرف نُور کا حاشیہ
گردِ طیبہ سے جب کوئی چہرہ اَٹا　　مرحبا مرحبا، حَبَذَا، واہ وا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ کا جب خُدا کو دیا واسطہ　　جو بھی تھا مُدعا میرا، پورا ہوا
گو ابھی تک نہ اُٹھا تھا مِرا دستِ دُعا　　مرحبا مرحبا، حَبَذَا، واہ وا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کے روبرو جو ہم محوِ سلام ہیں　　خالق نے کی عنایت ہمیں خُو درود کی
میزاں کے پاس حشر میں سرکار ﷺ تھے کھڑے　　آواز آ رہی تھی یہ ہر سُو درود کی
اُن کا جواب لُطف و عطا کے سوا نہیں　　کیفیتیں لیے ہیں جو آنسو درود کی
بکھرے ہوئے ہیں طیبہ میں نغمے سلام کے　　پھیلی ہوئی ہے چار سُو خوشبو درود کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسرا کی رات پوری ہوئیں اُن کی خواہشیں　　بے چین تھے جو موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام سلام کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتی ہے مجھ پہ بارشِ اَلطافِ کبریا　　کرتی ہے جب نبی ﷺ کو مِری چشمِ تر سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعائیں مانگ تُو، راتوں کو اُٹھ، عبادت کر — کوئی رسائی شہرِ نبی ﷺ کی صورت کر
حضور ﷺ کے جو حوالے سے بات ہوتی ہو — تو مان لینے میں کچھ حیل کر، نہ حجت کر
نبی ﷺ شفیع ہیں، وہ تو مدد کو آئیں گے — مگر گناہوں پر کچھ تُو بھی اظہارِ ندامت کر
نبی ﷺ کے دین کی تبلیغ کے لیے، بندے! — اُٹھا جو رنج ملیں اور نہ کچھ شکایت کر
حضور ﷺ نے جو دِیا ہے نظام اُخوت کا — ہر ایک بھائی سے تو ٹوٹ کر محبت کر
بڑوں کی عزّت و توقیر کر بحکمِ نبی ﷺ — جو تجھ سے عمر میں چھوٹے ہیں، اُن پہ شفقت کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل و زبان ایک ہیں، اِسی پر مُفتخر ہوں میں — مِری کہی اور اَن کہی مِرے نبی ﷺ کی نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنتے ہی سب فرشتوں کو معلوم ہو گیا — لب پر جو حشر میں ہے، ضرورت کی نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جونہی نظر پڑے عرشِ بریں کی اِس جانب — درِ نبی ﷺ کو کرے وہ بہ عِزّ و جاہ سلام
کریں گے تا بہ دمِ واپسیں پیمبر ﷺ کو — مِری حیات کے سارے ہی سال و ماہ سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہیں جو پوری نہ ہو، اس جگہ پہ ہوتی ہے — رسا جو شہرِ نبی ﷺ میں ہو اِلتجا کا سلام
ہماری مملکت کی بیشتر مساجد میں — نماز پڑھ کے، پڑھا جاتا ہے رِضا کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتی ہے ہر قدم پہ یہاں بھی مُعاوِنت — دوزخ سے بھی بچائے گی کل نعت گُستری
ذکرِ نبی ﷺ ہے ذکرِ خُدا، کر کے دیکھ لے — ہے تیرے سارے عُقدوں کا حل نعت گُستری
اربابِ عشق رہتے ہیں صلوات میں مگن — اہلِ وِلا کا طرزِ عمل نعت گُستری
آقا ﷺ کی ہوں نگہ میں، خُدا کی پناہ میں — کرتا رہا ہوں میں جو ہر پل نعت گُستری
یہ تو عجیب عشق و محبت کا راز ہے — خود کر رہا ہے حُسنِ ازل نعت گُستری

آقا ﷺ کی شفقتوں کا میں احسان مند ہوں — میری عقیدتوں کا ہے پھل نعت گُستری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے حضور ﷺ کا ذکرِ حسیں جونہی آئے — ہو سرفگندہ درود اور اشکبار سلام
درِ حضور ﷺ پہ کہتے رہو وفا کیشو! — کرور بار درود اور کرور بار سلام
قبول آقا و مولا ﷺ اگر کریں اِس کو — ہمارے واسطے ہے وجہِ افتخار سلام
مواجُہہ پہ جا بابِ بقیع کے اندر — وہاں پہنچ کے تُو آرام سے پکار ''سلام''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو جا کے، کرنا عقیدت کو رہنما — روضے کا دیکھتے ہی نظارہ، سلام ہو
رکھّو درِ حضور ﷺ کے آداب کا لحاظ — جب بھیک کو ہے ہاتھ پسارا۔ سلام ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوب اور محب میں کوئی فاصلہ نہیں — جب معرفت حضور ﷺ کی، عرفانِ ذات ہے
اُن ﷺ کے طفیل شِیر و شکر مومنین ہیں — جو بات ہے حضور ﷺ کی، قند و نبات ہے
اللہ کے کلام کی تلخیص ہے یہی — تقلیدِ مصطفی ﷺ میں ہماری نجات ہے
مومن کے واسطے وہ رؤف و رحیم ہیں — اور اُن کی ذات رحمتِ ہر کائنات ہے
آل رضی اللہ عنہم آپ کی ہے آیۂ تطہیر کی امیں — ہر اِک صحابی رضی اللہ عنہ آپ کا قُدسی صفات ہے
یا تو فنا نہیں ہے خُدائے کریم کو — یا ہستیٔ رسولِ خُدا ﷺ کو ثبات ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِیا ہے یہ وظیفہ ہر جگہ حرمین میں مَیں نے — مُجھے ایسے ہُوا ازبر درود آقا و مولا ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود آقا و مولا ﷺ پر کہ جو آئینہ پیکر ہیں — سلام آقا و مولا ﷺ پر، جو خود بھی آئینہ گر ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی بارگاہ میں پڑھتے ہوئے درود — کرنے لگا ہوں شعروں میں بھی مَیں رقم سلام

خوش ہو کے سنتے، دیکھتے ہیں آپ مصطفی ﷺ — بعدِ صلوٰۃ پڑھتے ہیں مِل کر جو ہم سلام
توفیق ہو تو ہم بھی اِسی طرح کر سکیں — جس طرح پیش کرتے ہیں اہلِ حرم سلام
جب حشر میں کہیں گے فقط وہ "اَنَا لَھَا" — میرے نبی ﷺ کو کرنے لگیں گی اُمم سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو ٹکڑا مِل گیا آقا ﷺ سے، اُس خوش بخت نے — اور کِسی در پر نہ اپنا ہاتھ پھیلایا کبھی
جاننے والوں پہ تو ظاہر ہے میری کیفیت — گیت میں نے غیرِ آقا ﷺ کا نہیں گایا کبھی
سَن نواسی سے جو دیکھا ہے نبی ﷺ کا شہرِ پاک — مُجھ کو کوئی شہر دُنیا کا نہیں بھایا کبھی
سب پہ کُھل جائے گا میرا اُلفتِ آقا ﷺ کا بھید — جذبۂ دِل کو اگر قِرطاس پر لایا کبھی
مُفتیانِ خشک کے فتوؤں کی زد پر آؤں گا — اُلفتِ آقا ﷺ کی باتیں لب پہ گر لایا کبھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرش پر بھی اِسی سے ہے رونق — زمزمہ عرش کا سلام و درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں تو تمنّا ہے، تکو گنبدِ اَخضر — کیا صَلِّ علٰی کی بھی نگاہوں میں چمک ہے؟
کوئی بھی ہو، رحمت ہیں نبی ﷺ اِس کے لیے بھی — بالائے فلک رہتا ہے یا زیرِ فلک ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گمراہیوں سے اپنا کوئی واسطہ نہیں — شہرِ نبی ﷺ کی راہ ہی جنّت کی راہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضلِ خلّاقِ جہاں سے ہوتا رہا ہے رسا — بارگاہِ سرورِ کونین ﷺ میں میرا سلام
اُس ہَوا کے نام پر میرا جھکا جاتا ہے سر — جو ہَوا لے کر گئی حرمین میں میرا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس رات میرے خواب میں آ جائیں مصطفی ﷺ — میرے نصیب میں بھی کوئی ایسی رات ہے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حقائق تخیّل کی زد میں نہیں ہیں
وہاں مصطفی ﷺ تھے، جہاں کبریا تھا
مدینے میں پوری ہُوئیں سب دُعائیں
اُٹھا بھی نہیں میرا دستِ دُعا تھا
مدینے کی تعریف کی زندگی بھر
وہاں جو پیمبر ﷺ کا دولت کدہ تھا
وہ تھی بارگاہِ پیمبر ﷺ کی چوکھٹ
فقط دیکھنا بھی جسے لُطف زا تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے سحابِ کرم! بَرَس اب کے
پیش کرتا ہے اشکبار سلام
''نعت'' نامی جو اِک جریدہ ہے
پیشِ آقا ﷺ ہے ماہوار سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں پہ جاری یہی وِرد حشر میں ہو گا
رہا جو دُنیا میں ازبر درود حضرت ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود پڑھتا ہے سرور ﷺ پہ جو مدینے میں
تو اِس کو فِرّ فریدوں سلام کہتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی خالی نہیں لوٹا درِ سرکار ﷺ سے
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی بذل و سخاوت پر
زمانے بھر میں جس سے پرچمِ اسلام لہرایا
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے اندازِ حکمت پر
درودِ پاک پر، ساتھ اپنے اِستحقاق فرمایا
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی آل اور عترت پر
جو اُن کی بیویاں، اولاد، عِزت اور صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی ایک ایک نسبت پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ حضور والا ﷺ میرا سلام لے جا
بادِ نسیم! طیبہ میرا سلام لے جا
جذبے تو پہلے ہی سے پہنچے ہوئے ہیں طیبہ
لفظوں میں کارفرما میرا سلام لے جا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوقات کیا ہماری کہ جب بھیجتا ہے خود
ربّ ودود کھربوں سلام آپ پر حضور ﷺ
ایسے میں تو زیاں کا گماں تک حرام ہے
میرا ہے سُود کھربوں سلام آپ پر حضور ﷺ

روزِ شمار تک رہیں میرے شمار میں　　اربوں درود، کھربوں سلام آپ پر حضور ﷺ
پدموں کرم ہیں آپ ﷺ کے، اور روز بڑھتے ہیں　　میری حدود کھربوں سلام آپ پر حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ عقیدت، شعار اُمتی کا　　توانائی کی خُو سلامِ عقیدت
میں ''گڈ بکس'' میں آؤں آقا ﷺ کی فوراً　　جو پہنچائیں آنسو سلامِ عقیدت
معطر دماغ اہلِ اِخلاص کے ہوں　　بکھیرے جو خوشبو سلامِ عقیدت
جو دے پاؤں جھاڑُو مدینے میں، تو ہو　　بہ مژگان و ابرو سلامِ عقیدت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ پر درود توانائیوں کا ہے　　اور نعت کے ہر زمزمہ پرداز کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ پر کرم کرے اگر غفّار جیتے جی　　کہتا رہوں میں نعت کے اشعار جیتے جی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دربارِ مصطفی ﷺ پہ اُسی دم پہنچ گیا　　قِرطاس پر کِسی سے جو لکھّا گیا درود
تم دیکھ لو وفورِ اِرادت کا معجزہ　　ہر شعر میرا عجز کے باعث بنا درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ مدد کریں گے یقیناً بروزِ حشر　　مُجھ کو مِلی ذرا سی جو مہلت سلام کو
ہے ابتدا درود، تو ہے انتہا سلام　　لگتی ہے یوں درود کی آیت سلام کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے جا رہا ہوں حبیب خُدا ﷺ کو　　بہ اَلطافِ رحماں سلامِ ارادت
درود اُن ﷺ پہ ہے بیشتر میرے لب پر　　سُخن میں نمایاں سلام ارادت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ پہ تھا درود ہر اِک چیز کا عیاں　　اِسرا کی رات رازِ نہاں کا سلام بھی

آقا ﷺ کو میرے اشکِ رواں کا درود ہو   آقا ﷺ کو میری عمرِ رواں کا سلام بھی
خالق کا ہے درود بھی اُن ﷺ پر شبانہ روز   سرکار ﷺ کو ہے ربِّ جہاں کا سلام بھی
ہر ایک شے جہاں کی ہے اُن ﷺ کی درود خواں   اُن ﷺ پر ہے ماورائے جہاں کا سلام بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حیات اُسی کو مِلے گی ہمیشگی والی   جو پیش کرتا رہا جاوِداں نبی ﷺ کو سلام
تمام اُمتی کرتے رہیں گے محشر تک   یہاں نبی ﷺ کو سلام اور وہاں نبی ﷺ کو سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہا خُدا نے کہ میرے نبی ﷺ کی آمد ہو   تو گر کے سر کے بل لات و ہُبل سلام کریں
اور اِس سے پہلے اِک ارشادِ رب ہُوا یہ بھی   بروزِ عہد اُنھیں سب رُسل علیہم السلام سلام کریں
بچاؤ کی ہے بس اِک حشر میں یہی صورت   گنہگار ہیں جتنے، وہ کُل سلام کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محشر میں مُجھ کو آپ ﷺ کے تیور جواب دیں   محشر میں مُجھ سے آپ ﷺ کے تیور سلام لیں
اِس واسطے کہ اُس کو عطا ہوں سعادتیں   ہر اُمّتی سے میرے پیمبر ﷺ سلام لیں
محمودؔ ایک رات جو قسمت مَدَد کرے
آقا ﷺ عطا کریں مُجھے چادر، سلام لیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس کو بُلوایئے سرِ کوثر   عرض کرتا ہے تشنہ کام سلام
جو ہیں محبوب ﷺ ربِّ عالم کے   اُن ﷺ کی خدمت میں صبح و شام سلام
ہے اِرادت کی اِنتہا اِس میں   اور عقیدت کا ہے دوام سلام
کیوں ہے فتووَں کا منہ مِری جانب   مُجھ کو جائز ہے یہ قیام سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود پڑھتا ہوں ماہِ مبیں کے سائے میں   بہ نُورِ مہرِ درخشاں سلام کہتا ہوں

جو تیور آپ ﷺ ہی کے وجہِ رُستگاری ہیں ۔ حضور ﷺ کو سرِ میزاں سلام کہتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرورِ عالم ﷺ سے ہے احسن احوالی ۔ نعتِ سرورِ عالم ﷺ اور بُلند اِقبالی
نعتِ سرورِ عالم ﷺ ہے نمود اُلفت کی ۔ نعتِ سرورِ عالم ﷺ راہ ہے صداقت کی
نعتِ سرورِ عالم ﷺ ہے نظر کی شہبازی ۔ نعتِ سرورِ عالم ﷺ سے مِلی سرافرازی
نعتِ سرورِ عالم ﷺ کا ہے اِذن الہامی ۔ نعتِ سرورِ عالم ﷺ کا ہے خود خُدا حامی
نعتِ سرورِ عالم ﷺ جب ہے اختیاراتی ۔ نعتِ سرورِ عالم ﷺ ہے نجات آیاتی
نعتِ سرورِ عالم ﷺ رنج و غم سے محرومی ۔ نعتِ سرورِ عالم ﷺ میں نے لکھی اور چُومی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک اور نعتِ پیمبر ﷺ دِل سے پڑھتا ہوں ۔ درِ خُلد بریں کی ایک چابی یہ حوالے ہیں
وہاں جا کر بھی مدحِ سرورِ کونین ﷺ ہوتی ہے ۔ جو میری شخصیت کے ہیں، وہ مدنی یہ حوالے ہیں
نبی ﷺ کے شہر کی یادیں اور اُن کی آلؑ سے اُلفت ۔ بندھی ہے جن سے اِن سانسوں کی ڈوری، یہ حوالے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرزد ہُوا گناہ کوئی ہم سے جب کبھی ۔ سرکار ﷺ ہو گئے ہیں ہمارے وہیں شفیع
محشر میں میرے سرور و سرکار ﷺ کے سِوا ۔ ہو گا نہ کوئی اور یسار و یمیں شفیع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے بادشاہِ ہر جہاں ﷺ! سُنیے غُلاموں کا سلام ۔ ہر سلطنت کے حکمراں ﷺ سُنیے غُلاموں کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتے نہیں ہیں تارے نبی ﷺ پر فقط درود ۔ وہ کہہ رہا ہے ماہِ منوّر سلام بھی
کرتا ہے جب مواجہہ پہ تُو سلامِ شوق ۔ کہتے ہیں پھر جواب میں سرور ﷺ سلام بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواہش درِ نبی ﷺ پہ مجھے حاضری کے وقت ۔ اُنچاس سال تک رہی بے حد درود کی

"ضَظَغْ" کی ''غ'' تک رسا فی الفور ہو گیا — سیکھی خُدا سے میں نے جو "اَبجَدْ" درود کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت سے جو میرا گھر بھر گیا ہے — ہے بذل و نوالِ درودِ پیمبر ﷺ
مجھے فضلِ ربِّ جہاں سے مِلا ہے — حریمِ جمالِ درودِ پیمبر ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الصلوٰۃ اے مددگارِ دُنیا و دیں — میرے سرکارِ محبوبِ رب ﷺ السلام
ابنِ ہاشم، اے اولادِ عبدِ مناف — آقا و مولا ﷺ عالی نسب السلام
میرے خامے سے ترقیمِ مدحِ نبی ﷺ — میرے لب پر ہے ہر روز و شب ''السلام''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وجہِ تنظیمِ دوائر ہیں وُہ، اُن کو ہم نے — کرتے دیکھے ہیں سبھی ثابت و سیّار سلام
جن سے بڑھ کر نہ زمانے میں حسیں اور ہُوا — اُن کو جو دستِ مشیت کے ہیں شہکار ﷺ سلام
دیکھتے ہیں جو تعجب سے ملائک، دیکھیں — پیش کرتے ہیں پیمبر ﷺ کو گنہگار سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئی اُس پہ فی الفور چشمِ عنایت — جو پہنچا ہے دہلیز پر بے تکلف
نظر آئے گا مُجھ کو جنّت میں طیبہ — اُٹھے گی جو میری نظر بے تکلف
ہوئی دُوبدُو گفتگو اُن ﷺ کی رب سے — ہوئے وہ وہاں اِس قدر بے تکلف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ کی تقلیدِ کردارِ نبی ﷺ تو پھر معافی کیا — نہ کرنا ارتکاب اِس باب میں یارو، تغافل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ سے تو کچھ بھی نہیں ہے چھپا ہُوا — میری گزارشات کا مقصد سلام ہے
محمودؔ بارگاہِ رسولِ کریم ﷺ میں — ہر بار جبرئیل علیہ السلام کی آمد سلام ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتے ہیں سب فرشتے وہاں پر درودِ پاک ہے پیشِ روضہ گنبدِ دوّار کا سلام
یا تو قلم کی نوک سے ''آداب'' ہوں رقم یا طائرِ خیال کی مِنقار کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہنامہ ''نعت'' کے اِجرا سے جو واضح ہوئے مدحتِ سرور ﷺ کے موضوعات کو میرا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود آئنہ گر کا نبی ﷺ کو روزانہ اور ایک رات سرِ عرش آئنہ کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت جو ہو ہمیں بھی پیمبر ﷺ کی ذات سے جانیں مصیبتوں میں سہارا درود کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معلوم ہیں تمھیں مِری منصوبہ بندیاں کل کام آئے گا مِرا یہ آج کا درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہِ طیبہ کے لیے ہے یہ بہت رختِ سفر اپنے آقا ﷺ پر بھروسا ہم سے سب بے زر کریں
چھائے ہم سے تشنہ کاموں پر عنایت کا سحاب گر نظر لطف و کرم کی صاحبِ کوثر ﷺ کریں
ہم سے کیسے ہو سکے عمدہ قصیدہ نعت کا کیا بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح سے خواہشِ چادر کریں
میری تو فردِ عمل ہے پیش خیمہ نار کا جو کریں، میری رہائی کے لیے سرور ﷺ کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے مصطفی ﷺ کا، حبیبِ خُدا کا ہوا قُربِ خالق دَنا کی بدولت
یہ علم اور حکمت کی سب روشنی ہے رُخِ مصطفی ﷺ کی ضیا کی بدولت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس پر درود، طیبہ کی جو سبز ہے کُلاہ مینارِ نُور، طُرّہ دستار کو سلام
محبوبیت کا جس کو دِیا رب نے مرتبہ اُس اوّلین و بہترین شہکار ﷺ کو سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ نے بخشی جلا فکر کو — اپنی روشن خیالی کو میرا سلام
جن سے عزّت سرافگندگوں کو مِلی — اُن غریبوں کے والی ﷺ کو میرا سلام
مِل گئی جس سے خالق کی محبوبیت — آپ ﷺ کی خوش جمالی کو میرا سلام
جس کے در کے ہیں دریوزہ گر کج کُلاہ — اُن کے در کے سوالی کو میرا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گرچہ کی یلغار ہر جانب سے مُجھ پر خیر نے — ہر غنیم اسمِ رسولِ پاک ﷺ سے پسپا ہوا
مُجھ کو بے زر رکھ کے، خدمت نعت کی بخشی گئی — میں سمجھتا ہوں، مِرے حق میں یہی اچھا ہوا
میرے بچے بھی مِرے ماں باپ کی مانند ہیں — یوں مدیحِ سرورِ عالم ﷺ مِرا ورثہ ہوا

تیرھواں سال آ گیا خوش بختئ محمودؔ کا
ہر برَس یہ فضلِ رب سے عازمِ طیبہ ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری سانسوں پہ کیوں دائم نہ فضلِ کبریا ہو گا — مِرے ہونٹوں پہ نعتِ پیمبر ﷺ کی صدا پیہم
رہا ہے آج تک سایہ پیمبر ﷺ کی عنایت کا — کِیا ہے اِک اِسی لطف و کرم پر اِکتفا پیہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دولت سرا بھی سب سے بڑی مِل گئی اُسے — دریوزہ گر کو ہو گئی عادت سلام کی
اربابِ عشق کرتے ہیں وِردِ درودِ پاک — اہلِ وِلا کو مِل گئی دولت سلام کی
اِس سے مُجھے توجّہ نبی ﷺ کی ہے دستیاب — اپنے لیے گھڑی ہے غنیمت سلام کی
مُجھ پر نگاہِ لطف و کرم کبریا کی ہو — میری قبول ہو جو عقیدت سلام کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روضے کو دیکھتا ہوں برسوں شبانہ روز — اور دیکھ دیکھ کر ہوں کروروں سلامِ شوق
زائر صباح و شام اِسی میں مگن رہیں — طیبہ میں خاص کر ہوں کروروں سلامِ شوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ضعیف آدمی کو آپ ﷺ نے ہمت بخشی   رفعتیں بخشی ہیں ہر خاک بسر کو آ کر
ماسوا خوفِ الٰہی کے، مِرے آقا ﷺ نے   محو کر ڈالا ہے ہر خوف و خطر کو آ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو وہاں پہ جانے میں عار کچھ نہیں ہے   جنّت جو ہو گئی ہو آئینہ دارِ طیبہ
شامِ مدینہ وجہِ تسکینِ روح و جاں ہے   وجہِ بہارِ عالم صبحِ بہارِ طیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرا مقدور ہی کب لائقِ گلزارِ رضواں تھا   ہُوا لطفِ پیمبر ﷺ سایہ افگن، وہ تو یہ کہیے
کہیں دیوانگی فرزانگی کی طرح ہوتی ہے   گِرا طیبہ میں ہر اِک تارِ دامن، وہ تو یہ کہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود پڑھتے ہیں آقا ﷺ پہ اُمّتی سارے   نبی ﷺ کو سارے سخُن داں سلام کہتے ہیں
نجوم ہونٹ ہلاتے، درود پڑھتے ہیں   تو مہر و ماہِ درخشاں سلام کہتے ہیں
ببارگاہِ حبیبِ کریم ﷺ صبح و مسا   محبتوں کے سَبَق خواں سلام کہتے ہیں
فرشتے خاص ہیں جتنے خُدائے برتر کے   نبیٔ پاک ﷺ کے شایاں سلام کہتے ہیں
جو ہم ہیں دُور رسولِ کریم ﷺ کے در سے   تو اپنے چاکِ گریباں سلام کہتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ جس کو ربِ جہاں نے خود ہی یہ رُخ دِکھلایا   سلامِ احقر حضورِ والا ﷺ کے مدح خواں پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے حصارِ عنایت میں ہونا   یہ ہے فضلِ ربُّ العُلا کی بدولت
اِمامت جہاں کی ہوئی وقفِ اُمت   امامِ صفِ انبیاء ﷺ کے بدولت
تموُّل ہے ایسی سکینت کا حاصل   مِلی جو نبی ﷺ کی عطا کی بدولت
صحت مند ہوں میں بھی، الحمدُ للہ   مدینے کے دارُالشفا کی بدولت
مِرا نام ہے شاعرانِ نبی ﷺ میں   یہ دولت مِلی مصطفی ﷺ کی بدولت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خود خُدا لطف و کرم کرتا ہُوا پایا ہے — حکمِ "صَلّوُا" پہ عَمل جب بھی کِیا ہے ہم نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ حبیبِ خالق و مخلوق ﷺ صبح و شام — ہو فہم کا درود تو اِدراک کا سلام
ہر ہر قدم پہ پیش ہُوا، اور قبول بھی — اِسرا کے میہمان کو افلاک کا سلام
لُطفِ خُدائے پاک کی بارش برس پڑے — سرکار ﷺ لیں جو دیدۂ نمناک کا سلام
تکوینِ روزگار کا باعث حضور ﷺ ہیں — آقا ﷺ کو استعارۂ لَوْلَاکَ کا سلام
ہوتا ہے پیش صبح و مسا، دیکھ لیں سبھی — ارضِ نبی ﷺ کو گنبدِ افلاک کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قابلِ صد احترام اپنے لیے ہیں نسبتیں — میرے آقا مصطفی ﷺ کے سارے پیاروں کو سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علاقہ نہیں اپنا نومیدیوں سے — پیمبر ﷺ سہارا ہیں ہر بے نوا کے
نہ ممنون کیسے ہوں انسان سارے — کِیا سب پہ احسان تشریف لا کے
مِلی جو بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کو سوتے میں، ہم کو — سرِ حشر سائے ملیں اُس رِدا کے
مسلمان ہُوں یارو! سکھ تو نہیں ہوں — کہ یادِ خُدا ہو نبی ﷺ کو بُھلا کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کو ماننے والی تو قومیں اور بھی ہوں گی — مسلمانوں کی ہے پہچاں درودِ پاک آقا ﷺ پر
بقیدِ زندگی ہوں یا کہ بعدِ مرگ کی صورت — پڑھے جاؤں گا میں یکساں درودِ پاک آقا ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِستجاب اِس کا اگر خدمتِ آقا ﷺ میں ہُوا — ہو گا مقبول دو عالم میں سلامِ احقر
عمرہ کرنے کو جو جاؤ تو نبی ﷺ پر لوگو! — پڑھ لو میقاتِ یلملم میں سلامِ احقر
اُس کے کھاتے میں سبھی نیکیاں اپنی ڈالوں — گائے جو دوست بھی سرگم میں سلامِ احقر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخر جو ہو ہی جاتی ہے قدمین تک رسا
آقا ﷺ کو میری فکر کی پرواز کا سلام

سرکار ﷺ کے ظہور کی دینا بشارتیں
یہ تھا نبیوں کے اعجاز کا سلام

میرے نبی ﷺ کو از رہِ شفقت قبول ہے
ہر سرنگوں کا اور سرافراز کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس میں نیت ہو کہ طیبہ تک رسائی ہو سکے
باادب کرتا ہوں ایسے ہر ارادے کو سلام

اُن کے آبا، اُن کی آل اولادؓ پر بے حد درود
سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کے خانوادے کو سلام

اسمِ آقا ﷺ جس کے ہونٹوں پر ہمہ اوقات ہو
ایسے ہر مجذوب، ایسے سیدھے سادے کو سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھتے ہیں روز و شب زُوّارِ طیبہ برملا
ماہ و خورشید و کواکب کی ضیاؤں کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے قیام گاہِ حبیبِ خُدا ﷺ اُسے
ماضی کا ہے سلام، مِرے حال کا سلام

حاضِر ہُوا ہے نعتِ پیمبر ﷺ کی شکل میں
محسنؔ، رضاؔ، کافیؔ و اقبالؔ کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شمارِ سُبحَہ کے ہمراہ میرا دِل دھڑکتا ہے
مزا آیا درودِ پاک کی تسبیح کرنے سے

جو حفظِ حُرمتِ سرکار ہر عالم ﷺ میں موت آئے
کہاں ڈرتے ہیں عُشّاقِ رسولِ پاک ﷺ مرنے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزرتی ہے جو ہماری تو اُن ﷺ کی رحمت سے
ہمارے واسطے شام و پگاہ قاسم ہیں

حضور ﷺ بانٹتے ہیں سب میں نعمتِ حق کو
مُعین اپنے بِلا اِشتباہ قاسم ﷺ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیجتی رہتی ہے روزانہ مِرے ہونٹوں کے ساتھ
چشمِ تر بھی صورتِ لعل و گہر لاکھوں سلام

میں سمجھتا ہوں کہ یہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہے
پیش کرتا ہوں بعنوانِ دگر ”لاکھوں سلام“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہے احکامِ خُدائے پاک کی تعمیل بھی
ہو گیا جو قُدسیوں کا ہم زباں میرا سلام

لُطفِ خالق مُجھ پہ ہے وِردِ درودِ پاک سے
ہے نبی ﷺ کی مرحمت کا رازداں میرا سلام

وہ حبیبِ ربِّ عالم ﷺ اور میں کج مج بیاں
ذاتِ آقا ﷺ کس جگہ پر اور کہاں میرا سلام

ہوں مسائل اِس جہاں کے، یا شدائد حشر کے
دوستو! جاتا نہیں ہے رائیگاں میرا سلام

ہے حضورِ پاک ﷺ کی مہماں نوازی اِستجاب
روز ہو جاتا ہے اُن کا میہماں میرا سلام

خالق و مالک نے گر چاہا تو ہو ہی جائے گا
بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں کامراں میرا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا دیکھا تو پھر کیا چیز پوشیدہ رہی اُن سے
نظر محبوبِ خالق ﷺ کی عیاں پر ہے، نہاں پر ہے

خُدا ہے کون، دیں کیا ہے، نبی ﷺ سے کیا تعلق ہے؟
لحد میں فیصلہ پہلا تو بندے کے بیاں پر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مومن کے لب پہ دُھن بھی محبت فروز ہے
صلوات کا ہے نغمۂ داؤد اور سلام

محبوب اور ملن کی لگن، رات اور سیر
معراج، جبرئیل علیہ السلام اور معبود اور سلام

اِسرا کے رات دن ہوں اور وِردِ درودِ پاک
آقا حضور ﷺ کا مہِ مولود اور سلام

ہر سال شہرِ سرورِ عالم ﷺ میں حاضری!
یوں میری عرضداشت ہے محدود اور سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھا ہے سب نے سات ستمبر کو ملک میں
میرے نبی ﷺ کی ''ختمِ نبوت'' کا طُمطُراق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قائم و دائم قیامِ حشر تک اور اُس کے بعد
میرے آقا ﷺ کی شریعت ہے بہ ایماء خُدا

ہم کہ ہیں مومن رسولِ مجتبیٰ ﷺ کے فیض سے
فرض ہم پر اُن کی اُلفت ہے بہ ایماء خُدا

آپ ﷺ کی تقلید میں اِمداد لوگوں کی کریں
مغفرت کی بس یہ صورت ہے بہ ایماء خدا

حشر کے ہنگام میں اُن ﷺ کی شفاعت کے طفیل
مغفرت یاب اُن ﷺ کی امت ہے بہ ایماء خُدا

صاحب ایماں کبائر کا بھی ہو گر مُرتکب
وہ بھی حق دارِ شفاعت ہے بہ ایماء خُدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عزّت ہے اُن لبوں کی، ہے جن پر خُدا کا ذکر — نعتِ نبی ﷺ میں ڈوبے خیالات کو سلام
بٹتی ہے جو مدینۂ آقا ﷺ میں صبح و شام — ہم جس پہ پل رہے ہیں، اُس خیرات کو سلام
دربارِ مصطفی ﷺ میں پہنچتے ہی جو ہوئی — آنکھوں سے ہونے والی اُس برسات کو سلام
"مَا یَنطِقُ" کی رُو سے جو خود رب کی بات ہے — میرے حضورِ پاک ﷺ کی ہر بات کو سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا کوئی شے اور بھی اِس کے سِوا اسلام ہے — میرے دِل میں ہے محبت کبریا کی، آپ ﷺ کی
طیبۂ اقدس میں آقا ﷺ نے مُجھے بُلوا لیا — دِل میں جب چاہت ہوئی خاکِ شِفا کی آپ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدمتِ نورِ پیمبر ﷺ میں بہ ہر صبح و مسا — مہر کا، انجم کا اور ماہِ منور کا سلام
دم بخود رہ جائیں سارے فرشتے حشر میں — لب پہ جب آیا مِرے، میرے پیمبر ﷺ کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مُجھے ہر سال لے جائے حجازِ پاک تک — کیوں نہ ہوں اُس گردشِ افلاک کو لاکھوں سلام
''حشر برپا ہے، حضور ﷺ! آ کر مَدد فرمائیے'' — عاصیوں کے نعرۂ بے باک کو لاکھوں سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام آپ ﷺ پر، آپ ہی نے کِیا ہے — ہمارے دِلوں میں حمیت کو محکم
سلام آپ پر، اپنے بندوں کی جانب — نگاہِ کرم! یا شہِ ہر دو عالم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک رات اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں، اُن ﷺ کے واسطے — جبریل علیہ السلام لائے مالکِ معراج کا سلام
حج کی قبولیت نہیں، جس وقت تک نہ ہو — طیبہ کی خاکِ پاک کو حُجّاج کا سلام
سرکار ﷺ میرے کاج سنور جائیں گے سبھی — آقا حضور ﷺ لیجیے محتاج کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معراج ہے درودِ مشیت کا ایک پل — آقا ﷺ کی اِس جہاں میں ہے آمد سلامِ حق

لمحہ نہیں ہے کوئی بھی خالی درود سے
ہر وقت ہے بروئے محمد ﷺ سلامِ حق
قائل ہوئے درودِ رسولِ کریم ﷺ کے
قرآں سے پڑھ کے میرے اَب و جد سلامِ حق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ توسُّل کا عجب رستہ نظر آیا نہیں
راہِ وصلِ کبریا طیبہ کی راہوں سے مِلی
جب پڑی سرکار ﷺ کے دربار پر پہلی نظر
لو عقیدت کی مجھے اپنی نگاہوں سے مِلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمینِ شہرِ آقا ﷺ سے جما ہے
یہ پلکوں سے صفائی کا تصوُّر
پیمبر ﷺ ہی نے کی تغلیط اِس کی
ہُوا گم خود سِتائی کا تصوُّر
مِرے آقا ﷺ نہیں آئے تھے جب تک
نہیں تھا قرض ادائی کا تصوُّر
سِوا شہرِ پیمبر ﷺ کے، نہیں ہے
کہیں پر جُبّہہ سائی کا تصوُّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُڑتا ہے اب پُھریرا خوش بختیوں کا تیری
اے عازمِ مدینہ! میرا سلام لے جا
میری زباں بھی کرتی ہے پیش یُوں تو اکثر
تُو بھی بُروئے روضہ میرا سلام لے جا
شہرِ حبیبِ ربِّ ہر دو جہاں ﷺ کی جانب
جب تو ہے جانے والا، میرا سلام لے جا
آقا ﷺ تو جانتے ہیں، دُنیا سے تُو بچا لے
اے دوست! تو بہ اِخفا میرا سلام لے جا
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں تُو دست بستہ پڑھنا
خونِ جگر سے لکھنا میرا سلام لے جا
تُجھ کو بُلا لیا ہے آقا ﷺ نے پاس اپنے
محمودؔ میرا ہدیہ، میرا سلام لے جا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُھلیں محمودؔ لب جب بھی، کُھلیں فرطِ محبت سے
قلم اُٹھے نبی ﷺ کی مدح میں حُسنِ عقیدت سے
کبائر کی شفاعت کی ضمانت دی گئی اُن کو
یہ کیا تحفہ ملا ہے معصیت کاروں کو حضرت ﷺ سے
کوئی سرکار ﷺ کی توہین اُس کے رُوبرُو کر دے
مسلماں ہے تو اِس موقع پر مر جائے گا غیرت سے

شدید احساس ہے شہرِ نبی ﷺ سے مُجھ کو دُوری کا — برآمد ہو گئیں یادیں وہاں کی، میری رِقّت سے
وہ بے شک مدحتِ آقا ﷺ میں کم کوشی کیے جائے — الگ ہو کر جو چلنا چاہتا ہو اپنی مِلّت سے
علائق جب بھی دُنیا کے، پریشانی بڑھاتے ہیں — مُجھے آقا ﷺ بُلا لیتے ہیں اپنے پاس عُجلت سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاصل ہوئی ہیں مُجھ کو پیمبر ﷺ کی رحمتیں — آوازِ دِل نشیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز
حقُّ الیقیں ہے طیبہ میں اس کی قبولیت — عین الیقیں وہیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز
ہدیے کی طرح ہو گا رسا بارگاہ میں — شکلِ دُرِ ثمیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہمہ اوقات مصروفِ درودِ پاک ہیں — ہو نبی ﷺ کو قُدسیوں کے ہم نواؤں کا سلام
جا کے دربارِ پیمبر ﷺ میں کیا کرتا ہوں پیش — اُلفتِ آقا ﷺ کے سارے مبتلاؤں کا سلام
پیش ہوتا ہے درودِ مصطفی ﷺ کے ساتھ ساتھ — نام لیواؤں کا، طیبہ کے گداؤں کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں مدّاحِ نبیٔ پاک ﷺ ہوں، بتلا نہیں سکتا — جو تسکینِ دِلی مِلتی ہے اِس حُسنِ عقیدت میں
درودِ پاک کی ایسی خُدا نے ڈال دی عادت — مِلے گا عرش کا سایہ قیامت کی تمازت میں
تجھے جو اُن ﷺ کی عظمت میں ذرا سا بھی ہوا شُبہہ — دراڑیں پڑ گئیں گویا کہ ایماں کی عمارت میں
بہت کی جستجو ہم نے، مقاماتِ جہاں دیکھے — سکینت تو درِ آقا ﷺ سے مِلتی ہے حقیقت میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا حضور ﷺ پر نہیں پڑھتے ہمی درود — شام و پگاہ کرتے ہیں جِنّ و ملک سلام
آئے گا ابرِ رحمت سرکار ﷺ سے جواب — جب حالتِ وضو میں کرے گی پلک سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح و دل و نظر کی عقیدت ہے لازمی — کافی نہیں ہے صرف زباں کا درود ہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ بَلد میں شہرِ حبیبِ کریم ﷺ کی — رب نے جو کھائی، ایسی قسم کو سلام ہو
اُٹھے جو حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ میں قلم — رب کی زباں میں ایسے قلم کو سلام ہو
گر چاہتے ہو معذرت اُس روز، تو سنو — محشر کے روز شاہِ امم ﷺ کو سلام ہو
میزاں پہ رُستگاری کی خواہش جو ہے تمھیں — سرکارِ دو جہاں ﷺ کے علم کو سلام ہو
ہم دُور رہنے والے فقیروں کا قُدسیو! — اربابِ عشق، اہلِ حرم کو سلام ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہائی ملتی ہے دُنیا کے ہر جھنجھٹ سے بندے کو — نبی ﷺ لطف و عنایت کی جونہی بہتات کرتے ہیں
جو اپنی ٹوپی میں رکھتے ہیں مُوئے سرورِ عالم ﷺ — سرِ جنگاہ شہزوروں کو بھی وہ مات کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقصد اِس کا ، اُلفت سرکارِ والا ﷺ ہے فقط — جو نظر آتی ہے دِل کے قُمقُمے میں روشنی
نورِ ''مَا یَنۡطِقُ'' سے فرمایا جہاں کو مُستنیر — وہ ہے خلاّقِ جہاں کے فیصلے میں روشنی
میرے دِل میں بھی کسی حد تک محبت اُن ﷺ کی ہے — پاؤ گے اِس ٹمٹماتے سے دِیے میں روشنی
مُستنیر عشقِ سرور ﷺ جس سے ہوں سارے قلوب — وہ ہو نُور نعت کے باعث گلے میں روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ آپ سا بھی کوئی دوسرا نہیں — آقا ﷺ ہیں آپ معنیٔ توحید السلام
پڑھتے ہیں ساری رات کواکب درودِ پاک — وقتِ طلوع کہتا ہے خورشید السلام
پہلے ہر ایک بات سے صَلِّ عَلٰی کا وِرد — میری گزارشات کی تمہید السلام
شقُّ القمر اشارۂ انگشت سے ہوا — ہیں آپ وجہِ ﷺ رجعتِ خورشید، السلام!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بن جائے گی یہ میرے لیے وجہِ مغفرت — یوں دیکھنا، سنوارے گی میری حیات نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ میں نے اور کبھی کچھ نہیں کہا — میری زبان کی زندگی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کی طرف جاتی صبا کو عرض ہے یہ — مِرا حبیب خُدا ﷺ کو سلام پہنچانا
جو زیرِ پائے نبوت قیام فرما ہے — ہمارا ظلِّ ھُما کو سلام پہنچانا
صحابہ رضی اللہ عنہم کی اگر تم جاں نثاریاں دیکھو — تو اُن کے ذوقِ وفا کو سلام پہنچانا
جو جا رہے ہو سعودی عَرَب تو اے یارو — نبی ﷺ کے شہرِ صفا کو سلام پہنچانا
درود بھیجنا پہلے رشیدؔ، اُس کے بعد
حضور صَلِّ عَلٰی کو سلام پہنچانا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم کو ذرّاتِ مدینہ سے بھی لپٹیں آئیں — طیبہ جا کر ہُوا معلوم کہ خوشبو کیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر نامِ خُدا، نامِ نبی ﷺ لب پہ ترے ہو گا — کوئی مشکل بھی تیری راہ میں حائل نہیں ہو گی
نہ جس سے ہو کبھی مدحِ حبیبِ خالق عالم ﷺ — طبیعت کی وہ مَوزُونی کسی قابل نہیں ہو گی
نبی ﷺ کی مدح، اِنساں سے محبت، عزّتِ مسلم — کوئی اِس نوع کی نیکی کبھی زائل نہیں ہو گی
جو دوں گا واسطہ اپنی دُعا میں رب کو سرور ﷺ کا — تمنّا پوری ہونے میں کوئی مشکل نہیں ہو گی
کوئی محمودؔ خدشہ دِل میں مت لانا سرِ محشر
وہ ہستی ﷺ تو کسی عاصی سے بھی غافل نہیں ہو گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ نبی ﷺ پہ بفضلِ خُدا پذیرا ہے — جو کہتے ہیں مِرے اشعار دست بستہ سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری اَساس حُبّ رسولِ کریم ﷺ ہے — میرے نبی ﷺ کو ہے میری بنیاد کا سلام
بنتے ہیں جس سے اُلفتِ سرکار ﷺ کے نقوش — میرے قلم کو مانی و بہزاد کا سلام
ہر نعت پر مِلا جو مُجھے قدسیوں سے بھی — تحسین و آفرین کا ہے، داد کا سلام

محمودؔ یوں ہے اپنی نبی ﷺ کا درود خواں
مقبولِ مصطفی ﷺ ہُوا اَجداد کا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربّ جہاں نے آپ کو کیں عظمتیں عطا / اے مظہرِ صفاتِ اُلوہیّت! السلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے درود آقا ﷺ پر، آبائے نبی ﷺ پر، آلؓ پر / مستحق اِس کا جو ہے تو خاندانِ مصطفی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس کو سب آیتوں میں ہے مدحِ رسولِ پاک ﷺ / قرآن مصطفی ﷺ پہ سراسر درود ہے
اِس کام پر ہے منحصر میری سلامتی / آقا ﷺ پہ صبح و شام برابر درود ہے
لاہور میں بھی، طیبۂ اقدس پہنچ کے بھی / فضلِ خُدا سے اپنا مقدّر درود ہے
کیوں وہ حصارِ عافیت و امن میں نہ ہو / جب بر لب و زبانِ ثناگر درود ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوجِ عفو و درگزر کی مَسند آرا شخصیت ﷺ / کو خطا و جُرم کے سب شاہکاروں کا سلام!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدمینِ مصطفی ﷺ کی وہ عظمت ہے دوستو! / وقتِ طلوع کرتا ہے خورشید بھی سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ نبی ﷺ پہ پہنچتے ہی اشک نکلیں گے / تو دیکھ لے گی مِری چشمِ تر فرشتوں کو
وصالِ شاہد و مشہود یوں تھا، اِسرا کی / خبر جو تھی تو بہت مختصر فرشتوں کو
رسولِ پاک ﷺ نے جو اُن سے خدمتیں لی ہیں / اِسی ادا سے کیا معتبر فرشتوں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ تو مِرے خُدا کی عبادت کا جُز ہُوا / خدمت میں اُن ﷺ کی، وقتِ تشہُّد سلام ہو
انسانیت جبھی ہے ...... بدربارِ مصطفی ﷺ / خمسہ حواس کا اگر از خود سلام ہو

چاہو جو لینا رفعتِ اوراد کا مزا　　بعدِ عشا و قبلِ تہجّد سلام ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسی یہ مُجھ پہ خاص عنایت خُدا کی ہے　　مُجھ کو مدیحِ پاکِ نبی ﷺ پر لگا دیا
صد مرحبا کہ دستِ مشیت نے پہلے دن　　سکّہ نبی ﷺ کے نام کا دِل پر بٹھا دیا
میری طرف نگاہِ کرم جب نبی ﷺ نے کی　　ساری مصیبتوں کے اثر کو مِٹا دیا
مدحِ حضورِ پاک ﷺ میں رہتا ہوں میں مگن　　ایسا خُدا نے مُجھ کو دلِ مبتلا دیا
جس نے رسولِ پاک ﷺ کی تنقیصِ شان کی　　باتوں سے اپنی، اُس نے مِرا دِل جلا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے پرچم شفاعت کا نبی ﷺ کے دستِ رحمت میں　　فرشتے ڈھونڈتے رہ جائیں گے میرے معاصی کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم جیسوں کا تو کیا ہے، نبی ﷺ کو پہنچتا ہے　　اِک بے نشاں کے نام و نشاں کا سلام بھی
ممنون اُن کے، آدمی، جنّ و ملک سبھی　　اُن ﷺ کو یہاں کا ہے تو وہاں کا سلام بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ رسائی میں نہیں حائل رکاوٹیں　　قسمت کی لوح پر اگر تحریر ہے سلام
وہ سامنے ہے گنبدِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ　　میرا جہاں بصورتِ تصویر ہے سلام
آقا ﷺ کی بارگاہ میں جب پیش ہو گیا　　قسمت کی بات، خوبیٔ تقدیر ہے سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وصلِ حضور ﷺ کی ہو کہ ہجرِ حضور ﷺ کی　　ایسی بہار، ایسی خزاں کو سلام ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تخیُّل کا جو ہے شہباز، اُس کی ہار سہتا ہوں　　نہ ہاتھ آئی ہی گنجشکِ سخُن، پر نعت کہتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معنیٰ ہے ہر گزارشِ احوال کا درود　　میری ہر ایک عرض کا مفہوم ہے سلام

پڑھتے ہیں سب ملائکہ آ آ کے عرش سے — قلبِ درود خواں پہ جو مرقوم ہے سلام
ہو گا قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ لازماً — حُسنِ یقیں سے میرا جو موسوم ہے سلام
اُس کا ہُوا ہے کوکبِ قسمت عروج پر — فضلِ خُدا سے جس کا بھی مقسوم ہے سلام
قرطاسِ قلب پر جو ہے اِخلاص سے لکھا — میرا حضورِ پاک ﷺ کو معلوم ہے سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے بھی اِس کے بارے میں بریفنگ دے وہ تھوڑی سی — جو دیکھا ہو کسی نے قُبۂ خضرا نظر بھر کر
فرشتوں کے نصیبے میں تھی جس کی اِک جھلک آئی — صحابہ رضی اللہ عنہم دیکھتے رہتے تھے وہ جلوہ نظر بھر کر
اُسے کیا علم آگے کے مراحل کا، شبِ اِسرا — وَرائے سِدرہ کچھ جبریل علیہ السلام نے دیکھا نظر بھر کر؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ تو ہے صرف آقا ﷺ کے معبود کا — ہے جو سرکارِ والا ﷺ کو زیبا سلام
ہاتھ باندھے ہوئے، اُن ﷺ کے قدمین میں — دِل کی گہرائیوں سے ہو سچا سلام
بھیجتا ہے شب و روز محمودؔ بھی — میرے سرکار، اے میرے آقا ﷺ سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی دُنیا نے عَرب میں اور امیں پایا نہ تھا — اپنی دولت اُن ﷺ کے ہاں رکھتے رہے اغیار بھی
سیرت و کردار پر بھی حرف زن کوئی نہ تھا — دیدہ زیبی میں نبی ﷺ تھے حسن کا شہکار بھی
زندگی میں کر کے احکامِ پیمبر ﷺ پر عمل — سامنا کرنے کو ہونا چاہیے تیار بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتیں اَن گِنت رہیں جن کی — اُن ﷺ پہ ہوں روز و شب کرور سلام
جن کے مُجھ پر کرم ہیں سنکھوں میں — اُن ﷺ پہ اے میرے رب! کرور سلام!
ایک سے گنتی پھر شروع کروں — پورے ہو جائیں جب کرور سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس میں مگن ہوں میں تو اسے فرض جان کر — کہتا رہے زمانہ اِسے مستحب سلام

تکریم اُس کی جِنّ و ملک تک کیا کریں　　اُن ﷺ کی جناب میں جو کرے باادب سلام
اجداد کا بھی، میرا بھی، اولاد کا بھی لیں　　سرکارِ عالمین، اے شاہِ عرب ﷺ سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مواجہہ پہ آ کے تو درود خوان بنوں گا مَیں　　مرے حضور ﷺ! پیشگی سلام ہو سلام ہو
حضورِ شاہِ دوسرا ﷺ یہ دیکھ بندۂ خُدا　　کہ ہے کمالِ بندگی، سلام ہو سلام ہو
زبان تو زبان ہے، مزا تو ہے رشیدؔ جب
جو باطنی و معنوی سلام ہو سلام ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن ﷺ کے صلوٰات خواں ہیں سبھی اہلِ دیں　　جن کو کہتا ہے خلّاقِ عالم سلام
اُن ﷺ کا لطف و کرم تم پہ جب کم نہیں　　کیوں پیمبر ﷺ کو کرتے ہو تُم کم سلام
پڑھ رہا ہوں درود آپ ﷺ پر سر بخم　　کر رہی ہے مِری چشمِ پُرنم سلام
نعت پڑھتی ہے ہر جنبشِ لب مِری　　اُن ﷺ کو کرتا ہے سر کا ہر اِک خم سلام
از رہِ لطف و اکرام مقبول ہو　　اسے شہنشاہِ دیں، شاہِ عالم ﷺ سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حشر کا دِل میں کوئی خوف نہ رکھنا یارو!　　جب ہوئے اُن کے، تو سمجھو، ہوئی جنّت اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہنم کے گڑھے میں اُن کو گرنے سے بچاتے ہیں　　گنہگاروں پہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی عطائیں ہیں
نبیٔ پاک ﷺ ہیں تخلیقِ موجودات کا باعث　　مِرے سرکار ﷺ کے دَم سے جہاں کی اِبتدائیں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمّت کی کیوں مدد نہ کریں گے حضورِ پاک ﷺ　　لب پر جو اِستغاثے کی خاطر سلام ہے
پایا ہے نام لیوا کے لب پر درودِ پاک　　دیکھا ہے یہ کہ بر لبِ شاعر سلام ہے
غفلت خُدا ناکردہ، کسی سے نہیں مجھے　　باطن میں ہے درود جو ظاہر سلام ہے
کیا فائدہ سلامِ نبی ﷺ کا جو دوستو!　　جذبے بیان کرنے سے قاصر سلام ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یخ بستگیٔ فردِ عمل کا نہ کر خیال
پڑھتے ہوئے درود تو چپ کا لحاف اوڑھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود و نعتِ پیغمبر ﷺ میں جِس کو میں مگن پاؤں
میں شیدا اُس کا ہوں، دِل سے اُسے اپنا سمجھتا ہوں
سمجھ اتنی عطا کی ہے مُجھے خلاّقِ عالَم نے
رہِ آقا ﷺ پہ چلنے والے کو دانا سمجھتا ہوں
کرم ہو تو دیارِ سرورِ کونین ﷺ تک پہنچوں
عمل کے بدلے جنّت کو تو میں سودا سمجھتا ہوں
ذُنُوب و معصیت کا مُجھ کو یوں احساس ہوتا ہے
کہ ذکرِ مصطفی ﷺ میں خود کو میں ہکلا سمجھتا ہوں
ثنا خواں ہوں غلامانِ غلامانِ پیمبر ﷺ کا
اِسی رشتے سے واقف ہوں، یہی ناتا سمجھتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبانہ روز، ہر گھڑی سلام ہو سلام ہو
مِرے نبیٔ ہاشمی ﷺ! سلام ہو، سلام ہو
کلامِ حق میں ہر جگہ دِکھا کے وقْرِ مصطفی ﷺ
خُدا سکھائے آگہی، سلام ہو سلام ہو
عقیدتوں کی ہمرہی میں لب پہ یہ صدا رہے
کہ سیّدی و مُرشدی ﷺ سلام ہو سلام ہو
درود ہو، درود ہو، جو گفتگو ہو آپ ﷺ کی
اگر ہو ذوقِ شاعری، سلام ہو سلام ہو
اُسے نہ خود حضور ﷺ کیوں سلام کا جواب دیں
کہ جِس کے لب پہ ہر گھڑی سلام ہو سلام ہو
نبی ﷺ کی بارگاہ میں، مِرے شعور نے کہا
جو چاہو حق کی روشنی، سلام ہو سلام ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ درودِ پاک ہے عنوانِ معرفت
تسبیح اپنے واسطے بُرہانِ معرفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم پر نگاہِ لطف و کرم اِس طرح کریں
آقائے کائنات ﷺ ہمارا سلام لیں
بگڑی ہوئی ہماری بنے ایک آن میں
فرمائیں اِلتفات، ہمارا سلام لیں
عرفانِ کردگار کی جانب ہمیں بھی ہے
ہو معرفتِ ذات، ہمارا سلام لیں
خورشید اِنبساط و مسرّت کا ہو طلوع
ہو ختم غم کی رات، ہمارا سلام لیں
سب کا درود، سب کا سلام آپ کے لیے
اے لائقِ صلٰوات ﷺ ہمارا سلام لیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اٹھارواں مجموعۂ نعت

اوراقِ نعت

مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور کا اپریل ۲۰۰۲ء میں چھپنے والا یہ مجموعہ ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۵۳ نعتیں شامل ہیں۔

انتساب

اس پتھر کے نام

جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی قصویٰ کے قدم کا نشان ہے

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

بنے گی اِس حقیقت کا ہمیں اظہار کرتے ہی
ہوئی ہے حق کی رویت آپ ﷺ کا دیدار کرتے ہی

درِ سرور ﷺ پہ جب "جآؤُکَ" کے ارشاد پر آئے
پیامِ رُستگاری آیا استغفار کرتے ہی

میں اِکرام رسولِ پاک ﷺ کی وادی میں جا پہنچا
بنی دریائے اِخلاص و عقیدت پار کرتے ہی

پڑے گی ربِّ اکرم کی نگاہِ لُطف زا ہم پر
غلامانِ حبیبِ کبریا ﷺ سے پیار کرتے ہی

سندیسہ آ گیا رضواں کا، جنّت کے لیے ہم کو
دیارِ سرور و سرکار ﷺ کا دیدار کرتے ہی

سہارا ہم کو جب ہر اِک قدم پر اِس کا مِلتا ہے
بنے گی رحمتِ سرکار ﷺ کا پرچار کرتے ہی

تکبُّر سے بچے رہنا، نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا
پکڑ میں آ گیا اِبلیس اِستکبار کرتے ہی

کروں گا سامنا سرکار ﷺ کا محشر میں کِس منہ سے
خجالت ہو گی دامن گیر آنکھیں چار کرتے ہی

زمانے نے اُنھیں دیکھا ہے عفو و درگزر کرتے
نبی ﷺ کو پایا ہر اِک شخص نے ایثار کرتے ہی

سرِ میزاں بہ اِستعجاب سب لوگوں نے یہ دیکھا
مِلا چھٹکارا ہم کو مدحتِ سرکار ﷺ کرتے ہی

ہم ایسے بے بضاعت لوگ جا پہنچے مدینے میں
رہے احباب اپنے آپ کو تیار کرتے ہی

ہَدَف لُطفِ پیمبر ﷺ کا بنا محمودؔ سا عاصی
بہ حُسنِ عاجزی جبلِ آنا مِسمار کرتے ہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانے بھر پہ آ کر یہ حقیقت منکشف ہو گی
رسالت کے حوالے سے ہی وحدت مُنکشِف ہو گی

اُسی پر جلوہ ہائے طور کا معنیٰ عیاں ہو گا
کہ جس پر شہرِ طیبہ کی لطافت مُنکشِف ہو گی

جو یُؤذُوْن اور اَغنٰھُمْ کی گہرائی میں جائے گا
خُدا و مصطفی ﷺ کی اُس پر قربت مُنکشِف ہو گی

جو قرآں کی اِک اِک آیت میں اِس کی جھلکیاں دیکھے
اُسی پر نعت گوئی کی حلاوت مُنکشِف ہو گی

سوالوں پر میں جب نامِ پیمبر ﷺ لے رہا ہوں گا
فرشتوں پر سرِ محشر محبت مُنکشِف ہو گی

اگر مغرب کو رُخ ہو گا مِرا بابُ العوالی سے
نبی ﷺ کی نعت سے جذبوں کی شدّت مُنکشِف ہو گی

کرو گے غور جب کُنتُ نَبِیًّا والی صورت پر
تو تکوینِ عوالم کی بھی غایت مُنکشِف ہو گی

وصالِ حق کی نیّت سے جو قرآں کی تلاوت ہو
تو جآءُ وْکَ سے سرور ﷺ کی وساطت مُنکشِف ہو گی

دمِ میثاق اور اقصیٰ میں تو تھی، روزِ محشر بھی | رسولوں پر پیمبر ﷺ کی فضیلت مُنکشِف ہو گی
کبھی تفسیر ہو گی علمِ باطن سے "رَفَعنَا" کی | تو پھر سرور ﷺ کی عظمت اور رفعت مُنکشِف ہو گی
مِری فطرت میں ہے اُلفت حبیبِ ربِّ اکرم ﷺ کی | جو اہلِ عشق ہیں، اُن پر یہ فطرت مُنکشِف ہو گی
تعجب میرے شغلِ نعت پر محمودؔ، کرتے ہیں
تو آئندہ کسی وقت اِس کی حکمت مُنکشِف ہو گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ موت حَبَّذا، یہ اِرتحال، کیا کہنے! | دیارِ پاکِ نبی ﷺ میں وصال، کیا کہنے
ہے ہر جہت سے نبی ﷺ کی نظیر ناممکن | وہ ہر حوالے سے ہیں بے مثال، کیا کہنے
بغور دیکھ، ہمہ وقت نعت پیرا ہیں | یہ شرق و غرب، جنوب و شمال، کیا کہنے
دَنَا کے قصر میں قَوسَین کی ہوئی قربت | خُدا کا بندے سے یہ اِتّصال، کیا کہنے
مدینے آیا ہوں تو گویا ہو گیا ہوں میں | رسا بہ بارگہِ ذوالجلال، کیا کہنے
زمانہ حشر تک کھائے گا خوانِ نعمت سے | رسولِ پاک ﷺ کا جُود و نوال کیا کہنے
نبی ﷺ کے نامِ مبارک سے سارے رنج مِٹے | ہر ایک زخم کا اِک اِندمال کیا کہنے
رہی نہ نعت سے دوری، نہ ہو گی آئندہ | ہمارا فردا و ماضی و حال کیا کہنے
نبی ﷺ کا شہرِ حسیں تک بھی یوسفستاں ہے | تو پھر خود آپ ﷺ کا حسن و جمال کیا کہنے
نبی ﷺ کی نسبتیں ساری ہیں لائقِ عزّت | مِرے حضور ﷺ کے اصحابؓ و آلؓ کیا کہنے
میں چند دن میں بھی پھُولا نہیں سماتا ہوں | گزارتے ہیں جو طیبہ میں سال، کیا کہنے
نبی ﷺ کے دین پہ محمودؔ موت تک چلنا
یہی ہے راہ، رہِ اعتدال، کیا کہنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ مدینہ سے جو اُٹا ہے شعورِ شعر | میری عقیدتوں کی جزا ہے شعورِ شعر
مختص کیا ہے نعت ہی کے واسطے اِسے | جب سے مجھے خُدا نے دیا ہے شعورِ شعر

سب کے لیے یہ فیض رساں ہے نتیجتاً — دریوزہ گر نبی ﷺ کا سدا ہے شعورِ شعر
جو بے ثبات حُسن کی مِدحت میں ہیں مگن — اُن شاعروں سے میرا جُدا ہے شعورِ شعر
یہ ہے ثنائے شاہِ ہُدیٰ ﷺ میں لگا ہوا — یوں رَہ نوَردِ راہِ ہُدیٰ ہے شعورِ شعر
کیسے یہ بارگاہِ نبی ﷺ تک رسا نہ ہو — میرے ضمیر کی جو صدا ہے شعورِ شعر
اِس سے خُدا کی حمد یا نعتِ رسول ﷺ ہو — بس ایسی شکل ہی میں روا ہے شعورِ شعر
سب حاجتیں اِسی کے سبب پوری ہو گئیں — گویا کہ ایک دستِ دُعا ہے شعورِ شعر
واقف ہے یہ حُنین و اُحد اور بدر سے — اور روشناسِ ثور و حِرا ہے شعورِ شعر
اِس کی طرف نہ کیسے جُھکیں گے سرانِ دہر — طیبہ کی سمت کو جو جُھکا ہے شعورِ شعر
اِس کے بغیر جذبوں کو مِلتی نہ تھی زباں — یوں اپنا اِعتبارِ وفا ہے شعورِ شعر

دیکھو تو صرف ہے دِلِ محمودؔ کی صدا
سوچو تو ایک شہرِ نوا ہے شعورِ شعر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ چل کے سر کے بل اِس راہ میں جو آتی ہے — تو کِلکِ نعت ہمیں عاجزی سکھاتی ہے
جو میری روح ہے سرشارِ اُلفتِ سرور ﷺ — زباں بھی مدحِ رسولِ خُدا سناتی ہے
کبھی نہ چھوڑتے ہم کو علائقِ دُنیا — ہماری جان مدیحِ نبی ﷺ چُھڑاتی ہے
مِری تمنّا ہے، اُس رہگزر پہ چلتا رہوں — درِ حبیبِ خُدا ﷺ کی طرف جو جاتی ہے
کبھی تو آئیں گے سرکار ﷺ حُجلۂ جاں میں — اُمید روز مِرا طاقِ دل سجاتی ہے
رُلا رہی ہو اگر میری معصیت مُجھ کو — نوید "طَالِعِ لِیْ" کی مُجھے ہنساتی ہے
عمل تو اپنا جہنم کے باسیوں کا رہا — شفاعت اِن ﷺ کی مِرا حوصلہ بڑھاتی ہے
اُسی پہ چلنے میں فوز و فلاح ہے ممکن — اطاعت آپ ﷺ کی جو راستا دکھاتی ہے
میں اپنی طبع کی موزونیت کا شاکر ہوں — نیا جو نعت کا مضموں مُجھے سُجھاتی ہے
وہی تو ہستی قیامت میں معتبر ہو گی — نبی ﷺ کے نام کو سن کر جو سر جھکاتی ہے

خُدا حضور ﷺ کی اُمّت پہ اپنا فضل کرے — یہی دُعا ہے جو ہر وقت لب پہ آتی ہے
فضائے طیبہ یہ محمودؔ لائی ہے پیغام
بقیعِ پاک کی مٹّی تجھے بُلاتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلامِ پاک میں جتنی بھی آیتیں دیکھیں — خُدا کی اُن میں نبی ﷺ سے محبتیں دیکھیں
جو صاحبانِ بصیرت ہوئے ہیں، اُن سب نے — ہر ایک قولِ پیمبر ﷺ میں حکمتیں دیکھیں
نبی ﷺ کی ثور و حرا میں جو خلوتیں پائیں — حنین اور اُحد میں شجاعتیں دیکھیں
یہ خُلقِ سرورِ کونین ﷺ کا کرشمہ تھا — ہر ایک دِل پہ اُنھی کی حکومتیں دیکھیں
مِرے دماغ نے سوچی ہیں مدحتیں اُن کی — تو میرے قلب نے اُن کی عنایتیں دیکھیں
علاقہ ہو گیا اپنا شکوہ و عظمت سے — جو خاکِ پاکِ مدینہ کی شوکتیں دیکھیں
نبی ﷺ کے گھر کے قریں ایک باغِ جنت کیا — قدم قدم پہ وہاں ہم نے جنتیں دیکھیں
ضمیرِ وقت نے، چشمِ فلک نے، اور میں نے — فضائے شہرِ نبی ﷺ کی لطافتیں دیکھیں
وہیں پہ اُمتِ عاصی کی بخششیں مانگیں — نبی ﷺ نے اپنی جو خالق سے قربتیں دیکھیں
مِلی ہیں خُنکیاں مدحِ رسول ﷺ کی ہم کو — ہیں اور لوگ، جنھوں نے تمازتیں دیکھیں
سحابِ وصل کو لاہور کی طرف بھیجا — مِرے حضور ﷺ نے میری جو رقّتیں دیکھیں
مجھے بچایا حساب و کتاب سے محمودؔ
جونہی حضور ﷺ نے میری خجالتیں دیکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحتِ سرکار ﷺ سے جب ہے شناسائی مِری — حشر میں کام آئے گی یہ شعر پیمائی مری
میری عزت ہے یہاں بھی میرے آقا ﷺ کے طفیل — ہو نہیں سکتی قیامت میں بھی رسوائی مری
شعر کی محفل ہو یا خطبات کا ہو سلسلہ — نعت و سیرت کے لیے ہے بزمِ آرائی مری
مدحتِ آقا ﷺ میں کرتا ہوں میں جب فکرِ سُخن — جلوتیں آباد کر دیتی ہے تنہائی مری

میرے آقا ﷺ کی نگاہوں میں پذیرا ہو گئی
عجز اور بے مائیگی میں ناصیہ سائی مِری

میری تو دَدھیال بھی، ننھیال بھی مدّاح تھی
اُلفتِ سرور ﷺ خصوصیت ہے آبائی مِری

یہ جسارت ہے، ولیکن ناپسندیدہ نہیں
مدحتِ محبوبِ حق ﷺ میں عرشِ پیمائی مِری

عرض کا دورانیہ جب ہو گیا اُنچاس سال
ہو گئی آخر مدینے میں پذیرائی مِری

میرے دِل میں اُلفتِ آقا ﷺ کا جذبہ دیکھ کر
خود نظر آتی رہی جنت تمنائی مِری

مُفتخِر ہونا کہ ہُوں مَیں اُمتِ سرکار ﷺ میں
ہے نگاہِ خالق و مالک میں دانائی مِری

رکھ محبت آپ ﷺ سے اور کر اطاعت آپ کی
بات گوشِ ہوش سے سُن لے، مرے بھائی مِری

پوچھتے کیا ہو کہ کیوں محمودؔ پڑھتا ہوں درود
اُس نظر میں آؤں، یہ ہے علّتِ غائی مِری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرفِ مدحتِ مِرے آقا ﷺ کو نہ کیوں بھایا ہو
عاجزی اور خجالت کا جو پیرایہ ہو

خالی لَوٹا ہی نہیں کوئی نبی ﷺ کے در سے
شرط اتنی ہے، عقیدت سے یہاں آیا ہو

دوستو! مُجھ سے قسم جیسی بھی چاہو، لے لو
درِ سرور ﷺ کے سِوا ہاتھ جو پھیلایا ہو

جیبِ افکار میں ہے جیسے زرِ نعت یہاں
کاش حاصل سرِ محشر بھی یہ سرمایہ ہو

اِتنی قرآں میں ہے فردوسِ بریں کی تعریف
جیسے وہ قُبّہٗ خضرا کا خنک سایہ ہو

گویا اُس شخص نے پائی ہے عنایت رب کی
جس نے الطافِ پیمبر ﷺ کا مزا پایا ہو

سربُلند ایک ہی تو ہے کہ جس کے سر پر
سایۂ لطف و عنایاتِ نبی ﷺ چھایا ہو

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو کوشاں نہ ہُوا
میرا دُشمن ہے، اگرچہ مِرا ماں جایا ہو

اُس کو سرور ﷺ نہ بُھلائیں گے کبھی محشر تک
گیت جس شخص نے اُلفت کا کبھی گایا ہو

تو جبھی رنج و غم و درد کا معنیٰ سمجھے
زخم مہجوریٔ طیبہ کا اگر کھایا ہو

یوں پہنچتا ہوں درِ پاکِ نبی ﷺ پر ہر سال
جیسے خود کوئی فرشتہ مُجھے لے آیا ہو

مُفتخِر نعت پہ البتہ رہا ہے محمودؔ
اور کِسی کام پہ شاید ہی یہ اترایا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت و درود لب پر ہم نے سجائے یکساں — سب روگ اِس طرح سے اپنے مٹائے یکساں
مدحِ رسول ﷺ ہم کو اُس مدرسے میں لائی — اسباقِ عشق و اُلفت جس نے پڑھائے یکساں
جو ذکرِ حق کرے گا، وہ کامیاب ہو گا — ذکرِ نبی ﷺ اگر وہ دِل میں بسائے یکساں
آقا ﷺ نے بھی رکھا ہے اِک جیسا دستِ شفقت — نغماتِ نعتِ سرور ﷺ ہم نے بھی گائے یکساں
دیکھا خُدا کا گھر بھی، اور مصطفی ﷺ کا دَر بھی — بطحا جو ہم گئے ہیں، طیبہ بھی آئے یکساں
ثور و حُنین و صُفّہ پہ، قلبِ عاشقاں میں — آقا ﷺ نے ہر جگہ جلوے دکھائے یکساں
محروم اِس سے کوئی مخلوق بھی نہ پائی — اَلطاف اُن کے، سب نے دُنیا میں پائے یکساں
حسنِ عمل کے پھل سے جو کھیتیاں تھیں خالی — لطفِ نبی ﷺ کے بادَل اُن پر بھی چھائے یکساں
دیکھا ہے کوئی ایسا صابر بھی اور نڈر بھی؟ — طائف میں اور اُحد میں جو زخم کھائے یکساں
الطاف و اِلتفات و اکرام میں سبھی ہیں — سرکار ﷺ کی نظر میں اپنے پرائے یکساں
تم ایک اِک صحابی کے ہر عمل کو دیکھو — آنکھوں میں، دِل میں، جاں میں آقا ﷺ سمائے یکساں

اِک بار سال بھر میں محمودؔ پر کرم ہو
حرمین دونوں خالق مُجھ کو دِکھائے یکساں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے میں مئے اُلفت سے جو سرشار آئے ہیں — بندھے ہاتھوں، جُھکے سر سے، سرِ دربار آئے ہیں
چلن تبدیل فرمایا ہے آقا ﷺ نے زمانے کا — تمدُّن کے بدلنے کے لیے سرکار ﷺ آئے ہیں
درِ سرکار ﷺ پر آئے ہیں ہم سے پُر معاصی بھی — اگر اَبرار آئے ہیں، اگر اَخیار آئے ہیں
نظر آنے لگے ہیں مُجھ کو بھی اَسرار عالم کے — نگاہوں میں مدینے کے جونہی انوار آئے ہیں
اگر ہم کو نہ کرنی تھی مدیحِ سرورِ عالم ﷺ — تو کیا ہم اِس جہاں میں دوستو! بیکار آئے ہیں

نبی ﷺ نظرِ کرم فرمائیں گے تو بوجھ اُتریں گے ... لیے پیٹھوں پہ اپنی، نکبت و اِدبار آئے ہیں
شفایابی مقدر ہو گئی اُن کا مدینے میں ... جو روحانی و جسمانی یہاں بیمار آئے ہیں
مہینہ یہ مُجھے بھاتا ہے دیگر سب مہینوں میں ... ربیع الاوّلیں میں جب مِرے سرکار ﷺ آئے ہیں
سرِ میدانِ محشر جیت اُن کے پاؤں چومے گی ... جو طیبہ کے گلی کوچوں میں جی کو ہار آئے ہیں
ہمیں لگتا ہے گویا بادشاہوں میں ہے نام اپنا ... جونہی دولت سرا پر اُن ﷺ کی، ہم نادار آئے ہیں
یہ پہلی بار ہے، شہرِ نبی ﷺ میں میرے خامے پر ... مدیحِ سرورِ کونین ﷺ کے اشعار آئے ہیں

نبی ﷺ کے شہر کی محمودؔ حرمت ہے کہ اِس جا پر
سرِ عجز و ندامت خم کیے اَبرار آئے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ قلم حاصل ہُوا، ایسی زباں حاصل ہوئی ... جس سے توفیقِ نشانِ بے نشاں حاصل ہوئی
آشنائے نعت مُجھ کو کبریا نے کر دیا ... یوں شناسائی الفاظ و بیاں حاصل ہوئی
سرور و سرکار ﷺ کی مِدحت سے ناتا جُڑ گیا ... خاک کو یوں رفعتِ ہفت آسماں حاصل ہوئی
وہ نگاہِ خالقِ ہر دو جہاں میں آ گیا ... جس کو بھی محبوبِ خالق ﷺ کی اماں حاصل ہوئی
دو جہاں کی نعمتوں کا ماحصل گویا مِلا ... جب بھی بختوں کو خاکِ آستاں حاصل ہوئی
میں نے دیکھا، جا رہا تھا سُوئے طیبہ کارواں ... اے تعال اللہ! گردِ کارواں حاصل ہوئی
حفظِ ناموسِ حبیبِ کبریا ﷺ کا فیض ہے ... جاںنثاروں کو حیاتِ جاوداں حاصل ہوئی
سارے میزاں کے فرشتے دیکھتے ہی رہ گئے ... اور شفاعت سب گنہگاروں کو ہاں حاصل ہوئی
مومنوں کو اُسوۂ سرکار ﷺ کے فیضان سے ... ظلم سے لڑنے کی بھی تاب و تواں حاصل ہوئی
عاشقِ محبوبِ رب ﷺ حضرت اویس پاکؓ تھے ... یہ سَند اُن کو بھی بعدِ امتحاں حاصل ہوئی
حشر میں بھی رُستگاری اُن کے دم سے پائیں گے ... ہر مسرت جن کے صدقے میں یہاں حاصل ہوئی

حبّذا محمودؔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرم
ترجمانِ قلب و روح و جاں زباں حاصل ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیکھیں گے ہم روزِ محشر نبی ﷺ کو — تو پائیں گے الطاف گُستر نبی ﷺ کو
اگر دیکھنا ہو کرم کبریا کا — تو دیکھو مِرے بندہ پرور نبی ﷺ کو
ستاروں کی مانند ہیں سب صحابہ رضی اللہ عنہم — جو دیکھا کیے نُور پیکر نبی ﷺ کو
تمھیں ہر قدم پر مِلے کامرانی — کرو زندگی میں جو رہبر نبی ﷺ کو
کبھی تم جو کر بیٹھو ظلم اپنی جاں پر — کرو عرض طیبہ میں آ کر نبی ﷺ کو
صحابہ رضی اللہ عنہم بھی، کُفّار بھی دیکھتے ہیں — پکاریں جو مُٹھی میں کنکر نبی ﷺ کو
ہمیں کیا ہو احساس جذبوں کا اِس کے — کوئی پائے جب دِل کے اندر نبی ﷺ کو
ہو مصروفیت میری اُن ﷺ کی ثنا میں — نظر آؤں ایسے میں اکثر نبی ﷺ کو
درود اُن پہ تم آج پڑھتے رہو گے — تو پاؤ گے محشر میں یاور نبی ﷺ کو
جو میثاق رب سے کیا تھا تو کیسے — نہ تسلیم کرتے پیمبر علیہ السلام نبی ﷺ کو
مجھے دے سزا رب تو دے، کاش لیکن — دِکھائے نہ عصیاں کے دفتر نبی ﷺ کو

میں محمودؔ جب بابِ جبریل علیہ السلام پر تھا
نظر آ رہا تھا جُھکا سر نبی ﷺ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر تیری مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں ہو جو حاصل پر — نہ جانے کیسے کیسے راز کُھل جائیں تیرے دِل پر
نبی ﷺ جو دین لائے ہیں، وہی دُنیا میں اکمل ہے — یہ ہے اظہر مِن الشّمس آج ہر اِک مردِ عاقل پر
دلِ دریوزہ گر، اُن کے درِ دولت پہ حاضر ہو — نگاہِ لطف و جُود و بذل فرماتے ہیں سائل پر
درودِ پاک آقائے جہاں ﷺ سنت خُدا کی ہے — حقائق مُنکشِف کیسے نہ ہوں گے اِس کے عامل پر
مدینے کی طلب میں ہے رسائی خُلد کی مضمر — جو اِس رستے کا راہی ہے، وہ جا پہنچے گا منزل پر
نہ کر پائے کبھی وہ زندگی بھر قصد طیبہ کا — اگر جائے کوئی دُنیا زدہ اپنے مسائل پر
تولائی مِرے آقا ﷺ کے، سب اُن کی نظر میں ہیں — کرم سرکار ﷺ فرماتے ہیں ہر اِک قلبِ مائل پر
دیارِ آقا و مولا ﷺ میں جانے کے لیے میں نے — بھروسا کب کیا ہے دوستو! مالی وسائل پر

کہ یہ گاتے پھریں مدحِ رسولِ پاک ﷺ کے نغمے — ہوئے ہیں چہچے نازل اِسی خاطر عنادِل پر
مُسِن ہو کر بھی ہوں میں چاق و چوبند اِس لڑائی میں — اگر دشمن خُدا و مصطفی ﷺ کا ہے مقابل پر
یہ فضلِ کبریا کی ایک صورت ہے کہ احقر کو — پیمبر ﷺ کی محبت نے رکھا بُطلانِ باطل پر

"اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" جب دِل سے کہا اِس نے
تو قابو پا لیا محمودؔ نے ہر ایک مشکل پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلی لطفِ نبی ﷺ سے مُجھ کو جنت ایک ہی پل میں — ہُوا جو کچھ، ہُوا وہ درحقیقت ایک ہی پل میں
مصائب ہیں تو ہوں تحریر میری لوحِ قسمت پر — بدل دیں گے مقدر میرا حضرت ﷺ ایک ہی پل میں
پیمبر ﷺ باوضو آنکھوں کے آنسو پونچھ دیتے ہیں — مددگار اِس طرح ہوتی ہے رِقّت ایک ہی پل میں
نبی ﷺ کے نام کا نعرہ سنا، تو اِس کو سنتے ہی — اُڑی طاغوت کے چہرے کی رنگت ایک ہی پل میں
گرفتارِ مصائب دیکھتے ہی، نام لیوا پر — کرم فرما ہوئے آقا ﷺ بعجلت، ایک ہی پل میں
نگاہ لطفِ سرور ﷺ سے نہ جب تک معجزہ دیکھے — بدلتی ہے کہیں اِنساں کی فطرت ایک ہی پل میں
سرِ محشر زباں عاصی کی، یوں تو کُھل نہیں سکتی — نبی ﷺ آئے تو ہو گی دور لکنت ایک ہی پل میں
پکارے گا مدد کے واسطے جس وقت تُو اُن کو — تو سر سے ساری ٹل جائے گی آفت ایک ہی پل میں
جو میں گِرنے لگوں گا لڑکھڑا کر پُل سے دوزخ میں — مدد فرمائے گی آقا ﷺ کی نصرت ایک ہی پل میں
سوا نیزے پہ سورج ہو گا لیکن نامِ سرور ﷺ سے — بدل جائے گی ٹھنڈک میں وہ حدّت ایک ہی پل میں
جونہی لب پر "اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" آئے گا — نہ کیوں چھوڑے گی پِنڈ اپنا مصیبت ایک ہی پل میں

نظر میری پڑی محمودؔ جب اُس سبز گنبد پر
سمجھ میں آ گئی طیبہ کی حرمت ایک ہی پل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہیے سرکار ﷺ اب بھی خیر خواہی ہُو بہُو — آج بھی ہے حشر جیسی ہی تباہی ہُو بہُو
راز "مَا یَنْطِقُ" سے کھولا ہے کلامُ اللہ نے — بات بات آقا ﷺ کی ہے نُطقِ الٰہی ہُو بہُو

یا خُدا سے یا پیمبر ﷺ سے مدد چاہا کرو ۔۔۔ آسرا اُن کا ہے رب کا آسرا ہی ہُو بہُو
جیسے ہیں طیبہ میں آقا ﷺ ہر جگہ دُنیا میں بھی ۔۔۔ ویسی ہی سرکار ﷺ کی ہے جلوہ گاہی ہُو بہُو
آج بھی سرکار ﷺ رحمت ہیں جہانوں کے لیے ۔۔۔ ہو گی روزِ حشر بھی رحمت پناہی ہُو بہُو
دعوئ اُلفت جو ہے سرور ﷺ سے، وہ باطل ہُوا ۔۔۔ گر رہی اپنے گناہوں کی سیاہی ہُو بہُو
سامنے تھے تو بھی کرتے تھے مدد ہر ایک کی ۔۔۔ پردہ فرمایا ہے، پر ہے داد خواہی ہُو بہُو
بیتِ مَقدِس کی طرح، میثاق کے دِن کی طرح ۔۔۔ حشر میں ہے انبیاء علیہم السلام کی سربراہی ہُو بہُو
جیسے ہیں انسان مشغولِ مدیحِ مصطفیٰ ﷺ ۔۔۔ ہیں ملک، شجر و حجر اور مُرغ و ماہی ہُو بہُو
عابدوں کے ساتھ، عصیاں کار لوگوں کے لیے ۔۔۔ آقا و مولا ﷺ کی ہے غُفراں پناہی ہُو بہُو
اِدّعائے اُلفتِ سرکار ﷺ رکھّو اِس طرح ۔۔۔ نُطق کے ہمراہ دِل کی ہو گواہی ہُو بہُو

نام تو محمودؔ لیتا ہے مدینے کا فقط
ہے مگر اُمُّ القُریٰ کا بھی یہ راہی ہُو بہُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے طیبہ میں رسا ہو کے جو پائی چھاؤں ۔۔۔ نُور ہی نُور سراسر ہے ضیائی چھاؤں
مستقل سایہ تو الطافِ پیمبر ﷺ کا ہے ۔۔۔ اور ہر چھاؤں ہے دُنیا کی، ہوائی چھاؤں
میری تخییل میں شادابیاں در آئی ہیں ۔۔۔ گنبدِ سبز کی جس وقت سے چھائی چھاؤں
ہم چلے جب بھی درِ سرورِ عالم ﷺ کی طرف ۔۔۔ دور سے ہم کو فرشتوں نے دکھائی چھاؤں
دھوپ عصیاں کی مِرے پاس پھٹکتی کیسے ۔۔۔ روح و جاں میں مِرے سرور ﷺ نے بسائی چھاؤں
سایۂ گنبدِ سرکار ﷺ کی کیا پوچھتے ہو ۔۔۔ جانفزا، روح فزا ہے، مِرے بھائی، چھاؤں
عافیت اور طمانینت و رحمت پائی ۔۔۔ میں نے مدّاحِ سرور ﷺ کی جو پائی چھاؤں
میرے احبابِ نے کیں شہرِ نبی ﷺ کی باتیں ۔۔۔ حدّتِ دہر میں کیا یاد دِلائی چھاؤں
سایۂ رحمتِ سرور ﷺ سرِ محشر مِل جائے ۔۔۔ ہے تمازت کے مَرَض کی جو دوائی چھاؤں
کیا خنک تابیاں در آئی ہیں اپنی جاں میں ۔۔۔ دِل میں جب روضۂ آقا ﷺ کی سمائی چھاؤں

شہرِ آقا ﷺ کی ہر اِک چیز بھلی لگتی ہے — دھوپ طیبہ کی جو پائی تو بُھلائی چھاؤں

فرقِ محمودؔ کو محصور کیے رکھتی ہے
قُبّۂ پاکِ پیمبر ﷺ کی خُدائی چھاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں پیمبر ﷺ کے سِوا کوئی دکھا دے — بندے کو جو خلاقِ دو عالم سے مِلا دے
مائل کوئی ہوتا ہے جبھی مدحِ نبی ﷺ پر — توفیق کسی شخص کو جب اُس کا خُدا دے
سرکش سبھی ہو جائیں نِگوں سر ترے آگے — تو نامِ نبی ﷺ سُن کے جو سر اپنا جھکا دے
"الطّالِحُ لِیْ" جب مِرے سرکار ﷺ کہیں گے — پھر کون فرشتہ ہے جو عاصی کو سزا دے
جب نامِ نبی ﷺ لب پہ ترے آ ہی گیا ہے — ہر درد و غم و رنج کو تو دِل سے بُھلا دے
آقا ﷺ تو ہیں آقا، نہیں کم اُن کی ثنا بھی — لوگوں کو بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ بھی شفا دے
وہ حرمتِ طیبہ کی حقیقت کو سمجھ لیں — اللہ کسی شخص کو جو ذہنِ رسا دے
سرکارِ دو عالم ﷺ کے سِوا رب کے علاوہ — کوئی نہیں ایسا جو طلب سے بھی سِوا دے
کرتا رہے باتیں جو کوئی شہرِ نبی ﷺ کی — اُس شخص کو دُنیا ہی میں رب کیوں نہ جزا دے
فرماتے ہیں سرکار ﷺ سماعت بھی، مدد بھی — کوئی جو اُنھیں اپنے تہِ دل سے صدا دے
جب حشر کے عالم میں مِری جاں پہ بنی ہو — خالق مُجھے مدّاحِ سرور ﷺ کا صلہ دے

پھر دیکھ، عطا کرتے ہیں کیا کچھ ترے آقا ﷺ
محمودؔ ترا کام ہے یہ، ہاتھ بڑھا دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک لمحۂ مدیحِ نبی ﷺ تجھ کو کیا مِلا — یہ جان لے، تقرّبِ ذاتِ خُدا مِلا
آقا حضور ﷺ! آپ سے کیا ہے چُھپا ہوا — نکلا وہ راہزن، ہمیں جو رہنما مِلا
جو لامکان و عرشِ بریں کا نہیں مکیں — شہرِ رسولِ پاک ﷺ سے اُس کا پتا مِلا
کہتا ہوں سچ تو کرتا نہیں ہوں مُداہنت — یہ حوصلہ نبی ﷺ کے تصدّق سدا مِلا

دُنیا میں تو وفا کی فقط ہیں کہانیاں
طیبہ میں جو بھی فرد مِلا، باوفا مِلا

پڑھوائی رب نے نعت پیمبر ﷺ کے سامنے
مشقِ سخُن کا حشر کے دن، یہ صلہ مِلا

فطرت مگن ہے مدحِ رسولِ کریم ﷺ میں
آواز اِس میں اپنی تو صبح و مسا مِلا!

ہر سال جا رہا ہوں نبی ﷺ کے دیار تک
یوں فضلِ رب سے مُجھ کو مرا مدّعا مِلا

میری حیات، طیبہ میں جا کر سنور گئی
اُلجھی ہوئی جو ڈور تھی، اُس کا سِرا مِلا

تم اُس سے پوچھنا شبِ اِسرا کی کیفیت
جب عظمتِ نبی ﷺ کا کوئی آشنا مِلا

ہے نُور طاقِ قلب میں، جاں کے اُطاق میں
ایسا مدیحِ پاکِ نبی ﷺ کا دِیا مِلا

تم چھیڑنا تو اِک ذرا طیبہ نگر کی بات
محمودؔ سا جو تم کو کوئی سرپھرا مِلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناعتِ شبانہ روز جو بندہ دکھائی دے
ہنگامہ ہائے شہر میں تنہا دکھائی دے

گہرا ہے داغ دُوریٔ طیبہ کا قلب پر
یوں دیکھنے کو تو یہ ذرا سا دکھائی دے

باتیں جو میرے ساتھ کرے شہرِ نُور کی
سب سے زیادہ وہ مُجھے اچھا دکھائی دے

کرتا ہوں میں تو رقص، پیمبر ﷺ کے نام پر
ظاہر کی آنکھ سے جو تماشا دکھائی دے

مدحِ نبی ﷺ میں ایک یہ کرتا ہوں اِلتجا
جو حال ہے، آئینۂ فردا دکھائی دے

لوگوں میں بھیک عُمر بھر وہ بانٹتا پھرے
اُس دَر کا ایک بار جو منگتا دکھائی دے

ہے قامتِ رسولِ مکرّم ﷺ کا معجزہ
کوئی نہیں جسے کبھی سایہ دکھائی دے

دیکھو جو دِل کی آنکھ سے طیبہ کی سرزمیں
کنکر بھی ہو تو لُولُوئے لالا دکھائی دے

جانا پڑے گا دَر پہ نبیٔ کریم ﷺ کے
جب مغفرت کا کوئی نہ رستا دکھائی دے

ہر بار میرے لب پہ رہی ہے یہی دُعا
یا رب! مدینہ مُجھ کو دوبارہ دکھائی دے

جب چند ماہ طیبۂ اقدس نہ جا سکوں
ہر منظرِ حیات ادھورا دکھائی دے

"محمودؔ ہے غلامِ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ"
قسمت کی لوح پر یہی لکھّا دکھائی دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آیت آیت میں جو سرور ﷺ کا ہُوا ذکرِ جمیل — میرے آقا ﷺ کا ہے دُنیا سے جُدا ذکرِ جمیل
ہم حصارِ رحمتِ ربّ جہاں میں آ گئے — جب صباح و شب ہے لب پر آپ ﷺ کا ذکرِ جمیل
وہ خصائص اور خصائل سُن کے متاثر ہُوا — جس نے بھی سرکارِ والا ﷺ کا سُنا ذکرِ جمیل
کھا کے قسمیں اُن کی جاں کی، اُن کے شہرِ پاک کی — کر رہا ہے کیسا قرآں میں خُدا ذکرِ جمیل
حُوریانِ جنّتُ الفردوس کا یہ وِرد ہے — قدسیانِ عرش کی بھی ہے صدا ذکرِ جمیل
اُن پہ رہتی ہے ہمیشہ رحمتِ حق مُلتفِت — جو کِیا کرتے ہیں آقا ﷺ کا سدا ذکرِ جمیل
تو اگر رقصِ مسّرت دیکھنا چاہے مِرا — چھیڑ دے اے دوست! آقا ﷺ کا ذرا ذکرِ جمیل
سرورِ کون و مکاں ﷺ کا کر رہے ہیں روز و شب — کیا زبانِ حال سے ارض و سما ذکرِ جمیل
ذکرِ شہرِ پاکِ طیبہ کو کہو ذکرِ حسیں — ہے مدیحِ پاکِ شاہِ دوسرا ﷺ ذکرِ جمیل
جب حقائق آشنائی ہے تو پھر حق ہے یہی — صرف دُنیا میں ہے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ ذکرِ جمیل
ممتحن منکر نکیر آئے اُسی دم وجد میں — قبر میں سرور ﷺ کا جب میں نے کیا ذکرِ جمیل

سامنے میزانِ محشر کے، وہ تھا محمودؔ ہی
وہ جو کرتا ہی گیا سرکار ﷺ کا ذکرِ جمیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشکوں میں لہو دِل کا بہا میری طرف سے — تب پیش ہُوا حرفِ ثنا میری طرف سے
سرکار ﷺ کی جانب سے معافی ہے، عطا ہے — اور معصیت و جرم و خطا میری طرف سے
لبِ نعت کی خواہش میں جو میں کھولنا چاہوں — بول اُٹھیں نہ کیوں ارض و سما میری طرف سے
میں اُن ﷺ پہ درود اِس لیے پڑھتا ہوں شب و روز — حق کوئی تو ہو جائے ادا میری طرف سے
سرکار ﷺ کی عظمت ہو کہ ہو حرمتِ طیبہ — تسلیم ہے بے چُوں و چرا میری طرف سے

رُخ جُودِ پیمبر ﷺ کا ہُوا میری طرف کو — کشکولِ عقیدت جو بڑھا میری طرف سے
محشر میں فرشتے جو سوالات کریں گے — بول اُٹّھیں گے محبوبِ خُدا ﷺ میری طرف سے
الطاف و عنایات کریں گے مِرے سرور ﷺ — اُٹّھی جو "اَغِثْنِیْ" کی صدا میری طرف سے
ممکن ہی نہیں، اِس میں سِوا نعت کے، کچھ ہو — مجموعہ جو آتا ہے نیا میری طرف سے
ہر وقت جو ہے اُن کی توجہ مُجھے حاصل — ہے مدحِ نبی ﷺ صبح و مسا میری طرف سے
مشکل میں ہے، اُمت کی مدد کیجیے آقا ﷺ — پہنچائے گزارش یہ صبا میری طرف سے

میں نعت ہمہ وقت جو محمودؔ کہوں بھی
ہو جائے گا کیا فرض ادا میری طرف سے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب دِل سے محبت کی جو اِک لے سی نکلتی ہے — زباں پر آ کے وہ اشعار نعتوں کے اُگلتی ہے
وفورِ رنج و غم سے غم زدہ لوگو! نہ گھبراؤ — نبی ﷺ کا نام لینے سے، بلا ہر ایک ٹلتی ہے
جہاں کے سارے اندھیارے تمھارا کیا بگاڑیں گے — جو دِل میں عشقِ سرکارِ جہاں ﷺ کی شمع جلتی ہے
رِضا سرور ﷺ کی پا کر فیصلے کرتا ہے خالق بھی — وہ تیور دیکھ کر تقدیر اپنا رُخ بدلتی ہے
تمازت عشقِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ہے وہ جس سے — زمانے کے علائق کی ہر اِک زنجیر گلتی ہے
مِرے بارے میں اتنی بات غم خواروں پہ روشن ہے — طبیعت میری بس ذکرِ مدینہ سے بہلتی ہے
مبارک ہو تمھیں اے رہ نوردانِ رہِ طیبہ — یہی ہے راہ جو جنت کو سیدھی جا نکلتی ہے
رہِ نعتِ پیمبر ﷺ میں پھسلنا میرا ناممکن — اگرچہ دُنیا روزانہ نئی اِک چال چلتی ہے
مُجھے دیکھو کہ طیبہ کی طرف جاتے ہوئے لوگو — قدم اُٹھتے ہیں اور تقدیر میرے ساتھ چلتی ہے
مُجھے آئے ہوئے طیبہ سے جب کچھ روز ہو جائیں — تمنّا حاضری کی پھر سے سینے میں مچلتی ہے
مَیں مدحِ مصطفی صَلِّ عَلٰی میں صبح کرتا ہوں — درودِ پاک کی مشغولیت میں شام ڈھلتی ہے

مقام و عظمت سرکارِ عالم ﷺ سے جو کمتر ہو
قسم ہے، مُجھ کو محمودؔ ایسی ہر اِک بات کھلتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرکار ﷺ کی دیکھوں تجلی ایک لمحے کو — اگر ہو جائے عزرائیل علیہ السلام راضی ایک لمحے کو
خداوندِ مکاں و لامکاں نے صاد فرمایا — دکھائی جب کہیں آقا ﷺ نے مرضی ایک لمحے کو
مُجھے ٹھہرایا میرے عجز نے، مصداق رحمت کا — نہیں آئی ہے شعروں میں تعلّی ایک لمحے کی
مَیں طے کرتا ہوں اِک دم میں مسافت چودہ صدیوں کی — مدینے کا خیال آتا ہے جب بھی ایک لمحے کو
مُجھے کعبے سے طیبہ لے کے پہنچے گی تصوّر میں — وہاں جو یاد آئے گی نبی ﷺ کی ایک لمحے کو
جو عبدِ مصطفی ﷺ ہے، اُس کی ہو تذلیل، کیا معنیٰ — کبھی ہونے نہ دی آقا ﷺ نے سُبکی ایک لمحے کو
ہزاروں سال فردوسِ بریں کے، پا لیے ہم نے — ہمیں جو دی پیمبر ﷺ نے تسلی ایک لمحے کو
لیا نامِ نبی ﷺ تو ناخدائی خود خُدا نے کی — اگر ڈولی بھنور میں میری کشتی ایک لمحے کو
جو تم جاؤ مدینے تو مُجھے بھی ساتھ لے لینا — مُجھے چاہو تو سمجھو تم طفیلی ایک لمحے کو
کچھ اتنی اُلفتِ سرور ﷺ کی دولت میں نے پائی ہے — نہیں یہ ختم ہوتی میری پونجی ایک لمحے کو
عطا کرتے ہیں آقا ﷺ سرخروئی اپنی نعتوں سے — جو چہرے پر کہیں آ جائے زردی ایک لمحے کو

ثنا گستر رسولِ پاک ﷺ کا محمودؔ ہوں، مُجھ کو
پریشانی کبھی آئی تو وقتی، ایک لمحے کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں میری، خُدا کی ترجماں ہے ایک مدت سے — مدیحِ مصطفی ﷺ میں شادماں ہے ایک مدت سے
قدومِ پاکِ سرور ﷺ سے زمیں نے وہ شرف پایا — کہ آگے سرخمیدہ آسماں ہے ایک مدت سے
مُجھے موت آئے گی شہرِ حبیبِ ربِّ عالم ﷺ میں — مرے دِل میں یہ اِک جذبہ جواں ہے ایک مدت سے
کبھی فرمائیں گے آقا ﷺ قدم رنجہ یہاں پھر بھی — اِسی اُمیّد پر خوش کہکشاں ہے ایک مدت سے
رہِ سرکارِ والا ﷺ پر نہ چلنے کا نتیجہ ہے — سرِ ملّت اگر بے سائباں ہے ایک مدت سے

کرم فرمایئے اِک بار پھر محمودؔ کے آقا ﷺ
نظامِ جبر و ظلمت حکمراں ہے ایک مدت سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا نے جب سے کیا آشنا مدینے سے
کرم مدینے سے پایا، عطا مدینے سے

طلب کرو جو بصدق و صفا مدینے سے
تو پاؤ دانش و فہم و ذکا مدینے سے

نہ ہونا مدحِ رسولِ کریم ﷺ سے غافل
پیام آتا ہے صبح و مسا مدینے سے

مدینہ دارِ شفا ہے، مدینہ دارِ قرار
ہر اک مَرَض کی مِلے گی دوا مدینے سے

اُسی سے سارے جہاں کے چمن معطر ہیں
جو عطر لائی ہے بادِ صبا مدینے سے

تمام کھیتیاں شاداب کیوں نہ ہو جائیں
اُٹھی ہے لطف و کرم کی گھٹا مدینے سے

کہیں سے اور نہ اپنائیت کی بُو آئی
مِلا تو ہم کو مِلا اِعتنا مدینے سے

ہمارا کچھ نہ بگاڑا تمازتوں نے کبھی
مِلی ہیں ٹھنڈکیں ایسی سدا مدینے سے

جو چشمِ ہوش سے دیکھا تو یہ ہُوا معلوم
کہ ہر بھلے کی ہوئی اِبتدا مدینے سے

بقیعِ پاک میں تدفین کی تمنّا ہے
"مدینے لا کے، نہ لائے خُدا مدینے سے"

سیاہ پوش ہُوا ہجر کے سبب محمودؔ
رہا جو کعبۂ خالق جُدا مدینے سے

میں کِس لیے محمودؔ اور در دیکھوں
مُجھے حضور ﷺ نے سب کچھ دیا مدینے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھے تو پاس بُلائے خُدا مدینے سے
"مدینے لا کے، نہ لائے خُدا مدینے سے"

یہی تو "قُل" کے غوامِض کا اصل غامِض ہے
کہ بات اپنی سُنائے خُدا مدینے سے

یہ دَھر کے فرق پہ دستارِ قُبّۂ اَخضر
زمیں کا وقر بڑھائے خُدا مدینے سے

کرم کرے جو کسی رہروِ طریقت پر
تو راہِ کعبہ دِکھائے خُدا مدینے سے

ہزار خوب ہوں جنت کے باغ، پر رضواں
مُجھے بُلا نہ برائے خُدا مدینے سے

کِسی کو ویسے تو محمودؔ ہو نہیں سکتی
ہوئی تو ہو گی لقائے خُدا مدینے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ ہو جو بُعد حسد، بُغض اور کینے سے — تو مت لگاؤ کبھی جالیوں کو سینے سے
فضائے طیبۂ اقدس میں جو میسر ہو — ہزار درجہ ہے اچھی وہ موت، جینے سے
نمونہ دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہ کا اور خالق کا — کرو جو مدحِ پیمبر ﷺ تو اِس قرینے سے
میں دَسیوں ایسے مریضوں کو جانتا ہوں، جنھیں — شفا ملی ہے تو آبِ مدینہ پینے سے
بزیرِ سایۂ داتا رحمۃ اللہ علیہ نشست نعتیّہ — شروع ہو گئی شوال کے مہینے سے
مری بھی ہے جو ہے سیماب کی دُعا محمودؔ
"مدینے لا کے، نہ لائے خُدا مدینے سے"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ چہرہ نہ کیوں لائقِ توصیف و ثنا ہو — جو گردِ رَہِ شہرِ پیمبر ﷺ سے اَٹا ہو
کیوں میں نے نہ فی الفور درود اُن پہ پڑھا ہو — جب نام پیمبر ﷺ کا لیا ہو یا سُنا ہو
کر پاؤ گے تب مہرِ رسالت سے تمتُّع — کچھ روشنیٔ عجز ہو، کچھ نُورِ وفا ہو
جا پہنچا جو قدمینِ پیمبر ﷺ میں مؤدّب — کیونکر نہ ترے زیرِ قدم ظلِّ ھُما ہو
تحویل ہو قبلے کی نہ فی الفور تو کیسے — جب پیشِ نظر رب کے، پیمبر ﷺ کی رضا ہو
پھر پھولے پھَلے مَنفعَتِ قلب کی کھیتی — گر نشو و نما کے لیے طیبہ کی ہوا ہو
ہنگامۂ محشر میں نِگوں سر وہ رہے گا — سر جس کا نہ دربارِ پیمبر ﷺ میں جُھکا ہو
اُس شخص کے ایمان کا کیا کھوج لگاؤں — جو مکّے گیا اور مدینے نہ گیا ہو
داروغۂ جنت اُسے خود راستہ دے دے — جس شخص نے نام اُن ﷺ کا محبت سے لیا ہو
ناعت جو بڑی شان سے جنت کی طرف جائے — دربان جہنم کا اُسے دیکھ رہا ہو
سرکار ﷺ ہے یہ دھجیّاں اعمال کی اوڑھے — "اُمت کو بھی اب خِلعتِ توقیر عطا ہو"
محمودؔ کرے مدحِ نبی ﷺ تا دمِ آخر
صد شکر جو یہ لوحِ مقدّر پہ لکھا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحریر بہ اندازۂ تاثیر عطا ہو — سرکار ﷺ! مہِ اُنس کی تنویر عطا ہو
خواہش ہے کہ نکبت سے نہ ناتا رہے باقی — سرکار ﷺ! کوئی خواب کی تعبیر عطا ہو
مِل جائے اگر علم احادیثِ نبی ﷺ کا — گویا کہ تُجھے نسخۂ اکسیر عطا ہو
سرکارِ دو عالم ﷺ کے گھرانے کے علاوہ — کوئی ہے جسے آیۂ تطہیر عطا ہو
بے وقر و زبوں حال و برہنہ ہے یہ آقا ﷺ — ''اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو''

رب صاد کرے اور ہوں مسرور پیمبر ﷺ
محمودؔ کو وہ نُدرتِ تحریر عطا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے وقر ہیں ہم، حُجّتِ توقیر عطا ہو — محبوبِ خُدا ﷺ! راحتِ توقیر عطا ہو
حیثیتِ ملّت ہی نہیں کوئی مِلَل میں — سرکار ﷺ! کوئی صورتِ توقیر عطا ہو
چھٹکارا مِلے عادتِ دریوزہ گری سے — اِس طرح صلاحیتِ توقیر عطا ہو
ہر لحظہ ہے ذلت میں بھی کیفیتِ شدّت — کوئی تو ہمیں ساعتِ توقیر ہو
مدّت سے ہے یہ خوار و زبوں اے مِرے آقا ﷺ! — ''اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو''

محمودؔ ہمارے بھی یہ حالات بدل جائیں
آقا ﷺ سے اگر رغبتِ توقیر عطا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے شاہِ عرب ﷺ خلعتِ توقیر عطا ہو — ہے حُسنِ طلب، خلعتِ توقیر عطا ہو
سرکار ﷺ وقار آپ نے اِنسان کو بخشا — ''اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو
ہم چیتھڑے اوڑھے ہیں غم و رنج و تعب کے — سامانِ طرب خلعتِ توقیر عطا ہو
ملبوسِ ضلالت میں ہیں لپٹے ہوئے کب سے — ہو جنبشِ لب! خلعتِ توقیر عطا ہو
ہم قعرِ مذلّت میں ہیں، بے پیرہنی ہے — پیغمبرِ رب ﷺ! خلعتِ توقیر عطا ہو

اقوامِ زمانہ میں نہیں عزتِ مُسلم
کیا جانیے، کب خلعتِ توقیر عطا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھامے ہوئے سرکار ﷺ کا داماں مِرے ماں باپ رحمۃ اللہ علیہ — محشر میں بھی ہیں خنداں و فرماں مرے ماں باپ رحمۃ اللہ علیہ
تعلیمِ پیمبر ﷺ کی کرامت سے رہے ہیں — اخلاص کے، ایثار کے عنواں مِرے ماں باپ
یوں اُلفتِ سرور ﷺ کا سبق مُجھ کو پڑھایا — تھے بخششِ اولاد کے خواہاں مِرے ماں باپ
ہوتا تھا فقط اِس کا سبب یادِ پیمبر ﷺ — ہوتے تھے کسی وقت جو گریاں مِرے ماں باپ
میں نے جو کہی نعت تو محسوس ہُوا ہے — ہیں ساکنِ باغیچۂ رِضواں مِرے ماں باپ

یہ تربیت اُن کی ہے کہ محمودؔ ہے ناعت
آقائے جہاں ﷺ! آپ پہ قرباں مرے ماں باپ رحمۃ اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لمسِ لب جب اُس کو سرور ﷺ کا میسر ہو گیا — محترم تا حشر ہم کو ایک پتھر ہو گیا
گنبدِ اَخضر پہ جب پہلی نظر میری پڑی — آنکھ کی پُتلی پہ کندہ سارا منظر ہو گیا
ذکر جو گردِ مدینہ کا سخنور نے کیا — وہ عروسِ شعر کے ماتھے کا جُھومر ہو گیا
رَم ہُوا ہے اشہبِ تخییل طیبہ کی طرف — سوچ کا یہ منفرِد انداز، رہبر ہو گیا
قابلِ اَسنادِ بخشش بے گماں وہ سب ہوئے — عشقِ سرور ﷺ کا سبق جس جس کو ازبر ہو گیا
گوشۂ چشمِ عقیدت باوضو ہونے لگا — ابرِ الطافِ نبی ﷺ جب سایہ گُستر ہو گیا
پڑ گئی تھی جانے کب اِس پر شفاعت کی نظر — جانے کب غائب مِرے عصیاں کا دفتر ہو گیا
راز کیسے اہلِ تحقیق و تفحّص پر کُھلے — اُستنِ حنّانہ آخر گویا کیونکر ہو گیا
کیا نہیں صورت گری کے فن کا یہ اوجِ کمال — ”عکسِ خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا“
پردۂ اُلفت میں آپ آئینہ گر آئینہ تھا — ”عکسِ خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا“
قُربتِ قوسَین و واوَین شبِ معراج سے — ”عکسِ خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا“

زمزمہ پیرائی کی جب حشر میں محمودؔ نے
جلسہ نعتِ نبی ﷺ میدانِ محشر ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے ہنر، بے علم مُجھ سا، نعت گُستر ہو گیا — پست قامت ہر طرح سے تھا، قد آور ہو گیا
بعثتِ سرور ﷺ ہوئی احوال کی اِصلاح کو — حال جب دُنیائے آب و گِل کا ابتر ہو گیا
یوں عنایاتِ پیمبر ﷺ مُجھ کو مستحضر رہیں — خدمتِ آقا ﷺ میں میرا پیش محضر ہو گیا
کثرتِ تذکارِ نُورِ مصطفی ﷺ کا فیض ہے — زندگی کا ایک اِک لمحہ منوّر ہو گیا
خاکِ شہرِ آقا و مولا ﷺ ہے جنت درکنار — قطرۂ آبِ مدینہ رشکِ کوثر ہو گیا

جو کبھی چُوکا نہ بابِ وقرِ سرور ﷺ میں رشیدؔ
سب ملائک کی نظر میں وہ موّقر ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مظہرِ نُورِ ازل، نُورِ ازل میں کھو گیا — "عکس خود عکاّس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"
فکر کی مِنقار میں لایا گُلِ مدحِ نبی ﷺ — طائرِ تخیل میرا جب بھی طیبہ کو گیا
ابرِ الطافِ رسول اللہ ﷺ کے فیضان سے — داغ ہائے معصیت، اشکِ خجالت دھو گیا
آنکھ جب کھولی تو ہم طیبہ سے کوسوں دور تھے — ہو گئے بیدار تو کیا، جب مقدّر سو گیا
جب محبت کم ہوئی سرکار ﷺ سے تو روح تک — خواہشاتِ نفسِ اَمّارہ کا پھیلاؤ گیا

مشغلہ محمودؔ آقا ﷺ پر درودِ پاک کا
مزرعِ افکار میں تخمِ ارادت بو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو پس منظر میں جس کے عرش، جنت پیشِ منظر میں — اِک ایسا شہر بھی دیکھا ہے ہم نے ہفت کشور میں
کِیا ہے رہنما اُس نے جو قاموسِ محبت کو — مفاہیم و معانی ہیں کئی حرفِ ثنا گر میں
سحابِ لطفِ سرور ﷺ نے مجُھے سیراب کر ڈالا — عقیدت کی چمک دیکھی جونہی آنکھوں کے گوہر میں

مُجھے جب کوچہ ہائے شہرِ طیبہ یاد آتے ہیں
میں خلوت کے مزے لیتا ہوں ایسے میں بھرے گھر میں

ہمارے واسطے اُن کو نمونہ حق نے ٹھہرایا
صفاتِ عالیہ جو ہیں صفاتِ حق کے مظہر میں

درِ سرکار ﷺ پر سر کو جُھکانا سرفرازی ہے
بُلندی ہفت افلاکِ جہاں کی ہے جُھکے سر میں

بہنگامِ قیامت تم گنہگارو! نہ گھبراؤ
قلم دانِ شفاعت پاؤ گے سرکار ﷺ کے بَر میں

ازل سے میرے آقا ﷺ مرکزِ رُشد و ہدایت تھے
''نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی عظمتوں کا یہ تسلسُل ہے
''نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

ہیں مدّاحِ نبی ﷺ اجداد بھی، اولاد بھی، میں بھی
''نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

یقیں ہے مُجھ کو، میری عاقبت محمود ہو جائے
کہیں آ جاؤں جو چشمِ کرم فرمائے سرور ﷺ میں

تسلُّط ہے یہاں دانائی نعتِ پیمبر ﷺ کا
کوئی سودا سما سکتا نہیں محمودؔ کے سر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیفیت حقیقت تک آ گئی فسانے سے
کیا پلٹ گئی کایا مصطفیٰ ﷺ کے آنے سے

ہم رسولِ اکرم ﷺ کے کیوں نہ ہوں ثنا گُستر
ہم کو مِل گیا سب کچھ اُن کے آستانے سے

آنکھ پھیر لی ہم نے، ہاتھ اُٹھا لیا ہم نے
غیرِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ اپنا دل لگانے سے

فرد جس کے سارے ہیں جُود و بذل میں یکتا
نسبتِ غلامی ہے مُجھ کو اُس گھرانے سے

دیکھا اپنے آقا ﷺ کو قبر میں پہنچتے ہی
دید کی مِلی دولت موت کے بہانے سے

اُٹھ گئی مِری جانب چشمِ لطف سرور ﷺ کی
دوستو! بہت پہلے حالِ دل سُنانے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش ہو سرکار ﷺ کے تشریف یہاں لانے سے؟
اپنے ایمان کو جانچو اِسی پیمانے سے

کیسے ممکن تھا، خُدا اپنی سمجھ میں آتا
ہم نے تسلیم کیا آپ ﷺ کے فرمانے سے

جن کی آنکھوں میں سمایا ہے دیارِ سرور ﷺ
کیا بہل جائیں گے رضواں کے بہلانے سے

رُستگاری مِرے اللہ مِلے گی کب تک — دوریٔ طیبۂ سرکار ﷺ کا غم کھانے سے
عشقِ سرکار ﷺ کی گرمی کی قسم ہے تجھ کو — سیکھ جاں دینے کے انداز تو پروانے سے
جائے محمودؔ، پیمبر ﷺ سے خُدا کو پوچھے
عاجز آ جائے جو خالق کا نشاں پانے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمائے گا خُدا بھی تری اِلتجا قبول — ہو جائے گر بہ بارگہِ مصطفی ﷺ قبول
پہلے بھی اور بعد میں بھی جب پڑھا درود — آخر نہ کیسے ہو گی ہماری دُعا قبول
صفّہ پہ ہوں تو چھوڑ دے قالب کو میری روح — دِل سے مجھے جو ہے تو ہے ایسی قضا قبول
بس وہ کہیں نہ دورِی شہرِ نبی ﷺ کی ہو — عاصی ہوں، یوں تو ہے مجھے ہر اِک سزا قبول
ہو گا عطا قبالۂ جنّت نہ کیوں مجھے — کر لے گا جب سفارشِ سرور ﷺ خُدا قبول
سرکار ﷺ کے تحفظِ ناموس کے لیے
محمودؔ مجھ کو دِل سے ہیں رنج و بلا قبول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پسند کرتا ہے، لگتا ہے، میرا رب مجھ کو — دِیا جو ذوقِ ثنائے شہِ عرب ﷺ مجھ کو
مِرے حضور ﷺ کی مجھ پر جو چشمِ لطف رہی — کسی بھی شے کی رہی ہی نہیں طلب مجھ کو
اِسی لیے تو ہے حاصل مجھے سکون و قرار — نظر میں رکھتے ہیں میرے حبیبِ رب ﷺ مجھ کو
............ق............
نہ عِلم ہے مجھے سرکار ﷺ کے مراتب کا — نہ بات کرنے کا آتا ہے کوئی ڈھب مجھ کو
مگر میں پھر بھی مدیحِ حضور ﷺ کرتا ہوں — کہ رب نے دے دیا اذنِ شگفتِ لب مجھ کو
یہی تو کرتا ہوں ہر سال میں دُعا محمودؔ
رکھے مدینے میں اللہ باادب مجھ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نام آقا و مولا ﷺ کا ہو غُلام کے ساتھ — مِلے گی مغفرت اُس کو اِس اِلتزام کے ساتھ
فرشتے اِس کا بہت احترام کرتے ہیں — جو نام لیتا ہے سرور ﷺ کا احترام کے ساتھ
خصائص اُن کی ہزاروں ہیں، اُن میں ایک یہ ہے — نہیں پکارا اُنھیں رب نے، اُن کے نام کے ساتھ
شرف یہ مسجدِ اقصیٰ کو مِل گیا کہ یہاں — نماز نبیوں علیہم السلام نے کی ہے ادا اِمام کے ساتھ
تقاضا حکمِ خُدائے عظیم کا ہے یہی — درود بھیجیے حضور ﷺ پر سلام کے ساتھ

حضور ﷺ آئے ہیں دُنیائے آب و گِل میں رشیدؔ
ہمارے واسطے اللہ کے پیام کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتی ہے آج نعت رقم میری چشمِ نم — رکھتی ہے چاہتوں کا بھرم میری چشمِ نم
یادِ نبی ﷺ کا منبع و مصدر ہے میرا دِل — ذکرِ نبی ﷺ کا جاہ و چشم میری چشمِ نم
فرماتے ہیں وفورِ عنایت سے فیض یاب — جب دیکھتے ہیں شاہِ اُمم ﷺ میری چشمِ نم
احساں شناسیوں کے سحابِ خلوص میں — مانے نہ کیوں نبی ﷺ کا کرم میری چشمِ نم
ہیں منقبت سرائے نبی ﷺ میری روح و جاں — اور مدح گو بجائے قلم میری چشمِ نم

پہنچائے گی ترشّح لطفِ رسول ﷺ میں
محمودؔ تا بہ باغِ ارم میری چشمِ نم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو آقا ﷺ پہ اعتماد رہا — زندگی بھر وہ شخص شاد رہا
وہ بھی بخت لوگ ہیں بے شک — جن کو لطفِ حضور ﷺ یاد رہا
سائباں رحمتِ نبی ﷺ کا تھا — جس میں مُجھ سا بھی کم سواد رہا
مُجھ پہ لطفِ حضور ﷺ تھا ہر دم — فضلِ رب اُس پہ مُستزاد رہا
شکلِ صلِ علیٰ میں یاروں سے — بزمِ اُلفت کا انعقاد رہا
میں نے جب بھی قلم اُٹھایا ہے — شعر میں نعت کا مواد رہا

میری خوش بختیوں کا کیا کہنا　　نعت پر کبریا کا صاد رہا
کون اِس در سے نامراد گیا　　میں بھی طیبہ میں بامراد رہا
اِس کا باعث تھی ہستیٔ سرور ﷺ　　جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں اتحاد رہا
حکمِ آقا ﷺ کے باوجود، اپنے　　قول اور فعل میں تضاد رہا
کیا محبت نبی ﷺ سے، جب مُجھ کو　　اپنے بھائی سے بھی عناد رہا

صبح و شب اِلتفاتِ سرور ﷺ پر
میرا محمودؔ اعتقاد رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شدّتِ حدّت میں آنکھوں کی نمی کام آ گئی　　پیشِ سرور ﷺ حشر میں شرمندگی کام آ گئی
باادب رہنے سے آقا ﷺ کا کرم بے حد ہوا　　اِس درِ فیض و عطا پر عاجزی کام آ گئی
رازِ وحدانیتِ خلّاقِ عالم کُھل گیا　　کیا مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے آگہی کام آ گئی
ہم نے دینا چاہا جب ختمِ نبوت کا ثبوت　　آیہ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ کام آ گئی
مُجھ کو بُلوا ہی لیا سرکار ﷺ نے دربار میں　　”حد سے گزری تو مِری آشفتگی کام آ گئی“
اِس میں پھرتے پھرتے حاصل ہوگئی خُلدِ بریں　　معصیت کاروں کو طیبہ کی گلی کام آ گئی
شوکت و اِجلالِ محبوبِ خُدا ﷺ کے سامنے　　چشمِ نم کی بات، لب کی خامشی کام آ گئی
فرد فیاضی میں جس گھر کے سبھی افراد تھے　　اُس گھرانے سے مِری وابستگی کام آ گئی
دیکھتے ہی اِس کو اُٹھی چشمِ الطاف و کرم　　فردِ اعمال اپنی کیسی ہی سہی، کام آ گئی
رُستگاری کی کوئی صورت نہ جب باقی رہی　　حشر کے ہنگام میں نعتِ نبی ﷺ کام آ گئی
رقص کرتے حشر میں عاصی یہ گاتے جائیں گے　　رحمتِ محبوبِ رب ﷺ کام آ گئی، کام آ گئی

نعت گو محمودؔ سوئے خُلد جب ہو گا رواں
سب پکار اُٹھیں گے، اِس کی شاعری کام آ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطف جب سرکار ﷺ کی نظرِ کرم فرما گئی
لے کے مجھ کو ساتھ سُوئے طیبہ و بطحا گئی

شدّت اُلفت کی، مدینے تک مجھے پہنچا گئی
”حد سے گزری تو میری آشفتگی کام آ گئی“

چیتھڑوں میں ڈھل چکا تھا اپنا ملبوسِ عمل
رحمتِ سرکار ﷺ خِلعت عفو کی پہنا گئی

حدّتِ تکفیر سے بنجر زمیں جب تپ اُٹھی
تو گھٹا سرکار ﷺ کی رحمت کی ہر سُو چھا گئی

واپسی پر برکتوں کا ساتھ تھا جمِ غفیر
جب تمنّا روضۂ سرکار ﷺ تک تنہا گئی

اے مدینے کی زمینِ پاک! مجھ کو ڈھانپ لے
محبسِ قالب میں اب تو روح بھی گھبرا گئی

عرض عاصی کی، شفاعت کی عنایت کے لیے
لمحۂ موجود سے، تا لمحۂ فردا گئی

راہ میں اِس کو سہارا رحمتِ رب نے دیا
جب گزارش میری سُوئے آقا و مولا ﷺ گئی

رشک و حیرت سے اُنھیں زُہّاد سب تکنے لگے
عاصیوں کو رحمتِ سرکار ﷺ جب اپنا گئی

بارہا طیبہ گیا ہوں، پر وہاں کیا دیکھتا
جب نگہ اُٹھی سُوئے روضہ، نظر دُھندلا گئی

غور سے سُن لو کہ یہ فرمودۂ سرکار ﷺ ہے
جس نے دُنیا پائی، اُس کے ہاتھ سے عقبیٰ گئی

واسطہ جب میں نے محمودؔ اپنے آقا ﷺ کا دیا
خاک سے میری دُعا تا عالمِ بالا گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر لے جو رقمِ نعتِ نبی ﷺ دیدۂ نم خود
طیبہ سے اُمڈ آئے گا اِک ابرِ کرم خود

جس شخص کو ہے اُن سے محبّت کا تعلّق
لے جائیں گے جنّت میں اُسے شاہِ اُمم ﷺ خود

موسوم وہ کرتا ہے کہ سرور ﷺ کا خُدا ہوں
کھائی ہو جو خالق کو کبھی اپنی قسم خود

نُصرت وہ طلب کرتے بھی ہیں یا نہیں کرتے
کرتے ہیں گنہگاروں پہ سرکار ﷺ کرم خود

احکامِ پیمبر ﷺ پہ عمل جب نہیں اپنا
گویا کہ مُعانِد ہیں اگر اپنے تو ہم خود

یہ مُجھ پہ ہے محمودؔ کرم میرے نبی ﷺ کا
طیبہ کی طرف اُٹھتے ہیں ہر سال قدم خود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی حضور ﷺ سا دُنیا میں خوش جمال نہیں
وہ بے مثال ہیں، اُن کی کوئی مثال نہیں

دنا کے قصر سے اعلامیہ ہُوا جاری
عروجِ سرورِ کونین ﷺ کو زوال نہیں

اُحُد کے زخم ہوں یا ہوں شدائدِ طائف
رُخِ رسولِ جہاں ﷺ پر ذرا ملال نہیں

نہ مِلتی طاقتِ گویائی ہی تو اچھا تھا
جو لب پہ مدحتِ محبوبِ ذوالجلال ﷺ نہیں

شریعت اور ہے کیا، اصلِ معرفت کیا ہے
نبی ﷺ کا وصل ہی خالق کا گر وصال نہیں

کہیں تعلّی کا نعتوں میں شائبہ بھی مِلا؟
جو شعر میرا ہے، کیا عاجزی پہ دال نہیں

میں جا رہا ہوں پیمبر ﷺ کے شہر کو ہر سال
یہ کون کہتا ہے، طاقت مِری بحال نہیں

رہِ حبیبِ خُدائے عظیم ﷺ پر چل کر
زیاں کا، نقص و ضرر کا کچھ اِحتمال نہیں

حواری جتنے بھی نبیوں کے تھے، اُنھیں دیکھو
کہیں صہیب رضی اللہ عنہ نہیں ہے، کہیں بلال رضی اللہ عنہ نہیں

نبی ﷺ کا لطف و کرم تجھ پہ ہو تو کیونکر ہو
جو تیرے لب پہ کبھی حرفِ اِنفعال نہیں

مزا تو جب ہے، عمل میں بھی نعت دَر آئے
فقط زبان سے اِقرار کچھ کمال نہیں

کوئی بھی شخص یہ محمودؔ کہہ نہیں سکتا
کہ میرے شعروں کا مضمون حسبِ حال نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ پاک ﷺ کا احقر پہ کم نوال نہیں
اگرچہ میرے لبوں پر کوئی سوال نہیں

مِرے نبی ﷺ کی فضائل میں اور شمائل میں
کوئی نظیر نہیں ہے، کوئی مثال نہیں

ہمارا رابطہ ہے چودہ صدیوں پہلے سے
نہیں جو ماضی تو فردا نہیں ہے، حال نہیں

ہمارے واسطے صد احترام کے لائق
صحابہ رضی اللہ عنہم اُن ﷺ کے نہیں ہیں کہ ان کی آلؓ نہیں!

نبی ﷺ کے شہر سے دوری کا زخم ہے ایسا
کسی طبیب کے ہاں اِس کا اِندمال نہیں

کہ ہر جہاں میں ہو شُہرہ مِرے پیمبر ﷺ کا
یہی رشیدؔ کیا منشائے ذوالجلال نہیں!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دستِ مدحت سے چھڑا تارِ ربابِ رحمت — کُھل گیا عاصیوں کے واسطے بابِ رحمت
میرے سرکار ﷺ ہیں خلاّقِ دو عالم کے حبیب — سرورِ ہر دو جہاں، حسن مآبِ رحمت
آئے سرور ﷺ تو بہار آئی خزاں والوں پر — پھیل گئی چار طرف بوئے گلابِ رحمت
اُن پہ کُھل جائیں گے اَسرار و غوامض کیا کیا — پڑھ کے دیکھے تو کوئی اب بھی کتابِ رحمت
کوئی سوچے تو مفاہیم عجب رکھتا ہے — میرے آقا کے لیے رب کا خطابِ رحمت
اِس کی تعبیر میں پاؤں گا خُدا سے محمودؔ
شہرِ سرکار ﷺ میں دیکھا تھا جو خوابِ رحمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقبولِ پیمبر ﷺ جو ہُوا اشکِ نَدامت — اَمراضِ خطا کی ہے دوا اشکِ ندامت
خوش قسمتی میری ہے کہ سرکار ﷺ نے دیکھا — دامن پہ مِرا گرتا ہُوا اشکِ ندامت
پہنچے گا جونہی بارگہِ سرورِ دیں ﷺ میں — بخشے گا عقیدت کو جِلا اشکِ ندامت
آقا ﷺ کی عنایت کا ترشُّح ہُوا مُجھ پر — جب میری خطاؤں پہ گرا اشکِ ندامت
یہ میرے جرائم پہ پیمبر ﷺ کا کرم ہے — گرتا ہے کہیں یونہی بھلا اشکِ ندامت
محمودؔ مدینے سے اُٹھا ابرِ عنایت
کام آیا ہے اِس طرح مِرا اشکِ ندامت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وقفِ نعت اپنے قلم کو دیکھ کر — خوش ہوئے سرکار ﷺ ہم کو دیکھ کر
سمتِ منزل کا بھی اندازہ ہُوا — آپ ﷺ کے نقشِ قدم کو دیکھ کر
طالبِ طیبہ ہوئے، قرآن میں — شہرِ آقا ﷺ کی قسم کو دیکھ کر
روضۂ سرکار ﷺ جب نظروں میں ہے — کیا کروں باغِ ارم کو دیکھ کر
لُطف فرما مُجھ پہ خالق ہو گیا — میرے آقا ﷺ کے کرم کو دیکھ کر
طبعِ پیمبر ﷺ مُنغّض ہو گئی — مُبتلائے رنج ہم کو دیکھ کر

عاصیوں کو سُوجھا رقصِ انبساط — حشر میں شاہِ اُمم ﷺ کو دیکھ کر
میرے آقا ﷺ کا بڑھا لُطف و کرم — مُجھ پہ میرے سر کے خم کو دیکھ کر
کچھ بڑھا دی ہم نے تسبیحِ درود — ہر مسرّت، ہر الم کو دیکھ کر
معرفت رب کی صحابہ رضی اللہ عنہم کو مِلی — رُوئے شاہِ محتشم ﷺ کو دیکھ کر
ہم خوشی کے مارے ہوں گے نعرہ زن — حشر میں اُن ﷺ کے علَم کو دیکھ کر
بے بصر قبلِ نواسی (۷۹) تھا رشیدؔ
ہو گیا بینا حرم کو دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بس اِک نگاہِ کرم تا حیات کافی ہے — حضور ﷺ کا یہ مُجھے اِلتفات کافی ہے
قبولِ خاطرِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ ہو اگر — تو ایک بات بہت، ایک بات کافی ہے
ثنا کے واسطے، توصیف کے لیے مُجھ کو — بس ایک ذاتِ ستودہ صفات کافی ہے
ہے نعتِ پاک بہت حُسنِ عاقبت کے لیے — برائے مغفرت وردِ صلوٰۃ کافی ہے
دُہائی دوں سرِ محشر رسولِ اکرم ﷺ کی — مِرے لیے یہ برائے نجات کافی ہے
دیارِ سیّدِ سادات ﷺ میں (مدینے میں) — حیات کافی ہے مُجھ کو، ممات کافی ہے
نبی ﷺ کے ذکرِ حسیں پر یہ رقص فرمائے — دلِ حزیں کو یہی واردات کافی ہے
حضورِ پاک ﷺ تو محبوبِ رب ہوئے، مُجھ کو — غلامِ چاکرِ سرور ﷺ کا ساتھ کافی ہے
مِلے جو زمزم و آبِ مدینۂ طیّب — مِرے لیے تو یہ آبِ حیات کافی ہے
مُجھے ذخیرۂ الفاظ کے لیے، یارو! — مدیحِ پاکِ نبی ﷺ کی لُغات کافی ہے
جو ہے رسولِ مکرّم ﷺ کا اُسوۂ کامل — وہ وجہِ معرفتِ ممکنات کافی ہے
درود و نعتِ رسولِ کریم ﷺ کو محمودؔ
بہت ہے صبح کا ہنگام، رات کافی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں ہے اُلفتِ سرور ﷺ کا اُجالا موجود
نورِ خورشید و قمر بر میں ہے گویا موجود

"مارَمَیت" آپ ﷺ کے بارے میں جو خالق نے کہا
کوئی دیکھو تو، ہے کیا اِس میں اشارہ موجود

یہ ہمہ وقت جو مَیں نعت سرا رہتا ہوں
اِس میں ہے واقعتاً آپ ﷺ کا ایما موجود

دِل کی آنکھوں سے جونہی میں نے نبی ﷺ کو دیکھا
اُن کو پایا ہے سرِ عرشِ معلیٰ موجود

رات ہو، دن ہو، کوئی وقت، کوئی موسم ہو
اپنے سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ ہے منگتا موجود

معصیت کارو! ذرا خوف نہ لاؤ دِل میں
بخشوانے کو قیامت میں ہیں آقا ﷺ موجود

رب کے بُلوانے پہ اِک رات نبی ﷺ آئے تھے
آج تک ہے سرِ افلاک پہ چرچا موجود

میری موجودگی ہر سال ضروری ہے یہاں
یوں کہ قسمت کا ہے طیبہ میں ستارہ موجود

پاس محبوب ﷺ بھی موجود تھا، لیکن پھر بھی
قصرِ قوسین میں خالق رہا تنہا موجود

حشر میں لپکے مِری سمت ملائک سارے
"نعت" کا تھا مِرے ہاتھوں میں رسالہ موجود

اِک وجود آقا و مولا ﷺ ہی کا ایکسپشن ہے
اور ہر چیز کا دُنیا میں ہے سایہ موجود

نعت محمودؔ کی ایسی نہ کوئی پاؤ گے
شہرِ سرور ﷺ کا نہ ہو جس میں حوالہ موجود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
تَرْضٰهَا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انیسواں مجموعۂ نعت

مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اگست ۲۰۰۲ء میں مکتبۂ ایوانِ نعت کا شائع کردہ
۵۳ نعتوں کا یہ مجموعہ ۹۶ صفحات رکھتا ہے

انتساب

میرا ۔ ۱۹واں اُردو مجموعۂ نعت
''بسم اللہ الرحمن الرحیم''
کے ۱۹ حروف کی نسبت سے اُسی ہستی کے نام جو ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ کو واصل بحق ہوئی۔
میری بیگم مغفوری نسرین اختر

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

وِردِ صَلّی اللہ کا پاتے ہیں روز و شب شرف — دیکھیے مِلتا ہے دیدِ مصطفیٰ ﷺ کا کب شرف
اپنے کشکولوں میں آقا ﷺ کی سخاوت گاہ سے — پا چکے ہیں نُور کا مہر و مہ و کوکب شرف
اور مُتلاشی ہو کِس جاہ و حشم کے، دوستو! — مِل گیا ہے حاضریٔ در کا تم کو جب شرف
ہم مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے، اور مفت میں — پا گئے ہیں اُمّتی ہونے کا سب کے سب شرف
اپنے آقا ﷺ پر درودِ پاک کا اور نعت کا — کرتے ہیں حاصل شبانہ روز میرے لب شرف

آخری اعزاز و منصب چاہیے محمودؔ کو
اِس کو تدفینِ مدینہ کا مِلے یا رب! شرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو رکھا نعت کا دیواں لا کر — اکٹھے کر دیے ارمان لا کر
عجب عظمت عطا کی کبریا نے — نبی ﷺ کو عرش پر مہمان لا کر
مَن و عَن ہم کو محبوبِ خُدا ﷺ نے — دیا رب کا ہر اِک فرمان لا کر
مدینے میں جو ہوں، مَیں کیا کروں گا — اِرم سے لالہ و ریحان لا کر
نبی ﷺ نے زندگی آسان کر دی — ہر اِک دُکھ درد کا درماں لا کر
تیقُّن دیکھ اصحابِ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کا — پھرا کوئی کہاں ایمان لا کر
نہیں اُن ﷺ کے سِوا ممدوح کوئی — مِرے ہاتھوں میں دو قُرآن لا کر
نبی کے عاشقوں، خوش قسمتوں نے — درِ آقا ﷺ پہ رکھّی جان لا کر
کروں گا نعت کی تکمیل آخر — درودِ پاک کا عنوان لا کر
ہٹائے نعت کے رستے سے کوئی — تو کچھ حُجّت، کوئی بُرہان لا کر
لحد میں میری، رکھ دینا عزیزو! — نعوتِ حضرتِ حسان رضی اللہ عنہ لا کر

مُجھے جانا ہے پھر واپس مدینے
جہاں سے رکھا ہے سامان لا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ و رب کی ملاقات، نہ دیکھی نہ سُنی — ایسی تو اور کوئی بات نہ دیکھی نہ سُنی
لامکاں جائے ملاقات چُنی خالق نے — یہ تواضُع یہ مُدارات، نہ دیکھی نہ سُنی
رُوبرُو باتیں ہُوئیں باہمی دلچسپی کی — چاہتوں کی یہ علامات نہ دیکھی نہ سُنی
ماسوا شہرِ پیمبر ﷺ کے، خُدا کے گھر کے — حُسنِ انوار کی برسات نہ دیکھی نہ سُنی
اُن ﷺ کے در پر جو گیا، اُس نے مُرادیں پائیں — یہ سخاوت ہو کہ خیرات، نہ دیکھی نہ سُنی
لطف و اِکرامِ پیمبر ﷺ کے مَیں صدقے جاؤں — دُشمنوں پر بھی مُدارات نہ دیکھی نہ سُنی
دامنِ عُفو میں ڈھانپا ہے گنہگاروں کو — ایسی اَلطاف کی بہتات نہ دیکھی نہ سُنی
دیدِ روضہ کو بھی ٹھہرایا زیارت اپنی — ایسی تو طرزِ عنایات نہ دیکھی نہ سُنی
نسل اور رنگ کی تفریق مِٹائی جیسے — یہ روایت، یہ مُساوات نہ دیکھی نہ سُنی
مغفرت یوں کہ شفاعت تھی گنہگاروں کی — ایسی تو وجہِ وجوہات نہ دیکھی نہ سُنی
آپ مالک بھی کسی اور کی مرضی چاہے — یہ ہے وہ صورتِ حالات، نہ دیکھی نہ سُنی

نعت محمودؔ کے ہونٹوں پہ رہی ہے اکثر
ایسی تطہیرِ خیالات نہ دیکھی نہ سُنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دھیان شان کا، یا آن بان کا کیوں ہو — خیال نعت میں زورِ بیان کا کیوں ہو
نبی ﷺ کو مانیں تو پہنچیں خُدائے برحق تک — سِوائے طیبہ نشاں بے نشان کیوں ہو
جسے بُلائیں حضور ﷺ آپ شہرِ طیبہ میں — وہ زیرِ بار کِسی کاروان کا کیوں ہو
زبانِ عجز میں آقا ﷺ سے جو کرے باتیں — تکلُّف اُس کو کِسی ترجمان کا کیوں ہو
کروں جو دِل کی لگی کا بیان طیبہ میں — تو شائبہ بھی کہیں داستان کا کیوں ہو
ہو جِس کا منتظرِ بھی، میزبان بھی خالق — سِوا نبی ﷺ کے، کوئی ایسی شان کا کیوں ہو
درودِ پاک نہ جِس کی زبان پر مچلے — کوئی بھی ہو، وہ مِرے خاندان کا کیوں ہو
وظیفہ اسمِ نبیٔ کریم ﷺ کا جو کروں — تصوّر اور کِسی گیان دھیان کا کیوں ہو

گدائے شہر میں موت آنا ہے بہی بختی
یہاں پہ آ کے مُجھے دھیان جان کا کیوں ہو
رہے جو حشر میں سر پر درود کا سایہ
تو خیال اور کسی سائبان کا کیوں ہو
رہِ محبتِ سرکار ﷺ پر چلیں تو رشیدؔ
زباں پہ حرف کوئی بھی تکان کا کیوں ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماسوا نعت کے صدا کیسی
اور کِسی شخص کی ثنا کیسی
ہو نہ اُسلوبِ رب اگر رہبر
مدحِ محبوب کبریا ﷺ کیسی
پر لگا کر درودِ سرور ﷺ کے
لامکاں تک گئی دُعا کیسی
آنے والا کوئی خبر تو دے
شہرِ طیبہ کی ہے فضا کیسی
منگتا آقا ﷺ کا ہو کے دیکھ ذرا
بذل ہے کِس قدر، عطا کیسی
عاجزی ہے یہاں ثمر آور
شہرِ سرکار ﷺ میں انا کیسی
دیکھ لو جا رہا ہوں جنت کو
اُن ﷺ کے مدّاح کو سزا کیسی
میرے آقا ﷺ نے بیتِ مُقدس میں
کی نبیوں علیہم السلام کی اِقتدا کیسی
ماسوائے درِ حبیب خُدا ﷺ
اور کِسی در پہ اِلتجا کیسی
ناصرِ معصیت شعار ہوئی
رحمتِ شاہِ دوسرا ﷺ کیسی!
گود میں جاؤ گے تو دیکھو گے
خاکِ طیبہ میں ہے وفا کیسی
ہم جو سوچیں تو اُن ﷺ کی باتیں ہیں
اپنی محمودؔ رہنما کیسی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِظہار کی دی رب نے جو مظہر کو اجازت
کیا خوب تھی اِک آئینہ پیکر کو اجازت
بخشش کی سفارش وہ کریں جِس کی بھی چاہیں
اللہ نے دی اپنے پیمبر ﷺ کو اجازت
حنانہ کا گِریہ بھی نہ مخفی تھا کسی سے
پھر دی گئی گویائی کی کنکر کو اجازت

آتا ہے وہ قدمینِ پیمبر ﷺ کی طرف سے — سرکار ﷺ نے دی ہے شہِ خاور کو اجازت
عظمت سے شرف یاب پیمبر ﷺ نے کیا ہے — جُھکنے کی عطا ہو گئی جس سر کو اجازت
دے رکھی ہے میرے لیے طیبہ میں نبی ﷺ نے — منظر کو اجازت، پسِ منظر کو اجازت
دیکھے وہ نظر بھر کے درِ سرورِ دیں ﷺ کو — اکبر کو اجازت ہے، نہ اصغر کو اجازت
ہوتا رہے دیدارِ مدینہ سے مُشرّف — سرکار ﷺ نے دے رکھی ہے احقر کو اجازت
میرے لیے وہ خاکِ مدینہ کو اُڑا لائے — دیں سرور کونین ﷺ جو صرصر کو اجازت
نغمات وہ گائے گا پیمبر ﷺ کی ثنا میں — محشر میں ملے گی جو سُخنور کو اجازت
مصروف ہیں سب وردِ درودِ نبوی ﷺ میں — سرکار ﷺ نے دی ہے مِرے گھر بھر کو اجازت

ہو سایہ فگن روز وہ محمودؔ کے سر پر
فرمائیں نبی ﷺ نعلِ مُطہّر کو اجازت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا نے یوں مِرے اسلام کے اعلان کو جانچا — درودِ پاک کی تکثیر سے ایمان کو جانچا
نظر آیا ہے "مَا یَنطِقُ"، "فَتَرضٰی" بھی نظر آیا — کلامِ رب پڑھا تو مصطفی ﷺ کی شان کو جانچا
رسولِ پاک ﷺ کی عظمت پرکھنے کے لیے میں نے — خُدا نے جو لیا نبیوں علیہم السلام سے، اُس پیمان کو جانچا
نظر آیا مُجھے اِنسانیت کی بہتری کرتا — جو ارشاداتِ سرور ﷺ میں کبھی اِنسان کو جانچا
ہُوا معلوم، بُلواتا تھا وہ خدّامِ سرور ﷺ کو — بغور و خوض جب آوازۂ رضوان کو جانچا
قصائد میں نے علّامہ بُصیریؒ کے پڑھے دِل سے — عقیدت سے نعوتِ حضرتِ حسّان رضی اللہ عنہ کو جانچا
اُسے پایا گدایانِ نبیٔ پاک ﷺ کی صف میں — کِسی نے جب کسی بھی صاحبِ عرفان کو جانچا
تو پھر "خُلقِ عظیم" آقا و مولا ﷺ کو بنا بھیجا — خُدائے پاک نے جب خلق کے بحران کو جانچا
یہی پایا کہ اِس میں ہے مدیحِ سرورِ عالم ﷺ — جو ہم نے ربِّ عالم کے ہر اِک فرمان کو جانچا
جو باندھا تھا ولید ابن مغیرہ نے پیمبر ﷺ پر — خُدا نے "اَلْقَلَم" سُورۂ میں اُس بہتان کو جانچا
یہ دیکھا میں نے، کتنے نعت کے مجموعے لکھے ہیں — جو محشر کے سفر کے واسطے سامان کو جانچا

بہت تخلیق و تحقیقِ مدیحِ مصطفی ﷺ یوں کی
دِلِ محمودؔ نے پہلے سے ہر اِمکان کو جانچا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے کوئی ایسا بھی بدقسمت جہاں — میرے آقا ﷺ کی نہیں رحمت جہاں
شہر اِک ایسا ہے دُنیا سے الگ — ہے پیمبر ﷺ کا درِ دولت جہاں
ذکر ہے اُس شہر کا لب پر کہ ہے — سُکھ جہاں، آرام اور راحت جہاں
وہ حرم مکّہ کا یا طیبہ کا ہے — ہو نہیں سکتی رسا ظلمت جہاں
بوریے پر دو کھجوروں کا ڈِنر — دست بستہ ہے ہر اِک ثروت جہاں
میرا گھر محمودؔ ہے صلوات گھر
ہے عقیدت کی ہر اِک حُجّت جہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ ہے قریہ کہ ہیں حضرت ﷺ یہاں — شاغلِ مِدحت ہوئی فطرت یہاں
شائقِ جنّت! مدینے میں پہنچ — ہر قدم پر دیکھ سو جنت یہاں
عرشِ حق اور قریۂ محبوبِ حق ﷺ — اُس طرف معنیٰ ہے اور صورت یہاں
عظمتِ شہرِ پیمبر ﷺ دیکھیے — عالمِ کثرت میں ہے وحدت یہاں
ذکرِ رفعت ہے مِرے سرکار ﷺ کا — مُنطبق ہو گی ہر اِک آیت یہاں
خُلد خود شہرِ نبی ﷺ میں آئے گی
ہو اگر محمودؔ کی رِحلت یہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہِ حکمت سے کِیا برپا نیا اِک اِنقلاب — لائے دُنیا میں جناب مصطفی ﷺ اِک انقلاب
دو کھجوریں نامور تاجر کا کھانا رات کا — سائزِ عرش اور بچھونا بوریا ۔ اِک انقلاب
حرفِ تعلیماتِ محبوبِ خُدا ﷺ کے فیض سے — زندگی میں پا چکے ما و شما اِک انقلاب

جو مِرے آقا ﷺ تریسٹھ سال فرماتے رہے — دانش و حکمت سے تھا ہر فیصلہ اِک انقلاب
کایا پلٹی آپ ﷺ کے حرفِ بصیرت کے طفیل — لایا آقا ﷺ کا ہر آئینِ وفا اِک انقلاب
واقعاتِ سیرتِ سرکار ﷺ پڑھنے سے کُھلا — خُلقِ آقا ﷺ سے جہاں میں آ گیا اِک انقلاب
اوّلِ تخلیق ہیں وہ، آخری پیغام بر — اِبتدا اِک اِنقلاب اور اِنتہا اِک انقلاب
خالق و مالک نے اُنس و اُلفتِ محبوب ﷺ میں — لوحِ محفوظِ محبت پر لکھّا اِک انقلاب
اُن ﷺ کی نعلینِ مُقدّس کی شرف انگیزیاں — لایا ہے سرکار ﷺ کا ہر نقشِ پا اِک انقلاب
مظہرِ اوصاف خلّاقِ جہاں تھا آئنہ — اور کیا تھا آئنہ؟ تھا آئنہ اِک انقلاب
ایک سے گیارہ سنِ ہجری کے سب لمحات میں — پایا دُنیا نے بَہر صبح و مسا اِک انقلاب

اب بھی ہم محمودؔ اِس رستے پہ چل کر دیکھ لیں
ہے پیمبر ﷺ کی اطاعت کا صلہ اِک انقلاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمازت حشر میں کیسی بھی ہو خورشیدِ رخشاں میں — ہمیں کیا، ہم تو ہوں گے مصطفی ﷺ کے ظلِّ داماں میں
پیمبر ﷺ کی محبّت اور اُلفتِ شہرِ طیبہ کی — بجائے خوں رواں ہے میرے ہر تارِ رگِ جاں میں
تصوُّر میں طوافِ روضۂ سرور ﷺ کیے جاؤں — سبق میرے لیے ہے گردشِ گردونِ گرداں میں
رسولِ خالقِ عالم ﷺ کی رحمت کا اثر دیکھا — نِگوں سر میں، نگاہِ عجز میں، دستِ پشیماں میں
رسولِ پاک ﷺ کی مِدحت کے، جن سے لفظ بنتے ہیں — لکیریں وہ لگائیں رب نے دستِ منقبت خواں میں
یہ ہیں اور وہ نہیں احسان مندِ آقا و مولا ﷺ — یہی تفریق تو رکھّی گئی انسان و حیواں میں
نہ معلوم اُس جگہ ہوں یا نہ ہوں گلیاں مدینے کی — چلا تو جاؤں نعتوں کے تصدُّق باغِ رضواں میں
نقوشِ پائے سرور ﷺ کی ضیا بخشی کے کیا کہنے — چمک ایسی کہاں مہرِ درخشاں، ماہِ تاباں میں
ہے متمکّن پیمبر ﷺ کی محبّت، فضلِ خالق سے — ”نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں“
جو قسمت ساتھ دے میرا تو باتیں اُن ﷺ کی گھر کر لیں — ”نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں“
جمالِ گنبدِ خضرا کی ہیں رعنائیاں داخل — ”نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں“

نگاہِ لُطف جب محمودؔ کے سرکار ﷺ نے ڈالی
فرشتوں کو نظر کچھ بھی نہ آیا فردِ عصیاں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر آتا ہے جو رحماں میں اور محبوبِ رحماں ﷺ میں — سمجھنا اُس تعلق کا، نہیں اِنساں کے اِمکاں میں
نبی ﷺ کی خاکِ پا اُس سے کہیں ارفع تریں نکلی — بُلندی کا تصوُّر جو بھی تھا فکرِ سخنداں میں
لگا ہم کو کہ وہ نعتِ پیمبر ﷺ گنگناتے ہیں — پرندوں کے سُنے جو چہچہے صبحِ گلستاں میں
مدد بڑھ کر قیامت میں بھی کی سرکار ﷺ نے میری — ندامت کی نمی پائی جو میرے اشکِ لرزاں میں
کمالِ حسن، آقا ﷺ نے کہا ہے حسنِ سیرت کو — بلال رضی اللہ عنہ و ابنِ یاسر رضی اللہ عنہ سا کہاں ہے یوسفستاں میں
شکوہ و طُمطُراق و جاہ آقا ﷺ کے گدا جیسا
کہیں آیا نظر محمودؔ تم کو میر و سلطاں میں؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ دُعا ہے، مصطفیٰ ﷺ ہو جائیں پُرسانِ حیات — چاک ہوتا جائے گا ورنہ گریبانِ حیات
جو ہیں تیرے باعثِ تخلیق، اُن کو یاد کر — گونجتا ہے بزمِ دُنیا میں یہ اعلانِ حیات
روح و جاں میں نُور یوں اُترا نبی ﷺ کے شہر کا — ہو گئی روشن مِری شمعِ فروزانِ حیات
زندگی رب کی عطا کردہ ہے، آقا ﷺ کے طفیل — رب کرے، ہو جائے سب لوگوں کو عرفانِ حیات
رحمتِ سرور ﷺ سے اِک مضمون پر ہیں مشتمل — ساری منظومات، سب اشعارِ دیوانِ حیات
موت کا محمودؔ خواہشمند ہے طَیبہ میں یوں
ہو چکا ہے اِس کو علمِ رازِ پنہانِ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ پیمبر ﷺ کیے جاتے ہیں دورانِ حیات — ''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''
متن بھی میری کتابِ زندگی کا، نعت ہے — اور یہ سرنامۂ ابواب و عنوانِ حیات
اُلفتِ خلّاق و تخلیقِ پیمبر ﷺ پر ہُوا — حُسنِ ایقانِ وجود اور حُسنِ ایقانِ حیات

مان لو آقا ﷺ کے فرمودات و ارشادات کو
مومنوں کے واسطے تو ہے یہ فرمانِ حیات

یادِ آقا ﷺ، ذکرِ سرور ﷺ، وردِ نامِ مصطفی ﷺ
موت اِن کاموں میں آ جائے تو ہے آنِ حیات

حفظِ ناموسِ حبیبِ کبریا ﷺ ہے زندگی
غازی علم الدین ؒ تھا بس مرتبہ دانِ حیات

ایک اِک لمحہ نبی ﷺ کی مدح کا حامل ہُوا
مُجھ پہ کچھ کم تو نہیں، یارو! یہ احسانِ حیات

عِترت و اصحاب ؓ سرور ﷺ کی ثنا خوانی کروں
کوئی تو ہو جائے مُجھ سے کام شایانِ حیات

زندگی پائی ہے جب اُن کے وسیلے سے، تو ہیں
مدح خوانانِ پیمبر ﷺ مدح خوانانِ حیات

کیا ہیں اِمکانات نعتِ سرورِ کونین ﷺ کے
سوچتا رہتا ہوں میں تا حدِّ اِمکانِ حیات

پائے گا پروانہ آزادی کا، روضے کے قریب
روح کا طائر کہ ہے محبوسِ زندانِ حیات

خاکِ طیبہ اب کرم فرمائے گی محمودؔ پر
موت کی جانب نظر آتا ہے رُجحانِ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفی ﷺ کے در پہ جو آشُفتہ حال آیا نظر
بے نیاز رنج و اندوہ و ملال آیا نظر

وہ شفیعِ عاصیاں ﷺ کا ہے درِ عُفو و عطا
زخمِ عصیاں کا جہاں پر اِندمال آیا نظر

آقا و مولا ﷺ نے میری خطائیں بخش دیں
میری پلکوں پر جو آبِ اِنفعال آیا نظر

ہم وہیں ٹھہرے، وہیں پر ہم نے دھرنا دے دیا
اُلفتِ سرکار ﷺ کا جس جا اِحتمال آیا نظر

ہے نجف، کرب و بلا، بغداد اجمیر و دمشق
جس جگہ طیبہ کا کچھ رنگِ جمال آیا نظر

ہر نظام اِفراط و تفریطِ ضوابِط کا شکار!
دینِ سرور ﷺ ہی میں حُسنِ اعتدال آیا نظر

دور تک نظّارہ کرنے کے ہُوئی قابل نگاہ
آنکھ کی پُتلی میں جب رنگِ بِلال ؓ آیا نظر

وہ مزارِ آمنہ ؓ ہے، وہ مزارِ فاطمہ ؓ
میرے آقا ﷺ کا جہاں عکسِ جمال آیا نظر

رب نظر آیا اُنھیں لاریب، جن افراد کو
”جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر“

بے طلب محمودؔ کو ہر چیز کرتے ہیں عطا
اِس کے ہونٹوں پر کبھی کوئی سوال آیا نظر؟

بالیقیں محمودؔ کو، مدحِ نبی ﷺ کرتے ہوئے
عاجزی میں اور خجالت میں کمال آیا نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر اِسرا کا کروں تو بس کروں گا اِس قدر
دو کمانوں سے قریں حق اور نبئ حق نگر ﷺ
میرے آقا ﷺ سا کوئی پایا کِسی نے تو کہے
چھان لیں اہلِ نظر نے سب تواریخ و سِیَر
محفلِ سرور ﷺ کے حاضر باش تھے حضرت اُویس رضی اللہ عنہ
یوں زیارت کر نہ پائے تھے نبی ﷺ کی عمر بھر
روز یہ پرواز کرتا ہے نبی ﷺ کے شہر تک
طَیرِ تخییل اپنا جتنا بھی ہُوا خستہ پر
اُن ﷺ کی فرقت میں ہُوا گریہ کناں سُوکھا تنا
یہ مِرے سرکار ﷺ کا تھا ایک اعجازِ نظر
رحمتِ خالق نے گھیرے میں لیا اُس شخص کو
جو ہُوا شہرِ نبی ﷺ کی سمت سرگرمِ سفر
جالیوں کے آگے جا کر جب زباں کُھلتی نہیں
توڑتی ہے اُس جگہ پر خامشی کو چشمِ تر
ہو بقیعِ پاک کی مٹّی مِری تدفین کو
یہ تمنّا، یہ دُعا ہے مختصر سے مختصر
یہ روایت ہے کہ پیدا ہوتے ہی جبریل علیہ السلام کو
”جلوۂ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال ﷺ آیا نظر“
وہ صحابہؓ ہیں جنھیں ایمان کی آنکھوں کے ساتھ
”جلوۂ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال ﷺ آیا نظر“
سچ ہے، مُجھ کو صحنِ کعبہ میں بھی دورانِ قیام
”جلوۂ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال ﷺ آیا نظر“

تر زباں محمودؔ مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں کیوں نہ ہُوں
جب ہُوں اَلطاف و عنایاتِ نبی ﷺ سے بہرہ ور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ ہو لب پر بیانِ معرفت
آقا و مولا ﷺ ہیں جانِ معرفت
وہ کمالِ حُسنِ ایقاں پائے گا
جو ہُوا ہے خوش گمانِ معرفت
جاگزیں دِل میں نبی ﷺ کی یاد ہے
سر پہ چھایا سائبانِ معرفت
وہ تھا ممنونِ کرم سرکار ﷺ کا
جو بھی دیکھا رازدانِ معرفت
خاک ہے طیبہ کی عرفاں آشنا
ہے ہر اِک ذرّہ نشانِ معرفت

حاضری آقا ﷺ کے در کی ہے نصیب — خوش ہوں زیرِ آسمانِ معرفت
جس سے مِل جائے گا خالق کا پتا — در ہے اُن ﷺ کا، آستانِ معرفت
آیا زیرِ پائے سرکارِ جہاں ﷺ — جب بھی سمٹا ہے جہانِ معرفت
ہوں نہ گر سرکار ﷺ خود اِمداد گر — سخت ہے ہر امتحانِ معرفت
جادۂ طیبہ کا جو راہی ہُوا — طے کرے گا ہفت خوانِ معرفت
اِتباعِ مصطفیٰ ﷺ سے ہو گئے — اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ شانِ معرفت
دِل میں محمودؔ اُلفتِ سرور ﷺ لیے
ہوں یکے از پیروانِ معرفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دریائے لُطفِ رب کی، یہ جو ہیں روانیاں — مدّاحِ حضور ﷺ کی ہیں قدردانیاں
لب پر درود و نعت ہے، تسکینِ قلب ہے — یہ سب مِرے حضور ﷺ کی ہیں مہربانیاں
رکھتے ہیں آنکھ تو چلو سرکار ﷺ کے نگر — مِلتی ہیں بے نشاں کی وہیں پر نشانیاں
اِمکان ہی نہیں سرِ مُو انحراف کا — آقا ﷺ کی قلب و روح پر ہیں حکمرانیاں
خامہ بکھیرتا ہے گُلِ مِدحتِ رسول ﷺ — کیا ماسوا کے ذکر میں رنگیں بیانیاں
لب بارگاہِ سرورِ عالم ﷺ میں کب کُھلے — نم دیدہ آنکھ کرتی رہی ترجمانیاں
ہیں اہلِ بیتِ پاک کی، اصحاب پاک رضی اللہ عنہم کی — آقا ﷺ کے اردگرد وفا کی کہانیاں
مُجھ سے سُنیں گے نعت سرِ حشر مصطفیٰ ﷺ — لائیں گی رنگ میری وہاں خوش گمانیاں
اِسرا کی رات ایک تو ظاہر سی بات تھی — مہمانیاں اِدھر، تو اُدھر میزبانیاں
ہم کو ہے اعتماد درودِ حضور ﷺ پر — ہوں گی نصیب حشر میں بھی شادمانیاں
صدیق رضی اللہ عنہ و علم الدین رحمۃ اللہ علیہ و مرید حسین رحمۃ اللہ علیہ نے — ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پہ لُٹائیں جوانیاں
محمودؔ لڑکھڑایا تو تھاما حضور ﷺ نے
کام آ گئی ہیں اِس طرح سے ناتوانیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرور ﷺ میں کہاں ہیں ذہن کی زرخیزیاں
ہیں فقط میرے مُقدّر کی نشاط انگیزیاں

نام لیا سرورِ عالم ﷺ کے اور خُوں ریزیاں!
اپنی بد اعمالیوں کی ہیں یہ آفت خیزیاں

مدحِ آقا ﷺ میں کرم کا ذکر ہے جس جا وہاں
احتساساتِ محبّت کی ہے درد آمیزیاں

فیضِ تعلیمِ رسولِ پاک ﷺ سے آئیں ہمیں
بارگاہِ خالق و مالک میں سجدہ ریزیاں

نعت میں جذباتِ دِل کی ترجمانی ہے بہت
کیا ضرورت ہے کہ اِس میں بھی ہوں رنگ آمیزیاں

عقل تک حیرت کُناں دیکھی یہاں محمودؔ نے
شہرِ آقا ﷺ میں کہاں ممکن جنوں انگیزیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اِک بات آقا و مولا ﷺ کی ہے اِلہام پر مبنی
ہر ارشاد اُن ﷺ کا ہے اللہ کے پیغام پر مبنی

محبّت سرورِ کونین ﷺ کی ایمان ہے اپنا
ہمارا دین ہے سرکار ﷺ کے احکام پر مبنی

تصوّر میں دِکھاتے ہیں جو جنت کا محل آقا ﷺ
وہ ہے قصرِ عقیدت ہی کے سقّف و بام پر مبنی

پرَکھ کر دیکھ لیں اُن کو جہاں والے کہ ہیں بے شک
تمام احکام آقا ﷺ کے، رفاہِ عام پر مبنی

صباحِ شہرِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ ہوتی ہے
مماتِ تیرگی پر اور شکستِ شام پر مبنی

کرم محمودؔ جس پر بھی ہے خلّاق دو عالم کا
وہ ہے سرکار ﷺ کے انعام پر، اِکرام پر مبنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے دم سے ہے ہر عفو و درگزر کا وجود
اِسی سے حشر میں ہے لطفِ کارگر کا وجود

کلامِ حق کی وضاحت کو تو ضروری ہے
رسولِ پاک ﷺ کے اقوالِ معتبر کا وجود

نبی ﷺ کی رحمتوں کی اور شفقتوں کی خیر!
مرے قریب کہاں آ سکے گا ڈر کا وجود

حضور ﷺ نے یہ کہا، امتحاں ہے مومن کا
منال و مال کا، دولت کا، سیم و زر کا وجود

خُدائے عزّوجلّ نے حشر کے دن تک
برائے معجزہ قائم رکھا قمر کا وجود

حضور ﷺ ہوں گے بنفسِ نفیس محشر میں
خوش آیند اپنے لیے ہے تو اِس خبر کا وجود

طیور فکر و تخیّل کے، طیبہ جاتے ہیں ضروری اُن کے لیے کب ہے بال و پر کا وجود
سفر مدینے کا ہو، اور حضَر وہیں پر ہو رہے اِسی طرح قائم سَفر حضَر کا وجود
وہاں یہ دِل کا دھڑکنا بھی ہو گیا موقوف مُواجہہ پہ عدم ہو گیا نظر کا وجود
درِ نبی ﷺ پہ جہاں بات ہو نہیں سکتی کمال حوصلہ افزا ہے چشمِ تر کا وجود
مدینہ شہر ہے ایسا کہ اُس جگہ لوگو کِسی نے آج تک پایا نہیں ضرر کا وجود
نظر میں رکھّے گا آقا ﷺ کی زندگی کو اگر
ضرور پائے گا محمودؔ بھی سحر کا وجود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ حضور ﷺ پر میں جب بھی باریاب ہُوا مرے تمام مصائب کا سدِّ باب ہُوا
دورد جب بھی حضوری کی کیفیت میں پڑھا یہ کام باعثِ اِدفاعِ اضطراب ہُوا
الف سے یٰ تک اِک میں نے یہی سبق سیکھا مِرے حضور ﷺ کی اُلفت مِرا نصاب ہُوا
نبی ﷺ کی چشمِ عنایت نے خُلد پہنچایا سوال کب ہوئے، کِس دن مِرا حساب ہُوا
سرِ نشور جو مجموعے نعت کے رکھّے مِرا مُمِد مِرا ہر صفحۂ کتاب ہُوا
طوافِ روضۂ سرکار ﷺ، نعت کی خدمت
خُدا کے فضل سے پورا ہر ایک خواب ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے رنگ و بُوئے مدینہ میں رنگ و بوئے بقا اِسی لیے تو میں کرتا ہوں آرزوئے بقا
نبی ﷺ کی یاد، پرستش خُدا کی، خَلق سے خُلق اِنھی نِکات پہ قائم ہے آبروئے بقا
لبوں پہ مدحِ حبیبِ خُدائے عالم ﷺ ہے لگائے بیٹھا ہوں ہونٹوں سے میں سبوئے بقا
جب اِتّباعِ رسولِ خُدا ﷺ نہیں کرتے عَبَث ہے اہلِ زمانہ کو جستجوئے بقا
جو کوچہ ہائے مدینہ کو میں نے دیکھا ہے سمائے جاتے ہیں نظروں میں کاخ و کوئے بقا

چلا ہوں شہرِ رسولِ کریم ﷺ کو محمودؔ
تو ہر قدم مِرا اُٹھتا رہا ہے سُوئے بقا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے کوئی نبی ﷺ کی اگر چشمِ التفات — رکھے ہمیشہ پیشِ نظر چشمِ التفات
ہو گا اُدھر سکون و طمانینت و قرار — فرمائیں گے حضور ﷺ جِدھر چشمِ التفات
تم دِل سے پوچھ لو یا تواریخ دیکھ لو — رکھتی ہے اِک عجیب اثر چشمِ التفات
سرکار ﷺ سے حساب و کتابِ نُشور میں — کیا چاہتا ہے مُجھ سا بشر؟ چشمِ اِلتفات!
پُرسش کے روز کِس نے کہا ہے اَنَالَھَا — یوں ہر طرف ہے گرمِ سفر چشمِ التفات
محبوب ربِّ ہر دو جہاں ﷺ کی نگاہِ پاک — ہے شفقتوں کے پیشِ نظر چشمِ التفات
عمرِ عزیز پر نہ کروں فخر کِس لیے — پائی نبی ﷺ کی زندگی بھر چشمِ التفات
سرکار ﷺ کی طرف سے کیا تاخیر کا سوال — چاہیں تو تیرے قلب و نظر چشمِ التفات
روشن شبانہ روز رہیں گے یہ حشر تک — جب پا چکے ہیں شمس و قمر چشمِ التفات
سرکار ﷺ جھلملاہٹیں شرمندگی کی ہیں — یوں مانگتا ہے دیدۂ تر چشمِ التفات
ہیں مُلک پر جو سایہ فگن بے یقینیاں — آقا حضور ﷺ ایک اِدھر چشمِ اِلتفات!

محمودؔ رکھ یقین کہ مِل جائے گا تجھے
مدحت سرائیوں کا ثمر چشمِ التفات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو خوش نصیب شہرِ پیمبر ﷺ میں مر گئے — میزان پر گئے تو وہ با کرّ و فر گئے
غافِل رہے جو یادِ نبی ﷺ سے تو جان لو — بے فائدہ حیات کے شام و سحر گئے
آئے تو لائے اُمتِ عاصی کی بخششیں — جِس رات سیرِ عرش کو خیرُ البشر ﷺ گئے
پلٹے تو دوست بن چکے تھے وہ غفور کے — آقا ﷺ کی بارگاہ میں جو دیدہ ور گئے
پہنچے فضائے شہرِ نبی ﷺ کی گرفت میں — تو غم کے سارے مرحلوں سے ہم گزر گئے

خجلت مسافرت میں رہی اپنے ہم قدم
شہرِ نبی ﷺ میں جب گئے با چشمِ تر گئے

تحقیقِ نعت و سیرتِ سرکار ﷺ کی کُتب
لِکّھیں تو گویا ہم بھی کوئی کام کر گئے

ختمِ رُسل ﷺ کے آنے کی دیتے گئے نوید
آقا ﷺ سے پہلے جتنے بھی پیغامبر علیہم السلام گئے

قائم کریں گے بزمِ درود و ثنا وہاں
اُن ﷺ کی نگاہِ لُطف سے جنت اگر گئے

مال و منال اور وسائل کا کیا سوال
ہم اُن ﷺ کے ہاں دُعاؤں کے زیرِ اثر گئے

تسخیرِ کائنات کی ہیں یہ نشانیاں
اِک پل میں عرش پر وہ شہِ بحر و بر ﷺ گئے

الطافِ مصطفی ﷺ نے لپک کر اُٹھا لیا
محمودؔ ہم تو جب بھی اُس دہلیز پر گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورج سے بھی ورا رہا سایہ بصد ادب
وہ مصطفی ﷺ کے ساتھ نہ آیا بصد ادب

پہنچے جونہی حضور ﷺ کے روضے کے سامنے
ہم نے سرِ نیاز جُھکایا بصد ادب

اُس شخص کو حقیقتوں کا کشف ہو گیا
جِس نے تصوُّر اُن ﷺ کا جمایا بصد ادب

پائیں بُلندیاں مِری تقدیر نے سبھی
سر جب مُواجہہ میں جُھکایا بصد ادب

دیکھا فرشتوں نے کہ ہوں ناعِت تو پھر مُجھے
پروانۂ نجات تھمایا بصد ادب

محمودؔ ہم نے طیبہ میں آنکھوں کے راستے
سرور ﷺ کو حالِ دِل کا سُنایا بصد ادب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن سے پوشیدہ نہیں ایک بھی منظر دِل کا
حال سب جانتے ہیں سید و سرور ﷺ دِل کا

نعتِ سرکار ﷺ کی مِل جاتی ہے صورت اُس کو
لب پہ لاتا ہے کبھی ذِکر جو احقر دِل کا

صرف لب پر ہی نہیں ذکرِ محبّت اُن ﷺ کا
حال دیکھو تو یہی ہے پسِ منظر دِل کا

نعت کہتے ہوئے جِس طرح میں خوش پھرتا ہوں
حال ہے میرا اِسی طرح سے اندر دِل کا

اِس میں کیا نکلے گا سرکار ﷺ کی اُلفت کے سِوا
آپریشن جو کریں گے سرِ محشر دِل کا

نازِ محمودؔ کو برحق ہے بھی بختی پر
اُن ﷺ کی خدمت میں شرف یاب ہے محضر دِل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدم کا رُخ مدینے کی طرف ذوقِ رِجا دِل میں
حضوری کی تمنائیں در آئیں برملا دِل میں

کھنچا تعلیمِ آباؒ سے اِک ایسا دائرہ دِل میں
نہیں اُلفت کسی غیرِ نبی ﷺ کی، اِک ذرا دِل میں

نہیں کشکولِ قلبِ میں مبتلا کوئی گنجائش
جو اُلفت مصطفی ﷺ کی ہے تو پھر ہو اور کیا دِل میں

اُنھیں انوارِ سرور ﷺ سے تعلق کچھ نہ کچھ ہو گا
چُھپا رکھا ہے جن لوگوں نے کوئی آئنہ دِل میں

کہو سودا تو ہے سر میں مدینے میں پہنچنے کا
سویدا کیا ہے؟ محبوبِ خُدا ﷺ کا نقشِ پا دِل میں

میں ہنگامِ قیامت میں بھی کچھ نعتیں سُناؤں گا
بفضلِ حق کیے بیٹھا ہوں اِک یہ فیصلہ دِل میں

رسالت پر، قیامِ حشر پر، توحیدِ خالق پر
ہے یوں ایماں، نہیں آتا ہے کوئی وسوسہ دِل میں

کرو احکامِ سرور ﷺ پر، عمل یارو تو پاؤ گے
نظر میں روشنی اِخلاص کی، نورِ صفا دِل میں

کرم ایسا ہے رب کا جِس پہ سو سو شکر واجب ہے
کہ آ سکتا نہیں کوئی نبی ﷺ کے ماسوا دِل میں

میں طیبہ میں رسا ہوں اور لب پر نعت کے نغمے
نظر میں گنبدِ اخضر ہے اور ہیں مصطفی ﷺ دِل میں

مِلے گا حشر میں رب سے قبالہ رُستگاری کا
لبوں پر نعت بھی محمودؔ ہو اور ہو وفا دِل میں

سِوا نعتِ پیمبر ﷺ کے نہ کچھ محمودؔ پاؤ گے
اگر ممکن تمھارے واسطے ہو جھانکنا دِل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کچھ اور میں نے کہا بھی نہیں، سُنا بھی نہیں
سوائے نعت کے کچھ مُجھ کو سوجھتا ہی نہیں

خُدا کو سجدہ تو تعظیم اپنے آقا ﷺ کی
سرِ عزیز کہیں اور تو جُھکا بھی نہیں

ہوں باوجودِ جرائم رِہائی کا طالِب
سِوا نبی ﷺ کے مُجھے کوئی آسرا بھی نہیں

صحابہؓ اُن کے جو ہیں، اُن ﷺ کے اہلِ بیتؓ جو ہیں
کوئی بڑے سے بڑا اُن ﷺ کی خاکِ پا بھی نہیں

جو ارتکابِ خطا و گناہ مُجھ سے ہے
تو عفوِ آقا و مولا ﷺ کی اِنتہا بھی نہیں

ہمیں یقیں ہے ملاقات میں تقرّب کا — کہ دو کمانوں کا تو کوئی فاصلہ بھی نہیں
فضیلت آپ ﷺ کو ہر اِک پہ دی ہے خالق نے — برابر آقا و مولا ﷺ کے انبیاء علیہم السلام بھی نہیں
تلاشِ حق میں نہ جاؤں اگر مدینے کو — تو سمجھو یہ کہ اسے دِل سے ڈھونڈتا بھی نہیں
رہیں نہ کیسے مصائب ترے تعاقب میں — جو تیری جیب میں آقا ﷺ کا نقشِ پا بھی نہیں
سوائے خالقِ ہر کائنات مالک کے — کِسی کا مدحِ پیمبر ﷺ میں اِدّعا بھی نہیں
سکونِ دِل کی طلب میں مَیں نعت کہتا ہوں — اِسی لیے تو کوئی عرضِ مدّعا بھی نہیں

حضور ﷺ کا ہوں، کہ طالع رشید احمد ہوں
چنانچہ زُہد مآبوں سے رابطہ بھی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں دور میرے نکبت و اِدبار جیتے جی — دیدار ہو عطا مُجھے سرکار ﷺ جیتے جی
دیکھے زمانہ میرے مُقدّر کی رفعتیں — خِلعت مُجھے مِلے سرِ دربار جیتے جی
اِسرا میں باتیں کیا سرِ قصرِ دنَا ہُوئیں — ممکن نہیں کہ وا ہوں یہ اَسرار جیتے جی
جاتا رہوں روضۃُ الجنّت میں بار بار — یوں راہِ خُلد ہو گئی ہموار جیتے جی
مرہُونِ مصطفی ﷺ جو ہے ہر لمحۂ حیات — ہو اُن ﷺ کے اِلتفات کا پرچار جیتے جی

محمودؔ قبر میں مِرا کردار دیکھنا
جذبوں کا کیسے کر سکوں اِظہار جیتے جی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ سے جو ہو سائلِ ہشت جنت — وہ خوش بخت ہے واصلِ ہشت جنت
ہُوا شاغلِ نعتِ سرکار ﷺ جب سے — میں تب سے ہُوا حاملِ ہشت جنت
جو حاصل ہو راہِ دیارِ نبی ﷺ سے — وہی تو ہے آب و گِلِ ہشت جنت
جبل کی محبت کے باعث نبی ﷺ نے — اُحُد کو کیا شاملِ ہشت جنت
درود اُن ﷺ پہ آٹھوں پہر جب پڑھا ہے — خُدا نے کِیا قابلِ ہشت جنت

نبی ﷺ کا کرم ہشت پہلو ہے مُجھ پر
میں محمودؔ ہوں داخلِ ہشت جنت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا آؤ میرے گھر کی طرف، یا مُجھے بلاؤ
طیبہ میں چلنے والی سکینت فزا ہواؤ!

آئے گی اِستجاب کی آواز عرش سے
آقا ﷺ کا نام لے کے جو دستِ دُعا اُٹھاؤ

ہر اشک موتیوں کی طرح جگمگا اُٹھے
مہجوریٔ مدینہ میں آنسو اگر بہاؤ

گھیریں جو مشکلات و مصائب کبھی تمھیں
ایسے میں تم زباں پہ پیمبر ﷺ کا نام لاؤ

اِسرا کی رات رب نے فرشتوں سے یہ کہا
آئینہ بندیاں کرو، افلاک کو سجاؤ

پاؤ گے کج کُلاہیوں کو اپنے پاؤں میں
جب مانگنے کو جاؤ مدینے میں تم، گداؤ!

اے عاصیو! حضور ﷺ کا دامن کُشادہ ہے
اے غم زدو، نظر میں ہو آقا ﷺ کی، مُسکراؤ

سمجھو، تمھارے آپ نبی ﷺ رہنما ہوئے
آقا ﷺ کے در سے خالی نہ جاؤ گے بے نواؤ!

محشر میں اہتمامِ پذیرائی دیدنی
ہو گا تمھارا، اُلفتِ سرور ﷺ کے آشناؤ!

جب تک پہنچ گیا نہ دیارِ حضور ﷺ میں
ہجرِ نبی ﷺ کا دِل میں بھڑکتا رہا الاؤ

محمودؔ عاقبت کا اگر کچھ خیال ہے
پڑھ کر درود، نامِ پیمبر ﷺ پہ سر جھکاؤ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رتبۂ سرکار ﷺ کی، ہر اِک صدی ہے مُعترِف
ہر زمانے کا کمالِ آگہی ہے مُعترِف

محسنِ انسانیت ﷺ کے لُطف کا، اِکرام کا
آدمیت کے سبب ہر آدمی ہے مُعترِف

میری، محبوبِ خُدائے لم یزَل ﷺ کی شان میں
گفتگو ہے مُعترِف تو خامشی ہے مُعترِف

نقشِ پائے مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ کے نُور کی
انجم و شمس و قمر کی روشنی ہے مُعترِف

باغِ طیبہ کا تعطُّر ہے مُسلّم اِس قدر
ہر گلِ گلشن کے ساتھ، اِک اِک کلی ہے مُعترِف

اُلفتِ محبوبِ خلّاق و خلائق ﷺ کی قسم!
مُعترِف آشفتگی، وارفتگی ہے مُعترِف

شاہد اوراقِ تواریخ و سِیَر ہیں بے گماں　　صدقِ سرور ﷺ کا زمانہ واقعی ہے مُعترف
یہ صفت تفویض کر دی ہے خُدا نے آپ ﷺ کو　　رحمت و رافت کا ہر اِک اُمتی ہے مُعترِف
چودہ صدیاں بعد بھی شان آپ ﷺ کی ویسی ہی ہے　　اُن ﷺ کی عظمت کا زمانہ آج بھی ہے مُعترِف
بھیگتی ہے آنکھ لُطفِ سرورِ کونین ﷺ پر　　ابرِ رحمت کی نگاہوں کی نمی ہے مُعترِف
بندۂ سرکار ﷺ کی کُٹیا کی شوکت حبّذا　　شان ایسی ہے کہ قصرِ خُسروی ہے مُعترِف

میرے آقا ﷺ کی امانت کا، صداقت کا رشیدؔ
ہر شناسا مُعترِف، ہر اجنبی ہے مُعترِف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت جو مُجھ سے ہو شایانِ مقامِ محمود　　تو پکاریں مُجھے محشر میں ثنا خوانِ مقامِ محمود
اُن ﷺ کی عظمت تو تصوُّر سے ورا ہے بے شک　　میرے سرکار ﷺ ہیں سلطانِ مقامِ محمود
خُلد کی ساری بہاریں ہیں اسی کے دم سے　　عرش ہے عرشئہ ایوانِ مقامِ محمود
انبیاء پہلے سبھی، اُمّتیں اُن کی ساری!　　دیکھتے رہ جائیں گے سب شانِ مقامِ محمود
یہ مقام آپ ﷺ کا ایونِ شَفاعت ہو گا　　یوں ہے ہر فرد پہ احسانِ مقامِ محمود

نعت پڑھنے کی سعادت یہ وہاں پائے گا
ہے جو محمودؔ سبق خوانِ مقامِ محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عیاں نُورِ ازل سرکار ﷺ کے روضے سے ہوتا ہے　　کہ پردہ دار ظاہر بھی اِسی پردے سے ہوتا ہے
شَفاعت ہو گی آخر مرتکبینِ کبائر کی　　سکونِ دِل رسولِ پاک ﷺ کے وعدے سے ہوتا ہے
مِرے ماتھے پہ ہے تحریر ہجرِ طیبۂ اقدس　　کہ افشا دردِ دِل کا راز بھی چہرے سے ہوتا ہے
میں قائل ہوں نبیٔ پاک ﷺ کی اِک ایک نسبت کا　　سکینت کا اثر مُجھ پر اِسی ناتے سے ہوتا ہے
رسولِ پاک ﷺ کی ازواجؓ کو، اولادؓ کو دیکھو　　کہ ظاہر حُسن گلشن کے ہر اِک بُوٹے سے ہوتا ہے

عیاں محمودؔ نعتوں سے ہوئیں کیفیتیں دِل کی
تعلق آشکارا بات کے لہجے سے ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کو کر دیا دُنیا کا مولا حق تعالیٰ نے
کیا جو "اُدنُ مِنّی" کا تقاضا حق تعالیٰ نے

پیمبر ﷺ کو عطا کر دی گئی کچھ ایسی یکتائی
بنایا ثانی و ہمسر، نہ سایہ حق تعالیٰ نے

جو اپنا بھی ہے اُس کا اور ہے اُس کے فرشتوں کا
مسلمانوں کو بخشا وہ وظیفہ حق تعالیٰ نے

جسے اُلفت پیمبر ﷺ کی عطا کی، اُس کو کر ڈالا
نبی ﷺ کے شہر کا مفتون و شیدا حق تعالیٰ نے

وہ ﷺ ہیں دیروز و اِمروزِ زمانہ کے لیے رحمت
اُنھی کے نام لکھ ڈالا ہے فردا حق تعالیٰ نے

ہر اِک تخلیق سے پہلے، حبیبِ پاک ﷺ کا اپنے
سرِ عرشِ معلیٰ نام لکھّا حق تعالیٰ نے

دیا جو واسطہ اُس کو نبی ﷺ کا، تو کیا فوراً
ہر اِک اندوہ کا میرے، مداوا حق تعالیٰ نے

رِضائے مصطفیٰ ﷺ کو ہر قدم پر اہمیت دے کر
عطا فرمایا اِک مفہوم و معنیٰ حق تعالیٰ نے

ہر آنے والے دن میں، اور کر ڈالا مِرے دل میں
نبی ﷺ سے اُنس و اُلفت میں اضافہ حق تعالیٰ نے

سلاطینِ زمانہ پر تفوّق یوں دیا مُجھ کو
گدا محبوب ﷺ کا اپنے بنایا حق تعالیٰ نے

چلا ہوں چودھویں بار اب کے میں آقا ﷺ کی خدمت میں
لگاؤ شہرِ سرور ﷺ سے وہ بخشا حق تعالیٰ نے

کرم کی اِنتہا محمودؔ پر کر دی کہ رکھّی ہے
مِرے دِل میں مدینے کی تمنّا حق تعالیٰ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لوگ شہرِ نبیٔ کریم ﷺ میں آئے
وہی حُدودِ مذاقِ سلیم میں آئے

لبوں پہ جن کے، رہے ہیں درود کے نغمے
وہ ظلِ لُطفِ رؤف و رحیم ﷺ میں آئے

سرِ نشور کوئی اُن سے پوچھ کچھ نہ ہوئی
گناہگار جو اُن ﷺ کی گلیم میں آئے

جنھیں محبتِ محبوبِ کبریا ﷺ نہ مِلی
براہِ راست وہ نارِ جحیم میں آئے

جدیدیت کا نہیں دخل میری نعتوں میں
مُجھے تو لُطف ہی رنگِ قدیم میں آئے

مدینے پہنچے تو محمودؔ ہم سے عاصی بھی
حصارِ لُطفِ خُدائے عظیم میں آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عکس طیبہ کا معتبر منظر — دیکھتا ہوں یہ اپنے گھر منظر
سب مناظر حسیں ہیں طیبہ کے — قبۂ مصطفیٰ ﷺ ہے سر منظر
مسجدِ فتح اور قُبا و اُحُد — دیکھ شہرِ نبی ﷺ کا ہر منظر
کعبۂ و گنبدِ پیمبر ﷺ کے — سب ہیں مبہوت، دیکھ کر منظر
نُور وہ پھوٹتا ہے طیبہ سے — دیکھ سکتی نہیں نظر منظر

شبِ معراج ہوش کھو دیتا
دیکھ پاتا اگر بشر منظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی توجّہ ہو اگر میری طرف بھی — اللہ کی ہو جائے نظر میری طرف بھی
خواہش پہ پنپتی ہے مِرے حُجلۂ دِل میں — سرکار ﷺ کا ہو جائے گزر میری طرف بھی
جب مانتا ہوں سرورِ عالم ﷺ کو مُعلّم — کیوں ہو نہ رُخِ علم و ہنر میری طرف بھی
کی آپ ﷺ نے ہر اِک کی مدد، جس نے پکارا — ہو ایک نظر خیرِ بشر ﷺ میری طرف بھی
جاتے ہیں مدینے کی طرف اہلِ محبّت — سرکار ﷺ! بُلاوے کی خبر میری طرف بھی
دیکھے گا زمانہ مِری قسمت کی بُلندی — اُٹھی جو کہیں ان ﷺ کی نظر میری طرف بھی
وہ خاکِ مدینہ کہ جو ہے غایتِ بینش — وہ خاک، وہی کُحلِ بصر میری طرف بھی!
کنکر جو مدینے کے، نگاہوں میں بسے ہیں — کیوں رُخ نہ کریں لعل و گہر میری طرف بھی
فرمائیں پیمبر ﷺ جو توجّہ، تو نہ کیوں آئیں — افکار و تخیل کے گہر میری طرف بھی
آقا ﷺ! ہے کرم آپ کا مشہورِ زمانہ — اَلطاف و عنایت کے ثمر میری طرف بھی
آقا ﷺ! شبِ دیجور تساہُل کا ہدَف ہُوں — کردار و عمل کی ہو سحر میری طرف بھی

یوں نعت ہمہ وقت ہے محمودؔ لبوں پر
ہے لُطفِ پیمبر ﷺ کی خبر میری طرف بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ ہیں اَقدام ہر ایک اَقدم سے ۔۔۔ نُورِ سرور ﷺ تھا پہلے آدم علیہ السلام سے
کبریا روبرو نبی ﷺ کے ہُوا ۔۔۔ رہ کے پوشیدہ چشمِ عالم سے
اُلفتِ ذُوالجلال تھی ظاہر ۔۔۔ "اُدنُ مِنّی" کے خیر مقدم سے
ہم کو بُلوایئے حضوری میں ۔۔۔ لے نکلتی ہے چشمِ پُر غم سے
لب تو طیبہ میں کُھل نہیں پائے ۔۔۔ عرض کی ہم نے چشمِ پُرنم سے
یادِ طیبہ میں اشک نکلے ہیں ۔۔۔ اُنس ہے قطرہ ہائے شبنم سے
تَلبِیَہ اور نعت پڑھتا ہوں ۔۔۔ میں گزرتا ہوں جب یَلَمْلَم سے
درس کی اِبتدا نبی ﷺ نے کی ۔۔۔ خانۂ زید ابنِ رقم رضی اللہ عنہ سے
خدمتِ نعت کی مِلی توفیق ۔۔۔ لُطف و اکرامِ ربِ اکرم سے
میرے سرکار ﷺ نے کہا کہ رہیں ۔۔۔ مومن آپس میں ربط پیہم سے
حکمِ سرکار ﷺ کے مطابق، حیف! ۔۔۔ کام کوئی نہ ہو سکا ہم سے

لذّتِ کام طیبہ میں محمودؔ
ہے تمُور اور آبِ زمزم سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے سے ہے اُمیدِ وفا، نویدِ وفا ۔۔۔ رسا ہوا جو وہاں، وہ ہے مُستفِید وفا
مِلیں جو رتجگے سرکار ﷺ کی محبّت میں ۔۔۔ تو اِتباعِ پیمبر ﷺ ہے صبحِ عیدِ وفا
وفا ضروری ہے اَحکامِ سرورِ دیں ﷺ سے ۔۔۔ کلیدِ جنتُ الفردوس ہے کلیدِ وفا
مدینہ لُطف و عطا کا، کرم کا ہے مصدر ۔۔۔ کہ دیدِ شہرِ حبیبِ خُدا ﷺ ہے دیدِ وفا
وہاں سے واپسی ہے بے خودی محبّت کی ۔۔۔ فضائے طیبۂ اقدس سے ہے کشیدِ وفا

نبی ﷺ کے نام پہ جاں دینا ہے حیات رشیدؔ
شہیدِ حُرمتِ سرکار ﷺ ہے شہیدِ وفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آیا ایقان اور گمان گئے — عرش پر جب وہ میہمان گئے
شہرِ سرکار ﷺ کی طرف ہم بھی — تا بہ عرفانِ بے نشان گئے
کبریا کو نبی ﷺ کے کہنے پر — ہم تو دیکھے بغیر مان گئے
جو تھے ناموسِ مصطفی ﷺ کے امیں — سرخرو بعدِ امتحان گئے
جن کا طیبہ میں اِرتحال ہوا — وہ تو دُنیا سے کامران گئے

پڑھتے محمودؔ مصطفی ﷺ پہ درود
خُلد کو رب کے ہم زبان گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بحرِ رحمت کی ہے، دریائے سخا کی ذات ہے — جس سے سیراب دُنیا، مصطفی ﷺ کی ذات ہے
جن سے دُنیا کی ہیں سب شادابیاں رعنائیاں — صاحبِ اِعزازِ لَولاکَ لَمَا کی ذات ہے
جِن کی عظمت اہلِ خُلد و عرش پر روشن ہوئی — وہ شبِ اِسرا اِمام الانبیا ﷺ کی ذات ہے
یا اکیلا لامکاں میں ہے خُدائے اِنس و جاں — یا وہاں پر سرورِ ہر دو سرا ﷺ کی ذات ہے
کیوں نہ سجتے آسماں و خلد و عرش و لامکاں — ذاتِ حق کی میہماں جو مصطفی ﷺ کی ذات ہے
ساعتیں قربِ خُدا کی، جن کی ہمراہی میں تھیں — وہ حبیبِ کبریا صلِ علیٰ کی ذات ہے
خون بن کر رگوں میں اُلفتِ آقا ﷺ رواں — دِل میں جو جلوہ نما ہے مصطفی ﷺ کی ذات ہے
جِن کے اخلاقِ حسیں نے دِل مسخّر کر لیے — سرورِ دیں، شاہِ قوسین و دنا مصطفی ﷺ کی ذات ہے
دُنیا و عقبیٰ میں میری یاور و اِمداد گر — یا خُدا کی ذات ہے یا مصطفی ﷺ کی ذات ہے
حق کو منوایا ہے جِس ہستی نے سب لوگوں سے وہ — حق شناس و حق نگر اِک حق نما کی ذات ہے
جِن کے تیور دیکھ کر میزاں پہ ہوں گے فیصلے — میرے حامی شافعِ روزِ جزا ﷺ کی ذات ہے

رشتۂ اخلاص قائم جس سے ہے محمودؔ کا
وہ مرے آقا ﷺ کے ہر مدحت سرا کی ذات ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنے میں جسے ملتی ہو اکثر ترجیح
حشر میں دیں نہ فرشتے اُسے کیونکر ترجیح

داغِ انگشتِ نبی ﷺ رکھتا ہے وہ سینے پر
ماہ کو یوں ہوئی خورشیدِ جہاں پر ترجیح

شبِ معراج قدم اُن ﷺ کے، فلک پر پہنچے
پا گیا آج کے دن گنبدِ بے در ترجیح

صائم الدہر بھی ہوں، قائم اللیل بھی ہوں
پا نہیں سکتے غلامانِ نبی ﷺ پر ترجیح

جو تہِ دِل سے نظر آتا ہے مخلص دیں سے
دیتے ہیں سب پہ نبی ﷺ اِس کو برابر ترجیح

ہو گی اعمال کی پُرسش بھی بہر نوع، مگر
پائے گی اُلفتِ سرور ﷺ سرِ محشر ترجیح

بے بصر لوگوں میں پا جائیں تو پائیں بے شک
ذرۂ خاکِ مدینہ پہ جواہر ترجیح

قلب و جاں، اور قلم، اور زباں کے باعث
پائی زُہّاد پہ میں نے سرِ کوثر ترجیح

بیٹھ کر منبرِ سرور ﷺ پہ کہی نعتِ نبی ﷺ
ایسے حسان رضی اللہ عنہ نے پائی سرِ منظر ترجیح

کج کُلاہانِ جہاں پر یہ ہوا ہے واضح
اُن ﷺ کے دربار میں پاتا ہے جُھکا سر ترجیح

سربراہانِ ممالک کے مقابل قُدسی
دیں گے دریوزہ گرِ شاہ ﷺ کو یکسر ترجیح

سرِ محمودؔ درِ پاک نبی ﷺ پر ہو گا
حالِ دِل پائے گا لیکن پسِ منظر ترجیح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ طیبہ سے درخشاں ہوئے ماہ و خورشید
روشن اِس طرح سے یکساں ہوئے ماہ و خورشید

انگلی اُن دونوں کی جانب جو اُٹھی سرور ﷺ کی
یوں زمانے میں نمایاں ہوئے ماہ و خورشید

سیر میں صاحبِ معراج جو مصروف ہوئے
اُن ﷺ کے قدموں سے فروزاں ہوئے ماہ و خورشید

ظرف میں روشنی پائی ہے نبی ﷺ کے در سے
اِس طرح نُور کی پہچاں ہوئے ماہ و خورشید

نقشِ پا آقا و مولا ﷺ کا اِنھیں ہے مطلوب
اِس تگ و دو ہی میں ہلکاں ہوئے ماہ و خورشید

مُطّلع اِس کو یہ محمودؔ کے وجدان نے کیا
طَوفِ طیبہ ہی کو گرداں ہوئے ماہ و خورشید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ سرکار ﷺ کا بُلواتے ہیں ساون آنسو — جب بہاتے ہیں عنادِل سرِ گلشن آنسو
دِل کی دُنیا میں اُجالے کا سبب بنتے ہیں — یادِ آقا ﷺ میں جو پلکوں پہ ہیں روشن آنسو
لشکر صد شکر کہ سرکار ﷺ کی باتیں سُن کر — اُفقِ چشمِ سے اُترے سرِ دامن آنسو
میرے خالق کو وہ ہر بار پسند آئے ہیں — یاد طیبہ میں جو نکلے اصولاً آنسو
اِس میں آتا ہے نظر گنبدِ اَخضر مُجھ کو — اِتنا شفّاف ہے گویا کہ ہے درپن آنسو
مُجھ کو ہر سال مدینے میں تو پہنچاتے ہیں
کاش دِلوائیں اِسی شہر میں مدفن آنسو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملائک اُن کا رکھیں گے نہ محشر میں بھرم کیسے — نہ ہو گا منتظرِ خُدّامِ سرور ﷺ کا، اِرم کیسے
لَعَمرُکَ کہہ کے، اور سوگند اُن ﷺ کے شہر کی کھا کر — ہمیں تعلیم دی رب نے کہ کھائیں ہم قسم کیسے
نبی ﷺ کا ذکر کم کرنا، محبّت اُن سے کم رکھنا — جو ایسے ہوں، وہ میرے واسطے ہوں محترم کیسے
خُدا کے آخری پیغام بر جب میرے آقا ﷺ ہیں — قوانینِ پیمبر ﷺ حشر تک ہوں کالعدم کیسے
میں تیرہ مرتبہ تیرہ برس میں جا چکا طیبہ — کوئی پوچھے تو پوچھے مُجھ سے ہوتا ہے کرم کیسے
قسم کھا کر قلم کی، رب نے مدحِ مصطفی ﷺ کی ہے — رہیں بے گانۂ نعتِ نبی ﷺ اہلِ قلم کیسے
وہ ہیں محبوبِ رب، رحمت ہوئے ہیں کائناتوں کے — نہ ہوں زیرِ نگیں اُن ﷺ کے، عرب کیسے، عجم کیسے
دمِ آخر نہ جب تک دیدِ سرور ﷺ ہو چکی ہو گی — سمجھ میں آ نہیں سکتا، مِرا نکلے گا دم کیسے
نہیں مخفی حقیقت، معصیت، اوقات، جب اپنی — نہ جانے جا پہنچتے ہیں مدینے میں تو ہم کیسے
قیامِ طیبۂ اقدس کے لمحاتِ مُقدّس میں — پتا چلتا نہیں، رہتی ہے میری چشم نم کیسے
غم و اندوہ و رنج و حُزن کا درماں جو آقا ﷺ ہیں — مِرے نزدیک آ سکتا ہے یارو، کوئی غم کیسے

حصارِ رحمتِ آقا ﷺ میں جب محمودؔ رہتے ہیں
پیاپے ہم نہ کرتے جائیں گے نعتیں رقم کیسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زائرِ روضہ کو دیکھا تو ملائک نے کہا
زندہ انساں کبھی تصویر بھی ہو سکتا ہے
کر گیا ایک اشارہ یہ نبی ﷺ کا بچپن
چاند افلاک پہ تسخیر بھی ہو سکتا ہے
طیبہ پہنچے تو یہ احساس ہُوا ہے ہم کو
خواب شرمندۂ تعبیر بھی ہو سکتا ہے
ڈھونڈتا پھرتا ہے رِضواں جسے جنّت کے لیے
راہِ طیبہ کا وہ رَہ گیر بھی ہو سکتا ہے
مُتّبع سرورِ عالم ﷺ کا کوئی ہو تو سہی
بندہ خود کاتبِ تقدیر بھی ہو سکتا ہے
مدحتِ سرورِ عالم ﷺ نے یہ عرفاں بخشا
شعر جذبات کی تصویر بھی ہو سکتا ہے
رُستگاری تو کُجا، اُلفتِ سرور ﷺ کا عمل
حشر میں باعثِ توقیر بھی ہو سکتا ہے
مقصدِ نعت جو خُوشنودیٔ سرکار ﷺ نہ ہو
یہ ترا جذبۂ تشہیر بھی ہو سکتا ہے
کم ہو سرکار ﷺ کی اُلفت جو کِسی کے دِل میں
بندہ آمادۂ تقصیر بھی ہو سکتا ہے
عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں، نبی ﷺ کا حلیہ
کون کہتا ہے کہ تحریر بھی ہو سکتا ہے
نسخۂ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیْ" مستعمل ہو
اور نسخہ کوئی ایسا ہے، جو اکسیر بھی ہو سکتا ہے!
دلِ محمودؔ کہاں حُزن شناسا ہو گا
نعت کہہ کر کوئی دلگیر بھی ہو سکتا ہے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رخشِ تخییل مدینے کو چلا ہے، جب بھی
نعت کہتا ہے، وہ کھونٹے سے بندھا ہے جب بھی
نصرتِ آقا ﷺ کی مِرے سر پہ ہے سایہ افگن
میرے ہونٹوں پہ "اَغِثْنِیْ" کی صدا ہے جب بھی
اپنے آپ میں نہ رہنے کی ہوئی ہے صورت
نعت میں مُجھ سے کوئی شعر ہُوا ہے جب بھی
ہر گنہگار کے شافع ہیں رسولِ اکرم ﷺ
اپنے کردار میں سب سے وہ بُرا ہے، جب بھی
پُوجتا یُوں ہوں کہ سرکار ﷺ نے پُوجا ہے اُسے
میرا معبود ہے، خالق ہے، خُدا ہے، جب بھی

رُستگاری تو بہر طور نبی ﷺ بخشیں گے
لوحِ تقدیر پہ تحریر سزا ہے جب بھی

سر کا ممکن ہی نہیں اور کہیں پر جُھکنا
ذکرِ آقا ﷺ میں جُھکا ہے، یہ جُھکا ہے جب بھی

شہرِ آقا ﷺ سے اُمڈ آیا سحابِ رحمت
اشک مہجوریٔ طیبہ میں بہا ہے جب بھی

پیش کی زخمیٔ طائف ﷺ کو سلامی میں نے
جادۂ دیں میں کوئی ظلم سہا ہے جب بھی

مِل گئی دِل کو سکینت بھی، طمانینت بھی
حرفِ مدّاحیِ سرکار ﷺ کہا ہے جب بھی

یوں لگا، قُدسیوں نے لی ہیں بلائیں اُس کی
گردِ طیبہ سے کوئی چہرہ اَٹا ہے جب بھی

دور طیبہ سے جو ہے، پھر بھی یہ پڑھتا ہے درود
اور، دربار میں محمودؔ رسا ہے، جب بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زِ راہِ لُطفِ شہِ محتشم ﷺ نے دیکھا ہے
تو مُجھ کو خُلدِ بریں کی نِعَم نے دیکھا ہے

اُسے کیا مہرِ قیامت کی گرم خُوئی سے
جسے حضور ﷺ کی چشمِ کرم نے دیکھا ہے

در آئے دِل میں مناظر ریاضِ جنّۃ کے
مُواجہہ کو مِری چشمِ نم نے دیکھا ہے

ہم ایسے غرقِ گُنہ آدمی گئے طیبہ
نبی ﷺ کا معجزہ یہ ایک ہم نے دیکھا ہے

تھی آنکھ نم تو بندھے ہاتھ تھے، جُھکا سر تھا
سرِ حرم مُجھے اہلِ حرم نے دیکھا ہے

صریرِ خامہ میں ہر وقت لَے ہے نعتوں کی
کوئی نظّارہ تو میرے قلم نے دیکھا ہے

کوئی حضور ﷺ کے پاؤں کی دھول جیسا ہو
چہار سمت عَرَب نے، عَجَم نے دیکھا ہے

شفیق نظروں سے مُجھ ایسے خاکساروں کو
فرازِ عرش سے شاہِ اُمم ﷺ نے دیکھا ہے

اُسے حصارِ درودِ رسول ﷺ میں پایا
مِرے وجود کو جب بھی عدم نے دیکھا ہے

ریاضِ جنتِ سرکار ﷺ میں مِرا جانا
ہزار مرتبہ باغِ ارم نے دیکھا ہے

چہار سمت سے ہوں روشنی کے گھیرے میں
مِری طرف جو اُس نُورِ قِدم ﷺ نے دیکھا ہے

زمیں پہ پاؤں جو محمودؔ کے نہیں ٹکتے
اُسے حضور ﷺ کے فیضِ اتم نے دیکھا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُنفرِد ہے مِرے نبی ﷺ کیا صِفت — یہ صِفت ہے خُدا رسی کی صِفت
آ گئی دیدِ روضہ کے باعِث — گوشۂ چشم میں نمی کی صِفت
لب پہ میرے بھی ہے، خُدا کے بھی — سرورِ کائنات ﷺ ہی کی صِفت
مُجھ پہ چشمِ کرم نبی ﷺ کی ہوئی — کام آئی ہے عاجزی کی صِفت
شغلِ طوفِ مدینۂ طیّب! — ہے یہی چرخِ چنبری کی صِفت
پایا جاہ و جلال کعبہ میں — دیکھی طیبہ میں دلکشی کی صِفت
ماسوائے رسولِ حق ﷺ، کب ہے — رحمتِ عالمین کِسی کی صِفت
ذرۂ خاکِ شہرِ سرور ﷺ میں — بالخصوص آئی روشنی کی صِفت
نام لیوا جو اُن ﷺ کا ہے، اُس کو — ہے ضرور امن و آشتی کی صِفت
سجدۂ شُکر کر کے صُفّہ پر — پا گئے ہم بھی آگہی کی صِفت
اپنے آقا ﷺ سے کیجئے اُلفت — پایئے نعت گستری کی صِفت

خادمِ نعت ہو گئے محمودؔ
یہ صِفت ہے کسی کسی کی صِفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تھا شہرِ نبی ﷺ کے کاخ و کُو میں — وہی حُسن آیا میری گفتگو میں
جو سوچو تو پیمبر ﷺ کی رسالت — ہے مظہر معنیِ اللہ ھُو میں
نبیِٔ پاک ﷺ کی سب نسبتوں سے — ہے اُلفت جاگزیں میرے لہو میں
مِلا عاداتِ پیغمبر ﷺ کا پرتَو — جو اہلِ بیت رضی اللہ عنہم تھے، اُن سب کی خو میں
مَیں مست و بے خودِ یادِ نبی ﷺ ہوں — شرابِ عشق و اُلفت ہے سبو میں

نبی ﷺ کے شہر میں محمودؔ پہنچا
جو نکلا کبریا کی جستجو میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیال و فکر کی پاکیزگی ہے مدحتِ سرور ﷺ
جو سوچو تو خُدا کی پیروی ہے مدحتِ سرور ﷺ

جِسے میں شعر کہتا ہوں، جِسے میں فن سمجھتا ہوں
کبھی حمدِ خُدا ہے اور کبھی ہے مدحتِ سرور ﷺ

نشاط و اِنبساط و خُرّمی کی یہ پیامی ہے
ہر اِک رنج و الم سے مخلصی ہے مدحتِ سرور ﷺ

نظر آتی ہے تا خُلدِ بریں ہر راہ تابندہ
کچھ ایسی روشنی سی روشنی ہے مدحتِ سرور ﷺ

جو ہے ناگفتنی، تو وہ ہے میری معصیت زدگی
اگر ہے گفتنی تو گفتنی ہے مدحتِ سرور ﷺ

عمل دخل اُس کا جب سے ہو گیا زندگانی میں
ہُوا واضح کہ حسنِ زندگی ہے مدحتِ سرور ﷺ

یقیناً اُس کو آقا ﷺ نے پذیرائی عطا کی ہے
نگاہوں میں مِری، جو اَن کہی ہے مدحتِ سرور ﷺ

تفاخُر یا تعلّی کا نہیں مضمون نعتوں میں
مِرے لب پر زِ رُوئے عاجزی ہے مدحتِ سرور ﷺ

اثر طُرفہ نظر آیا ہے میری ایکٹویٹی کا
خُدا کو خوش کیا ہے، جب بھی کی ہے مدحتِ سرور ﷺ

مضامین اور بھی ہیں بیسیوں، پر مُجھ سے کیا مطلب
مِرے نزدیک تو بس شاعری ہے مدحتِ سرور ﷺ

مِرے احبابِ واقف ہیں مِری کیفیتِ دِل سے
کہ میرے واسطے وجہِ خوشی ہے مدحتِ سرور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیسواں مجموعۂ نعت

عرفانِ نعت

۶۴ نعتیں: ہر نعت قرآنِ مجید کی کسی آیت کے حوالے سے، اولیت کا اعزاز لئے ۱۸۴ صفحات پر یہ مجموعہ بھی
مکتبۂ ایوانِ نعت نے مارچ ۲۰۰۲ء میں شائع کیا۔
صوبائی سیرت کانفرنس ۱۴۲۴ھ میں اس پر نعت ایوارڈ دیا گیا۔

انتساب

والدِ مکرم راجا غلام محمد (رحمہ اللہ تعالیٰ)
اور والدہ محترم نور فاطمہ (رحمہا اللہ تعالیٰ) کے نام
جن کی تربیت نے مجھے معارفِ قرآن کی طرف راغب رکھا۔

اللّٰهم صلّ على محمد وعلى آل محمد

كما صلّيت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

اللّٰهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

مَنَّ اللّٰہ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۃ آل عمران: ۱۶۴)

''بے شک اللہ کا مومنوں پر بڑا احسان ہے کہ اُس نے اُنھی میں سے اُن میں رسول بھیجا۔''

یہ اثر محمودؔ پر پیدا ہے مَنَّ اللّٰہ کا
نعت میں یہ تذکرہ کرتا ہے مَنَّ اللّٰہ کا

ہیں مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی عظمتیں جب سامنے
ذکر ہونٹوں پر مِرے، آیا ہے مَنَّ اللّٰہ کا

بھیجنا اللّٰہ کا اُن کے لیے اپنا رسول ﷺ
اہلِ ایمان کے لیے مژدہ ہے مَنَّ اللّٰہ کا

یہ ظہورِ قُدسیٔ محبوبِ رب ﷺ کا فیض ہے
اپنے سینوں پر جو یہ تمغہ ہے مَنَّ اللّٰہ کا

آمدِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ ہم خوش کیوں نہ ہوں
بعثتِ سرکار ﷺ میں نکتہ ہے مَنَّ اللّٰہ کا

مہرِ محشر کی تمازت کیا جلائے گی اُسے
اُمّتی کے سر پہ جب سایہ ہے مَنَّ اللّٰہ کا

اُلفتِ آقا و مولا ﷺ کا اثر ہے لازمی
جو تولّائی ہے، وہ شیدا ہے مَنَّ اللّٰہ کا

نعمتِ عظمیٰ خُدا کی جب مِرے سرکار ﷺ ہیں
حلقۂ صلوات بھی حلقہ ہے مَنَّ اللّٰہ کا

روز افزوں اہلِ دِیں پر رب کے احسانات ہیں
ہر جسد پر چہرۂ زیبا ہے مَنَّ اللّٰہ کا

سرخوشی کی کیفیت ہم پر نہ کیوں طاری رہے
عیدِ مولودُ النبی ﷺ جھونکا ہے مَنَّ اللّٰہ کا

ایک بحرِ بیکراں ہے لُطف و اِکرامِ نبی ﷺ
پھر تموّج اِس میں اِک برپا ہے مَنَّ اللّٰہ کا

کیوں نہ ہوں ممنونِ احسانِ خُدا سب مومنین
جو ہیں اہلِ دیں، اُنھیں چسکا ہے مَنَّ اللّٰہ کا

ہر تولّائی نبی ﷺ کا کیوں خوش و کرم نہ ہو
چہرۂ ایمان پر غازہ ہے مَنَّ اللّٰہ کا

اِس کو ہے احساسِ ممنونیّت ربِ جہاں
یوں لبِ محمودؔ پر نغمہ ہے مَنَّ اللّٰہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَزَّرُوْہ

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(سورۃ الاعراف: ۱۵۷)

’’تووہ جواس پرایمان لائیں اوراس کی تعظیم کریں اوراسے مدددیں اوراس نُور کی پیروی کریں
جواس کے ساتھ اُترا، وہی بامرادہوں گے۔‘‘

مومنوں کے واسطے حکمِ خُدا ہے عَزَّرُوْہ — اُلفتِ خلّاقِ عالَم کا صلہ ہے عَزَّرُوْہ
جو بصیرت یاب ہے، وہ اس کو پڑھ کر مان لے — لوحِ محفوظ محبّت پر لکھا ہے عَزَّرُوْہ
اِس سے آگے چل کے، منزل کا نشاں پاؤ گے تُم — راہِ قُربِ مصطفیٰ ﷺ کا مرحلہ ہے عَزَّرُوْہ
مُشکلاتِ زیست میں اِس سے ہیں سب آسانیاں — مخلصانِ دینِ سرور ﷺ کی جزا ہے عَزَّرُوْہ
راستا، یہ خالق و مالک نے دِکھلایا ہمیں — از رہِ تکریم آقا ﷺ رَہنما ہے عَزَّرُوْہ
مومنوں پر فرض ہے اُلفت نبیؐ پاک ﷺ کی — اِس پہ اِک اِرشادِ مالک برملا ہے عَزَّرُوْہ
عاصیانِ اُمّتِ سرور ﷺ کی بخشش کے لیے — عندیہ خلّاقِ نے دِیا ہے عَزَّرُوْہ
اِس کو پڑھتے جاؤ، اور اِس پر عمل کرتے رہو — ایک یہ حرفِ مجلّا عرش کا ہے عَزَّرُوْہ
اُن سے، جو اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کے ہیں اُمّتی — ربُ العزت کا تعلّق بن گیا ہے عَزَّرُوْہ
ہم کو اِتنا تو بہ ہر حالت سمجھنا چاہیے — باعثِ توسیعِ دامانِ دُعا ہے عَزَّرُوْہ
عزّت و توقیرِ آقا ﷺ دِل سے یوں کرتا ہوں مَیں — دِل کے کانوں سے کہیں مَیں نے سُنا ہے عَزَّرُوْہ
اہلِ اُلفت کے لیے یارو، ہے دستورِ حیات — اہلِ دِیں کو ایک آئینِ وفا ہے عَزَّرُوْہ
سوچ لے اے دِل، بچت کی اِک یہ صورت بن گئی — معصیت کوش آدمی کا آسرا ہے عَزَّرُوْہ
راہِ تکریم نبی ﷺ ہم کو ملی قُرآن سے — حرفِ اُلفت ہے، عقیدت آشنا ہے عَزَّرُوْہ

اِس پتے سے پاؤ گے محمودؔ منزل عشق کی
عظمتِ سرکارِ وَالا کا پتا ہے عَزَّرُوْہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا (سورۃ البقرہ:۱۰۴)

’’اے ایمان والو! (نبیں) ’راعنا‘ نہ کہواور یوں عرض کرو کہ حضور (ﷺ) ہم پر نظر کریں۔‘‘

شانِ سرور ﷺ کا نشاں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا — حکمِ خلاّقِ جہاں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
عزّت و تکریم سرور ﷺ کے لیے اللہ کا — اَمر زیرِ آسماں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
سیرتِ اصحابِ آقا ﷺ سے بھی ظاہر ہے یہی — اور قُرآں کا بیاں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
شکرِ خلاّقِ جہاں! اُقلیمِ حرف و لفظ پر — تاقیامت حکمراں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
لفظ ناجائز ہے، گر صوتی اثر اچھّا نہ ہو — یوں، یہ حکمِ جاوِداں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
حُرمتِ ناموسِ آقا ﷺ پر یقیں کے واسطے — ماورائے ہر گماں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
طالبِ نُصرت پُکارے گا اُنھیں تکریم سے — حق نما ہے، حق نشاں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
ہے تعلّق اِس کا سورہ "اَللّھَبْ" سے پُختہ تر — "اَلْقَلَمْ" کا رازداں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
ہے نہاں مدّاحِ سرکارِ جہاں ﷺ کے قلب میں — قولِ خالق سے عیاں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
رب نے چاہا تو عمل اِس پر کروں گا حشر تک — میری رگ رگ میں نہاں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
اُن ﷺ کی عظمت سے فروتر کوئی شوشہ تک نہ ہو — رب کا جب اِرشاد، ہاں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
عُمر بھر توقیرِ آقا ﷺ کو رکھّو پیشِ نظر — تا حدِ عمرِ رواں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
"رَاعِنَا" کہتا ہے کوئی یا کہ "اُنظُرنَا" اُنھیں — اِس طرح سے اِمتحاں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
ندوی و حالی بھی ہو ہو لفظِ "راعی" کیوں کہے — الحفیظ و الاماں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا

رب کرے، محمودؔ اُس کے سایے میں دائم رہے
مغفرت کا سائباں ہے لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنظُرنَا (یَا رَسُوْلَ اللّٰہ)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا (سورۃ البقرۃ:۱۰۴)

''اے ایمان والو! 'راعنا' نہ کہو اور 'اُنظرنا' (ہماری طرف نظر فرمائیے) کہا کرو۔''

غور سے میری گزارش دِل کے کانوں سے سُنو — ساتھ دے قسمت تو عامِل اس وظیفے کے رہو
جب کہو تم یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اُنظُرنَا کہو

جو ذرا کمتر مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے لفظ ہو   تم کِسی صُورت بھی ہونٹوں تک اِسے آنے نہ دو
جب کہو تم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْنَا کہو

سرکشی کا کوئی بھی الزام اپنے سر نہ لو   حکمِ حق کی یارو، بے چُون و چرا تعمیل ہو!
جب کہو تم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْنَا کہو

جب بھی تم کو اپنے آقا ﷺ کا کرم درکار ہو   رہنمائی تم کلامِ خالق و مالک سے لو
جب کہو تم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْنَا کہو

”رَاعِنَا“ کہنا اُنھیں ممنوع رب نے کر دیا   ایک سو چار(۱۰۴) آیہ اَلْبَقَرَۃ کی پڑھ کر دیکھ لو
جب کہو تم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْنَا کہو

عفو کے قابل نہیں اِس میں سرِ مُو اِنحراف   مِن و عَن اپنے عمل میں دو جگہ احکام کو
جب کہو تم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْنَا کہو

عزّت و تکریمِ سرور ﷺ میں نہ ہو کوئی کمی   یہ ہدایت اپنی رُوح و جاں میں تم لینا سمو
جب کہو تم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْنَا کہو

یہ تمھارا حُسنِ عقبیٰ چاہتا ہے، اِس لیے   خواہشِ محمودؔ احقر اِک یہی ہے دوستو!
جب کہو تم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْنَا کہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل

قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (سورۃ الانفال:۱)

”فرمادیجیے کہ غنیمتیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے ہیں۔“

جو کام بھی ہو، وہ کرو لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل ﷺ   بولو، سُنو، لکھو، پڑھو لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل ﷺ
اِرشادِ پاکِ سرورِ کُل ﷺ پر کرو عمل   یوں ہر بُرائی سے بچو لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل ﷺ
رَستہ تو جو بھی ہو مگر نیّت دُرُست ہو   جس راہ پر بھی تم چلو لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل ﷺ
بخشش مِلے گی حکمِ خدا و رسول ﷺ سے   سچ بات پر جو تم اڑو لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل ﷺ

یہ چند روزہ زندگی ہے، اِس میں دوستو — کر لو، جو کام کر سکو لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل ﷺ
فوز و فلاحِ نوعِ بشر ہو نِگاہ میں — اِس راہ میں آگے بڑھو لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل ﷺ
ہو سامنے رِضائے نبی ﷺ لین دین میں — جو دو سو دو، جو لو سو لو لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل ﷺ
شہرِ خُدا و شہرِ پیمبر ﷺ کی یاد میں — مَیں نے بھی لیں آنکھیں بھگو لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل ﷺ

ہر دو جہاں میں نُصرتیں محمودؔ پاؤ گے
ہر بات ہو، ہر کام ہو لِلّٰہِ وَالرَّسُوْل ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَا رَمَیْتَ

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (سورۃ الانفال:۱۷)

''اور وہ خاک آپؐ نے نہیں پھینکی، جو آپؐ نے پھینکی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی۔''

معنٰی سمجھ لے جس کی نظر مَا رَمَیْت کا — اس کو ملے گا کُحلِ بصر مَا رَمَیْت کا
اُلفت نبی ﷺ و ربِّ نبی ﷺ کی ہو آئنہ — کُھل جائے ہم پہ بھید اگر مَا رَمَیْت کا
آقا ﷺ کا ہاتھ دَستِ خُدائے کریم ہے — کر وِرد تو بھی شام و سحر مَا رَمَیْت کا
دستِ نبی ﷺ ہے جیت میں ہر کارزار کی — ہے دُشمنانِ دیں کو خطر مَا رَمَیْت کا
غزواتِ مصطفٰی ﷺ کی حقیقت پہ رکھ نظر — ہر معرکہ ہے دَست نگر مَا رَمَیْت کا
عظمتِ سمجھ میں آئے رسولِ کریم ﷺ کی — فقرہ اگر ہو پیشِ نظر مَا رَمَیْت کا
ہوں کامیاب آج بھی مومن لڑائی میں — ہو جائے جو دِلوں پہ اثر مَا رَمَیْت کا
دستِ رسول ﷺ دستِ خُدا آئے گا نظر — پھل دے گا روزِ حشر شجر مَا رَمَیْت کا
باتیں بھی ایک، کام بھی دونوں کے ایک ہیں — مَا یَنْطِقُ کا گھر ہے تو دَر مَا رَمَیْت کا
اب بھی ہر ایک معرکۂ خیر و شر میں ہو — جو بدر میں ہُوا تھا اثر مَا رَمَیْت کا
اُسلوب ہی محبّت اثر رب کا ہے یہاں — کیا رنگ دیکھ پائے بشر مَا رَمَیْت کا
اپنائیت کا معنٰی و مفہوم ہو عیاں — جھونکا جو لائے بادِ سحر مَا رَمَیْت کا

محمودؔ کی کمر پہ رکھیں ہاتھ مصطفیٰ ﷺ
دیکھے علُو جو اس کی نظر مَا رَمَیت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَا یَنۡطِق

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی (۳) اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی (۴) (سورۃ النجم:۳،۴)

''اور وہ جو بات اپنی خواہش سے کرتے ہیں، وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنھیں کی جاتی ہے۔''

کیا مِرے سرکار ﷺ کی پہچان مَا یَنۡطِق نہیں
خالِقِ عالَم کا کیا عِرفان مَا یَنۡطِق نہیں

کیا نہیں خالِق کی یہ اُلفت رسولُ اللہ ﷺ سے
آپ ﷺ کی تکریم کا سامان مَا یَنۡطِق نہیں

''ما'' کا معنیٰ تم ''نہیں'' کرتے ہو لوگو! ''جو'' کرو
دیکھو پھر، سرکار ﷺ کے شایان مَا یَنۡطِق نہیں!

جو نبی ﷺ کہتے ہیں مرضی سے، وہ حق کی بات ہے
کیا خُدائے پاک کا فرمان مَا یَنۡطِق نہیں

اور بھی اِس کا سبب کوئی نظر آیا تمھیں
قُربتوں ہی کا اگر سامان مَا یَنۡطِق نہیں

کوئی دَانشور مجھے اِتنا تو سمجھائے کہ کیا
از رُوئے قُرآن اُن ﷺ کی شان مَا یَنۡطِق نہیں

خوب اُسلوبِ نگارش ہے کلامُ اللہ کا
کیا اِسی اُسلوب کا فرمان مَا یَنۡطِق نہیں

جب رسولِ پاک ﷺ محبوبِ خُدائے پاک ہیں
اس عُلُوّ کی حجّت و بُرہان مَا یَنۡطِق نہیں

اُن ﷺ کا جو فرمان ہے، اللہ کا فرمان ہے
کیا نبیٔ محترم ﷺ کی شان مَا یَنۡطِق نہیں

بات رب کی ہے، نبی ﷺ جو اپنی مرضی سے کہیں
عظمتِ سرور ﷺ کا کیا عنوان مَا یَنۡطِق نہیں

ربِّ محبِ محمودؔ ہے، محبوب ہیں اُس کے نبی ﷺ
کیا اِن اپنائیوں کی جان مَا یَنۡطِق نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ (سورۃ الفتح:۱۰)

''وہ جو آپؐ کی بیعت کرتے ہیں، وہ تو اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔''

ہاتھ رب کا یا نبی ﷺ کا فَوقَ اَیدِیھِم رہا ۔۔۔ ایک پردہ، اس کا اِفشا فَوقَ اَیدِیھِم رہا
رب کا اِک فقرہ اُچھوتا فَوقَ اَیدِیھِم رہا ۔۔۔ دعویٰ یہ سب سے انوکھا فَوقَ اَیدِیھِمۡ رہا
اس کو دستِ خالق و مالک کہا اللہ نے ۔۔۔ اُن ﷺ کا جو دَستِ توانا فوقَ اَیدِیھِمۡ رہا
ہاتھ رب کا، صُورتِ دَستِ نبیٔ محترم ﷺ ۔۔۔ بیعتِ رِضواں میں گویا فَوقَ اَیدِیھِم رہا
بیعت اُن ﷺ کی، رب کی بیعت تھی یہ افشاءِ جلی ۔۔۔ جو بھی حق تھا، وہ یہ اِخفا فَوقَ اَیدِیھِمۡ رہا
قتلِ عثمان کی خبر، بدلے کی بیعت، اور وہاں ۔۔۔ کثرت و وحدت کا افشا فَوقَ اَیدِیھِمۡ رہا
سِرًّا اس کو مَا رَمَیتَ اِذۡ رَمَیتَ کہ دِیا ۔۔۔ جو رہا اعلان سیدھا، فَوقَ اَیدِیھِم رہا
ظاہراً تو وہ رسولِ پاک ﷺ ہی کا ہاتھ تھا ۔۔۔ دَرحقیقت ہاتھ رب کا فَوقَ اَیدِیھِم رہا
اِنتقامِ حضرت عثمان لینے کے لیے ۔۔۔ ہاتھ بیعت میں نبی ﷺ کا فَوقَ اَیدِیھِمۡ رہا

حشر کے ہنگام میں محمودؔ مَیں سمجھا ہُوں یہ
دستگیری کا اشارہ فَوقَ اَیدِیھِمۡ رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فَتَرضٰی

وَلَسَوفَ یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضٰی (سورۃ الضحیٰ:۵)

”بے شک عنقریب آپ کا رب آپ کو اِتنا دے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔“

نبی ﷺ کو خُدا کی بشارت فَتَرضٰی ۔۔۔ کہ ہے جوشِ دَریائے اُلفت فَتَرضٰی
محبّت کی ہے جو علامت فَتَرضٰی ۔۔۔ ہے جذبوں کا حُسنِ متانت فَتَرضٰی
کمالِ عطائے خُداوندِ عالی ۔۔۔ جمالِ صدائے محبّت فَتَرضٰی
برائے رِضائے حبیبِ خُدا ﷺ ہے ۔۔۔ محبّت کی بُرہان و حجّت فَتَرضٰی
وہ سوگند ہے، یہ بیانِ حقیقت ۔۔۔ ہے معنیٰ لَعَمۡرُکَ تو صُورت فَتَرضٰی
نہ ہو کیوں خطاکار لوگوں کی بخشش ۔۔۔ قیامت، نبی ﷺ، اُن کی رحمت فَتَرضٰی
ہُوا جاری اِعلامیہ لامکاں سے ۔۔۔ ہے اِک آرزوئے محبّت فَتَرضٰی

رِضائے پیمبر ﷺ خُدا چاہتا ہے — عطائے خُدا کی ہے بابت فَتَرْضٰی

نبیؐ مکرّم ﷺ کی مرضی کے تابع — ہے تکمیلِ منشائے قُدرت فَتَرْضٰی

نہ اندیشۂ حشر میں مُبتلا ہو — رکھّے یاد گر اُن ﷺ کی اُمّت فَتَرْضٰی

تعلّق جو محبوب ﷺ و رب میں ہے پُختہ — اِسی کا ہے حُسنِ لطافت فَتَرْضٰی

حبیبِ خُدائے جہاں ﷺ کے لیے ہے — خُدائے جہاں کی عنایت فَتَرْضٰی

یہ محمودؔ محسوس ہوتا ہے مجھ کو
ہے رب کا بیانِ محبّت فَتَرْضٰی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تَرْضٰھَا

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا (سورۃ البقرۃ:۱۴۴)

''ہم آپ کا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا دیکھ رہے ہیں، تو ضرور ہم آپ کو اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ چاہتے ہیں۔''

کیا نرالا پیار کا اُسلوب تَرْضٰھَا رہا — دوسری سُورہ میں یہ کیا خوب تَرْضٰھَا رہا

بیتِ مقدّس اور کعبہ میں ہُوا جو اِنتخاب — کون سا قِبلہ رہا محبوب، تَرْضٰھَا رہا

سرورِ عالَم ﷺ کی مرضی ہی کو اہمیّت مِلی — خالِقِ عالَم کو بھی مرغوب تَرْضٰھَا رہا

بات کرنے کی، نہ کچھ کہنے کی حاجت تھی کوئی — قبلے کی تحویل میں مطلوب تَرْضٰھَا رہا

رب کو خوشنودی نبیؐ پاک ﷺ کی مطلوب تھی — یوں کلام اللہ میں مکتوب تَرْضٰھَا رہا

تھا رِضا جوئی، رِضامندی کا سارا سلسلہ — اِس طرح سرکار ﷺ سے منسوب تَرْضٰھَا رہا

جو فقط خالِق کے اور محبوب ﷺ کے ہے درمیاں — وہ نیا انداز، وہ اُسلوب تَرْضٰھَا رہا

فیصلہ محمودؔ رب نے اُن کی خواہش پر کیا
یوں رسولِ پاک ﷺ کا مندوب تَرْضٰھَا رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فَوَلِّ وَجْهَکَ

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا
فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (سورۃ البقرۃ:۱۴۴)

’’ہم آپ کا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا دیکھ رہے ہیں تو ضرور ہم آپ کو پھر دیں گے۔ اُس قبلے کی طرف جس میں آپ کی خوشی ہے۔ آپ اپنا منہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیں۔‘‘

کہا سرکارِ وَالا ﷺ کو فَوَلِّ وَجْهَکَ حق نے

جونہی کعبے کو چہرہ اپنا لوٹایا پیمبر ﷺ نے
جو اُن کے مقتدی تھی، وہ بھی پھر کچھ اور کیا کرتے

مِرے آقا ﷺ نے منہ موڑا جو اپنا بیتِ مقدّس سے
نبی ﷺ کے پیچھے کعبے کے صحابہؓ پھر گئے سارے

پیمبر ﷺ کی تمنّا پر جو حکمِ کبریا آیا
ادائی آ نہ سکتی تھی صلوٰۃِ ظہر کی آڑے

تری جو مقصدِ تحویلِ قِبلہ تک رَسائی ہو
تو وہ یہ ہے کہ رب مرضی رسول اللہ ﷺ کی چاہے

فَتَرضٰی اور تَرْضٰهَا سے ہوتا ہے یہی ظاہر
کہ رب نے خود رِضائے مصطفیٰؐ کے گائے ہیں نغمے

ہمیں خیر الامم کا تمغا بھی آقا ﷺ نے دِلوایا
بنا قِبلہ اگر کعبہ تو وہ بھی آپ ﷺ کے صدقے

ملائک نے سُنی جس دِن سے یہ قُرآن کی آیت
مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے عالَمِ بالا میں تھے چرچے

کہا سرکارِ والا ﷺ کو فَوَلِّ وَجْهَکَ حق نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِنَ اللّٰہِ نُورٌ

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (سورۃ المائدہ:۱۵)

’’بیشک تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نُور آیا اور روشن کتاب۔‘‘

پیمبر ﷺ کا رُتبہ مِنَ اللّٰہِ نُورٌ
ہمیں حکم پہنچا مِنَ اللّٰہِ نُورٌ

نبی ﷺ کا سراپا مِنَ اللّٰہِ نُورٌ
خُدا کا اشارہ مِنَ اللّٰہِ نُورٌ

یہ کہتا ہے رب اپنا اَلمَائِدَہ میں
سُن اے گوشِ شنوا مِنَ اللّٰہِ نُورٌ

سراپا سراج منیر اُن ﷺ کو کہیے
اُجالا اُجالا مِنَ اللّٰہِ نُورٌ

یہاں بھی، قیامِ قیامت کے دِن بھی ۔۔۔ ہمارا سہارا مِنَ اللہِ نُورٌ
نبی ﷺ کو یہاں کے بھیجنے کے عمل میں ۔۔۔ کہے حق تعالیٰ مِنَ اللہِ نُورٌ
فقط نُور کہنا بھی کم تو نہیں تھا ۔۔۔ مگر ہے اضافہ مِنَ اللہِ نُورٌ
بسائی یہی روشنی مَیں نے دِل میں ۔۔۔ جو سر میں سمایا مِنَ اللہِ نُورٌ
تھا دیروز بھی سرورِ انبیاء ﷺ کا ۔۔۔ ہے اِمروز و فردا مِنَ اللہِ نُورٌ
سِوائے صحابہ رضی اللہ عنہم نہیں دیکھ سکتا ۔۔۔ کوئی آنکھ والا مِنَ اللہِ نُورٌ
کرے دُور محمودؔ سب ظلمتوں کو
ہمارا بھروسا مِنَ اللہِ نُورٌ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سِرَاجًا مُّنِیْرًا

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا (۴۵)
وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا (۴۶) (سورۃ الاحزاب: ۴۵، ۴۶)

’’اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو شاہد (گواہ) اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی طرف بُلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔‘‘

تمنّا کا حاصِل سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔۔۔ محبّت کے قابِل سِرَاجًا مُّنِیْرًا
خُدا نے نبی ﷺ کو کہا پہلے نُورٌ ۔۔۔ کِیا اِس میں شامِل سِرَاجًا مُّنِیْرًا
مرادف یہی تو ہی اِحقاقِ حق کا ۔۔۔ ہے بُطلانِ باطِل سِرَاجًا مُّنِیْرًا
اُنھی ﷺ سے تو خیرات سب پا رہے ہیں ۔۔۔ ہیں مُعطِی و بَاذِلْ سِرَاجًا مُّنِیْرًا
تفوق اُنھیں نُوریوں پر مِلا ہے ۔۔۔ ہیں اِنسانِ کامِل سِرَاجًا مُّنِیْرًا
ذرا سی بھی اِس میں جو نُورانیت ہو ۔۔۔ نبی ﷺ کو کہے دِل سِرَاجًا مُّنِیْرًا
تھی ظلمت زمانے کی کَانَ زَھُوْقًا ۔۔۔ ہُوا جو مقابِل سِرَاجًا مُّنِیْرًا
اِسے کر دیا نُور زائی کا حامِل ۔۔۔ ہُوا جس پہ مائِل سِرَاجًا مُّنِیْرًا

نبی ﷺ کے خصائل جہاں سے نرالے
نبی ﷺ کے شمائل سِرَاجًا مُّنِیرًا

چلیں راہِ نُورِ خُدائے جہاں پر
تو کاٹے منازل سِرَاجًا مُّنِیرًا

وہ دِل نُور بانٹے گا پھر دوسروں کو
ہُو جس دِل میں دَاخل سِرَاجًا مُّنِیرًا

اِسے کوئی نِسبت نہیں ظلمتوں سے
مُسلماں کی منزل سِرَاجًا مُّنِیرًا

خوشی مجھ کو محمودؔ ہے، دیکھتا ہے
مرا روزنِ دِل سِرَاجًا مُّنِیرًا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورۃ الاَحزَاب

(سورۃ الاحزاب:۶،۲۱،۳۶،۴۰،۴۵،۵۳،۵۶)

اُلفتِ سرور ﷺ کے نقشے سورۂ اَحزَاب میں
دیکھنے وَالوں نے دیکھے سورۂ اَحزَاب میں

بیشتر میں ہے مدیحِ سرورِ کون و مکاں ﷺ
رب نے جو مضموں سجائے سورۂ اَحزَاب میں

آپ ﷺ کے شاہد، مبشر اور نذیر اَلقاب میں
جو اُنھیں مالک نے بخشے سورۂ اَحزَاب میں

فیصلہ کرنے کا حق ہر باب میں سرور ﷺ کو ہے
دیکھ لو یہ حکم لکھے سورۂ اَحزَاب میں

اہلِ دِیں کو کبریا نے صبر کی تلقین کی
مغفرت کے یہ ہیں رَستے سورۂ اَحزَاب میں

مومنوں کی جان کے مالک ہیں محبوبِ خُدا ﷺ
ذکر ہے یہ اِبتدائے سورۂ اَحزَاب میں

اُمَّھَاتُھُمْ کہا محبوب ﷺ کی اَزواج رضی اللہ عنہن کو
مِل گئے یہ اُن کو تمغے سورۂ اَحزَاب میں

باپ مردوں میں کِسی کے بھی نہیں محبوبِ حق ﷺ
ہیں حقائق ایسے بکھرے سورۂ اَحزَاب میں

یہ کہا رب نے کہ ہیں سرکار ﷺ ختم الانبیاء
صاف ہیں احکام کتنے سورۂ اَحزَاب میں

بے اجازت اُن ﷺ کے گھر میں دَاخلہ ممنوع ہے
رب کہے طرزِ اَدائے سورۂ اَحزَاب میں

کھائے سوگند اپنی آقا ﷺ کے حوالے سے خُدا
ہیں رقم اُن ﷺ کے یہ رُتبے سورۂ اَحزَاب میں

اہلِ ایماں کے لیے کامِل نمونہ ہیں نبی ﷺ
بج رہے ہیں خوب ڈنکے سورۂ اَحزَاب میں

جنگ کے سیاسی و تاریخی تناظر کا بیاں
کھولتا جاتا ہے نکتے سورۂ اَحزَاب میں

ہیں ہمارے آقا و مولا ﷺ چمکتا آفتاب ہم نے پائے ایسے مُژدے سورۂ اَحزَاب میں
ہے اِسی میں آیۂ فرضیّتِ صَلِّ عَلٰی مغفرت کے ہیں سہارے سورۂ اَحزَاب میں
طالبانِ آبِ کوثر کو میسّر ہو گئے اُلفتِ آقا ﷺ کے جُرعے سورۂ اَحزَاب میں
سب سُوَر میں گرچہ ہے مرقوم مدحِ مصطفیٰ ﷺ آئے لیکن خاص نکتے سورۂ اَحزَاب میں
حَبَّذا محمودؔ فرمائے خُدائے پاک نے
عظمتِ سرور ﷺ کے چرچے سورۂ اَحزَاب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ نٓ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ (۱) مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (۲) (سورۃ القلم:۱،۲)

’’ن۔ قسم ہے قلم کی اور اُس کی تحریر کی آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔‘‘

مَیں جو ہُوں رازداں سورۂ نٓ کا کر رہا ہوں بیاں سورۂ نٓ کا
کیوں نہ مفہوم و مطلوب وَاضح کرے جو ہے واقف میاں، سورۂ نٓ کا
جو مقامِ نبی ﷺ کو نہ سمجھے، اسے فہم ہو گا کہاں سورۂ نٓ کا
جیسے کوثر، لہب کا ہے، بس ایسے ہے میرا دِل قدرداں سورۂ نٓ کا
اصل ابنِ مغیرہ کی کھولی گئی یہ ہے سرِّ نہاں سورۂ نٓ کا
ہے قلم کی قسم، اُس کے لکھّے کی بھی ذکر ہے یہ عیاں سورۂ نٓ کا
خُلقِ سرکار ﷺ کا ہو جہاں تذکرہ ذکر کرنا وہاں سورۂ نٓ کا
جو رذائل پیمبر ﷺ کے دُشمن کے تھے اُن کو کرنا بیاں سورۂ نٓ کا
پیار خالق کو ہے اپنے محبوب ﷺ سے ہے نشاں درمیاں سورۂ نٓ کا
حفظِ ناموسِ سرکار ﷺ کے وَاسطے مَیں بھی ہُوں ہم زباں سورۂ نٓ کا
رب نے اپنے پیمبر ﷺ کے مداح کو کیا دِیا ارمغاں سورۂ نٓ کا
جس نظر میں زمینِ مدینہ ہو دیکھے کیا آسماں سورۂ نٓ کا

جس سے شیطان کو کوڑے مارے گئے ہے وہی آسماں سورۂ جن کا
ہو حفاظت مقامِ نبی ﷺ کی جہاں بس اثر ہے وہاں سورۂ جن کا
پیار کی مملکت میں قیامت تلک ہو گا سکّہ رواں سورۂ جن کا
مَیں تو پڑھتے ہی سورہ کے آغاز کو ہو گیا مدح خواں سورۂ جن کا
پایا دُنیا نے جس کو محبّت نشاں وہ ہے اِک آستاں سورۂ جن کا

جس نے محمودؔ مفہوم کو پا لیا
وہ ہُوا ترجماں سورۂ جن کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (سورۃ الاحزاب:۵۶)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر دورد بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو!تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔"

کِس نے کہا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا حکمِ خُدا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
اُلفت کی مملکت کا، محبّت کے دیس کا فرماں رَوا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
اُمّت کی مغفرت کے لیے جو کیا گیا وہ فیصلہ ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
صِرف اُس کو علم عظمتِ اِنسانیت کا ہے جو جانتا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
احکام تو خُدا نے بہت اور بھی دیے سب سے خُدا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
جس نے دِکھائی مومنوں کو راہِ مغفرت وہ رہنما ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
مومن کھنچے ہُوئے چلے آتے ہیں اِس طرف اِک کہربا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
حل اِس کے مسئلے ہُوئے، جو ہے درود خواں عُقدہ کُشا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
بندے کے اور خالق و مالک کے درمیاں اِک وَاسطہ ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
جنّت میں قُربِ سرورِ عالَم ﷺ ہے اِنتہا اور اِبتدا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

جس میں درود پڑھتا نظر آ رہا ہے رب — وہ آئنہ ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
دُنیائے بے ثبات کی فانی ہر ایک شے — رازِ بقا ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
اِس پر عمل ہمارے لیے ناگزیر ہے — حکمِ خُدا ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
کرتا ہُوں مَیں بھی "صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی" کا وِرد — جب سے پڑھا ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
محمودؔ جانتے ہو، وہ خود ہے درود خواں
جس نے کہا ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (سورۃ الاحزاب:۵۶)

"بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔"

یوں وِردِ لب ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا — اِرشادِ رب ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
اِس حکم پر عمل ہے بہرحال لازمی — قُرآں میں جب ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
تاکید اِس کی سورۃ الاحزاب میں ہُوئی — کیسا ادب ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
نوعیّت اس کی فرض کی ہے، رب کا حکم ہے — کب مستحب ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
آقا ﷺ پہ تم کو پڑھنا نہیں ہے اگر درود — کیا بے سبب ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
وقتِ صباح صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی کہو — پھر حکمِ شب ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
پیغامِ حق درود و سلام حضور ﷺ ہے
وجہِ طرب ہے صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ (۱) وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ (۲)

الَّذِیٓ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ (۳) وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ (۴) (سورۃ الم نشرح: ۱ تا ۴)

''کیا ہم نے آپ کا سینہ کُشادہ نہ کیا۔ اور آپؐ پر سے آپ کا وہ بوجھ اُتار لیا جس کا آپ کی پیٹھ پر دباؤ تھا۔
اور ہم نے آپؐ کی خاطر آپؐ کا ذکر بلند کر دیا۔''

سرکار ﷺ کی عزّت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ
رب کی ہے عنایت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

دیکھو تو یہ آیت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ
ہے گنجِ فصاحت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

فرمایا ہے قُرآں میں مِرے ربِ جہاں نے
سرکار ﷺ کی بابت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ذکر آپ ﷺ کا اُونچا جو کیا ربِ علیٰ نے
ہے ایک بشارت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

جانچو تو یہ اللہ کا ہے اپنے نبی ﷺ سے
اعلانِ محبّت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

اَنوارِ صداقت کی معیت میں ہُوا ہے
اِظہارِ حقیقت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

سب لوگوں نے محسوس کیا ہے کہ ہُوا ہے
اِک سرِّ حقیقت رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

لَکَ (آپ کی خاطر) سے عیاں کیسی ہُوئی ہے
اُسلوب کی نُدرت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ذاکر جو رہے سرورِ کونین ﷺ خُدا کے
رب نے کہا، حضرت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ہر سمت تعطُّر سے فضا مہکی ہُوئی ہے
ہے موجہِ نکہت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ہر بندۂ خلّاقِ دو عالَم کے لیے ہے
آئینۂ حیرت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

اللہ تعالیٰ نے عطا اُن ﷺ کو کیا ہے
پروانہ رِفعت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

سرکار ﷺ نے خود سے تو نہیں پائی یہ عظمت
قادرِ کی ہے قُدرت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

معمورۂ عالَم کو یہ مُعلِن نے سُنایا
عظمت کی ہے حِجّت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

قُرآن کے اُسلوب سے معلوم ہُوا ہے
ہے پاسِ محبّت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

اللہ کا محمودؔ پیمبر ﷺ کے لیے ہے
اندازِ لطافت وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (۴) (سورۃ الم نشرح: ۴)

''اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا۔''

اُلفت کا ہے عنواں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ — صلوات کی بُرہاں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
بندے کی عقیدت ہے درود آپ ﷺ پر پڑھنا — خالق کا ہے فرماں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
ہے ''نعت'' ستارہ تو قمر ''صَلِّ عَلٰی'' ہے — خورشیدِ درخشاں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
پڑھتا ہوں کبھی ''صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا'' جب — کہ اُٹھتا ہے وجداں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
لکھّوں گا مقالہ جو درودِ نبوی ﷺ پر — باندھوں گا میں عنواں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
پڑھتا ہے درود آقا و مولا ﷺ پہ خُدا بھی — کہتے ہُوئے ہاں ہاں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
ہر پُھول کے لب پر ہے سخن ''صَلِّ عَلٰی'' کا — ہے سرِّ گُلستاں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
لب پر جو ''صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی'' مرے — تو قلب میں پنہاں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
حامِل ہے درود عظمت و شوکت کا، اگرچہ — ہے آپ ﷺ کے شایاں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
آوازۂ صلوات جو پھیلا ہے جہاں میں — ہے اِس کا سبب، ہاں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
کیوں ہو نہ درود اپنی عقیدت کا ہدیّہ — ہے اُلفتِ رحماں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
میں ''صَلِّ عَلٰی'' پڑھتے ہوئے خُلد کو جاؤں — ہو مرکزِ ایماں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ
پڑھتا ہے درود آقا و مولا ﷺ پہ جب اِنساں — عنواں ہے نمایاں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ

محمودؔ درود آپ ﷺ پہ پڑھتا ہے، وہ جس کا
قُرآں میں ہے فرماں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنَّآ اَعْطَيْنٰکَ الْکَوْثَرَ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰکَ الْکَوْثَرَ (۱) فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (۲)

اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ (۳) (سورۃ الکوثر: ۱ تا ۳)

''ہم نے آپ کو کثیر خوبیاں عطا فرمائیں۔ آپؐ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قُربانی کریں۔

بے شک جو آپ کا دشمن ہے، وہی ''ابتر'' (ہر چیز سے محروم) ہے۔''

رب کی عطا ہے سب سے بڑھ کر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ
یہ فرمایا، میرے پیمبر ﷺ اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

اِس آیہ سے ہے مترشح اُلفت رب کی سرور ﷺ سے
اِک فقرے میں سارے دفتر، اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

سَو اَسرار چُھپے ہیں، لاکھوں نکتے بھی پوشیدہ ہیں
اِک دُنیا ہے اِس میں مضمر، اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

سورہ کوثر کی آیت میں ہے احزاب کا مجمل خاکہ
جو ہے اُنس و عشق سراسر، اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

ان الفاظ میں پیار چُھپا ہے خالق اور پیمبر ﷺ کا
یہ الفاظ ہیں گنجِ گوہر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

اِس میں ہے اِک راز رَفَعۡنَا اور مضمر یُعۡطِیۡکَ فَتَرۡضٰی
اُلفتِ خالق کا ہے مظہر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

اس سُورہ میں رب نے اُن ﷺ کے دُشمن کو ابتر فرمایا
کفر جسے سُن کر ہے ششدر، اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

پڑھنے والو، اُوپری دِل سے اِس سورہ کو مت پڑھنا
ڈھونڈو اِس میں عشق کے تیور، اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

علم ہو یا اخلاق، نبی ﷺ کو ہر اِک چیز کثیر ملی
رب کا ہے اعلان مؤقر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

اُن ﷺ کے فضائل اور شمائل سب گنتی سے باہر ہیں
اِس عظمت کا ہے پس منظر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

وَاسطہ سے کر اِس کا میں بھی اپنا کام بنا لیتا ہوں
یہ آیت ہے مجھ کو ازبر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

پا لے گا یہ بخشش بھی اور کوثر بھی اور جنّت بھی
پڑھتا ہے محمودؔ احقر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حروفِ مقطّات

(الرٰ (یونس: ۱: ۱/ہود: ۱۱: ۱/یوسف ۱۲: ۱/ابراھیم ۱۴: ۱/الحجر ۱۵: ۱) الم) البقرۃ ۲: ۱/آل عمران ۲: ۱/العنکبوت ۲۹: ۱/الروم ۳۰: ۱/لقمان ۳۱: ۱/السجدۃ ۲۲: ۱) المر (الرعد ۱۳: ۱) المص (الاعراف ۷: ۱) حم (المؤمن ۴۰: ۱/حم السجدۃ ۴۱: ۱/الشوریٰ ۴۲: ۱/الزخرف ۱: ۴۳/الدخان ۱: ۴۴/جاثیہ ۴۵: ۱/الاحقاف ۴۶: ۱) ص (ص ۱: ۳۸) طٰس (النمل ۲۷: ۱) طسم (الشعراء ۲۶: ۱/القصص ۱: ۲۸) طٰہٰ ۱: ۲۰) عسق (الشوریٰ ۴۲: ۲) ق (ق ۱: ۵۰) کھیعص (مریم ۱۹: ۱) ن (القلم ۱: ۶۸) یس (یس ۲۶: ۱)..........م (۵)۔الف (۴)۔س (۴)۔ل (۴)۔ص (۳)۔ط (۳)۔ر (۲)۔ع (۲) ق (۲)۔ھ (۲)۔ی (۲)۔ح (۱)۔ک (۱)۔ن

(۱)۔

وہ بھی نہ جان پائے حروفِ مقطعات — جو لم یزَل سے لائے حروفِ مقطعات
اس پر کھُلیں غوامض و اَسرارِ کائنات — جس پر ہو اِعتنائے حروفِ مقطعات
باتیں نبی ﷺ سے ہیں یہ کِسی خفیہ کوڈ میں — قُرآن میں جو آئے حروفِ مقطعات
جبریل بھی نہ جب ہُوا مفہوم تک رَسا — ہو کون آشنائے حروفِ مقطعات
ہوں گے رسولِ ربِ جہاں ﷺ اِس پہ ملتفت — رکھتا ہے جو وِلائے حروفِ مقطعات
بے روک ٹوک جائے نہ وہ کیوں بہشت میں — جو اپنے دِل میں پائے حروفِ مقطعات
یہ وِرد ہے برائے طمانینتِ قلوب — جو چاہے، آزمائے حروفِ مقطعات
کرتا ہے تزکیہ وہ دلِ سامعین کا — لوگوں کو جو سُنائے حروفِ مقطعات
اس کو مِلے حضوریٔ سرکار ﷺ کی نوید — جو لوحِ دِل پہ پائے حروفِ مقطعات
اُس پر معانی دینِ پیمبر ﷺ کے کُھل گئے — جس پر ہُوئی عطائے حروفِ مقطعات
جانے گا کون ایسے سُوَر کے مقام کو — جن سے ہے اِبتدائے حروفِ مقطعات
کچھ راز تھے کہ ایلچی بھی نابلد رہا — اُلفت ہے مقتضائے حروفِ مقطعات
اہلِ وِلا جو ہیں، انھیں لے گی حصار میں — محشر کے دِن فضائے حروفِ مقطعات
وہ شاعری پسندِ خُدائے جلیل ہے — جو اوڑھ لے قبائے حروفِ مقطعات

محمودؔ سر جھکا کے، لے تسبیح ہاتھ میں
اور، یوں ہو ہم نوائے حروفِ مقطعات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یٰسٓ

(یٰسٓ ۳۶:۱)

یوں عطائے کبریا سے بہرہ ور یٰسٓ ہیں — حدِّ فاصل درمیانِ حشر خیر و شر یٰسٓ ہیں
حق میں اور ان میں ہُوا کرتی ہے خفیہ بات چیت — حق بیان و حق شناس و حق نگر یٰسٓ ہیں

معنیٰ و مفہوم تو اللہ جانے یا نبی ﷺ — روزِ محشر رُستگاری کی خبر یٰسٓ ہیں
پھُوٹتی ہے روشنی سرکار ﷺ کے اس نام سے — ظلمتِ باطِل میں عنوانِ سحر یٰسٓ ہیں
یہ شبِ اِسرا میں قُربِ لَم یَزل کی بات ہے — دو کمانوں سے بھی کچھ نزدیک تر یٰسٓ ہیں
سورۂ یٰسٓ کا اُسلوب دیتا ہے خبر — خالِق و مالک کے منظورِ نظر یٰسٓ ہیں
اس پر کھُل جائیں غوامض کیوں نہ سب توحید کے — جس محنت کیش کے پیشِ نظر یٰسٓ ہیں
جان لو مفہوم تو دفتر کے دفتر لکھ سکو — دو حروفِ عشق میں جو مستتر یٰسٓ ہیں
جب قیامت آئے گی تو راز یہ کھُل جائے گا — بارگاہِ کبریا میں معتبر یٰسٓ ہیں
ہر سفر ہر سال ہوتا ہے مِرا سُوئے حجاز — جاننا چاہو تو مقصودِ سفر یٰسٓ ہیں
دیکھنے والا کوئی ہوتا تو اُن ﷺ کو دیکھتا — لامکاں کی حد میں تا حدِّ نظر یٰسٓ ہیں
بعد اُن ﷺ کے، آ نہیں سکتا ہے کوئی بھی نبی — اپنے رب کے آخری پیغامبر یٰسٓ ہیں

مِدحتِ یٰسٓ و طٰہٰ میں کہوں محمودؔ کیا
آئنہ طٰہٰ ہیں اور آئنہ گر یٰسٓ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یٰسٓ و طٰہٰ

(یٰسٓ:۱:۶۵/ طٰہٰ۲۰:۱)

ہیں یاور جو محشر کے یٰسٓ و طٰہٰ — تو قاسم ہیں کوثر کے یٰسٓ و طٰہٰ
"الف لام میم" اُن کے اَلقاب سمجھو — تو ہیں نام سرور ﷺ کے یٰسٓ و طٰہٰ
کِسی اور کو بھی کہا ہے خُدا نے — علاوہ پیمبر ﷺ کے یٰسٓ و طٰہٰ
جہانوں کی خاطِر ہیں رحمت مجسم — ہیں محبوبِ داور کے یٰسٓ و طٰہٰ
یہاں بھی، قیامت کے ہنگام میں بھی — مُمِد ہیں سخنور کے یٰسٓ و طٰہٰ
خُدا نے کیے جو عطا مصطفیٰ ﷺ کو — لقب ہیں برابر کے یٰسٓ و طٰہٰ
مِری لوحِ قسمت میں کچھ بھی لکھا ہو — ہیں مالک مقدّر کے یٰسٓ و طٰہٰ

خطاکار و عاصی کے وہ آسرا ہیں
سہارا ہیں مضطر کے یٰسٓ و طٰہٰ

قسم مجھ کو قوسین کی قُربتوں کی
کہ شاہد ہیں داور کے یٰسٓ و طٰہٰ

میں محمودؔ مداح ہوں مصطفٰی ﷺ کا
ہیں ممدوح احقر کے یٰسٓ و طٰہٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کٓھٰیٰعٓصٓ

(مریم ۱۹:۱)

آیہ اوّل، سورہ مریم، کٓھٰیٰعٓصٓ
ہے نبی ﷺ کا خیر مقدم کٓھٰیٰعٓصٓ

کوڈ ہے ایسا، جسے اللہ جانے یا نبی ﷺ
ہے نیاز و راز باہم کٓھٰیٰعٓصٓ

پردۂ اِخفا مفاہیم و معانی پر رہا
گو ہے اصلاً غیر مبہم کٓھٰیٰعٓصٓ

جو بھی کچھ اس میں ہے، وہ ہے صرف سرورؐ کے لیے
کہ رہا ہے ربِّ اکرم کٓھٰیٰعٓصٓ

حرف ہیں یہ پانچ، اور تعداد بھی یہ خاص ہے
گو سمجھ سکتے نہیں ہم کٓھٰیٰعٓصٓ

اُلفتِ احمد رِضا کا یہ نتیجہ ہے کہ ہے
چہرۂ سرکارِ عالَم ﷺ کٓھٰیٰعٓصٓ

رحمتِ محبوب رب ﷺ کی بارشیں پاؤ گے تم
گر کہو با چشمِ پُرنم کٓھٰیٰعٓصٓ

وہ نگاہِ اِلتفاتِ مصطفٰی ﷺ میں آئے گا
وِرد جس کا ہو گا پیہم کٓھٰیٰعٓصٓ

کیوں نہ یہ اس کو ردیفِ خوشنوا کی شکل دے
کیوں کہے محمودؔ کم کم کٓھٰیٰعٓصٓ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَعَمْرُکَ

لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ (سورۃ الحجر: ۷۲)

”آپ کی جان کی قسم! بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔“

یہ کیا شجر میں آ گیا ہے لَعَمْرُکَ
قسم خود خدا کھا رہا ہے لَعَمْرُکَ

نہیں جانتا کوئی کیا ہے لَعَمْرُکَ ۔۔۔ محبّت کی طرزِ ادا ہے لَعَمْرُکَ
قسم ہے بَلد کی، شروعات اس کی ۔۔۔ تو اِکرام کی اِنتہا ہے لَعَمْرُکَ
تعلّق عجب اِس سے ہوتا ہے واضح ۔۔۔ لگن کا حسیں فلسفہ ہے لَعَمْرُکَ
خُدا کہہ رہا ہے پیمبر ﷺ کی خاطر ۔۔۔ محبّت کی کیسی صدا ہے لَعَمْرُکَ
کلامِ خُدا میں تو پڑھ اَنْتَ فِیْهِمْ ۔۔۔ اگر جاننا چاہتا ہے لَعَمْرُکَ
رسولِ مکرّم ﷺ کی محبوبیت پر ۔۔۔ خُدائے جہاں کی عطا ہے لَعَمْرُکَ
یہ سوگند جانِ رسولِ خُدا ﷺ ہے ۔۔۔ کہ قُدرت کا رنگِ وفا ہے لَعَمْرُکَ
پیمبر ﷺ کی جاں کا ہے رُتبہ نرالا ۔۔۔ خُدا اُن کو خود کہہ رہا ہے لَعَمْرُکَ
اثر اِس کا تاحشر قائم رہے گا ۔۔۔ لگاؤ کا وہ سلسلہ ہے لَعَمْرُکَ
ہوئی رفعتِ مصطفیٰ ﷺ اِس سے ظاہر ۔۔۔ کہ معراج کی اِبتدا ہے لَعَمْرُکَ

حضور ﷺ آج محمود پر کُھل گیا ہے
علوِ مقام آپ ﷺ کا ہے لَعَمْرُکَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَالَّیْلِ

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی (سورۃ الیل:۱)

"رات کی قسم، جب وہ چھا جائے۔"

وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ (سورۃ الانشقاق:۱۷)

"رات کی قسم، اور جو چیزیں اِس میں جمع ہوتی ہیں۔"

مُوئے سرِ نبی ﷺ کو تھا وَالَّیل کا لقب ۔۔۔ از رُوئے وَحیٔ کبریا وَالَّیل کا لقب
اُن کے سرِ عزیز کے بالوں کو مِل گیا ۔۔۔ مابینِ جملہ انبیاء وَالَّیل کا لقب
کھائی قسم خُدائے محمد ﷺ نے رات کی ۔۔۔ ہے اِک عجیب فلسفہ وَالَّیل کا لقب
چہرے کو رب نے کہہ دیا وَالشَّمس وَالضُّحیٰ ۔۔۔ کاکُل کو اُن کے، دے دیا وَالَّیل کا لقب

طٰہٰ خطاب آقا ﷺ کے سر سے تھا مُنسلک	زلفوں کو یوں عطا ہُوا وَالَّیل کا لقب

کرتے ہوئے شبوں کو عبادت گزاریاں	پاتے ہیں رب سے مصطفیٰ ﷺ وَالَّیل کا لقب

رُخ کا لقب تو کھٰیعص تھا	زلفوں کو دے دیا گیا وَالَّیل کا لقب

دِلکش ہے، دِلکشا و دلآویز و دِلنواز	قُرآن کا دِیا ہُوا وَالَّیل کا لقب

نمبر کلامِ پاک میں ہے جس کا بانوے (۹۲)	"اَلَّیل" سورہ میں مِلا وَالَّیل کا لقب

پڑھے ہوئے کلام خُدائے کریم کو
محمودؔ دِل سے دیکھنا وَالَّیل کا لقب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَالْقَمَرْ۔وَالشَّمْس

کَلَّاوَالْقَمَرِ (سورۃ المدثر:۳۲) "ہاں ہاں چاند کی قسم۔"

وَالْقَمَرِاِذَااتَّسَقَ (سورۃ الانشقاق:۱۸) "چاند کی قسم، جب پُورا ہو۔"

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا (سورۃ الشّمس:۱) "سورج اور اِس کی روشنی کی قسم۔"

اِن کو پڑھ کر ہو گیا ہوں بے نیازِ ماسوا	ان کی برکت سے بنے ہیں روز و شب، صبح و مَسا

اِن سے وابستہ ہے اَجرامِ فلک کا سلسلہ	بے گماں دونوں ہیں یہ الفاظ، وحیٔ کبریا

قسمیں یہ کھائیں میرے رب نے برائے مصطفیٰ ﷺ	وَالْقَمَرْ۔ وَالشَّمْس رب نے آپ ﷺ کی خاطر کہا

وہ سراج آقا ﷺ ہیں جن سے نُور کا ہے سلسلہ	رات ہو یا دن، دِکھائی آپ نے راہِ ہُدیٰ

نُور بار اُن کے کرم سے مہر و مہ کا آئینہ	ہر اُجالا ہے رہینِ فیضِ ختم الانبیاء ﷺ

اِنْشِقَاق و شَمْس و مُدَّثِرْ کو پڑھنے سے کُھلا	وَالْقَمَرْ۔ وَالشَّمْس رب نے آپ ﷺ کی خاطر کہا

کوئی پھرتا ہے اگر نُورِ ازل کو ڈھونڈتا	ہے تمنّا اس کی یہ، مِل جائے سیدھا راستا

وہ کرے دَرسِ کلامِ کبریا سے اِبتدا	جان لے سرکار ﷺ سے اُنسِ خُدا کی اِنتہا

رُوئے محبوبِ خُدائے دو جہاں ﷺ کو برملا	وَالْقَمَرْ۔ وَالشَّمْس رب نے آپ ﷺ کی خاطر کہا

ربِّ عالَم کو نبی ﷺ سے ہے محبّت اِس قدر	کر دیے تخلیق اُن ﷺ کے وَاسطے شام و سحر

صُورتیں ہیں نُور کی جتنی کہیں بھی جلوہ گرِ   عِلّت و باعِث ہیں ان سب کا مِرے خیر البشر ﷺ
خود بنایا چہرۂ سرور ﷺ پھر اِس کو دیکھ کر
وَالقَمَرْ ۔ وَالشَّمس رب نے آپ ﷺ کی خاطِر کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا البَلَد

لَاۤ اُقۡسِمُ بِھٰذَا الۡبَلَدِ (۱) وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الۡبَلَدِ (۲) (سورۃ البلد:۱،۲)

’’مجھے اس شہر کی قسم ۔ اس لیے کہ آپؐ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔‘‘

یہ مکّہ ہے، اس جا پہ فضلِ اَحد ہے   یہ جائے سکینت ہے اور تا ابد ہے
یہ اِسلام کا مرکزِ مستند ہے   ہر اِک ذرّہ اس شہر کا، معتمد ہے
سبب اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَد ہے

جہاں کعبۃ اللہ ہے، یہ بُلند ہے   یہاں دَاخلہ مغفرت کی سَنَد ہے
یہ باغِ جہاں کا گُلِ سرسبد ہے   قسم اس کی خود کھانے والا صمد ہے
سبب اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَد ہے

خُدا نے جو مکّہ کو عظمت عطا کی   جو اس شہر پر رحمتیں ہیں خُدا کی
بہت عظمتیں ہیں جو اُمُ القریٰ کی   جگہ جو بنی بذل و جود و سخا کی
سبب اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَد ہے

جو مکّہ سے سرکار ﷺ آئے مدینہ   تو ساتھ آیا رحمت کا ہر اِک قرینہ
نبی ﷺ لائے ہمراہ امن و سکینہ   مدینہ بنا عرشِ اعظم کا زینہ
سبب اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَد ہے

قسم اَلْبلد کی جو رب نے بیاں کی   تو اِس کی حقیقت بھی اُس نے عیاں کی
وہ ﷺ مکّہ میں تھے تو قسم تھی وہاں کی   مدینہ میں آئے تو وہ تھی یہاں کی
سبب اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَد ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جآءُوک

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ (سورۃ النساء: ۶۴)

"اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو آپؐ کے حضور حاضر ہوں۔"

لُطفِ پیمبر ﷺ خُدا کی گفتگو جآءُوک ہے
معصیت کاروں کا حفظِ آبرو جآءُوک ہے

رب کی ستار العیُوبی کی صفت کے ساتھ ساتھ
عفوِ عصیاں کی عنایت ہو بہو جآءُوک ہے

رحمتِ رب العلیٰ سرکار ﷺ کے دَر سے مِلی
اِس طرح سے منزل لَا تَقْنَطُوا، جآءُوک ہے

بے حساب آقا و مولا ﷺ کی ہے یہ ہم پر عطا
رب کی رحمت ہے، ہماری آرزو جآءُوک ہے

یہ کرم وہ ہے کہ ہے اپنے تصوّر سے وَرا
بے نیاز لوثِ ذوقِ رنگ و بو جآءُوک ہے

خالق عالَم کے حرفِ لُطف و رحمت کے طفیل
طیبہ کی صُورت میں اپنے رُوبرو جآءُوک ہے

ہیں گلیمِ دَرگزر کے سایے میں عصیاں شعار
پردہ پوشی کا مذاقِ سرخرو جآءُوک ہے

ہو خطا سرزد، تو حاضر ہوں درِ سرکار ﷺ پر
مومنوں کے وَاسطے اِرشادِ ھُو جآءُوک ہے

اِستجابِ عرض کو، اور مغفرت کے وَاسطے
اِبتدا و اِنتہائے جستجو جآءُوک ہے

پاؤ گے طیبہ سے دستاویزِ عفو و درگزر
چار سُو لُطف و عطا ہے، کُو بہ کُو جآءُوک ہے

اِندمالِ زخمِ عصیاں کو ہے یہ دارالشفا
چاکِ دامن کے لیے تارِ رفو جآءُوک ہے

یہ فضائے طیبۂ اَقدس کا ہے لُطف و کرم
جو ہیں عصیاں کار، اُن کے رُوبرو جآءُوک ہے

اَلنِّسَاء کی آیہ چونسٹھویں میں خوشخبری ہے یہ
بخششوں کی، عافیت کی آبرو جآءُوک ہے

یہ کُھلا محمودؔ پر قُرآن کی تعلیم سے
مغفرت کی بازگشتِ ھا و ھُو جآءُوک ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَلَوْ اَنَّھُمْ

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ (سورۃ النساء: ۶۴)

"اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو آپؐ کے حضور حاضر ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں

اور رسول ﷺ ان کی شفاعت فرمائے۔‘‘

وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ
سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗ (سورۃ التوبہ:۵۹)

’’اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اِس پر راضی ہوتے جو انھیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا اور کہتے کہ اللہ کافی ہے۔
اب ہمیں دیتا ہے اللہ اور اس کا رسول ﷺ اپنی فضل سے۔‘‘

سمجھ لو گے نکتہ وَلَواَنَّھُمْ کا — تو پاؤ گے ایما وَلَواَنَّھُمْ کا
خُدا نے نِسَاء اور تَوْبَہْ میں ہم کو — دِیا ہے اشارہ وَلَواَنَّھُمْ کا
نبی ﷺ کے دیے پر نہ کیوں ہوں گے راضی — مِلا ہے سہارا وَلَواَنَّھُمْ کا
سَنَد مغفرت کی، اُنھی کے لیے ہے — مِلا جن کو تمغا وَلَواَنَّھُمْ کا
جو کر بیٹھے ہم ظلم جانوں پہ اپنی — تو اِرشاد آیا وَلَواَنَّھُمْ کا
جو آقا ﷺ کے دَر پر خطاکار پہنچے — مِلا اُن کو مژدہ وَلَواَنَّھُمْ کا
ہے فضلِ خُدا و رسولِ خُدا ﷺ پر — ہمیں بھی بھروسا وَلَواَنَّھُمْ کا
جو فرمایا مجھ پر کرم کبریا نے — کروں گا وظیفہ وَلَواَنَّھُمْ کا

تمنّا جو محمودؔ بخشش کی ہو گی
تو دیکھیں گا سپنا وَلَواَنَّھُمْ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ
لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (سورۃ الحجرات:۲)

’’اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی (ﷺ) کی آواز سے اُونچی نہ کرو اور اُن کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمھارے عمل اَکارت نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو۔‘‘

رب نے جو لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فرما دیا — ہاتھ میں اہلِ ولا کے عشق کا جھنڈا دیا

عظمتِ سرکار ﷺ کا ہم کو سبق سکھلا دیا
یوں ہمیں درسِ مدیحِ آقا و مولا ﷺ دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے جو لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فرما دیا
چہرۂ سرکار ﷺ پر پردہ جو تھا، سرکار دیا
اہلِ دل کو اُس کے اس ارشاد نے تڑپا دیا
منزلِ الفت نے ہر بندے کو خود رستا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے جو لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فرما دیا
اک ذرا سوچو، نبی ﷺ کو اس نے رتبہ کیا دیا
عظمتِ سرور ﷺ کا مومن کو سبق اچھا دیا
رفعتِ آقا ﷺ پہ ان آیات نے پہرہ دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے جو لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فرما دیا
تو لغاتِ الفت، محبوب ﷺ کو معنیٰ دیا
نام لیواؤں کو عشقِ طیبہ و بطحا دیا
اور مذاقِ حق شناسی بھی دریں اثنا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے جو لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فرما دیا
اک اشارہ عاقبت کے ضمن میں ایسا دیا
جو برأت کی تمنا تھی، اسے چمکا دیا
ہم نے ظلمت کے تسلُّط میں بھی اک پایا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے جو لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فرما دیا
پھر دیا دل مجھ کو تو وہ ماننے والا دیا
ذوقِ مدحِ سرور و سرکار ﷺ بھی اعلیٰ دیا
دیدہ بھی بینا تو اس نے گوش بھی شنوا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے جو لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فرما دیا
بعد اس کے، دوسرا پہلو بھی اک سمجھا دیا
حبطِ اعمالِ صحیحہ کا ڈراوا کیا دیا
میرا تو اس حکم نے محمودؔ دل دھڑکا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ النساء:۶۵)

''آپ کے رب کی قسم، وہ مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمھیں حکم نہ بنا لیں۔
پھر جو کچھ آپ حکم فرمائیں، اس سے اپنے دِلوں میں رُکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔''

سورۃ نساء میں آیا ہے حتّٰی یُحَکِّمُوْک ۔۔۔ رب نے سبق پڑھایا ہے حتّٰی یُحَکِّمُوْک
اس پر عمل سے زندگی سب کی سُنور گئی ۔۔۔ کیا حکم ہم نے پایا ہے حتّٰی یُحَکِّمُوْک
افرادِ اِمتیانِ رسولِ کریم ﷺ پر ۔۔۔ تیرا کرم خُدایا ہے حتّٰی یُحَکِّمُوْک
حکمِ نبی ﷺ ہے واجب الاذعان اِس لیے ۔۔۔ حکمِ خُدا میں آیا ہے حتّٰی یُحَکِّمُوْک
ایماں کی شرط رکھ کے غفورٌ رّحیم نے ۔۔۔ مومن کو آزمایا ہے حتّٰی یُحَکِّمُوْک
مومن جو ہیں وہ مانتے ہیں اُن ﷺ کے فیصلے ۔۔۔ رگ رگ میں یوں سمایا ہے حتّٰی یُحَکِّمُوْک
اپنی قسم کے ساتھ ہمیں اپنا فیصلہ ۔۔۔ اللہ نے سُنایا ہے حتّٰی یُحَکِّمُوْک
ہر فیصلے پہ کیوں سرِ تسلیم خم نہ ہو ۔۔۔ قُرآن حکم لایا ہے حتّٰی یُحَکِّمُوْک
محمودؔ جس کے سائے میں سب مومنین ہیں
وہ سائباں چھایا ہے حتّٰی یُحَکِّمُوْک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (سورۃ آل عمران:۳۲)

''فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔''

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (سورۃ النساء:۵۹)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو۔
اور اُن کی جو تم (ایمان والوں) میں سے صاحبِ امر ہوں۔''

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورۃ النساء:۸۰)

''جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی، اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔''

نیز آلِ عمران:۱۳۲،المائدہ:۹۲،النور:۵۴،۵۶،محمد:۳۳،التغابن ۶۴:۱۲

کُلیہ ہے ایک، اس کی جو شانِ نزول ہے — طاعت نبی ﷺ کی، رحمتِ حق کا حصول ہے
یہ ایک بات وہ ہے جو اصل الاصول ہے — باغِ بہشت اِس طرح سہل الحصول ہے
حکمِ خُدائے پاک اَطِیْعُوا الرَّسُوْل ﷺ ہے

مقصد ہے یہ کہ جو نبی ﷺ تم کو کہیں، کرو — آقا ﷺ نے جو دِکھائی ہے، اُس راہ پر چلو
اِس باب میں کِسی کی کوئی بات مت سُنو — اِک راہِ مصطفیٰ ﷺ ہی خُدا کو قبول ہے
حکمِ خُدائے پاک اَطِیْعُوا الرَّسُوْل ﷺ ہے

شامل ہو اِتباع بھی آقا ﷺ کی چاہ میں — سرور ﷺ کا ہر مطیع ہے رب کی پناہ میں
سب نُصرتیں ملیں گی اِسی ایک رَاہ میں — اِس راہ پر نہ جو چلا، وہ خاک دھول ہے
حکمِ خُدائے پاک اَطِیْعُوا الرَّسُوْل ﷺ ہے

لب پر ہو صرف اُن ﷺ سے محبّت کی بات کیوں — ہم رَہنما نہ سمجھیں نبی ﷺ کی حیات کیوں
اُس شخص پر کریں گے نبی ﷺ اِلتفات کیوں — اُلفت کے ہر حوالے سے جو بے اُصول ہے
حکمِ خدائے پاک اَطِیْعُوا الرَّسُوْل ﷺ ہے

کیا ہے جو لب پہ مدح و ثنا مصطفیٰ ﷺ کی ہے — کنسیڈریشن اصل میں اُن ﷺ سے وفا کی ہے
طاعت حضور ﷺ کی جو اطاعت خُدا کی ہے — محمودؔ صرف گفتگو تو پھر فضول ہے
حکمِ خُدائے پاک اَطِیْعُوا الرَّسُوْل ﷺ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فَاتَّبِعُوْنِیْ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورۃ آلِ عمران:۳۱)

’’آپ فرما دیجیے کہ لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبّت رکھتے ہو تو میری اِتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبّت کرے گا۔‘‘

چھوڑنا چاہو ظلمت کو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ آیا ہے — رب کی اُلفت منزل ہو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ رَستہ ہے
متبعِ سرکار ﷺ جو ہو گے، روشنیوں کو پا لو گے — دِل کی کالک کو دھوؤ تو فَاتَّبِعُوْنِیْ ہدیہ ہے

فوز و فلاح کی ضامن ہے تو طاعت میرے آقا ﷺ کی — زندگی بھر پر گر سوچو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ پھیلا ہے
مومن ہو تو تم فضلِ خُدا سے، اُمّتی اپنے سرور ﷺ کے — دِل کی نظر سے گر دیکھو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ مَنشا ہے
عقبیٰ اچھّی تب ہو گی جب دُنیا اپنی اچھّی ہو — اِس رَستے پر تم آؤ تو فَاتَّبِعُوْنِیْ اچھّا ہے
آقا ﷺ کا فرمانا یہ ہے، تم بھائی ہو آپس میں — آپس میں جو سر جوڑو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ زیبا ہے
فَاتَّبِعُوْنِیْ حال جو ہو تو مستقبل فِردوس ہُوا — حال اگر چاہت کا ہو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ فردا ہے
اِس سودے میں صد فی صد ہے سُود، خسارہ ناممکن — اُلفتِ خالق کو چاہو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ سودا ہے
سیدھا حق تک لے جاتا ہے، بھول بھلیاں اِس میں نہیں — تم جو لکیرو جذبوں کو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ نقشہ ہے
یہ ہے تعلُّق اِتنا پُختہ جو منزل تک پہنچائے گا — گر قُرآن میں تم ڈھونڈو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ لکھا ہے
موت و حیات کا نسخہ وَاحد، دُنیا عقبیٰ اِک جیسی — مرنا جو تم مت بھولو فَاتَّبِعُوْنِیْ جینا ہے

اُن ﷺ کی اطاعت رب کی طاعت سے مشتق محمودؔ ہُوئی
رازِ حقیقت کو کھوجو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ اِفشا ہے

(صنعت ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (سورۃ آل عمران:۳۱)

"آپ فرما دیجیے کہ لوگو! اگر تم اللہ سے محبّت رکھتے ہو تو میری اِتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبّت کرے گا۔"

تُو اگر پڑھ لے کلامِ خالقِ ارض و سما — تجھ کو لگ جائے محبت کی حقیقت کا پتا
مرکزِ الفت جو ہے تو اتباعِ مصطفی ﷺ — مُتّبع جو ہیں، انھیں یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نقوشِ پائے سرکار دو عالم ﷺ پر چلا — قابلِ عفو اُس کی گردانی گئی ہر اک خطا
خالقِ عالم محبت اس سے خود فرمائے گا — مُتّبع جو ہیں، انھیں یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے کی ہے اتّباعِ سرورِ ہر دوسرا ﷺ
رب کی جانب سے وہ بندہ لائقِ الفت ہوا
کھول کر قرآں کو ہم دیکھیں جو ارشادِ خدا
مُتّبع جو ہیں، انھیں یُحبِبْکُمُ اللّٰہ کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طاعتِ سرور ﷺ رہی اللہ کی طاعت بجا
قولِ آقا ﷺ کو خدا کا قول فرمایا گیا
ہیں مُقلّدِ میرے آقا ﷺ کے، بڑے ذی مرتبہ
مُتّبع جو ہیں، انھیں یُحبِبْکُمُ اللّٰہ کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چلے گا راہِ آقا ﷺ پر، وہ پائے گا جزا
اور محبِ رب تو کیا، محبوبِ رب بن جائے گا
آلِ عمران اس پہ شاہد ہے، یہی ہے فیصلہ
مُتّبع جو ہیں، انھیں یُحبِبْکُمُ اللّٰہ کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یٰعِبَادِیَ

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (سورۃ الزمر: ۵۳)

"آپ فرما دیجیے کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوں۔"

ہم کو پیغمبر ﷺ کے لب نے یٰعِبَادِیَ کہ دِیا
رحمتِ حق کے سبب نے یٰعِبَادِیَ کہ دِیا
کِس لیے ہم رب کی رحمت سے بھلا نومید ہوں
جب ہمیں محبوبِ رب ﷺ نے یٰعِبَادِیَ کہ دِیا
اُمّتی رقصِ مسرّت میں مگن یوں ہیں، اِنھیں
سرورِ عالی نسب ﷺ نے یٰعِبَادِیَ کہ دیا
وہ رہیں بیگانۂ ملبوسِ رحمت کِس لیے
جن کو مُدَّثِّرْ لقب نے یٰعِبَادِیَ کہ دیا
اُن ﷺ سے بڑھ کر بندۂ معبود برحق کون ہے
جن کو سُلطانِ عرب ﷺ نے یٰعِبَادِیَ کہ دیا
رب نے دی لَا تَقْنَطُوْا کی ہم کو خوشخبری وہیں
جب نبیِٔ منتخب ﷺ نے یٰعِبَادِیَ کہ دیا
مُنبسط میدانِ محشر تک بھی رَقصاں جائیں گے
یوں اُنھیں ﷺ رحمت کے ڈھب نے یٰعِبَادِیَ کہ دیا
کیوں ہوں اپنی معصیت پر غم زدہ ہم لوگ، جب
ہم کو بخشش کے سب نے یٰعِبَادِیَ کہ دیا
مَیں بھی ہوں محمودؔ شامِل اُمّتِ سرکار ﷺ میں
جس کو مُزَّمِّلْ لقب نے یٰعِبَادِیَ کہ دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَا تَقْنَطُوْا

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (سورۃ الزمر: ۵۳)

’’آپ فرما دیجیے کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوں۔‘‘

جن کو آقا سے مِلے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا
اُن سے اِک دُنیا سُنے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

ذہن و دِل کی صاف ہو جائے نہ کیوں آلُودگی
کر رہی ہے تزکیے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

اپنی جانوں پر اگر ہم سے ہُوا ہے ظلم بھی
حل کرے گی مسئلے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

’’یٰعِبَادِی‘‘ میرے آقا ﷺ نے ہمیں فرما دِیا
مِل گئی اِس وَاسطے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

اُن کے ہونٹوں پر رسولِ پاک ﷺ کی تعریف ہو
جن کی رُوحوں میں بسے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

لائی پیغامِ مسرّت اور نویدِ اِنبساط
طالبوں کے وَاسطے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

دِل کے اَندھیارے چھٹے جاتے ہیں، روشن آنکھ ہے
یوں جلاتی ہے دیے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

اُن کے سارے رنج لمحے بھر میں عنقا ہو گئے
جو ہُوئے خرم پئے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

رُستگاری اپنی ہو جائے گی مستحق وہیں
جب کرے گی فیصلے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

وَاسطہ تو صرف آقا ﷺ ہی کی ذاتِ پاک ہے
جن کو بھی حق سے مِلے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

رحمت و رافت ہیں آقا ﷺ، اِس لیے خالق سے لی
اپنے بندوں کے لیے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

بندہ سرکار ﷺ تو محمودؔ بن جائے، اگر
تجھ کو بھی اللہ دے خوشخبریٔ لَا تَقْنَطُوْا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَنْتَ فِیْهِمْ

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ (سورۃ الانفال: ۸:۳۳)

’’اور اللہ کا کام نہیں کہ جب تک آپ اُن میں ہیں، وہ اِنھیں عذاب کرے۔‘‘

رحمتِ آقا ﷺ کو کرتا تھا ’’اَلَمْ نَشْرَحْ‘‘ اسے
اُن کو خالق نے کہا ہے اَنْتَ فِیْھِمْ اِس لیے

ہم کو بھی بچتا ہے دُنیا میں عذابِ خاص سے
اپنا بھی تو آشنا ہے اَنْتَ فِیْھِمْ اِس لیے

عظمتیں سرکارِ والا ﷺ کی بتاتی تھیں ہمیں — حکمِ رب میں آ چکا ہے اَنْتَ فِیْھِمْ اِس لیے
رحمتِ جُملہ عوالم سرور و سرکار ﷺ ہیں — ناصر و یاور ہُوا ہے اَنْتَ فِیْھِمْ اِس لیے
تاکہ ہم پائیں سماعت سے نویدِ مغفرت — ہم نے ہاتِف سے سُنا ہے اَنْتَ فِیْھِمْ اِس لیے
مُفتخِر ہیں اپنی خوش بختی کے اِس اعلان پر — ہم نے قُرآں میں پڑھا ہے اَنْتَ فِیْھِمْ اِس لیے
اعتماد آقا و مولا ﷺ کے کرم پر ہے انھیں — عاصیوں کا حوصلہ ہے اَنْتَ فِیْھِمْ اِس لیے
تیرا میرا نام بھی ہے اُمّتِ سرکار ﷺ میں — تیرا میرا، آشنا ہے اَنْتَ فِیْھِمْ اِس لیے

طالحینِ اُمّتِ سرکار ﷺ میں محمودؔ ہے
مژدہ اُس نے پا لیا ہے اَنْتَ فِیْھِمْ اِس لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن (سورۃ الانبیاء:۱۰۷)

''اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔''

ہوں بصدقِ دِل فدائے رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْں ﷺ — ہے قلم محوِ ثنائے رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْں ﷺ
نُورِ حق سے مِٹ گئیں باطل کی سب تاریکیاں — جب یہاں تشریف لائے رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْں ﷺ
آپ ﷺ کے دَر سے ہے ساری نسلِ آدم فیض یاب — مرحبا لُطف و عطائے رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْں ﷺ
تھی تمھاری مغفرت کے واسطے، اے عاصیو! — قُربِ حق میں بھی دُعائے رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْں ﷺ
سجدۂ سر سے تو مانع ہیں شریعت کے اُصول — سجدۂ دِل ہے برائے رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْں ﷺ
اپنی خوش بختی پہ ہے مجھ کو بجا ناز و غرور — مَیں بھی ہوں ادنیٰ گدائے رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْں ﷺ

حشر کے دِن دیکھ کر مجھ کو پُکار اُٹھیں گے سب
آ گیا مِدحت سرائے رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْں ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ:۱۲۸)

''بے شک تمھارے پاس تم میں سے وہ رسول (ﷺ) تشریف لائے جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔
تمھاری بہت بھلائی چاہنے والے ہیں۔اہلِ ایمان پر رؤف ورحیم ہیں۔''

جو ہے موجزن ان کی شفقت کا قُلزم — ہے لہجے میں شیرینیوں کا تلاطُم
تو ہے دیدنی درگزر اور ترحُم — جہاں اہلِ ایماں کا تذکار آیا
کرم آنکھ میں ہے ، لبوں پر تبسم — نبیٔ مکرم ﷺ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں آقا ﷺ پہ قربان میرے اَب و اُم — نبی ﷺ نے دلوایا اذنِ تکلُّم
وہ رحمت ہے ان کی کہ فطرت ہے گُم سُم — رؤف و رحیم ان کو فرمایا حق نے
عَزِیْزٌ عَلَیْهِ کہا مَا عَنِتُّمْ — نبیٔ مکرم ﷺ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لے کوئی نام ان کا، سر کو کرد خم — جو یاد ان کی آئے تو ہو آنکھ پُرنم
درود ان کی خدمت میں ہو پیش ہر دم — کہ میرے حبیب خدا ﷺ زندگی بھر
رہے اپنی امت کی بخشش کو، پُرغم — نبیٔ مکرم ﷺ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرائے سرِ اسرا ان کی جہاں ہے — وہ قصر دَنا ہے، وہی لامکاں ہے
خدا ان کی تعریف میں خوش بیاں ہے — اسی نے بتایا ہے ہم کو کہ ان پر
ہمارا مشقت میں پڑنا گراں ہے — نبیٔ مکرم ﷺ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا (سورۃ بنی اسرائیل:۱)

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر کرائی۔"

جو ہے قُرآن میں اِرشاد سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی
خُدا کی ہے خُدا کو داد سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

ترفُّع سرورِ کونین ﷺ کا پیشِ نظر رکھ کر
پڑھیں سب اہلِ دِیں افراد سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

ہے اُن کے وصل کا تذکار یہ خالق کی جانب سے
تقرُّب کی ہے اِک رُوداد سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

خداوندِ دو عالَم نے جہاں والوں کو جتلایا
برائے دعوت و اِرشاد سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

ہوئی معراج قُربت کے لیے سرکارِ وَالا ﷺ کو
محبّت کی ہُوئی بنیاد سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

یہ سرِ وصل ہے لیکن نہیں پوشیدہ دُنیا سے
ہے معراجِ نبی ﷺ پر صاد سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

منائے جشنِ معراجِ حبیبِ خالق و مالک ﷺ
کہے ہر بندۂ دِل شاد سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

خُدا محمودؔ رِفعت آشنا کر دے گا بندے کو
اگر رکھےّ گا بندہ یاد سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَوۡسَیۡن

فَکَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی (سورۃ النجم:۹)

"ان میں دو قوسوں کا فاصلہ رہا بلکہ اِس سے بھی کم۔"

پختہ جب ایماں ہے میرا آیتِ قَوۡسَین پر
کر دِیا آگاہ رب نے حکمتِ قَوۡسَین پر

رویتِ باری ہُوئی سرکار ﷺ کو، تو ہو گیا
انحصارِ جلوتِ رب خلوتِ قَوۡسَین پر

بند کر کے کارخانہ کائناتِ دہر کا
وَار دِی مالک نے دُنیا قُربتِ قَوۡسَین پر

کر دی قائم ربِ عالَم نے کلامِ پاک میں
سورۂ وَالنَّجم حجتّ شوکتِ قَوۡسَین پر

ماہِ طیبہ، ماہِ چرخِ لامکاں، ماہِ مُبیں
جو کہ نصفُ اللّیل میں تھا رِفعتِ قَوۡسَین پر

باوجودیکہ خبر دُنیا میں ہے پھیلی ہُوئی
کِس کو آگاہی ہُوئی ہے صحبتِ قَوۡسَین پر

قدر و قیمت کِس طرح معلوم ہو معراج کی
تھی وہاں انمول ہر شے قیمتِ قَوۡسَین پر

ربِّ اکبر نے فَاَوْحیٰ اِس لیے فرما دِیا   تاکہ ہو جائے شہادت حُرمتِ قَوْسَیْن پر
لمحۂ وَصل اِس طرح چھایا کہ یکدم ہو گئیں   ساعتیں قُربان ساری ساعتِ قَوْسَیْن پر
یہ بتایا ہے ہمیں محمودؔ کے وِجدان نے
ہو گئی منتج محبّت فرصتِ قَوْسَیْن پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (سورۃ النجم:۹)

''ان میں دو قوسوں کا فاصلہ رہا بلکہ اِس سے بھی کم۔''

انبیاء میں مصطفیٰ ﷺ کی افضلیت دیکھ لو   اپنے بندے کی طرف خالق کی رَغبت دیکھ لو
قَابِ قَوْسَین اور اَوْ اَدْنٰی کی قُربت دیکھ لو

جو کہا قرآں میں حق نے اُن ﷺ کی بابت، دیکھ لو   اِس طرح محبوبیت کی قدر و قیمت دیکھ لو
قَابِ قَوْسَین اور اَوْ اَدْنٰی کی قُربت دیکھ لو

اُن ﷺ کی ہم پر، اُن پہ خالق کی عنایت دیکھ لو   اُن کی رفعت، اُن کی عظمت، اُن ﷺ کی عصمت دیکھ لو
قَابِ قَوْسَین اور اَوْ اَدْنٰی کی قُربت دیکھ لو

تم کلامُ اللہ میں آقا کی مِدحت دیکھ لو   جانچو سُورت سُورت اِس کی، آیت آیت دیکھ لو
قَابِ قَوْسَین اور اَوْ اَدْنٰی کی قُربت دیکھ لو

اُن ﷺ کے باعِث ہم پہ ہے اِتمامِ نعمت، دیکھ لو   اُن ﷺ کی ختمُ المرسلینی کی حقیقت دیکھ لو
قَابِ قَوْسَین اور اَوْ اَدْنٰی کی قُربت دیکھ لو

اُلفتِ خلّاقِ عالَم کی یہ صُورت دیکھ لو   اُن کو بخشی سب جہانوں کی حکومت، دیکھ لو
قَابِ قَوْسَین اور اَوْ اَدْنٰی کی قُربت دیکھ لو

سرور و سرکار وَالا ﷺ کی فضیلت دیکھ لو   ذکر کو رب نے جو بخشی ہے، وہ رِفعت دیکھ لو
قَابِ قَوْسَین اور اَوْ اَدْنٰی کی قُربت دیکھ لو

حشر میں مقبولِ رب اُن ﷺ کی شفاعت دیکھ لو — لے کے دی ہے ہم گناہگاروں کو جنّت، دیکھ لو
قابِ قوسَین اور اَوْ اَدْنٰی کی قُربت دیکھ لو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَازَاغ

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی (سورۃ النجم:۱۷)

"آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ حد سے بڑھی۔"

جن کی مدّاحی میں آئی آیۂ مَا زَاغ ہے — وہ نگاہیں ہیں کہ جن میں سرمۂ مَا زَاغ ہے
جو نہ بھٹکی اور نہ جھپکی رویتِ باری میں بھی — یہ نظر وہ ہے کہ جس پر تمغۂ مَا زَاغ ہے
دیکھنا قوسین کی حد سے خُدا کی ذات کو — کیا بصیرت آفریں یہ نکتۂ مَا زَاغ ہے
رویت اُس کی، جو کو اس کے غیر نے دیکھا نہیں — کیسا قرنوں پر یہ بھاری لمحۂ مَا زَاغ ہے
دیکھا آقا ﷺ نے، تو مانا ہم نے اُن کا دیکھنا — اپنا ایماں ذاتِ حق پر، صدقۂ مَا زَاغ ہے
اِک اِسی دَم سے ہے دُنیا میں ضیا پھیلی ہُوئی — نُور جو دُنیا میں ہے وابستۂ مَا زَاغ ہے
جو ہے مہر و ماہ و نجم و کہکشاں کی روشنی — سب یہ لاریب و گمان پروردۂ مَا زَاغ ہے
کوئی شے اُن ﷺ کی نگاہوں سے تو پوشیدہ نہیں — اِس قدر نُورِ خُدا میں حصۂ مَا زَاغ ہے
دیکھتی ہے وہ تو یومِ حشر تک سے بھی پرے — جس نگاہِ نُور زا پر غلبۂ مَا زَاغ ہے
بیٹھ کر اِس میں خُدا کو دیکھتے ہیں اولیاء — وہ جو انوارِ نبی ﷺ کا حلقۂ مَا زَاغ ہے

میری آنکھوں کو بھی حاجت ہے خُدا کے نُور کی
اِس لیے محمودؔ لب پہ نغمۂ مَا زَاغ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُلقِ عَظِیم

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم (سورۃ القلم:۴)

"اور بے شک آپ ﷺ کا خُلق عظیم ہے۔"

حرفِ قرآں میں ہے خُلقِ مصطفیٰ ﷺ خُلقِ عَظِیم — خِلقتِ رب میں نہیں ہے دوسرا خُلقِ عَظِیم
ہیں جہانوں کے لیے رحمت رسولِ محترم ﷺ — خُلقِ پیمبر کو فرمایا گیا خُلقِ عَظِیم
اِنتہا اِس کو جو عفوِ عامِ لاَ تَثرِیب ہے — تو ہے اِکرام و عطا کی اِبتدا خُلقِ عَظِیم
خود ودیعت کر کے عاداتِ کریمہ آپ ﷺ کو — اَلْقَلَمْ سُورہ میں رب نے کہہ دِیا خُلقِ عَظِیم
اور تو کوئی بھی اِس اِعزاز کے لائق نہیں — صرف عاداتِ نبی ﷺ کو ہے رَوا خُلقِ عَظِیم
درگزر شیوہ، سخا و جود عادت آپ ﷺ کی — یوں ہے کردارِ پیمبر ﷺ کی بِنا خُلقِ عَظِیم
پا گئے توقیر و عزّت اُن ﷺ سے موروثی غُلام — خُلق آقائے جہاں ﷺ کا بن گیا خُلقِ عَظِیم
مانتے ہیں ہم شفاعت گر نبیٔ پاک ﷺ کو — ہیں نگاہِ لَمْ یَزَل میں مصطفیٰ ﷺ خُلقِ عَظِیم
خالقِ خُلق و مروّت نے، سِوا سرکار ﷺ کے — اور کِسی کے حق میں فرمایا بھلا خُلقِ عَظِیم

دُشمنوں پر بھی ہیں محمودؔ اُن کے الطاف و کرم
ہے کوئی خُلقِ نبی ﷺ کے ماسِوا خُلقِ عَظِیم؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لاَ تَثرِیب

قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ (سورۃ یوسف:۹۲)

”فرمایا، آج تم پر کچھ ملامت نہیں۔“

جسمِ رحمت پر عجب احرامِ لَا تَثرِیب ہے — بعدِ فتحِ عام، عفوِ عامِ لاَ تَثرِیب ہے
دِین پر اور اہلِ دِیں پر جو ستم ڈھاتے رہے — اُن کو بھی سرکار ﷺ کا پیغامِ لاَ تَثرِیب ہے
وقت جو ہے اِنتقامِ ظلم و اِستبداد کا — لُطفِ آقا ﷺ کے سبب ہنگامِ لاَ تَثرِیب ہے
بِنِ زُبیر و وحشی و ہبّارِ اَسود پر ہُوا — کِس قدر الطاف زا اِکرامِ لاَ تَثرِیب ہے
اُس کے گھر میں جو ہو داخل، وہ آیا امن میں — یوں ابوسفیان پر اِتمامِ لاَ تَثرِیب ہے
اِس سے ثابت ہو گیا، فاتح دِلوں کے ہیں نبی ﷺ — فتحِ مکّہ پر جو یہ اِقدامِ لاَ تَثرِیب ہے
دِیں کو پھیلایا نبی ﷺ نے درگزر کی راہ سے — جو دِلوں پر چل گئی، صمصامِ لاَ تَثرِیب ہے

کر رہے ہیں اِستفادہ جس سے سب عصیاں شعار
آقا و مولا ﷺ کا ذوقِ عام لَا تَثْرِیب ہے

رِفعتوں کی اِنتہا تک جس کی مِلتی ہیں حُدود
رحمت للعالمیں ﷺ کا بامِ لَا تَثْرِیب ہے

حشر تک اِس کے اِعادے کی کوئی صُورت بنے
یا خُدا! سرور ﷺ کا جو اِعلامِ لَا تَثْرِیب ہے

رحمتِ آقا ﷺ کی ہے محمودؔ کیفیت عجب
ہر معانِد کے لیے اِنعامِ لَا تَثْرِیب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُیُوتُ النّبِی

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ (سورۃ الاحزاب: ۵۳)

’’اے ایمان والو! جب تک اِذن نہ پاؤ، نبی (ﷺ) کے گھروں میں حاضر نہ ہو، مثلاً کھانے کے لیے بُلائے جاؤ، نہ یہ کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو۔ ہاں جب بُلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو چلے جاؤ۔ نہ یہ کہ بیٹھے باتیں کرتے رہو۔‘‘

پڑھی جو فضیلت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی
تو کی ہے مَیں نے مدحت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

لکھی ہے اَلاَحزاب میں کبریا نے
کتابِ حقیقت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

زبانِ محبّت میں قُرآں میں رب نے
بیاں کی نفاست بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

مِری مائیں، ازواجِ سرکارِ والا ﷺ
اُنھی سے تھی زینت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

وہاں اہلِ بیت پیمبر ﷺ سبھی تھے
تھی اُن سے بھی نسبت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

اِسی کے اثر نے مِرا سر جھکایا
رہی دِل میں حُرمت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

نہیں اُن گھروں سے کوئی خالی لوٹا
یہی ہے روایت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

دِیا درسِ تکریم اُن کو خُدا نے
جو کھائیں ضیافت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

بلائیں جو سرکارِ والا ﷺ تو آؤ
تھا فرمان بابت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

یہ حکمِ خُدا تھا، زیادہ نہ بیٹھو
رہے افضلیت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

ہر ارشادِ رب مانتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم
نہ کیوں کرتے عزّت بُیُوتُ النّبِی ﷺ کی

کرے کیوں نہ محمودؔ اُن ﷺ کی بڑائی
ہے اَلطف لَطافت بُیُوتُ النّبی ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَکْمَلْتُ لَکُمْ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۃ المائدہ:۳)

"آج مَیں نے تمھارا دین تمھارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اِسلام کو دین پسند کیا۔"

دین کے بارے میں آیا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ — اور آقا ﷺ نے سُنایا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
جب وصالِ حق کو اُن کے، رہ گئے تھے تین ماہ — سرورِ عالم ﷺ نے پایا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
بعداً اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ فرما دِیا — پہلے تو رب نے سُنایا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
ہم نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے دِل سے قائل کیوں نہ ہوں — کر رہا ہم پہ سایہ حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
مانتے ہیں، آ نہیں سکتا نبی اب کوئی بھی — سب کی رُوحوں میں سمایا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
آقا و مولا ﷺ نے سارے سامعین اصحاب رضی اللہ عنہم کو — آخری حج میں سُنایا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
غیر متزلزل ہے ختم المرسلینؐ پر یقیں — یوں دلِ مُسلم پہ چھایا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
ہجری دس میں آخری حج، خدمتِ سرکار ﷺ میں — لے کے جبرائیلؑ آیا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
اسود و سجّاح و مرزا و بہاء اللہ سے — بدنصیبوں نے بُھلایا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

کیوں نہ ہوں محمودؔ ہم تحدیثِ نعمت میں مگن
جب کہ دِل سے ہم کو بھایا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَکْمَلْتُ لَکُمْ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۃ المائدہ:۳)

”آج مَیں نے تمھارا دین تمھارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اِسلام کو دین پسند کیا۔“

دی خبر خالق نے یہ اچھی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
بات ہے اِتمامِ نعمت کی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

دین اپنا تم کو ہے کافی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
رب ہُوا ہے اِس پہ یوں راضی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

ہے حقیقت میں یہاں ختمِ نبوّت کا بیاں
اور ہے اِس متن کی سرخی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

سب مذاہب اِس کے آگے سرنگوں رہ جائیں گے
دین کی بھی ہے یہ یکتائی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

حشر تک سکّہ چلے گا مصطفیٰ ﷺ کے دین کا
خود خُدائے پاک ہے داعی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

اِس میں مضمر ہے پیامِ وصلِ محبوبِ خُدا ﷺ
بات خالق نے یہ کی گہری کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

یہ نبیٔ آخری ﷺ پر بھی تھی وحیِ آخری
جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی پہچانی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

آخری اُمّت بنے ہو اور ہو خیر الامم
مومنو! کیا کم ہے یہ خوبی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

ہو کِسی کو کِس طرح محمودؔ اب اِس سے مفر
بات ہے اِلہام پر مبنی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۃ المائدہ:۳)

”آج مَیں نے تمھارا دین تمھارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اِسلام کو دین پسند کیا۔“

عالمِ بہبودِ اِنسانی پہ یوں چھائے نبی ﷺ
بن کے رحمت کائناتوں کے لیے آئے نبی ﷺ

ہو گیا تعبیر یاب آخر کو رؤیائے نبی ﷺ
دیں مکمل ہو گیا، جو تھی تمنّائے نبی ﷺ

نعمتِ حق ہو گئی پوری بہ منشائے نبی ﷺ
حکمِ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ لائے نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چار جانب ضَو فگن سچائی کے انوار ہیں
اور کلام اللہ میں مرقوم یہ اخبار ہیں

آیۂ قرآں کی باتیں سب بقا آثار ہیں
جن کا مطلب ہے کہ ختم المرسلیں سرکار ﷺ ہیں

انبیاء تک میں نہیں ہے کوئی ہمتائے نبی ﷺ — حکمِ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ لائے نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حج کا موسم حاملِ اَسرارِ حکمت ہو گیا — ہو گئی تکمیلِ دیں، اِتمامِ نعمت ہو گیا
اِس طرح ترتیب یاب آئینِ فطرت ہو گیا — حرزِ جاں مومن کے، یہ مفہومِ آیت ہو گیا
اِس پہ ممنونِ کرم ہیں سرے شیدائے نبی ﷺ — حکمِ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ لائے نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فَضَّلْنَا

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْھُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰہُ وَ رَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ (سورۃ البقرۃ:۲۵۳)

''یہ رسول ﷺ ہیں کہ ہم نے اُن میں انھیں ایک دوسرے پر افضل کیا۔ اُن میں سے کِسی سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور کوئی وہ جسے سب دَرجوں پر بُلند کیا۔''

یوں کلام اللہ میں آئی ہے فَضَّلْنَا کی بات — میرے آقا ﷺ کی پذیرائی ہے فَضَّلْنَا کی بات
ذات تھی پیشِ نظر اس کے، حبیبِ پاک ﷺ کی — جب مِرے خالق نے فرمائی ہے فَضَّلْنَا کی بات
اور کوئی بھی نبی علیہ السلام سرکار ﷺ کا ہمسر نہ تھا — اِس طرح سرور ﷺ کی یکتائی ہے فَضَّلْنَا کی بات
درجۂ محبوبیت پر اس نے فائز کر دیا — یوں خُدا سے آپ ﷺ نے پائی ہے فَضَّلْنَا کی بات
حشر تک دین اُن ﷺ کا ہے از روئے اَکْمَلْتُ لَکُمْ — ہر جہاں پر اُن ﷺ کی آقائی ہے فَضَّلْنَا کی بات
ایک منظر جس کا دِکھلایا گیا معراج میں — رب سے آقا ﷺ کی شناسائی ہے فَضَّلْنَا کی بات
سب جہانوں کے لیے رحمت ہے ذاتِ مصطفیٰ ﷺ — ہر جگہ پر اُن ﷺ کی دارائی ہے فَضَّلْنَا کی بات

سب رُسل علیہم السلام ویسے تو ہیں اللہ کے بھیجے ہُوئے
لیکن اِک محمودؔ گہرائی ہے فَضَّلْنَا کی بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نَبِیُّ

النّبِیّ

(المائدہ ۵:۸۱ / الاعراف ۷:۱۵۷، ۱۵۸/ الانفال ۸: ۶۴، ۶۵، ۷۰ / التوبہ ۹: ۶۱، ۷۳، ۱۱۳، ۱۱۷ / الاحزاب ۳۳: ۶، ۲۸، ۳۰، ۳۲، ۳۸، ۴۵، ۵۰، ۵۳، ۵۶، ۵۹ / الحجرات ۴۹: ۲ / الممتحنہ ۶۰: ۱۲ / الطلاق ۶۵: ۱ / التحریم ۲۶: ۱، ۳، ۸، ۹...........)

یہاں جو فضلِ رب سے ہے وظیفہ شبی نبی ﷺ — تو حشر میں بھی مَیں کہوں گا برملا نبی نبی ﷺ

کلامِ حق میں جابجا تم آیتوں کو دیکھ لو — مِرے حضور ﷺ کو خُدا نے کہ دیا نبی نبی ﷺ

مِرے تمام کام ہی بفضلہٖ سُنور گئے — زبانِ حال پر جو میری آ گیا نبی نبی ﷺ

خُدا نے پہلے روز ہی جو سب سے عہد لے لیا — نبوّتِ نبی ﷺ کو کیوں نہ مانتا نبی نبی

جو اَیُّھَا النَّبِی مِرے حضور ﷺ کا خطاب ہے — تو اِبتدا نبی نبی ہے، انتہا نبی نبی ﷺ

کرم کرم، عطا عطا نبی ﷺ کی میرے ساتھ ہے — رہی شبانہ روز جو میری صدا نبی نبی ﷺ

سوال تیسرا جونہی ملائکہ نے کر دیا — تو گوشۂ لحد سے مَیں پُکار اٹھا نبی نبی ﷺ

اگرچہ غیب کی خبر سبھی نبی علیہم السلام دیا کیے — فضیلتوں میں پھر بھی ہے جُدا جُدا نبی نبی

جہاں جہاں پہ اپنی بات کی خُدائے پاک نے — تو ساتھ ساتھ کہتا گیا ہر جگہ نبی نبی ﷺ

مدینۂ منورہ کا ذکر یوں لبوں پہ ہے — پُکارتا ہے میرا قلبِ مُبتلا نبی نبی ﷺ

عمل کی فرد بڑھ رہی تھی میرے دائیں ہاتھ میں
سرِ حساب وِرد جو رہا مرا نبی نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بَشِیر
بَشِیرًا

(سورۃ البقرۃ ۲:۱۱۹ / سبا ۳۴: ۲۸ / فاطر ۳۵: ۲۴)

جن کی قُرآں میں خُدا نے کی ہے مِدحت، وہ بَشِیر — رب نے جو بھیجے سراپا فضل و رحمت، وہ بَشِیر

جو مدد فرمائیں گے روزِ قیامت، وہ بَشِیر — جن کو رب نے دے دیا اِذنِ شفاعت وہ بَشِیر

وہ نذیر آقا ﷺ بچایا ہے جنھوں نے کِذب سے — کی جنھوں نے ہم کو تلقین صداقت وہ بَشِیر

حُسنِ اَخلاق و مروّت کی ہمیں تعلیم دی
یوں جنھوں نے دِی ہے جنّت کی بشارت وہ بَشِیر

محسنِ اِنسانیت اُن ﷺ کے علاوہ کون ہے
مِل گئی اِنساں کو جن سے آدمیّت وہ بَشِیر

اُن ﷺ کی آمد سے زمانے کو مِلیں خوشخبریاں
ہے بشارت ہی بشارت جن کی خِلقت، وہ بَشِیر

روزِ میثاقِ رُسل علیہم السلام کی بات کے پیشِ نظر
انبیاء دیتے رہے جن کی بشارت، وہ بَشِیر

ہم سے عصیاں کار لوگوں کو نویدِ مغفرت
دِی جنھوں نے اَزرہِ لُطف و عنایت، وہ بَشِیر

ہم کو اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ کی دِی خبر سرکار ﷺ نے
ختم جن پر ہو گیا کارِ رَسالت، وہ بَشِیر

طَالِعٌ لِّیۡ آپ ﷺ کا فرمانِ عفوِ عام ہے
معصیت کاروں پہ جو کرتے ہیں شفقت، وہ بَشِیر

اُن ﷺ کے دامن گیر سب محمودؔ پائیں گے فلاح
جن کے نقشِ پا پہ چلنا ہے سعادت، وہ بَشِیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نَذِیر
نَذِیۡرًا

(سورۃ البقرۃ ۲:۱۱۹/بنی اسرائیل ۱۷:۱۰۵/الفرقان ۲۵:۵۶/الاحزاب ۳۳:۴۵/سبا ۳۴:۲۸/
فاطر ۳۵:۲۴/الفتح ۴۸:۸)

نَذِیر اُن ﷺ کو اللہ نے یوں بنایا
کہ بندے کو خالق سے اپنے ملائیں
جہنم کی جانب نہ اِنسان جائیں

نَذِیر اِس لیے بن کے آئے پیمبر ﷺ
کہ دوزخ کی آتش سے ہم کو ڈرائیں
کہ قعرِ مذلّت سے ہم کو بچائیں

نَذِیر آپ ﷺ اِس وَاسطے ہیں کہ مومن
کو سرتابیِ حکمِ رب سے بچائیں
مِلیں اُس کو جنت کی تازہ ہوائیں

نَذِیر آپ ﷺ یوں ہیں کہ ہم لوگ سارے
نہ کِذب اور غیبت کے نزدیک جائیں
کہ سچ ہی سنیں اور سچ ہی سُنائیں

نَذِیر آپ ﷺ اِس وَاسطے ہیں کہ ہم پر
نفاق و حسد کی نہ چھائیں گھٹائیں قیامت کے دِن اہلِ دیں مسکرائیں
نَذِیر آپ ﷺ یوں ہیں کہ بندے خُدا کے
رذائل جو اَخلاق کے ہیں، نہ پائیں فضائل کو ہی روزمرّہ بنائیں
نَذِیر اِس لیے ہیں، ڈراتے ہیں سب کو
کِسی کو نہ لوگ اپنا دُشمن بنائیں اُخوّت کے ہر سُو علَم لہلہائیں
نَذِیر آپ ﷺ اُن کے لیے ہیں کہ جن کو
پسند آ گئیں شیطنت کی اَدائیں نہ کم بخت سِرّ حقیقت کو پائیں
نَذِیر آپ ﷺ یوں ہیں کہ سارے مُسلماں
مددگار خلّاقِ عالَم کو پائیں کِسی اور دَر پر نہ سر کو جھکائیں
نَذِیر اپنے آقا ﷺ رشیدؔ اِس لیے ہیں
کرے بیکسوں پر نہ کوئی جفائیں نہ مظلوم کی لے کوئی بددُعائیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شَاھِدُ

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا (سورۃ الاحزاب ۳۳:۴۵/ الفتح ۴۸:۸)

”بے شک ہم نے آپ کو شاہد اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سُنانے والا بنا کر بھیجا۔“

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ (سورۃ المزمل ۷۳:۱۵)

”بے شک ہم نے تمھاری طرف رسول (ﷺ) بھیجے جو تم پر شاہد (گواہ) ہیں۔“

قصرِ قوسَین میں، خُدا شَاھِدُ اِک تھا مشہود، دُوسرا شَاھِدُ
از ازل تا اَبد سِوائے نبی ﷺ کون ہے لایزال کا شَاھِدُ؟
وہ ہیں لوگوں کے بھی، خُدا کے بھی جن کو فرما دِیا گیا شَاھِدُ
ہو ہی سکتا تھا صرف خالق کی خلوتِ خاص تک رَسا شَاھِدُ

جانتے تھے رسول علیہم السلام بھی سارے ۔۔۔ دے گا مشہود کا پتا شَاهِدُ
رویتِ کبریا جو کی تو ہُوئے ۔۔۔ عزّت و وقرِ انبیاء شَاهِدُ
آپ ﷺ شاہد تھے، کبریا مشہود ۔۔۔ آپ ﷺ مشہود تھے، خُدا شَاهِدُ
نہ کوئی ہے محبّ خُدا ایسا ۔۔۔ اور نہ کوئی حضور ﷺ سا شَاهِدُ
ذاتِ خلّاقِ ہر دو عالَم کے ۔۔۔ ہیں فقط شاہِ دَوسرا ﷺ شَاهِدُ
ہوتا اِس جا پہ اور کوئی کیوں ۔۔۔ آئینے کا تھا آئنہ شَاهِدُ
مختصر واقعہ ہے اِسرا کا ۔۔۔ اِبتدا شاہد، اِنتہا شَاهِدُ
چاہنے والا بن گیا مشہود ۔۔۔ جس کو چاہا گیا، بنا شَاهِدُ
کیا عمل دخل جھوٹ کا اِس میں ۔۔۔ متن کے گِرد حاشیہ شَاهِدُ
وہ ہیں محبوب بھی، گواہ بھی ہیں ۔۔۔ رب نے آقا ﷺ کو کہ دیا شَاهِدُ
پاس ہو کوئی تو گواہ بنے ۔۔۔ رب کے ہیں صرف مصطفیٰ ﷺ شَاهِدُ
روزِ میثاق کا بھی مرکز تھے ۔۔۔ حشر کے دن ہیں مصطفیٰ ﷺ شَاهِدُ

اُن ﷺ سے کیا ہے چُھپا ہُوا محمودؔ
جن کو قُرآن نے کہا شَاهِدُ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شَاهِدًا

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (سورۃ الاحزاب ۴۵:۳۳ / الفتح ۸:۴۸)

’’بے شک ہم نے آپ کو شاہد اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سُنانے والا بنا کر بھیجا۔‘‘

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ (سورۃ المزمل ۱۵:۷۳)

’’بے شک ہم نے تمھاری طرف رسول (ﷺ) بھیجے جو تم پر شاہد (گواہ) ہیں۔‘‘

اُن سے پوشیدہ نہیں، جو ہو گا، جو جو کچھ ہُوا ۔۔۔ کوئی عصیاں، کوئی خامی، کوئی بھی جُرم و خطا
اُن سے چُھپ سکتی ہے اپنی کوئی بھی حرکت بھلا ۔۔۔ اُن سے پوشیدہ نہیں ہے اپنا کوئی ثانیہ

شَاہِدًا کہ کر رسولِ پاک ﷺ کو بھیجا گیا

ہو نہیں سکتا کہیں بھی کوئی ایسا واقعہ — جو نبیٔ پاک ﷺ کی آنکھوں سے اوجھل رہ گیا
ہر زمانے سے ہیں وَاقف، ہر جہاں کے آشنا — سامنے اُن کے ہے سب، از اِبتدا تا اِنتہا
شَاہِدًا کہ کر رسولِ پاک ﷺ کو بھیجا گیا

ہر گلیکسی کا توازُن رحمتِ آقا ﷺ سے ہے — اُن کے دَم سے ہے اَجرامِ فلک کا سلسلہ
ہیں نظامِ شمسی کی دُنیائیں اُن کے سامنے — سب جہانوں کا لِیا کرتے ہیں سرور ﷺ جائزہ
شَاہِدًا کہ کر رسولِ پاک ﷺ کو بھیجا گیا

فتح و مُزَمِّل میں اور اَحزاب میں سرکار ﷺ کو — دے رہا ہے یہ لقب سرکارِ وَالا ﷺ کا خُدا
مُستند سب سے، گواہی ہو گی تسلیم آپ ﷺ کی — اور ہو سکتی نہیں ہے کوئی وجہِ تسمیہ
شَاہِدًا کہ کر رسولِ پاک ﷺ کو بھیجا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ

جَآءَهُمُ الۡحَقُّ وَرَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ (سورۃ الزخرف:۲۹)

''ان کے پاس حق اور رسولِ مبین (ﷺ) تشریف لائے۔''

وَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ (سورۃ الدخان:۱۳)

''حالانکہ ان کے پاس رسولِ مبین (ﷺ) تشریف لا چکا۔''

کہے اُن کو قُرآں رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ — تو ہیں دِین و ایماں رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ
شفاعت کی بُرہاں رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ — ہیں بخشش کا عنواں رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ
سُنوں ذکرِ سرور ﷺ جونہی مَیں کِسی سے — کہے میرا وِجداں رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ
خُدا کو محبّت اُنھی سے ہُوئی ہے — ہیں محبوبِ رحماں رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ
اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ آیا حکمِ الٰہی — مطاعِ دِل و جاں رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ
خُدا نے جِتایا جو سب اہلِ دیں کو — ہیں وہ ایسا احساں رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ

نبیؑ سب تھے ماہ و کواکب کی صُورت — تو مہرِ دَرخشاں رَسُولؐ مُّبِینٌ
جہاں میں جو ہر سمّت ہے نُور پھیلا — ہیں وجہِ چراغاں رَسُولؐ مُّبِینٌ
یہ سب جانتے ہیں کہ معراج کی شب — خُدا کے تھے مہماں رَسُولؐ مُّبِینٌ
رسول علیہم السلام آئے بہتیرے اِس خاکداں پر — ہیں اُن میں نمایاں رَسُولؐ مُّبِینٌ
مقدّر جو محمودؔ دے ساتھ میرا — پڑھیں میرا دِیواں رَسُولؐ مُّبِینٌ

جہاں میں ہیں محمودؔ رَخشاں و تاباں
خیاباں خیاباں رَسُولؐ مُّبِینٌ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ

لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (سورۃ التوبہ:۱۲۸)

''بے شک تمھارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمھاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر رؤف ورحیم ہیں۔''

لقب خُدا سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مِلا رَءُوفٌ رَحِیم — ہمارے وَاسطے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَءُوفٌ رَحِیم
ہوئے غفور کی محبوبیت کے صدقے میں — برائے شفقت و لُطف و عطا رَءُوفٌ رَحِیم
وہ خود تو سب کے لیے یہ صفّات رکھتا ہے — ہمارے وَاسطے اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کِیا رَءُوفٌ رَحِیم
گواہ اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت پہ ہے شبِ اقصیٰ — نبی علیہم السلام تھے مقتدی سب، مقتدا رَءُوفٌ رَحِیم
سراپا رحمت و رافت ہیں مومنوں کے لیے — کہا خُدا نے جو اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بجا رَءُوفٌ رَحِیم
صفّات اپنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو رَب نے کیں تفویض — تو سورہ توبہ میں اُن کو کہا رَءُوفٌ رَحِیم
لقب یہ اپنے لیے رب نے بارہا برتے — اُنھیں بھی اُس نے مُلقّب کیا رَءُوفٌ رَحِیم
وہ سربُلند نہ کیوں ہو شہانِ عالَم میں — کِسی کو دیں جو کہیں خاکِ پا رَءُوفٌ رَحِیم
دمِ حساب مِری بخششوں کے پُھول کھلیں — وہاں پڑیں جو کہیں مُسکرا رَءُوفٌ رَحِیم

میں قعرِ ذلّتِ عِصیاں میں ڈُوبا جاتا ہُوں — کریں اشارۂ اَبرو ذرا رَءُوف رَحِیم
میں اُن کی شفقت و رحمت کے گیت گاتا ہوں — مِرے حضور ﷺ ہیں صَلِّ عَلٰی رَءُوف رَحِیم
یہاں بھی کرتے ہیں محمودؔ روزِ محشر بھی — کریں گے مومنوں کا فائدہ رَءُوف رَحِیم
مِرے لیے تو ہیں محمودؔ مصطفیٰ ﷺ میرے
بہ فضلِ مالکِ ہر دوسرا رَءُوف رَحِیم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بَالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ:۱۲۸)

’’بے شک تمھارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔
تمھاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر رؤف ورحیم ہیں۔‘‘

نہیں ہے کوئی علم مجھ میں، نہ کچھ گُن — مگر مِل گیا مجھ کو فکری توازُن
ہُوئی اِک حقیقت کی اَحقر کو سُن گُن — ہُوا لُطفِ محبوبِ حق ﷺ کا تعیّن
یہ کہنے لگا مجھ سے میرا تیقُّن
ہیں بَالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

ہے سب کے لیے رب کی رَافت، رحیمی — کِسی کے لیے بھی نہ تخصیص آئی
مگر مومنوں پر عنایت ہے رب کی — کہ سرور ﷺ کو دِیں یہ صفاتِ گرامی
ذرا کان دھر، سورہ اَلتَّوْبَہ کو سُن
ہیں بَالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

یہ ہے ربِّ عالَم کا ہم پر ترحُّم — جسے سُن کر اہلِ فلک بھی ہیں گُم سُم
کہا رب نے اُن کو حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ — عَزِيْزٌ عَلَيْهِ کہا مَا عَنِتُّمْ
اِسی وَاسطے نعت کی مجھ کو ہے دُھن

ہیں بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُزَکّی

کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیْکُمْ (سورۃ البقرۃ: ۱۵۱)

''جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول (ﷺ) تم میں سے بھیجا کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمھیں پاک کرتا ہے۔''

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا
عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ (سورۃ آل عمران: ۱۶۴)

''بے شک اللہ کا مومنوں پر بڑا احسان ہُوا کہ ان میں اُنھی میں سے ایک رسول (ﷺ) بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُن کا تزکیہ فرماتا ہے۔''

آیت ص ۷۰۸ (سورۃ الجمعہ: ۲)

یوں مُزکّی ہیں نبی ﷺ از رُوئے اِرشادِ خُدا — تزکیہ ہی منشا و مقصد پیمبر ﷺ کا رہا
ہم کو ذلّت سے بچانے کا کیا ہے اہتمام — سرورِ ہر دو جہاں ﷺ ہیں اپنے ایسے رہنما
پاک فرمایا تکبُّر سے ہر اِک اِنسان کو — تاکہ وہ اپنے کر رکھّے بندگی میں مبتلا
دُور فرمایا مسلمانوں سے کِذبِ و زُور کو — حُسنِ اَخلاق و مروّت والا کا یہی مقصود تھا
سب بُرے کاموں سے بچنے کی ہمیں تلقین کی — تاکہ مت مستوجبِ تعزیر ہوں روزِ جزا
مجتنب ہوں سب رذائل سے مسلمانانِ دہر — خُلق کے سارے فضائل کی طرف ہو اِعتنا
آبیاری نفرتوں کی، مت کریں سینوں میں لوگ — پُرفشاں چاہت رہے از اِبتدا تا اِنتہا
نفرتوں کی، گُمرہی کی آپ ﷺ نے تغلیط کی — میرے آقا ﷺ کے لیے رب نے یُزَکِّیْھِمْ کہا
تھی شکر رنجی، کُدورت تھی کہ کوئی شخص — ایسے سب اَمراض سے سرکار ﷺ نے بخشی شفا
رنجشوں کی جتنی تھیں آلائشیں، سب دُور کیں — اِس تمنّا میں کہ خُوش ہو سارے بندوں سے خُدا
جھگڑے نمٹائے قبائل کے، مِرے سرکار ﷺ نے — اِجتماعی طور پر بھی سب کو اچھّا کر دیا
آپ ﷺ نے شائستگی، نرمی کا اور شفقت کا دَرس — دے کے سب لوگوں کو، سب کا تزکیہ فرما دیا

کر دیا نسلی تفاخر کے تصوّر کو غلَط — اِتّقا میں جو بڑا ہے، ہے وہی بندہ بڑا
حکمِ آقا ﷺ سے کریں ہم مت سرِ مُو اِنحراف — سب مُسلمانوں کو یہ ہے مشورہ محمودؔ کا
تاکہ کر دیں بُری باتوں سے ہم کو پاک صاف
میرے آقا سرورِ عالَم مُزکّیِ مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ (۱) قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (۲) (سورۃ المزمل:۱،۲)

''اے کمبل اوڑھنے والے! رات کو کم وقت کے لیے کھڑے ہُوا کریں۔''

اللہ کے محبوب ہو یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ — یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّر، یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
اپنی زبان پر کیوں نہ ہو یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ — کہتا ہے خالق دوستو یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
میرا خُدائے لم یزل کمبل میں لپٹے دیکھ کر — کہنے لگا محبوب ﷺ کو یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
قُرآن کے الفاظ کو دُہراؤ تم بھی مومنو — سرکار ﷺ کو تم بھی کہو یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
اَلطاف سے، اِکرام سے آقا ﷺ مدد کو آ گئے — دِی ہم نے اِک آواز جو یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
اللہ کی سُنّت پہ ہے خدّامِ احمد ﷺ کا عمل — کہتے ہیں ہم سے نعت گو یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
سرکار ﷺ کی، چشمِ کرم اُس شخص پر ہو جائے گی — جو سانس میں لے گا پرو یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
دائم رہے رطب اللّسان یہ آپؐ کی تعریف میں
محمودؔ کو توفیق دو یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُدَّثِّر

یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ (سورۃ المدثر:۱)

''اے بالاپوش اوڑھنے والے۔''

ظلمتیں مِٹانے کو بے قرار مُدَّثِّر — اَوٹ سے ہیں کمبل کی، نُور بار مُدَّثِّر

شاغلِ عبادت تھے ساری رات مُزّمِّلؐ — برق رو سواری کے شہسوار مُدَّثِّر
خِلعتِ دَنَا کو جب اوڑھ کر ہُوئے وَاپَس — اور بھی نظر آئے باوقار مُدَّثِّر
کیا رِدائے رحمت میں لے نہ لیں گے محشر میں — طالحینِ اُمت کو کر کے پیار مُدَّثِّر
”دَثِّرُ وْنِیْ“ کہتے تھے یاد کر کے خالق کو — کیوں نہ اُن کو کہ دیتا کردگار مُدَّثِّر
دیکھ لو سرِ محشر سجدہ ریز پیشِ حق — عاصیوں کی بخشش کو اَشکبار مُدَّثِّر
آئے اُمّتی اُن کے عشق کے لپیٹے میں — ہیں دیارِ اُلفت کے شہریار مُدَّثِّر
اُن کو کہ دیا رب نے عالمین کی رحمت — ہر جہاں پہ رکھتے ہیں اِقتدار مُدَّثِّر
فکرِ نعت میں جب مَیں اوڑھتا ہُوں تنہائی — کاش یوں مجھے دیکھیں اِک بار مُدَّثِّر
اب لپیٹ رکھّا ہے اُن کو حق نے کمبل میں — ہوں گے، سب پہ محشر میں آشکار مُدَّثِّر
باقی سب صحابہ رضی اللہ عنہم تو خادموں میں آتے ہیں — دوست اپنے رکھتے تھے صرف چار مُدَّثِّر

حشر میں چھپا لیں گے وہ رِدا کی ”بُکّل“ میں
جب رشیدؔ پر ہوں گے لُطف بار مُدَّثِّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسمُہٗ اَحمَد

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (سورۃ الصّف:۶)

”اور یاد فرمایئے جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہا اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور ان رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بشارت سُناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے۔ ان کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔“

ابن مریم علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِسمُہٗ اَحمَد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا — اور کِسی نے بھی کِسی کو اِسمُہٗ اَحمَد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا
زندگی دیتا رہا مُردوں کو جو، اس شخص نے — تا قیامت زندگی کو اِسمُہٗ اَحمَد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا
دِی بشارت حُسنِ دلآویز کی اِنسان کو — اور مجسم دِلکشی کو اِسمُہٗ اَحمَد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا
اِک نبی علیہ السلام نے انبیاء علیہم السلام و مُرسلیں علیہم السلام کے درمیاں — ایک ہستی مرکزی کو اِسمُہٗ اَحمَد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا

قُبحِ الفاظ و عبارت سے کِیا قطعِ نظر
اس نے حُسنِ معنوی کو اِسمُہٗ اَحُمَد ﷺ کہا

عیسٰی بن حضرت مریم علیہ السلام نے، رُوح اللہ نے
آنے والی آگہی کو اِسمُہٗ اَحُمَد ﷺ کہا

آدمیّت جس کے دَم سے اشرفُ المخلوقات ہے
اس نے ایسے آدمی کو اِسمُہٗ اَحُمَد ﷺ کہا

بعد مِیثَاقُ النَّبِیِین اِک نبیؑ نے آخِرش
کبریا کی دِلبری کو اِسمُہٗ اَحُمَد ﷺ کہا

بحرِ ظلمت میں مسیحا نے جہاں کو دیکھ کر
اِک سراپا روشنی کو اِسمُہٗ اَحُمَد ﷺ کہا

تھام کر محمودؔ عیسٰی علیہ السلام نے صداقت کا علَم
اِک مجسم رَاستی کو اِسمُہٗ اَحُمَد ﷺ کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱واں مجموعۂ نعت

دیارِ نعت

میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتوں کا مجموعہ جو ۲۰۰۲ء میں ۱۰۴ صفحات پر چھپا۔

انتساب

استاذی المکرم، استاذ الاستاذہ

ڈاکٹر سید عبداللہ کے نام

جن کا معتقِد ہونا مسلم ہے جنھوں نے میرے پہلے انتخابِ نعت ''مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' (۱۹۷۳ء) کی تقریبِ تعارف کا اہتمام کیا اور میری کاوش پر مقالہ پڑھ کر میری حوصلہ افزائی کی۔

لکھیں اُن کی زمین میں نعتیں　　　رہنما اپنے اب کے میرؔ ہوئے

اللهم صلّ على محمد وعلى آل محمد

كما صلّيت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم

إنك حميد مجيد

اِک نشاں بے نشان سے نکلا — طیبہ میں آن بان سے نکلا
جو درودِ رسول ﷺ پڑھتا رہا — کامیاب امتحان سے نکلا
حرف تھا وہ خُدائے برتر کا — جو نبی ﷺ کی زبان سے نکلا
کون ہے وہ سِوائے آقا ﷺ کے — جو زمان و مکان سے نکلا
وہ خُدا ہیں، نہ ہم سے بندے ہیں — راستا درمیان سے نکلا
چھپا کر مدیحِ سرور ﷺ میں — طائرِ روح جان سے نکلا
سیدھا جاؤں گا اُن ﷺ کی خدمت میں — جب بھی مَیں اِس جہان سے نکلا
ہم رکابی میں جبرئیل علیہ السلام رہا — سیر کو کوئی شان سے نکلا
ذکرِ صَلِّ علٰی وہاں بھی تھا — گُودا جب استخوان سے نکلا
فضلِ رب سے، نبی ﷺ کی شان میں تھا — شعر جو بھی زبان سے نکلا
جِس نے کچھ کم درودِ پاک پڑھا — وہ مِرے خاندان سے نکلا

جِس کو محمودؔ جان پیاری تھی
عشق کی داستان سے نکلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیر تھی صِرف پیمبر ﷺ کے نظر کرنے کی — پُوری خواہش ہُوئی طیبہ کو سفر کرنے کی
اُن ﷺ کی پہچان کی خاطر ہوئے عالَم تخلیق — یہ تگ و دَو تھی زمانے کو خبر کرنے کی
پڑھ کے سیرت نہ مَیں کیوں نعت پہ مائل ہوتا — چشمِ حیراں کو ضرورت جو تھی تر کرنے کی
مہر و مہ طیبۂ اقدس کو سلامی دے لیں — اصل اتنی ہے یہ سب شام و سحر کرنے کی
یادِ سرور ﷺ نے جو آنکھوں سے نکالا پانی — فکر تھی آب کو گویا کہ گُہر کرنے کی
قصرِ اشعار میں کیوں غیرِ پیمبر ﷺ آئے — کیا ضرورت ہے عمارت کو کھنڈر کرنے کی
نعت میں فنّی محاسن کا بڑا درجہ ہے — بات ہے دِل پہ مگر اِس کے اثر کرنے کی
رات بھر یادِ نبی ﷺ میں تھا تو میری خواہش — رہی با دیدۂ تر آج سحر کرنے کی

اُس کے اِظہار سے محمودؔ جھجکنا کیسا
ذکرِ سرکار ﷺ میں ہو بات اگر کرنے کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے سرکار ﷺ کے کُوچے کا جو بندہ گدا ہو گا — وہ وجہِ رشکِ شاہانِ زمانہ بن گیا ہو گا
ہمیں جب شافعِ روزِ جزا ﷺ کا آسرا ہو گا — تو پھر کیا ڈر، سرِ محشر ہمارا حشر کیا ہو گا
جہاں کے سب وسائل اپنے بس میں آ گئے ہوں گے — درودِ پاکِ سرور ﷺ بے بسی کو لے اُڑا ہو گا
فرشتے مُجھ کو ویسے تو سلامی کِس لیے دیتے — میرے لب پر نبی ﷺ کا نام جاری ہو گیا ہو گا
مفاہیم دَنا پا کر، فَتَرضٰی جِس نے سمجھا ہے — حقیقت اُلفتِ محبوب ﷺ و رب کی پا گیا ہو گا
ادب سے جاں نِکالی میری عزرائیل علیہ السلام نے جُھک کر — کہیں پر میرا حرفِ نعت اُس نے پڑھ لیا ہو گا
جہاں میرے قلم پر آیا ہو گا ذکر آقا ﷺ کا — درودِ پاک تو میں نے لکھا ہو گا، پڑھا ہو گا
میں جب پہلے پہل پہنچا رسولِ پاک ﷺ کے در پر — ذرا سوچو، اثر کیا رُوح پر میری ہُوا ہو گا
عمل محمودؔ کے جیسے بھی ہیں، اُمیدِ واثق ہے
شفاعت آقا و مولا ﷺ کی پا کر وہ رِہا ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ریاضِ جنّتِ سرکار ﷺ میں جو آ چکا ہو گا — اُسے خلدِ بریں کے پتّے پتّے کا پتا ہو گا
جو کوئی تیسرا ہوتا وہاں تو دیکھ بھی لیتا — خُدا جانے سرِ قوسین کیا منظر رہا ہو گا
گماں یہ ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی کچھ تعلیم دی ہو گی — سبق جو کچھ فَاَوْحٰی کا پیمبر ﷺ نے پڑھا ہو گا
جسے ہو افتخارِ اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ حاصِل — مُحب اُس خوش مُقدّر آدمی کا خود خُدا ہو گا
درودِ پاک پڑھنے والا جب جنت میں جائے گا — یہاں وہ کیا سمجھ پائے گا، جو اُس کو عطا ہو گا
مدینے کی ہمیں باتیں سناتا رہ عقیدت سے
دُعا دیں گے تُجھے محمودؔ، جا تیرا بھلا ہو گا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتوں کی بِنائیں کیا کیا ہیں — رب کی اُن ﷺ پر عطائیں کیا کیا ہیں
لب پہ، دِل میں، فضا میں، صفحوں پر — اُن ﷺ کی مدحیں، ثنائیں کیا کیا ہیں
ہم بچیں گے، بچائیں جب آقا ﷺ — چار جانب بلائیں کیا کیا ہیں
طیبہ، افلاک اور عرشِ بریں — اُن ﷺ کی دولت سرائیں کیا کیا ہیں
حشر کے روز نعتِ سرور ﷺ کی — کون جانے، جزائیں کیا کیا ہیں

میرے آقا ﷺ عطا ہیں اور میں ہُوں خطا
دیکھ لو اِنتہائیں کیا کیا ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسی شوکت تھی، وہ تجمّل تھا — نامِ آقا ﷺ کا حشر میں غُل تھا
ہم نہ ہارے کِسی بھی میداں میں — اُن ﷺ کی رحمت پہ یوں توکّل تھا
نُور حق آ گیا جو دُنیا میں — ظلمتوں کا چراغ تو گُل تھا
ساتھ میرے رہی خرد مندی — مُجھ کو سرکار ﷺ سے توسُّل تھا
ہاتھ آیا مدینے کا کنکر — غور سے دیکھا تو زرِ گل تھا
حشر میں سر پہ میرے، شکرِ خدا — سایۂ دستِ سرورِ کُل ﷺ تھا
وہ تو بدبخت شخص تھا جِس کو — وردِ صلَوات میں تامُّل تھا
حشر میں میرا یہ تعارف ہو — باغِ طیبہ کا یہ بھی بُلبُل تھا

آپ ﷺ محمودؔ کو چُھڑا لائے
معصیت پیشہ گو یہ بِالکُل تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طُور پر وہ، یہ عرشِ اعلیٰ پر — عظمت آقا ﷺ کو یوں ہے موسیٰ علیہ السلام پر
خوش ہُوا میرا خالق و مالک — اُن ﷺ کے اِفشا پر، اپنے اِخفا پر
اُن ﷺ کی تعلیم کا اثر دیکھو — ہے یقیں پختہ ربِّ یکتا پر

بخش دے گا ہم ایسوں کو بھی خُدا — حشر میں مصطفیٰ ﷺ کے ایما پر
سُوئی تک رات کو نظر آئی — نُور ایسا تھا رُوئے زیبا پر
درِ سرکار ﷺ پر پہنچنے کو — مُرغِ تخییل! اپنے پھیلا پَر
میرا فردوس کی طرف جانا — منحصر ہے تو اُن ﷺ کے منشا پر
رب جو دیتا رہا مُجھے توفیق — چلتا جاؤں گا راہِ طیبہ پر
اِس میں تشریف لائے تھے آقا ﷺ — کیوں نہ ہو افتخار کُٹیا پر
اُن ﷺ کے دَر سے قُبا کو جاتے ہوئے — بوجھ کوئی نہیں ہے اعضا پر
میری تدفین ہو مدینے میں — مفتخر مَیں ہوں اِس تمنّا پر
وہ جریدہ ہے ”نعت“۔ لگتا ہے — خوش ہیں سرکار ﷺ اِس کے اجرا پر

خوف محشر کا دِل میں کیا محمودؔ
جب بھروسا ہے اپنا آقا ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواہش رسائی درِ سرکار ﷺ کی ہے بس — مُجھ کو نہیں ہے خُلدِ بریں کی کوئی ہَوَس
پہلے پہل نگاہیں چکا چوند آ گئیں — دیکھا جو میں نے مسجدِ سرکار ﷺ کا عکس
جِس وقت ہو تلاش مضامینِ نعت کی — طیبہ پہنچتا ہے مِری تخییل کا فَرَس
آنکھوں پہ میری ابرِ ندامت جو چھا گیا — ابرِ اِلتفاتِ سرورِ کُل ﷺ کا پڑا بَرَس
میں اُن ﷺ کی بارگاہ میں ہوں اِلتجا کناں — فریاد رس ہیں میرے نبی ﷺ اور داد رس
پہنچے گا بارگاہِ رسولِ کریم ﷺ میں — توڑے گا طائرِ روح کا جب حُجلۂ قفس
کچھ لوگ جانے کِس طرح اُن جالیوں کے ساتھ — رکھتے ہیں یہ تمنّا کہ کر لیں گے ہاتھ مَس
احسان کو تو بُھولنے والا نہیں ہوں مَیں — ممنون ہے حضور ﷺ کا، میرا نَفَس نَفَس
آقا حضور ﷺ! زندگی آساں بنایئے — شورِ نشُور لگ رہا ہے شورِ ہر نَفَس

چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی کھڑا ہو گیا ہے وہ
محمودؔ کو نہ کر سکے گا کوئی ٹس سے مس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ رسولِ پاک ﷺ میں راتیں ہماریاں — جانِ حیات تھیں، نہ تھیں اختر شماریاں
آقا ﷺ نے کب بتائے ملاقاتِ رب کے راز — اللہ رے! محبتوں کی رازداریاں
شہرِ نبی ﷺ کا جن میں تصوّر نہ بندھ سکا — گزری ہیں بعض راتیں تو ہم پر بھی بھاریاں
ہوتا ہے اُن میں صرف پیمبر ﷺ کا ذکرِ پاک — سُنتے ہیں لوگ غور سے باتیں ہماریاں
کچھ بھی اگر محبتِ سرکار ﷺ ہو ہمیں — حقُّ العباد میں نہ ہوں غفلت شعاریاں
سرکار ﷺ نے کرم کِیا، دِن اُس کے پھر گئے — جِس نے بھی جاگ جاگ کر راتیں گزاریاں
شاید مِرے گناہ اُنھی کے سبب دُھلیں — ذکرِ حضور ﷺ میں جو ہوئیں اشکباریاں
کردار یہ کہیں نظر آتا نہیں ہمیں — ضربُ المثل صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہیں جاں نثاریاں
یہ سوچنا تو چاہیے، نعتِ حضور ﷺ میں — کام آئیں گی تعلّیاں یا انکساریاں
محمودؔ حالِ زار نبی ﷺ کو بتاؤں کیا
اُن ﷺ سے چُھپی ہوئی تو نہیں میری زاریاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہم جانیں تو کیسے عظمتِ محبوبِ یزداں ﷺ کو — سمجھتے ہی کہاں ہیں دوستو، ہم لوگ قرآں کو
نہیں ہے داخلِ اِسلام ہونا کھیل لفظوں کا — اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی لازمی ہے ہر مسلماں کو
جو احساں بعثتِ سرکار ﷺ کی صورت میں فرمایا — جتاتا ہے مسلمانوں پہ رب اُس ایک احساں کو
فَاَوْحیٰ کے معانی پر مباحث مت کرو یارو! — عمومیت نہ ملنی چاہیے اَسرارِ پنہاں کو
طوافِ روضۂ اقدس کرانا رب کی مرضی تھی — رکھا ثابت قدم جو گردشِ گردونِ گرداں کو
جہالت عام تھی پہلے، بہیمیت تھی رقصندہ — سکھائی آدمیّت آقا و مولا ﷺ نے اِنساں کو
شبِ معراج سرکارِ جہاں ﷺ کا اِک یہ پہلو ہے — کرائی سیر ہر اِک چیز کی خالق نے مہماں کو

قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ جب نعتِ نبی ﷺ ٹھہری — تو رضواں لے گیا جنت میں خود اُن کے ثنا خواں کو
سحابِ لطف و رحمت کو مرے گھر کی طرف بھیجا — نگاہوں میں رکھا سرور ﷺ نے میری چشمِ گریاں کو
اُنھی سے آس اور ارماں کی جب نسبت ہوئی قائم — قریب آنے نہیں دیتے ہیں آقا یاس و حرماں کو
نہ میں ہاتھ آؤں گا لوگو جہنم کے فرشتوں کے — قیامت میں اگر تھامے رکھا آقا ﷺ کے داماں کو
قریب آقا ﷺ کے روضے کے، اگر شُرطی پہنچنے دیں — میں جھاڑو کی طرح برتوں گا اُس جا اپنی مژگاں کو

فقط یہ شرط ہے مٹّی مدینے کی وہاں پر ہو
چلا جاؤں گا مَیں محمودؔ رضواں کے گلستاں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِشتِ قلب و جاں کو جو بارانِ رحمت چاہیے — یادِ سرکارِ جہاں ﷺ میں سوز و رقت چاہیے
ذکر ہو سرکار ﷺ کا جس میں، وہ جلوت چاہیے — یاد ہو سرکار ﷺ کی جس میں، وہ خلوت چاہیے
چاہیے آقا ﷺ کا ذکرِ پاک لب پر روز و شب — نعمتِ رب پائی ہے، تحدیثِ نعمت چاہیے
ہاتھ تو باندھے ہوئے ہوں، گر کرم درکار ہو — چاہیے اُن ﷺ کی شفاعت تو اِطاعت چاہیے
دامن اُن ﷺ کا دل سے یوں پکڑو کہ مانو حکم بھی — رنج و غم کے عہدِ حاضر میں جو راحت چاہیے
جس میں سوگند اُن ﷺ کے شہرِ پاک کی کھائی گئی — عظمت اُن ﷺ کی دیکھنی ہو تو وہ آیت چاہیے
چاہیے وِردِ درودِ پاک میں اِک اِلتزام — حدتِ محشر سے بچنے کے لیے چھت چاہیے
عاصی و خاطی کا، اُن ﷺ کے در سے کسبِ فیض کو — سر جُھکا ہو، آنکھ میں اشکِ ندامت چاہیے
اہلِ دُنیا سے سروکار اِس لیے رکھتا نہیں — مُجھ کو رب کا فضل، سرور ﷺ کی عنایت چاہیے
جائے اور ہو آئے شہرِ سرور و سرکار ﷺ سے — جِس کِسی بندے کو تسکینِ طبیعت چاہیے
تر زباں ہونے کو نعتِ پاک میں، محشر کے دن — ابروئے حسان رضی اللہ عنہ کی مُجھ کو اجازت چاہیے
ثروتِ ایماں سے مالا مال ہونا ہو اگر — اُلفتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کی دولت چاہیے
جو مدینہ دیکھ آئے ہیں، مٹّی اُن کی طلب — جتنے ہیں محروم اشخاص، اُن کو جنت چاہیے
دِل کی تسکین و طمانینت ضروری ہے اگر — حاضری کی کوئی نہ کوئی تو صورت چاہیے

بندگانِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ میں ڈھونڈنا   جب کوئی دانندۂ اَسرارِ حکمت چاہیے
میرے آقا ﷺ کی ہر اِک نسبت حیات افروز ہے   ہوں صحابہ رضی اللہ عنہم یا کہ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم، نسبت چاہیے
وہ درودِ پاکِ سرورِ ﷺ کا تعلّق دار ہو   نیکیوں کی دوڑ میں جِس کو بھی سبقت چاہیے
دیکھ لے سرکار ﷺ کے روضے کو جی بھر کے رشیدؔ
اِس کو عزرائیل صاحب! اتنی مہلت چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو عشقِ مصطفی ﷺ کے حوالے سے فرد تھا   نام اُس کا تھا اُویس، وہ مجذوب مرد تھا
جس وقت تک گیا نہ تھا مَیں شہرِ مصطفی ﷺ   کُلفت تھی، رنج تھا، غم و اندوہ و درد تھا
دیدِ شفیعِ روزِ جزا ﷺ سے بدل گیا   فردِ عمل کو دیکھ کر جو رنگ زرد تھا
سرکار ﷺ آئے تو ہُوا اُس کا مزاج نرم   میزان کا فرشتہ بہت گرم سرد تھا
سُکھ کا سبب ہے، دُکھ کا مداوا وہ نام ہے   نامِ نبی ﷺ لیا تو ہر اِک درد گرد تھا
گھیرے میں روشنی کے رہا اُس کا ہر قدم
محمودؔ شہرِ نُور کا جب رَہ نوَرد تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حبلِ معصیت میں تھا بندہ بندھا ہُوا   ایسا حضور ﷺ کا پا کر رہا ہُوا
میرے دل و نگاہ پر اُس کا اثر پڑا   شہرِ نبی ﷺ کا جب بھی کہیں تذکرہ ہُوا
طیبہ میں جا کے مُجھ پہ تو منظر یہی کُھلا   چوکھٹ پہ ایک جمگھٹا سا ہے لگا ہُوا
چھوٹے بڑے کھڑے نظر آتے ہیں جِس جگہ   محبوبِ کبریا ﷺ کا وہ دولت کدہ ہُوا
شفقت درودِ پاک کے باعث مِلی مُجھے   اُن ﷺ سے لحد یا حشر میں جب سامنا ہُوا
خود اختیاری فقرِ نبی ﷺ کا کمال تھا   تختِ جلالت آپ ﷺ کا اک بوریا ہُوا
وہ کامیاب ہو کے رہے گا، جو خوش نصیب   آئے گا طَیبہ رب کا پتا پُوچھتا ہُوا
اُس شخص کے نصیب میں گرنا نہیں لکھا   اسمِ حضور ﷺ جس کِسی کا آسرا ہُوا

دربارِ رب میں اُس کو پذیرائی مل گئی — جو شخص بارگاہِ نبی ﷺ میں رسا ہُوا
فی الفور حل ہُوا وہ درودِ حضور ﷺ سے — پیدا کوئی جو میرے لیے مسئلہ ہُوا
''اپنا'' گناہگار کو سرکار ﷺ نے کہا — میں نے جو یہ حدیث سُنی، حوصلہ ہُوا
علم اِس کا بے پڑھے لکھے مدنی پہ ہو نثار
محمودؔ ہو کہیں کا بھی لکھّا پڑھا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں جس نے اُن ﷺ کے نام پہ دی، وہ مرا نہیں — اِس کے علاوہ اور کچھ رازِ بقا نہیں
منزل کہاں، اگر پتا کچھ راہ کا نہیں — رب کا کہاں ہُوا کہ جو اُن ﷺ کا ہوا نہیں
رُتبہ بڑا کسی کو بھی اُن ﷺ سے مِلا نہیں — اَسرارِ کائنات پھر کیا اُن ﷺ پہ وا نہیں
مومن ہو یا نہیں ہو، یہ تم خود ہی دیکھ لو — اُلفت حضورِ پاک ﷺ سے تم کو ہے یا نہیں
طاعت نبی ﷺ کی جب کہ اطاعتِ خُدا کی ہے — رب کا وہ کیسے ہو گیا، جو آپ ﷺ کا نہیں
جھکتا ہے سر جہاں پہ ہر روشن ضمیر کا — کیا وہ مِرے حضور ﷺ کا دولت کدہ نہیں
کیسے بچے گا پُرسشِ روزِ حساب سے — ہونٹوں پہ جس کے دوستو صَوتِ ثنا نہیں
قائل ہیں ہم محبّتِ ربّ و رسول ﷺ کے — کیا وہ خُدا نہیں، یہ حبیبِ خُدا ﷺ نہیں
محمودؔ شکوہ رب سے تو کرتے رہے ہیں سب
لیکن کسی کو اُس کے نبی ﷺ سے گلہ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کی سمت ایسے میرا گزر رہے ہے — خم میرا سر رہے ہے اور چشم تر رہے ہے
رب بھی وہی کہے ہے، سرکار ﷺ جو کہیں ہیں — آقا ﷺ جدھر رہے ہیں، رب بھی اُدھر رہے ہے
سرکار ﷺ کے کرم پر ہم کو یقیں ہے کامل — وہ اور ہیں کہ جن کو دوزخ کا ڈر رہے ہے
وِردِ درود سے حل مُشکلیں ہوئی ہیں — دیکھا یہی کہ نسخہ یہ کارگر رہے ہے
محشر میں ہو گا بندہ رحمت کے سائباں میں — سرکار ﷺ کی ثنا میں جو عمر بھر رہے ہے

کردار کو سنوارو، اعمال کو نکھارو — ہر ایک شے کی اُن کو یارو، خبر رہے ہے
میں چند دن جو آقا ﷺ کے شہر میں رہوں ہُوں — کچھ ماہ تک تو مُجھ پر اِس کا اثر رہے ہے
جب تر زباں رہے ہے مدحِ نبی ﷺ میں احقر — احباب و اقربا میں بھی معتبر رہے ہے
ضامن حضور ﷺ اُس کی بخشش کے آپ ہوں گے — طیبہ کی سرزمیں پر جو شخص مَر رہے ہے
اللہ جانتا ہے محمودؔ کِس طرح سے
شہرِ نبی ﷺ کی جانب گرمِ سفر رہے ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سرزمیں پہ کیسا خُدا کا کرم ہُوا — طیبہ قدومِ سرورِ دیں ﷺ سے حرم ہُوا
اُس کی بلندیوں کو نہ پائے گا آسماں — سر جس کا پیشِ روضۂ سرکار ﷺ خم ہُوا
بارانِ اِلتفاتِ پیمبر ﷺ برس پڑی — ہجرِ نبی ﷺ میں دیدہ اگر میرا نم ہُوا
خاکِ مدینہ کے وہ مماثِل نہ ہو سکے — باغِ جہاں ہُوا کہ وہ باغِ اِرم ہُوا
کندہ جو ہو گیا ہے سرِ عرش و لامکاں — میرے حضورِ پاک ﷺ کا نقشِ قدم ہُوا
گر اُلفتِ حبیبِ خُدا ﷺ قلب میں نہ ہو — کیا فرق ہے، وجود ہُوا یا عدم ہُوا
مدحِ رسولِ پاک ﷺ کی جِس کو خوشی مِلی — اُس کو یہاں وہاں نہ کوئی ہَمّ و غم ہُوا
دِل سے جو اُن ﷺ کے نام کی میں نے دُہائی دی — لطفِ نبیٔ ہر دو جہاں ﷺ ایک دم ہُوا
پندرہ سو سال ہونے کو آئے ہیں نعت کو — وصف ایک بھی کِسی سے نہ اب تک رقم ہُوا
محمودؔ اُن ﷺ کا حکم رواں ہے جہاں تہاں
زیرِ نگیں ہے اُن ﷺ کے، عرب یا عجم ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے جب اُن کو اِستلام کیا — میرے آقا ﷺ نے اِبتسام کیا
انبیاء نے جنھیں امام کیا — اُن ﷺ کو محمودؔ نے سلام کیا
فرد ہے احترام کے قابل — جِس نے آقا ﷺ کا احترام کیا

نام لیواؤں، خوش نصیبوں نے — وردِ صلوات صبح و شام کیا
چند نعتیں اُسے سنا ڈالیں — ہم نے رِضواں کو ایسے رام کیا
چُن کے سب طالبینِ اُمّت سے — شکرِ آقا ﷺ مجھے غلام کیا
جب چلا مصطفی ﷺ کے رستے پر — گویا میں نے بھی کوئی کام کیا
خود خُدائے عزیز نے میرا — طیبہ جانے کا انتظام کیا
ہر مہینے درودِ سرور ﷺ کو — ہم نے حلقے کا اہتمام کیا
کیا مقام آپ ﷺ کا بیاں ہو رشیدؔ
آپ نے عرش پر خرام کِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جونہی پہنچی فریاد خیرُ البشر ﷺ تک — شبِ غم رسا ہو گی میری سحر تک
مُحبّانِ سرکار ﷺ کی بات کیا ہے — اشاروں پہ چلتے ہیں شمس و قمر تک
اگر نخلِ اُنسِ نبی ﷺ تُو نے بویا — ترے ہاتھ پہنچیں گے فوراً ثمر تک
نگاہِ نبی ﷺ مُلتفِت اِس قدر ہے — رسائی مِری آہ کی ہے اثر تک
طفیلِ درودِ پیمبر ﷺ خُدا کا — کرم مُجھ تک آیا ہے اور میرے گھر تک
ہمیں رستہ جاؤک نے یہ دکھایا — پہنچنا ضروری ہے آقا ﷺ کے در تک
نبی ﷺ اُس کی بھی دستگیری کریں گے — دھنسا ہو جو قعرِ ضلالت میں سر تک
ہمیں اپنے بارے میں بھی کیا پتا ہے — رسائی ہے سرکار ﷺ کی ہر خبر تک
ورا اُس سے پائیں نگاہیں نبی ﷺ کی — جو دیکھیں کبھی ہم حدودِ نظر تک
میں محمودؔ کیوں گُن نہ گاؤں نبی ﷺ کے
ہیں ممنونِ احسان قلب و نظر تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انبیاء علیہم السلام کی مثال ہے کچھ اور — مصطفی ﷺ کا کمال ہے کچھ اور

دُنیوی راحتیں الگ کچھ ہیں رحمتِ ذوالجلال ہے کچھ اور
تم وصالِ مجاز دیکھتے ہو پر دنَا کا وِصال ہے کچھ اور
دیکھے لوگوں نے کج کُلاہ بہت لیکن اُن ﷺ کا بلال رضی اللہ عنہ ہے کچھ اور
صِرف جنت کی خواہشیں کیا ہیں نعت گو کا مآل ہے کچھ اور
یُوسفستاں تو آپ دیکھ چکے پر نبی ﷺ کا جمال ہے کچھ اور
دُوری رب اور نبی ﷺ میں ٹھہرائیں لیکن اپنا خیال ہے کچھ اور
فخر نظم و غزل پہ کرتے ہیں پر سُخن میں کمال ہے کچھ اور
حاجتوں ہی کی صرف بات نہیں اُن سے میرا سوال ہے کچھ اور
ہم نے مدحِ رسولِ حق ﷺ چاہی گو زمانے کی چال ہے کچھ اور
ماضی روشن کیا تھا سرور ﷺ نے
اپنا محمودؔ حال ہے کچھ اور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر سال طَیبہ جاؤں، یہ ہے مختصر خیال یہ معتبر خیال ہے، یہ دیدہ ور خیال
طیبہ نہ جائے تو مرا جائے کدھر خیال دِل جس طرف کو ہو گا، رہے گا اُدھر خیال
احسان مند اُس کا نہ کیسے رہا کروں لاتا ہے روز شہرِ نبی ﷺ کی خبر خیال
اِس باب میں تو اب وہ کبھی چُوکتی نہیں رکھتی ہے اُن ﷺ کی یاد کا یوں چشمِ تر خیال
چھُٹکارا اپنا ہو نہ سکے گا کِسی طرح سرکار ﷺ ہی کریں گے نہ محشر میں گر خیال
محمودؔ کر توجُّہ اِطاعت کی سمت بھی
سرکار ﷺ تو کریم ہیں، کچھ تو بھی کر خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر سے طَیبہ کو جو نکلتے ہیں رنج سب اُن کے سر سے ٹلتے ہیں
جن میں غیرِ نبی ﷺ کی مِدحت ہو مُجھ کو اشعار ایسے کھلتے ہیں

جو درودِ نبی ﷺ نہیں پڑھتے ۔۔۔ قبر میں جا کے ہاتھ مَلتے ہیں
سایوں سے واسطہ نبی ﷺ کا نہیں ۔۔۔ یہ سُکڑتے ہیں اور ڈھلتے ہیں
گُھٹتا ہے دم زمینِ دُنیا کا ۔۔۔ جب نبی ﷺ سوئے عرش چلتے ہیں
طَیبہ جا کر رشیدؔ نے دیکھا
چشمے اِخلاص کے اُبلتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حرف لکھ چکا ہوں میں دِل کی کتاب میں ۔۔۔ وہ پیش ہو چکے ہیں نبی ﷺ کی جناب میں
میں نے یہ فرق دیکھا ہے دونوں کے باب میں ۔۔۔ سرکار ﷺ سامنے ہیں تو خالق حجاب میں
تھے اور بھی رُسل (علیہم السلام) مگر رب نے حبیب ﷺ کو ۔۔۔ یَا اَیُّھَا الرَّسُول کہا ہے خطاب میں
حاجت ہی داد کی نہیں رہتی کِسی طرح ۔۔۔ ہو جائے نعت پیش جب اُن ﷺ کی جناب میں
خدمت میں کیوں بُلا نہیں لیتے نبی ﷺ مُجھے ۔۔۔ میں کِس لیے پڑا ہوں جہانِ خراب میں
سرکار ﷺ کے کرم سے فرشتے نشُور کے ۔۔۔ گِنتی ہی بھول جائیں گے یومُ الحساب میں
آنکھیں دُرُست ہو گئیں، غائب مَرَض ہوئے ۔۔۔ پائے گئے ہیں معجزے اُن ﷺ کے لعاب میں
لطفِ رسولِ پاک ﷺ سدا پُرفشاں رہا ۔۔۔ آقا ﷺ کریم ہی رہے ہیں میرے باب میں
مجموعے جتنے نعت کے، محمودؔ نے لکھے ۔۔۔ کوئی نہ کوئی بات رہی اِنتساب میں
آقا ﷺ کا اِلتفات اگر ہو تو کیوں پڑے
محمودؔ بھی حسابِ ثواب و عذاب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نعت کہہ رہا ہوں تو دوزخ کا ڈر نہیں ۔۔۔ ترکیب میری دیکھ لو، کیا کارگر نہیں
کیا چیز ہے کہ جو نہیں اُن ﷺ کی نگاہ میں ۔۔۔ کیا بات ہے کہ جس کی نبی ﷺ کو خبر نہیں
کہتا ہے کون، رُویتِ باری کے بعد بھی ۔۔۔ آقا ﷺ کی چشمِ پاک حقیقت نِگر نہیں
کیسے سمجھ سکو گے مقامِ حضورِ پاک ﷺ ۔۔۔ محدود کیا تمھاری حُدُودِ نظر نہیں

مطلب تو یہ بھی ہے کہ عمل نیک چاہئیں
ہر اُمتی کے حال سے وہ ﷺ بے خبر نہیں

فردِ عمل کو غیظ سے مت دیکھو، قدسیو!
کیا اِس میں مدحتِ شہِ والا گُہر ﷺ نہیں

آنا تو تھا حضور ﷺ کو، جب جہل بڑھ چکا
کہتا ہے کون، آخرِ شب پر سحر نہیں

آوازۂ درود نہ اُبھرے جہاں سے روز
وہ جِس کِسی کا بھی ہو، مگر میرا گھر نہیں

پائے گا ابرِ لُطفِ خُدا کو تُو کِس طرح
ذکرِ نبی ﷺ پہ چشم اگر تیری تر نہیں

لب پر مدیحِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ رہی
محشر کا خوف اور جہنّم کا ڈر نہیں

دُنیا میں ہم ذلیل ہیں رُسوا ہیں، خوار ہیں
احکامِ مصطفی ﷺ کا جو ہم پر اثر نہیں

محمودؔ نعت میں ہے فقط وارداتِ دِل
کچھ خیال آفرینیاں پیشِ نظر نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پر نبیِٔ ہر دو جہاں ﷺ کی نظر نہ ہو
اُس شخص کو سکون کبھی عُمر بھر نہ ہو

راضی ہوں جس پہ آپ ﷺ، خُدا اُس پر خوش رہے
آقا ﷺ نہ جِس طرف ہوں، خُدا بھی اُدھر نہ ہو

حتیٰ اکُوْن سے کُھلا، مومن نہیں ہے وہ
جس دِل میں بھی مَحبّتِ خیرُ البشر ﷺ نہ ہو

ہوتا ہے ہم سے جو بھی کچھ اچھّا بُرا عمل
ممکن ہی کب ہے، میرے نبی ﷺ کو خبر نہ ہو

ہم نے تو آج تک یہ کسی سے سُنا نہیں
طیبہ میں جو دُعا ہو، اُسی کا اثر نہ ہو

اتنا بھی سنگ دل نہ کوئی ہو کہ دوستو
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں بھی چشم تر نہ ہو

محشر میں رُستگاری مِلے اُس کو کِس طرح
جس شخص پر کریم نبی ﷺ کی نظر نہ ہو

ڈھل جائے زندگی مِری دوزخ کی شکل میں
لُطفِ حضور ﷺ حال پر میرے اگر نہ ہو

محمودؔ اِس گمان میں جائے گا خُلد کو
یہ بھی کہیں مدینے ہی کی رہ گزر نہ ہو

محمودؔ کی دُعا ہے کہ نعتِ نبی ﷺ کہے
اِس کے علاوہ اور کوئی بھی ہُنر نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے محبوب ﷺ کی بڑائی کی — شان ایسی ہے مصطفائی ﷺ کی
ہم نے سرکار ﷺ پر درود پڑھا — گویا خالق کی ہم نوائی کی
شعبہ ہائے حیات جتنے ہیں — اُن میں آقا ﷺ نے رہنمائی کی
کی نہ اُلفت جو اُن ﷺ کی عترت سے — گویا آقا ﷺ سے بے وفائی کی
رب نے خوشنودی آپ ﷺ کی چاہی — کیفیت ہے یہ آشنائی کی
دوری طیبہ سے گیارہ ماہ کی، ہے — اِنتہا صبر آزمائی کی
دل گرا میرا گویا کٹ کٹ کر — آ گئیں گھڑیاں جب جُدائی کی
خاکِ طیبہ مجھے بُلا لے گئی — ہے کشش اِس میں کہربائی کی
حشر میں میں نے روبروئے خُدا — نعت میں زمزمہ سرائی کی

اُن کی نعتوں میں کیف کیا محمودؔ
جن کو عادت ہے خود ستائی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ نے اِک نگاہ جو کی اِلتفات کی — میں نے اُنھی کی بات کی اور تاحیات کی
میں مدحِ مصطفی ﷺ سے نہ باز آؤں گا کبھی — کی شعر میں، تو میں نے یہی ایک بات کی
الفاظ جس میں صِرف ہوں مدحِ رسول ﷺ کے — حاجت رہی ہمیشہ مجھے اِس لُغات کی
آقا حضور ﷺ اِس پہ نگاہِ کرم کریں — عاصی کی اِک یہی تو ہے صورت نجات کی
پڑھتا ہے تو درود پیمبر ﷺ پہ، یا نہیں — تفریق صرف یہ ہے حیات و ممات کی
تشریف لائے میرے نبی ﷺ جب جہان میں — جاری تھی پُوجا کعبے میں لات و منات کی
جس دِن نہ اپنی نعت سے وابستگی رہی — تاریخ سمجھو وہ ہے، ہماری وفات کی
فضلِ خُدا سے پیرہنِ شِعر و نثر میں — تبلیغ میں نے کی ہے سلام و صلوٰۃ کی
وہ جائے شہرِ آقا و مولا ﷺ میں بار بار — فرمائیں جس کِسی پہ نظر اِلتفات کی

زمزم ہے اور آبِ مدینہ ہے دستیاب
محمودؔ آرزو نہیں آبِ حیات کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے سرور ﷺ کا ثنا گر جو سخنور نکلا — نغز گویانِ زمانہ میں قد آور نکلا
طالعِ خورشیدِ سحر شہرِ نبی ﷺ میں دیکھا — دے کے قدموں کو سلامی شہِ خاور نکلا
عصرِ مغرب کو کیا مہر نے شہ ﷺ کی شہ پر — چاند بھی آپ ﷺ کے بچپن کا مُسخّر نکلا
چومتے جاتے ہیں سب طوفِ حرم میں جس کو — لمسِ سرکار ﷺ سے مملو وہی پتّھر نکلا
دیکھا سب لوگوں نے منظر یہ بہ چشمِ حیرت — شان سے اُن کا ثنا خواں سرِ محشر نکلا
جس جگہ پڑھتے ہیں سرکار ﷺ یہ سب لوگ درود — فضلِ خلّاقِ جہاں سے وہ مِرا گھر نکلا
میں کہ دُنیا کے حوالے سے تو بے زر ہی تھا — مِدحتِ سرورِ عالم ﷺ میں تونگر نکلا
پہنچا سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کے در پر، جب بھی — سرحدِ مُلکِ خُداداد سے احقر نکلا
لکھّا محمودؔ بہت اُن ﷺ کی ثنا میں، لیکن
نعت گویانِ پیمبر ﷺ میں مَیں کمتر نکلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنسِ حضور ﷺ قلب میں جس کے مکیں نہیں — وہ شخص بھی ہے حاملِ ایماں؟ نہیں نہیں
چرچا ہے قدسیانِ فلک میں بھی نعت کا — ذکرِ حبیبِ رب ﷺ کہاں وجد آفریں نہیں
رحمت نبی ﷺ ہیں سارے جہانوں کے واسطے — یوں مستفیدِ لُطف صرف اہلِ زمیں نہیں
زوّارِ طیبہ! کہنا خُدا لگتی، دیکھنا — ہر ذرّہ زمینِ مدینہ حسیں نہیں!
دیکھو اُٹھا کے لوگو، احادیث کی کُتُب — جو قول بھی نبی ﷺ کا ہے، کیا دلنشیں نہیں!
پوچھا کہ بعد اُن ﷺ کے، نبی آئے گا کوئی — آواز آئی عرشِ بریں سے ”نہیں نہیں“
دِل میں ہے حُبِّ سرورِ کونین ﷺ ضَوفگن — فضلِ خُدا سے خواہشِ تاج و نگیں نہیں
یہ آسماں بھی ہے، یہ بہشتِ بریں بھی ہے — یہ صِرف شہرِ سرورِ دیں ﷺ کی زمیں نہیں

عاصی تو ہُوں، مگر نہ ڈرا حشر سے مجُھے — ہوں گے نبی ﷺ وہاں تو سزا کا یقیں نہیں
اِسرا میں کیا ہے رُویتِ جبریل علیہ السلام کا سوال — کیا ہم رکاب آپ ﷺ کے رُوحُ الامیںؑ نہیں!
مت کرنا تم صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکریم میں کمی — اُن ﷺ کے قریں جو ہیں، وہ کیا رب کے قریں نہیں

محمودؔ! بدنصیب ہیں جن کی نگاہ میں
اعزاز مِدحتِ شہِ دُنیا و دیں ﷺ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ نے دیے طالحوں کو دِلاسے — یہ توفیق اُن کو مِلی کبریا سے
خُدا سے نہ کچھ واسطہ ہو سکے گا — محبّت نہیں گر حبیبِ خُدا ﷺ سے
خُدا کی طرف سے پیمبر ﷺ کو میرے — فضیلت مِلی دوسرے انبیاء علیہم السلام سے
مِلی سربُلندی جہاں میں کہ جِس کو — محبّت رہی آپ ﷺ کے نقشِ پا سے
شِفا یابیوں کی عنایت کی خاطر — نوازے گئے تھے بصیری رحمۃ اللہ علیہ رِدا سے
خوشی سے نہ پھولے سمائیں گے کیونکر — ہُوا ذکرِ سرکار ﷺ ما و شما سے
محبّت جو سرکار ﷺ سے دائمی ہے — علاقہ ہے دیرینہ صَوتِ ثنا سے
عقیدت نہیں میری ہنگامی، وقتی — مَیں ہوں نام لیوا نبی ﷺ کا سدا سے
مجھے صِرف سرکار ﷺ کا آسرا ہے — تعلق نہیں ہے کوئی ماسوا سے
جو مانگا ہے میں نے، وہ آقا ﷺ سے مانگا — جو پایا ہے، پایا ہے وہ مصطفیٰ ﷺ سے
سلامِ ارادت مدینے کو لے جائے — یہ ہے اِلتجا میری بادِ صبا سے

نہ تھا کوئی محمودؔ آقا ﷺ سے پہلے
سناؤں اگر داستاں اِبتدا سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوست اِک جو سُوئے شہرِ آقا و مولا ﷺ گیا — ساغرِ صبر و تحمّل کو مِرے، چھلکا گیا
وہ خداوندِ تعالیٰ کی نظر میں آ گیا — جو مقدّر کا دھنی بطحا گیا، طیبہ گیا

اپنے عصیاں پر مدینے میں جو میں شرما گیا — رحمتِ خلّاقِ ہر عالم کو بھی جوش آ گیا

ایک معنیٰ میں تخصُّص اِک ہے یہ معراج کا — عرش پر کوئی تو رب کو دیکھنے والا گیا

علم ہو گا قادرِ مُطلق کو، جِس کا کام ہے — کون جانے، میرے آقا ﷺ کا کہاں سایہ گیا

اس کی مشہورِ زمانہ ہو گئی داد و دَہِش — اُن ﷺ کے در سے ایک ٹکڑا بھی جو کوئی پا گیا

سِدرہ کی منزل پہ رُکنے کی اَہمّیت سمجھ — پردہ اَسرارِ حقائق سے کوئی سَرکا گیا

کیوں مقدّر کا دھنی سمجھوں نہ اپنے آپ کو — نعت گو ہونا مِری تقدیر میں لکھّا گیا

خُلد کب اَعمال کے بل پر مِری قسمت میں تھی — رب پیمبر ﷺ کی سفارش پر کرم فرما گیا

آج مَیں ماں باپ کی تعلیم سے ہوں نعت گو — اُلفتِ آقا ﷺ کا دِل میں نخل یوں بویا گیا

خاکِ طیبہ نے نہ پکڑا مُجھ کو چودہ مرتبہ
یہ اگر صورت رہی محمود تو مارا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لپکی جبیں اُن ﷺ کے دَر کی طرف — تو رُخ رات کا تھا سحر کی طرف

خُدا کی طرف ہیں پیمبر ﷺ مِرے — تو خالق ہے خیرُ البشر ﷺ کی طرف

مِلیں جِس کو ذراتِ شہرِ نبی ﷺ — نہ دیکھے وہ لعل و گہر کی طرف

ظہورِ پیمبر ﷺ ہُوا اِس طرح — عنایت کا رُخ تھا بشر کی طرف

نظر آئے دُنیا کو دو معجزے — جو انگشت اُٹھّی قمر کی طرف

جو رُخ اپنا طیبہ کی جانِب نہیں — ہے بدقسمتی سے ضرر کی طرف

جسے طَیبہ کو اذنِ پرواز ہو — توجُّہ نہ دے بال و پر کی طرف

مدینے رسا لازماً ہو گے تم — بڑھاؤ قدم رہگزر کی طرف

رُخِ قلب شہرِ پیمبر ﷺ کو ہے — جبیں میری ہے رب کے گھر کی طرف

جو مُنہ موڑا آقا ﷺ کے احکام سے
چلے ہم یقیناً ضرر کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے ہونٹوں پہ جو لکیر ہوئے — حرفِ مدّاحیٔ بشیر ﷺ ہوئے
پایا سرمایہ اُن ﷺ کی اُلفت کا — اِس حوالے سے ہم امیر ہوئے
پاؤں چُھو کر مرے پیمبر ﷺ کے — لوگ گویا ستارہ گیر ہوئے
جب پیمبر ﷺ کے اُمّتی ٹھہرے — ہر طرح ہم کرم پذیر ہوئے
جب وہاں بھی زباں پہ نعتیں تھیں — تو نہ محشر میں بھی اسیر ہوئے
دیکھا ایمان کی نظر سے اُنھیں — تو سب اصحاب رضی اللہ عنہم بے نظیر ہوئے
اُمّتی اُن ﷺ کے جِس جگہ بھی گئے — دینِ اِسلام کے سفیر ہوئے
جو بِالآخر مدینے جا پہنچے — لوگ وہ آسماں سریر ہوئے
لِکّھیں اُن کی زمین میں نعتیں — رہنما اپنے اب کے میرؔ ہوئے

لُطفِ آقا ﷺ ہُوا تو پھر محمودؔ
"نعت" کے ناشر و مُدیر ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گیت مُجھ کو نبی ﷺ کے گانے ہیں — شعر اِس کے لیے بہانے ہیں
عظمتِ مصطفیٰ ﷺ حقیقت ہے — باقی دُنیا کے سب فسانے ہیں
در پہ بیٹھے سرورِ کُل ﷺ کے — کتنے دریوزہ گر سیانے ہیں
اپنی محدود ہیں تمنّائیں — اور اُن ﷺ کے بھرے خزانے ہیں
ہو تحفُّظ حضور ﷺ اُمت کا — برق کی زد پہ آشیانے ہیں

عرض محمودؔ کیا کروں اُن ﷺ سے
دِل کی باتیں حضور ﷺ جانے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کی ذات سے سب ماورائیاں دیکھیں — نہ ہم نے رب کی نبی ﷺ سے جُدائیاں دیکھیں
حضورِ پاک ﷺ کا فرمان "طَالِعُ لِیٓ" ہے — کہاں نبی ﷺ نے فقط پارسائیاں دیکھیں

نگاہِ لُطف و عنایات و رحم کرتے ہوئے — کبھی نبی ﷺ نے نہ میری بُرائیاں دیکھیں
جہان بھر میں خُدا نے ہمیں ذلیل کیا — رسولِ پاک ﷺ سے جو بے وفائیاں دیکھیں
حضور ﷺ آپ بھی راضی نہیں رہے ہم سے — ہماری کفر سے جو آشنائیاں دیکھیں
مَیں نعت کہتا ہوں دِل سے اِسی لیے تو مری
کبھی کِسی نے نہ محمودؔ خود نمائیاں دیکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ تشریف لائے جب جہاں میں — بہاریں لہلہا اُٹھّیں خزاں میں
اُنھی کا یہ زماں ہے، یہ مکاں ہے — وہی ہیں لازمان و لامکاں میں
شبِ معراج کی جو روشنی ہے — نظر آتی رہے گی کہکشاں میں
رہیں گے حشر میں آقا ﷺ کے بندے — صلوٰۃِ مصطفی ﷺ کے سائباں میں
نظر پڑتی ہے جب روضے پہ اُن ﷺ کے — تو آ جاتی ہے میری جان جاں میں
صدا دی جب کسی دریُوزہ گر نے — جواب آقا ﷺ نے فرمایا ہے ''ہاں'' میں
مِٹی اُس کے عمل نامے کی کالک — جو آیا حشر میں اُن ﷺ کی اماں میں
مرے سرکار ﷺ ناواقف نہیں ہیں — کہے جو کچھ بھی تو اپنی زباں میں
تھی طیبہ جانے کی پہلے بھی خواہش — نواسی(۸۹) میں اثر آیا فغاں میں
وہی مقبولِ درگاہِ نبی ﷺ ہے — ہو تیری عاجزی جِس ارمغاں میں
سِوا محمودؔ مدحِ مصطفی ﷺ کے
رکھّا ہی کیا ہے میری داستاں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آغاز حمد سے ہو یہ ہے اِبتدائی بات — مدحِ نبی ﷺ ہے اِرتقائی انتہائی بات
ذکرِ رسولِ محترم ﷺ ہے غمِ رُبائی بات — ہر بار اِس حوالے سے میں نے اُٹھائی بات
ایسا نہ تھا کہ میری طرف دیکھتا کوئی — نعتِ رسولِ پاک ﷺ نے میری بنائی بات

سرکار ﷺ دیا ہے سبق یہ کہ سچ کہوں — یوں روکتا نہیں ہوں کبھی مُنہ پہ آئی بات
مدحِ نبی ﷺ میں میری ممد ہے فروتنی — اِس باب میں نہ مُجھ سے ہوئی خود ستائی بات
پہنچا مُواجہہ پہ جو لے کر سرِ نیاز — کچھ کہنا چاہا میں نے تو مُجھ کو نہ آئی بات
پہلے دیا اُنھیں چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ — اِس طرح میں نے آقا ﷺ سے اپنی چلائی بات
اسمِ نبی ﷺ کے وِرد سے حل مشکلیں ہوئیں — جس جس نے بھی خلوص سے یہ آزمائی بات
ذکرِ مدینہ سُن کے میں کھنچتا چلا گیا — طیبہ کی بات مُجھ کو ہوئی کہربائی بات

مقبول بارگاہِ حبیبِ خُدا ﷺ ہُوئی
محمودؔ میں نے جب بھی کی ہے اِلتجائی بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کے سِوا قلب میں کچھ اور نہیں تھا — یوں عاصی و خاطی بھی درخشندہ جبیں تھا
اب کوئی نبی، کوئی صحیفہ نہیں باقی — جو آخری پیغام تھا، قرآنِ مبیں تھا
مطلوب تھا محبوب ﷺ کو جب پاس بُلانا — جو رب کا فرستادہ تھا، جبریلِ علیہ السلام امیں تھا
اللہ تو تھا، اُس نے نبی ﷺ کو بھی بُلایا — کیا کوئی ملائک میں سے بھی اُن کے قریں تھا؟
یکتائی و یک جائی اِسرا بھی عجب تھی — سرکار ﷺ وہیں تھے، مِرا خالق بھی وہیں تھا
سرکار ﷺ نے باغ اُس کا کئی بار دکھایا — پہلے تو میں ناواقفِ فردوسِ بریں تھا
جو جان کے دشمن تھے، جو دیں کے تھے مخالف — اُن میں بھی لقب آپ ﷺ کا صادِق تھا، امیں تھا
آقا ﷺ کی احادیث سے ہے یہ متحقق — سرکارِ دو عالم ﷺ جو نہ تھے، کچھ بھی نہیں تھا
آ جائے گا اِس بار بھی طیبہ سے بُلاوا — آقا ﷺ کے حوالے سے یہی مُجھ کو یقیں تھا

محمودؔ مُجھے حشر میں آقا ﷺ نے بچایا
اِس باب میں ناصِر جو مِرا حسنِ یقیں تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگرچہ دعویٰ نہ تھا کوئی پارسائی کا — درِ نبی ﷺ پہ مِلا موقع جُبّہ سائی کا

درود جاری ہے ہر وقت میرے ہونٹوں پر
مِلا ہے مرتبہ خالق کی ہم نوائی کا

کشش مدینے کی ہر سال کھینچ لیتی ہے
یہ طُرفہ سلسلہ دیکھا ہے کہربائی کا

پکڑ کے لے چلے دوزخ کی سمت جب مُجھ کو
بنیں گے واسطہ سرکار ﷺ ہی رہائی کا

نبیُ الانبیاء ﷺ کا اُمتّی وہ کیسا ہے
نہ جِس کو رنج رہے طیبہ نارسائی کا

رہا ہے نعت میں محمودؔ عاجزی کا خیال
گناہگار نہیں ہُوں میں خود سِتائی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی جو میں نے مصیبت میں اُن ﷺ کا نام لیا
تو گرتے گرتے مُجھے مصطفی ﷺ نے تھام لیا

خُدا نے آپ ﷺ کو اعلیٰ تریں مقام دیا
خُدا سے آپ ﷺ نے اعلیٰ تریں مقام لِیا

بُلند بخّت ہے بے شُبہہ فردِ وہ، جِس نے
نبی ﷺ کا اسمِ مبارک بِالاِلتزام لِیا

لپک کے آئے فرشتے مُجھے پکڑنے کو
تو میں نے دامنِ محبوبِ پاک ﷺ تھام لیا

وہ اتنے عفُو کے اور درگزر کے قائل تھے
کسی شقی سے نہ آقا ﷺ نے اِنتقام لِیا

رسولِ پاک ﷺ نے محمودؔ خواب میں آ کر
مِرا سلام لیا اور بہ اِبتسام لِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُوئے مَواجھہ نہ خبردار دیکھنا
کر دے سزا کا یہ نہ سزاوار، دیکھنا

یہ اِلتجا ہے میری کہ محشر میں ایک بار
شفقت سے مُجھ کو اے مِرے سرکار ﷺ! دیکھنا

ہے عرض طالبانِ گلستانِ خُلد سے
شہرِ نبیُ پاک ﷺ کا گلزار دیکھنا

باقی جو زندگی ہے مِری، اِس میں صبح و شام
چاہوں دیارِ سیّدِ اَبرار ﷺ دیکھنا

احساسِ معصیت سے کرم چاہتے رہو
ہر لحظہ تم عنایتِ سرکار ﷺ دیکھنا

کہتا ہوں سچ قسم بخدا، میرے واسطے
سمتِ مَواجھہ کو ہے دشوار دیکھنا

پڑھ لو اُویسِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی
عشقِ نبی ﷺ کا چاہو جو شہکار دیکھنا

نعتیں جو کہ رہا ہو، تم اُس کے تو لازماً — افکار اور گفتار اور کردار دیکھنا

ان میں لگاؤ شہرِ پیمبر ﷺ کا پاؤ گے
محمودؔ کے جو چاہو تو اشعار دیکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِس کے لبوں پہ مدحِ حبیبِ خُدا ﷺ نہ تھی — وہ شخصیت خُدا سے ذرا آشنا نہ تھی

سوچو کہ ہستی ایک وہ جو لامکاں گئی — ہمراز و رازدان وہ رب کی تھی یا نہ تھی

اچھا لگا حضور ﷺ کا رب کو خرامِ ناز — کیا اَلْبَلَد قسم جو تھی، اِس کا پتا نہ تھی

اُن کا درود جان میں کیا رچ گیا نہ تھا — کیا روح نعت میں مری نغمہ سرا نہ تھی

وہ ناپسندِ خاطرِ ربِّ جہاں رَہا — جِس کام میں حبیبِ خُدا ﷺ کی رِضا نہ تھی

عصیاں شعار اُمتّیوں پر بروزِ حشر — سرکار ﷺ کے کرم کی کوئی اِنتہا نہ تھی

بھیگے ہوئے دِلوں کو لیے، آنکھ نم کیے — خلقت درِ رسول ﷺ پہ کیا جُبّہہ سا نہ تھی

حسنین رضی اللہ عنہما کا دیا نہ تھا جب تک کہ واسطہ — مقبولِ بارگاہِ نبی ﷺ اِلتجا نہ تھی

اِس کو جہان میں نہ کہیں بھی اماں مِلی — مسرُور طَیبہ آ کے بھی جو آتما نہ تھی

قدمین میں، مُوَاجہہ میں اور پیشِ در — ہر جا پہ سر خمیدہ کیا میری اَنا نہ تھی

تم چودہ بار دیکھ چکے ہو، بتاؤ کیا — شہرِ نبی ﷺ میں طلعتِ اُمُّ القُریٰ نہ تھی

طَیبہ گیا تو چاہا کہ تدفین ہو وہیں
محمودؔ میری اور کوئی بھی دُعا نہ تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بارگاہِ پیمبر ﷺ میں بار پاتے ہیں — ہر اعتبار سے وہ اعتبار پاتے ہیں

کھنگالتے ہیں جو دُنیا کو ایسی نظروں سے — کوئی نہ آپ ﷺ سا وہ ذی وقار پاتے ہیں

یقیں ہے جن کو کلامِ خُدائے برتر پر — نبی ﷺ کو رحمتِ پروردگار پاتے ہیں

جو اہلِ اُلفت و اِخلاص و عشق بندے ہیں — فضائے نعتِ نبی ﷺ سازگار پاتے ہیں

وہاں پہ مانتے ہیں اختیار سرور ﷺ کا
جہاں پہ اپنے کو بے اختیار پاتے ہیں

جو غور کرتے ہیں قوسین کی حقیقت پر
خُدا کا مصطفی ﷺ کو رازدار پاتے ہیں

ہم اپنی زندگی پر سرورِ دو عالم ﷺ کا
کرم جو پاتے ہیں تو بے شمار پاتے ہیں

نبی ﷺ کے ذکر میں دھوتے ہیں اپنے اشکوں سے
قمیص عمل کی اگر داغدار پاتے ہیں

یہ ہم پہ اُن ﷺ کی نگاہِ کرم ہے اپنے تئیں
کیے دھرے پہ اگر شرمسار پاتے ہیں

کشش ہے اِتنی ہمارے لیے مدینے میں
کہ اُس کے واسطے دِل بے قرار پاتے ہیں

نظر میں آپ ہیں محمودؔ اپنے آقا ﷺ کی
کہ اِذن حاضری کا بار بار پاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سودا ہے پیار کا، مِرے دِل کی دکان میں
پیار اُن سے، جن سے بڑھ کے نہیں ہے جہان میں

صدیوں رہے ہوں چاہے نبی ﷺ لامکان میں
لیکن گئے بھی، آ بھی گئے ایک آن میں

وہ ہے خُدا کی رحمتوں کے سائبان میں
ہو محفلِ درودِ نبی ﷺ جِس مکان میں

تذکارِ مصطفی ﷺ میں کمی کا گمان کیوں
ذکر اُن ﷺ کا ہے نمازِ خُدا میں، اذان میں

جِس نے سَبَق محبّتِ سرکار ﷺ کا پڑھا
وہ کامیاب ہو گیا ہر امتحان میں

جو خوش ہُوا ہے گنبدِ سرسبز دیکھ کر
وہ شخص سُرخ رُو ہُوا دونوں جہان میں

یہ سوچتا ہوں سونے کو جانے سے پیشتر
ہو جائے کاش کوئی تو شعر اُن ﷺ کی شان میں

شہرِ حضور ﷺ میں مُجھے جانا ضرور ہے
تنہا چلوں یا جاؤں کسی کاروان میں

مُجھ پر کرم ہے صادق الوعد الامین ﷺ کا
ہوتا نہیں ہے سچ کے سِوا کچھ بیان میں

لکھتا ہوں نعتِ سرور کونین ﷺ جِس گھڑی
لگتا ہے، مَیں لگا ہوا ہوں گیان دھیان میں

چاہو تو میرے نعت کے مجموعے دیکھ لو
خوشبو عقیدتوں کی ہے ہر ارمغان میں

محمودؔ یہ دُعا ہے، نہ کم ہو سکے کبھی
ذوقِ درودِ پاک مِرے خاندان میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کریں سرکار ﷺ سے گر کچھ وفا ہم
تو پا لیں گے قیامت میں جزا ہم

تفاخُر کی ہے یہ توجیہ جائز
ہیں مداحِ حبیبِ کبریا ﷺ ہم

عطا و درگزر شیوہ نبی ﷺ کا
خطا و معصیت میں مبتلا ہم

کرم کا سایہ رب رکھے گا ہم پر
پکاریں اُن ﷺ کو جو صبح و مسا ہم

ہماری ہر ضرورت زندگی کی
کریں گے مصطفیٰ ﷺ ہم کو فراہم

نگاہِ عفو ہو سرکار ﷺ ہم پر
معاصی میں رہے ہیں مِبتلا ہم

یقیں ہر سال یہ ہوتا ہے ہم کو
درِ سرکار ﷺ تک ہوں گے رسا ہم

یہ ہے طرفہ تعلق اپنا اُن ﷺ سے
عطا سرکارِ والا ﷺ ہیں، خطا ہم

نبی ﷺ کے امتی ہوتے ہوئے بھی
نہیں ہے کِس لیے اخلاص باہم

کمی محمودؔ کیا ہم کو رہے گی
خزائن کے وہ قاسم ہیں، گدا ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون زائر ہو سکے سرکار ﷺ کی درگاہ کا
یہ کرم بھی ہے، اثر بھی ہے ہماری چاہ کا

روضۂ محبوبِ خلّاقِ جہاں ﷺ کو دیکھ کر
لب پہ میرے نام آ جاتا رہا اللہ کا

اِس کا منبع ہے کفِ پائے حبیبِ کبریا ﷺ
نُور جتنا بھی ہے خورشید و نجوم و ماہ کا

نعت کی خدمت کے باعث مُجھ کو ہو سکتا نہیں
ہَوکا جلبِ منفعت کا، ذوق جلبِ جاہ کا

قصد جب جب بھی کِیا میں نے نبی ﷺ کے شہر کا
انتظام آقا ﷺ نے خود فرمایا زادِ راہ کا

زائرِ شہرِ پیمبر ﷺ مستحق کیونکر نہ ہو
شوکت و اِجلال کا، منصب کا، عِزّ و جاہ کا

چاہنے والا ہوں میں، لُطفِ خُدائے پاک سے
کاروانِ طیبۂ اقدس کی گردِ راہ کا

سائرِ عرشِ بریں محبوبِ خالق ﷺ کے سِوا
کوئی واقف ہی نہیں ہے رب کی خلوت گاہ کا

راستہ اجمیر و سرہند اور بغداد و دمشق
شہرِ طَیبہ کی طرف جانے کو ہے ہر آہ کا

ثروت و منصب ہیں بے حیثیت اِس کے سامنے
بندۂ بے دام ہے محمودؔ اپنے شاہ ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو خاکِ طیبۂ اقدس کی ہے ضیا کی قسم
وہ اصل میں ہے پیمبر ﷺ کے نقشِ پا کی قسم

یہ ذکر مُجھ کو مِری جان سے بھی پیارا ہے
نبی ﷺ کے ذکر میں کھاتا ہُوں میں خُدا کی قسم

ہَوا کے دوش پر میری نِدا پہنچتی ہے
مُجھے مدینۂ سرکار ﷺ کی صبا کی قسم

حضور ﷺ باقی ہیں، مخلوق باقی سب فانی
مُجھے فنا کی قسم ہے، مجھے بقا کی قسم

کِھنچا ہُوا چلا جاتا ہوں شہرِ طیبہ کو
میں مقناطیس کی کھاؤں کہ کَہربا کی قسم

تمھیں کِسی سے محبّت جو ہو تو جان سکو
کہ رب نے کھائی کیوں سرکار ﷺ کی ادا کی قسم

نبی ﷺ کے شہر میں مرنا ہے اصل میں جینا
جو میرے دِل میں ہے اُس خواہشِ قضا کی قسم

نمازِ اَقصیٰ میں نبیوںؑ کی تھی شبِ اِسرا
اِس اِقتدا کی قسم، ایسے مقتدا کی قسم

یہ میں جو طَیبہ میں ہر سال جا پہنچتا ہوں
کرم ہے اُن ﷺ کا، مُجھے طالعِ رسا کی قسم

خُدا کو پیار ہے محمودؔ کِس قدر اُن ﷺ سے
یہ دیکھو "حجر" میں ہے جانِ مصطفی ﷺ کی قسم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احسان لاتعد ہیں یوں تو ترے خدایا!
لیکن عجب کرم ہے، طیبہ مُجھے دکھایا

تشریف آوری سے وہ اِنقلاب آیا
دُنیا کی مصطفی ﷺ نے آ کر پلٹ دی کایا

جس شہر میں رہے وہ ﷺ، سوگند اِس کی کھائی
اُن ﷺ کا خرام ایسا اُن کے خُدا کو بھایا

ہر فیصلہ نبی ﷺ کا ہے فیصلہ خُدا کا
تا حشر رہنما ہیں سرکار ﷺ کے قضایا

یہ جان لو کہ رحمت بڑھ کر ہے معدلت سے
دوزخ سے عاصیوں کو سرکار ﷺ نے بچایا

جنّت میں رہ گیا ہے اور عاصیوں پہ ہو گا
دُنیا میں کب کِسی نے پایا نبی ﷺ کا سایہ

اوصافِ کبریا کا مظہر اُنھیں کہا ہے
رب سے نبی ﷺ کو ہم نے حاشا نہیں مِلایا

اُس کو میسر آئی ہے لَمۡ یَزَلۡ کی اُلفت — عاداتِ مصطفیٰ ﷺ سے جِس نے بھی جی لگایا
آواز کیسے دیتا، تلووں سے آنکھیں مَل کر — جبریل علیہ السلام نے اَدب سے سرکار ﷺ کو جگایا
سرکار ﷺ کی عنایت محمودؔ ایک سی ہے — دُشمن ہو یا یگانہ، اپنا ہو یا پرایا

کچھ اِس طرح کھڑا تھا آگے مُواجِہہ کے
محمودؔ نے وہاں پہ محمودؔ کو نہ پایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتنا قسمت نے ناسپاس کیا — حکمِ سرکار ﷺ کا نہ پاس کیا
ہم نے مدحِ نبی ﷺ کا، قرآں سے — پیش ہر بار اِقتباس کیا
عاصیوں کو شفیعِ محشر ﷺ نے — خوفِ محشر سے بے ہراس کیا
جیسے خود ہم نے اُس کو دیکھا ہو — آپ ﷺ نے یوں خُدا شناس کیا
خوش ہوئے، جب وہاں پہنچ پائے — دوریٔ طیبہ نے اُداس کیا
دِل کو تو چھوڑ آئے طیبہ میں — اور تلاش اُس کو آس پاس کیا
جِس پہ فرمائی چشمِ لُطف و کرم — آپ ﷺ نے اُس کو دیں شناس کیا
اپنے محبوب ﷺ میں محبّت سے — نُورِ خالق نے اِنعکاس کیا
ہم کو احساس ہے تفاخُر کا — رب نے سرکار ﷺ کا جو داس کیا

کفر کا مُرتکِب ہُوا محمودؔ
جِس نے اُن کو خُدا پہ قیاس کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو سِوائے نعت کے، کچھ بھی لکھا کرتا نہیں — کیا عمل سے اپنے سامانِ وفا کرتا نہیں
انبیاء معصوم ٹھہرائے گئے، اُن ﷺ کے سوا — اِک بشر ایسا نہیں ہے جو خطا کرتا نہیں
معصیت یہ وہ ہے جِس میں حبط ہوتے ہیں عمل — میں حدودِ دینِ آقا ﷺ میں بڑھا کرتا نہیں
تُو اگر کرتا نہیں ہے دِل سے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ — اُمتی ہونے کا حق گویا ادا کرتا نہیں

چپ کھڑا رہتا ہوں یوں، آقا ﷺ سے کچھ مخفی نہیں
میں نبی ﷺ کے در پہ جا کر بھی صدا کرتا نہیں

سچ کے باعث گو ہوئے جاتے ہیں سب ناراض دوست
جھوٹ فضلِ مصطفی ﷺ سے میں کہا کرتا نہیں

ایک معنیٰ ہے صلوٰۃِ پاک کا وردِ درود
یہ نماز ایسی ہے جِس کو میں قضا کرتا نہیں

جب عمل کرتا نہیں ہوں اُن کے اِرشادات پر
پھر تو میں سرکارِ والا ﷺ سے وفا کرتا نہیں

بے حمیّت ہوں جو کٹ مرتا نہیں ناموس پر
بدنصیبی ہے، اگر اُن ﷺ کا کہا کرتا نہیں

رب کے یا محمودؔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے سِوا
وہ کِسی کے آگے دامانِ دُعا کرتا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پا جائیں بار میری جو کج مج بیانیاں
ہوں گی فقط حضور ﷺ کی یہ مہربانیاں

آقا حضور ﷺ رحمتِ ہر کائنات ہیں
اِک حکمراں کی ہر جگہ ہیں حکمرانیاں

شرمندہ ہم ہوئے تو نبی ﷺ نے کرم کیا
اللہ رے، ندامتوں کی قدردانیاں!

آئی ہے اور نہ آئے گی تا حشر کچھ کمی
اکرامِ مصطفی ﷺ کی ہیں وہ جاودانیاں

کرتے ہیں بات سیدھی پیمبر ﷺ کے پیار کی
آتی نہیں سخُن میں ہمیں نکتہ دانیاں

ذرّات نے، فضا نے خبر دی حضور ﷺ کی
طَیبہ میں ہر قدم پہ مِلی ہیں نشانیاں

جب خود مُجھے بُلائیں گے طیبہ میں مصطفی ﷺ
روکیں گی مُجھ کو کیسے مِری ناتوانیاں

ہر ذرۂ مدینۂ اقدس ہے محترم
جذباتِ احترام کی یہ بیکرانیاں!

خجلت کے اشک کافی رہے شہرِ نُور میں
کام آ گئیں وہاں پہ مِری بے زبانیاں

اب تو ہمیشہ کے لیے سب غم غلط ہوئے
لایا ہوں اُن ﷺ کے شہر سے وہ شادمانیاں

دُنیا میں آج خوارِ نہ ہوتے کِسی طرح
افسوس ہم نے باتیں نہ آقا ﷺ کی مانیاں

پیشِ شفیعِ معصیت کاراں ﷺ رشیدؔ کے
اشکوں نے روح و جاں کی کریں ترجمانیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرا رشتہ ہے خاکِ شہرِ سرور ﷺ سے عقیدت کا
یہ شفقت ہے پیمبر ﷺ کی، کرم مُجھ پر ہے قدرت کا

رسالت اور وحدت کا یہی باہم تعلق ہے
جہاں میں نُور پھیلایا نبی ﷺ نے مِہرِ وحدت کا

پسندِ خاطرِ خالق نظامِ مصطفی ﷺ یوں ہے
قیامِ حشر تک سکّہ چلے گا دینِ فطرت کا

دِیا اُس کو خُدائے لم یزل نے دوست کا درجہ
اثر جس شخص پر دیکھا ہے اُس نے اُن ﷺ کی سیرت کا

ہے دوزخ دشمنانِ سرورِ کونین ﷺ کی خاطر
غلامانِ پیمبر ﷺ کے لیے ہے باغ جنت کا

جو بندہ صاحبِ ایماں ہے، وہ ممنونِ احساں ہے
ربیع الاوّل سرکار ﷺ کی صُبحِ سعادت کا

جسے اُلفت ہے طیبہ سے، جسے ہے پیار سرور ﷺ سے
تعلق ہی نہیں اُس شخص سے آزار و کُلفت کا

اُسی سے دین پھیلایا ہے خالق نے جہاں بھر میں
جو اصحابِ پیمبر ﷺ پر چڑھا تھا رنگ صُحبت کا

لگایا بدر میں زخم ایسا اُس کی ناک پر رب نے
نمونہ تھا ولید ابنِ مغیرہ ایک عبرت کا

مجھے مصروفیت نعتِ رسولِ پاک ﷺ کی ہو گی
مِلے گا ایک لمحہ بھی کہاں محشر میں فرصت کا

کرم فرمائیں گے آقا ﷺ، مگر کچھ ہم تو سُدھریں
نہیں پوشیدہ سرور ﷺ کی نظر سے حال مِلّت کا

کیا آقا ﷺ نے ٹکڑے چاند کو محمودؔ، پھر جوڑا
یہ تھا اِک معجزہ صرف اُن ﷺ کی انگشتِ شہادت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذروں میں اُس کے، پائی ہیں غم خواریاں بہت
گلیاں مُجھے مدینے کی ہی پیاریاں بہت

حکمِ نبی ﷺ پہ کر کے عمل پاؤ عزّتیں
اُس کے بغیر دُنیا میں ہیں خواریاں بہت

فرمائیں گے رسولِ خُدا ﷺ دستگیریاں
آہیں بہت ہیں، نالے بہت، زاریاں بہت

دُنیا میں بہت تھیں، پر شبِ اِسرا تو خاص کر
رب نے حبیب ﷺ کی کریں دلداریاں بہت

مدحِ رسولِ ہر دو جہاں ﷺ کر کے دیکھ لو
بے حد ہیں شادمانیاں، سرشاریاں بہت

آقا حضور ﷺ! چادرِ رحمت کی ہے طلب
پیچھے پڑی ہیں آج کل بیماریاں بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کو دِل کے اندر موجود جانتے ہیں
ہم لوگ اِسی میں اپنی بہبود جانتے ہیں

عابِد ہمیں بنایا رب کا تو مصطفیٰ ﷺ نے
اُن ﷺ کے کہے سے رب کو معبود جانتے ہیں

شاہد تو خود خُدا نے فرما دیا نبی ﷺ کو
ہم ربِّ لَم یَزَل کو مشہود جانتے ہیں

آقا ﷺ کا عِلم بھاری ہر چیز پر رہا ہے
ہم عِلمِ دو جہاں کو محدود جانتے ہیں

اِجماع سے ہے ثابت تو بے دریغ ہم بھی
بارہ ربیعُ الاوّل مولود جانتے ہیں

میں ہوں رشید احمد، واصِف ہوں مصطفیٰ ﷺ کا
شاعر اگرچہ مُجھ کو محمودؔ جانتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(التوبہ۔۹:۱۲۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۲واں مجموعۂ نعت

تسبیحِ نعت

۱۵۲ صفحات پر تسبیح کی نسبت سے ۱۰۱ نعتوں کا حامل یہ مجموعہ ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا

انتساب

گنتی کے ان اہلِ محبّت

کے نام

جو نعت کے ساتھ شمارِ درود کو شعار کیے ہوئے ہیں۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

جب نبی ﷺ کا ہُوں بہ اِستمرار ممنونِ کرم
کیوں نہ ہو میرا لبِ اِظہار ممنونِ کرم

فتحِ مکّہ پر تھا "لَا تَثْرِیْب" حرفِ دَرگزر
یوں ہُوئے اُن ﷺ کے، سبھی کفّار ممنونِ کرم

وہ ہُوئے مبعوث رحمت سب عوالَم کے لیے
اُن ﷺ کے ہیں تا حشر سب اَدوار ممنونِ کرم

میرے آقا ﷺ کا سحابِ لُطف برسا ہر طرف
سب ہُوئے دِیندار و عِصیاں کار ممنونِ کرم

تم حیاتِ مصطفیٰ ﷺ دیکھو کہ کیا اُن کے نہ تھے
سارے اپنے اور سب اغیار ممنونِ کرم

آپ ﷺ نے محمودؔ کو اپنی محبّت بخش دی
آپؐ کا ہوں اے مِرے سرکار ﷺ ممنونِ کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنا حضور ﷺ کی ہے با ثبات دَانائی
رہے گی ساتھ مِرے تا حیات دَانائی

مِرے حضور ﷺ کا ہر قول قولِ حکمت ہے
مِرے حضور ﷺ کی ہے بات بات دَانائی

یہ نکتہ خود ہمیں اُن ﷺ کے خُدا نے سمجھایا
اطاعت اُن ﷺ کی ہے وجہِ نجات دَانائی

یہی جو وِرد ہے اللہ کا، فرشتوں کا
حضور ﷺ پر ہے سلام و صلوٰۃ دَانائی

سبق حیاتِ بصیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دِیا ہے کہ ہیں
مدیحِ پاکِ نبی ﷺ کے نکات دَانائی

وہاں بھی دے گی یہ پہچان اپنے آقا ﷺ کی
لحد میں بھی نہیں کھائے گی مات دَانائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتے ہیں رَم مدینے کو اَشہب خیال کے
لاتے ہیں عکسِ شہرِ پیمبر ﷺ سنبھال کے

جن کو لگن محبّتِ سرکار ﷺ کی ہے
طامع نہیں ہیں لوگ وہ مال و منال کے

مجھ ایسے بندگانِ حبیبِ خُدائے پاک ﷺ
ہیں مدح گو حضور ﷺ کے اور اُنؐ کی آل کے

جاتا ہوں طیبہ کو تو مَروں گا اُسی جگہ
یہ بھی ہیں اور وہ بھی ہیں لمحے وصال کے

نعتوں پہ قُدسیوں کی بالآخر پڑی نظر
فردِ عمل کو دیکھ رہے تھے کھنگال کے

محمودؔ بارگاہِ نبی ﷺ میں رسا ہُوئے
''قطرے جو تھے مِرے عَرَقِ انفعال کے''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی جلوہ خوابوں میں طیبہ کا دیکھا
کبھی جا کے خود شہرِ آقا ﷺ کا دیکھا

اَحد اور احمد ﷺ ہیں مخلوق و خالق
کوئی دعویٰ اِخفا، نہ اِفشا کا دیکھا

سرِ سِدرہ روحُ الامیںؑ نے ٹھٹک کر
بڑا مرتبہ میرے آقا ﷺ کا دیکھا

ہمیں یاد معراج کی رات آئی
کہیں ربط جو لفظ و معنیٰ کا دیکھا

کبھی وہ نہ شاہنشہوں میں مِلا ہے
جو رُتبہ پیمبر ﷺ کے منگتا کا دیکھا

مجھے سرپرستی نبی ﷺ کی ہے حاصِل
تصوّر میں یہ حال فردا کا دیکھا

شفاعت کا چاروں طرف حاشیہ تھا
کبھی ہم نے نقشہ جو عقبیٰ کا دیکھا

بشارت کنندہ تھے وہ مصطفیٰ ﷺ کے
یہ رُتبہ بڑا ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کا دیکھا

نہ دیکھی ملاقاتِ اِسرا کِسی نے
نہ کچھ دیکھنا چشمِ بینا کا دیکھا

نگاہوں میں آئے سنہری اُجالے
کلس مَیں نے جیسے ہی روضہ کا دیکھا

مدینہ کی عظمت مُسلّم ہُوئی ہے
اُدھر رُخ جو میزابِ کعبہ کا دیکھا

فراموش محمودؔ کر بیٹھے خود کو
جو ہم نے حرم شاہِ وَالا ﷺ کا دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرور ﷺ کا ہر اِک گوشہ اِرم ثابت ہُوا
رُستگاری کو وہاں جانا اَہَم ثابت ہُوا

نعمتِ خالق کی صُورت میں ہے دینِ مصطفیٰ ﷺ
حرفِ اَکمَلتُ لَکُمْ سے جو اَتَم ثابت ہُوا

اِس لیے اِس کے ذریعے کی پیمبر ﷺ کی ثنا
نٓ سُورہ میں قلم رب کی قسم ثابت ہُوا

دَربدر ہونا پڑا اُس کو، جو اُس دَر سے پھرا
جو گدا تھا اُن ﷺ کے دَر کا محترم ثابت ہُوا

جب رَسائی ہو گئی اپنی درِ سرکار ﷺ پر
تو نشانِ عاجزی گردن کا خم ثابت ہُوا

اسمِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ ہر اِک دَور میں
ماحیٔ درد و غم و رنج و الم ثابت ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ تھا سرکار ﷺ کا بندہ، وہ پابند وفا نکلا
لبوں سے جس کے بھی آوازہ صلِ علیٰ نکلا

یہ نظارہ سخاوت اور عطا کا منفردِ دیکھا
لدا پھندا درِ سرکار ﷺ سے ہر اِک گدا نکلا

اِشارہ شہرِ سرور ﷺ کی طرف کرتا ہے کعبہ بھی
جو سوچا میں نے تو میزاب رحمت حق نما نکلا

بہ میزانِ قیامت آئی جب نوبت پرکھنے کی
ثنائے مصطفیٰ ﷺ میں جو کہا تھا وہ رَوا نکلا

پیا کرتا تھا روزانہ میں جو پانی مدینے میں
جو دیکھا غور سے مَیں نے تو وہ آبِ بقا نکلا

کہاں جنّت کوئی محمودؔ طیبہ کے علاوہ تھی
درِ سرکار تک آیا تو تو فِردوس جا نکلا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مِرے آقا پہ جب ظاہر ہُوئیں مجبوریاں میری
تو طیبہ کے لیے دے دی گئیں منظوریاں میری

سرِ میزان بوقتِ معدلت یہ رنگ لائیں گی
مئے حُبّ درودِ پاک میں مخموریاں میری

مِرے دِل میں حضوری کی تڑپ کو راہ دیتی ہیں
جو شہرِ سرور و سرکار ﷺ سے دُوریاں میری

صباح و شام میں وِردِ درودِ پاک کرتا ہوں
مِرے کام آئیں گی محشر میں یہ مُزدوریاں میری

جو بے آئینیاں تھیں، طیبہ جانے تک رہیں قائم
نواسی(۸۹) تک رہیں فعال بے دستوریاں میری

ہُوئی دَرد و اَلم سے مستقل بے گانگی اپنی
مِٹیں صَلِ علیٰ کے وِرد سے رَنجوریاں میری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ مَیں نے جو ہے پایا ہُوا
ذکرِ طیبہ اِس طرح سے میرا سایہ ہُوا

کبریا نے اُس کو سورج سے وَرا رہنے دِیا
قامتِ سرکار ﷺ کا معدُوم یوں سایہ ہُوا

مِدحتِ سرکار ﷺ کی دُھن میں ہے رقصِ انبساط
سائبانِ رحمتِ سرکار ﷺ ہے چھایا ہُوا

کثرتِ جرم و خطا و معصیت سے میرا دِل
ہے نبی ﷺ کا سامنا کرنے سے گھبرایا ہُوا

ہیں جہاں کے اولیاء و اصفیاء رحمۃ اللہ علیہ دَریوزہ گر
ہاتھ مَیں نے بھی اُسی دَر پر ہے پھیلایا ہُوا

جو درودِ پاک کا عامِل تھا دُنیا میں رشیدؔ
وہ سرِ محشر پھرے کیونکر نہ اِترایا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو راہِ حفظ ناموسِ نبی ﷺ اِس کو دِکھا دے گا
اُسے محمودؔ بخشش کی تہِ دِل سے دُعا دے گا

پیمبر ﷺ کے سِوا ہم کب کِسی کا نام لیتے ہیں
ہمیں خلاقِ عالَم اِس عقیدت کی جزا دے گا

شنیعہ بیشتر اعمال ہیں اور صالحہ کم ہیں
مگر "الطّالح لی" میرے دِل کو حوصلے دے گا

جونہی محشر میں رُخ ناعِت کا ہو گا خُلد کی جانب
تو رِضواں اِک طرف ہو جائے گا اور رَاستا دے گا

عمل تو مجھ سے پوشیدہ نہیں اچھے مگر مجھ کو
اشارہ میرے آقا ﷺ کا جہنم سے بچا دے گا

بصیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح مَیں بھی رِدائے پاک پاؤں گا
مجھے مدحِ رسولِ پاک ﷺ کرنا ہی شفا دے گا

مِرا ہر سال جانا شہرِ طیبہ میں عقیدت سے
مِرے دِل میں نبیؐ پاک ﷺ کی اُلفت بڑھا دے گا

اُسے دے گا خُدا دُنیا و عقبیٰ میں سرافرازی
نظر پڑتے ہی گُنبد پر جو سر اپنا جھکا دے گا

نتیجہ خیز ہوں گی کاوشیں تقلیدِ سرور ﷺ کی
تو تشویشِ مدیحِ مصطفیٰ ﷺ ذوقِ وفا دے گا

کیے جاؤ بہ اخلاصِ عمل اُلفت پیمبر ﷺ سے
وہ دِن آئے گا جس دِن کبریا اِس کا صلہ دے گا

حسابِ حشر کے ہنگام میں سرکار ﷺ کے صدقے
ہمارے حق میں ہو گا، کبریا جو فیصلہ دے گا

علاوہ سرورِ ہر دوسرا محبوبِ خالق ﷺ کے
کوئی ہے اور بھی محمودؔ جو رب سے مِلا دے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسے توقیرِ سرور ﷺ کا سبق خود کبریا دے گا
لبوں کو اُس کے، ہر دم نعمتِ صَلِّ عَلٰی دے گا

کہا ہاتِف نے اَحقر سے یہ نعتوں کے حوالے سے
ترا حرفِ محبّت خفتہ قسمت کو جگا دے گا

یہاں فرمانروائی، حکمرانی ہے پیمبر ﷺ کی
درِ دِل پر مرے دستک کوئی انسان کیا دے گا

وہ اپنے اعترافِ ’’جُرم‘‘ کو ہرگز نہ بدلے گا — جو ناموسِ نبی ﷺ پر جان کوئی سرپھرا دے گا
وہ ہوگا فرد بے شبہہ نبی ﷺ کے خانوادے کا — مصائب میں، شدائد میں تمھیں جو آسرا دے گا
کِسی بھی چیز کی حاجت اگر محمودؔ کو ہو گی
نبی ﷺ اُس کو عطا فرمائیں گے یا خود خُدا دے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرکار ﷺ کروں اور ہر اِک غم سے بچوں — یوں مَیں آلودگئ گردشِ عالَم سے بچوں
مَیں اگر حکمِ پیمبر ﷺ کی نہ تعمیل کروں — کیسے ناراضیِ خلاقِ دو عالَم سے بچوں
ہے تمنّائے نبی ﷺ رب کو مَیں راضی کر لُوں — ایسے اعمال کروں، نارِ جہنم سے بچوں
میرے سرکار ﷺ وہیں مجھ کو مسرّت بخشیں — شدتِ غم سے اگر شیون و ماتم سے بچوں
آنکھ اَنگارہ بنے میری، نہ سیلابی ہو — حکمِ سرور ﷺ ہے کہ مَیں شعلہ و شبنم سے بچوں
مَیں مدد چاہوں جو سرور ﷺ کے خُدا سے محمودؔ
کفر والوں کی ہر اِک سازشِ باہم سے بچوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجر طیبہ میں سے رہی دِل میں جو ہلچل صبح تک — اُس نے محمودؔ حزیں کو رکھّا بے کل صبح تک
مجھ کو دے توفیق میرا خالق و مالک اگر — رات بھر نعتیں کہے جاؤں مُسلسل صبح تک
شام سے جو مَیں ہُوا ہُوں اِس کی عبادت میں مگن — مَیں رَہوں گا شاغلِ صَلِّ عَلٰی کل صبح تک
ابرِ الطافِ نبی ﷺ کو دعوتیں دیتے ہیں وہ — یادِ طیبہ میں برستے ہیں جو بادَل صبح تک
جو رسولِ پاک ﷺ کے احسان گِنواتا رہے — آنکھ اُس بندے کی لگ پائے نہ اِک پل صبح تک
رتجگا محمودؔ لے جائے گا اُن ﷺ کے شہر میں
ہجر کا کوئی نظر آ جائے گا حل صبح تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آبِ زمزم کی جو رب کے شہر میں تھیں لذّتیں — اِس کی خالق نے مدینے میں بڑھائیں لذّتیں

میرے ہر تارِ نفس میں، جان لو، رچ بس گئیں
مَیں نے طیبہ میں حضوری کی جو پائیں لذّتیں

جسم نے بھی رِفعتیں کے آسماں کو چھو لیا
روحِ زوّارِ مدینہ میں سمائیں لذّتیں

شہرِ طیبہ کا بِطّیخُ الاحمر اور وافِر تمُور
پر مدینے میں تمام اشیا کی بھائیں لذّتیں

ہم نے تو محمودؔ ایسا کوئی دیکھا ہی نہیں
جس نے حاصِل کر کے طیبہ میں بُھلائیں لذّتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا ضامن ہے معصومیتِ سرکارِ والا ﷺ کا
کہ وہ خود ہے محافظ فطرتِ سرکارِ والا ﷺ کا

ہَدَف بن جائے گا وہ شفقتِ سرکارِ والا ﷺ کا
ہُوا جو نام لیوا رحمتِ سرکارِ والا ﷺ کا

حقائق کے نکاتِ خفیہ اُس پر منکشِف ہوں گے
رکھّے نکتہ جو دِل میں اُلفتِ سرکارِ والا ﷺ کا

جونہی یکتائی، خلاق عالَم کا خیال آیا
تصوّر بندھ گیا ہے صُورتِ سرکارِ والا ﷺ کا

"رَفَعنَا" کا جو اعلانِ خُدائے پاک و برتر ہے
پھرُیرا ہے یہی تو رِفعتِ سرکارِ والا ﷺ کا

جو ذکر اَخلاق سرکارِ دو عالَم کا ہے قُرآں میں
وہ ہے واللہ! مظہرِ عظمتِ سرکارِ والا ﷺ کا

شفاعت اُس کو حاصل سرورِ کونین سرکارِ والاؐ کی ہو گی
رہے گا منتظِر جو نُصرتِ سرکارِ والا ﷺ کا

رعایت اُس کو روزِ حشر کچھ حاصل نہیں ہو گی
ہُوا قائل نہ جو بھی قُدرتِ سرکارِ والا ﷺ کا

شبانہ روز انسانوں کی خدمت پر کمر کَس لے
مُقلّد ہو کوئی جو عادتِ سرکارِ والا ﷺ کا

مِرا ہر تارِ مُو احسان مند اُن ﷺ کے کرم کا ہے
مِرا دم دم ہے مظہر شفقتِ سرکارِ والا ﷺ کا

ابوبکر رضی اللہ عنہ و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی لاؤ
کرو جب تذکرہ تم ہجرتِ سرکارِ والا ﷺ کا

ہُوئی مَنسوب جو شے بھی پیمبر ﷺ سے، مکرُم ہے
کہ ہے محمودؔ قائل نسبتِ سرکارِ والا ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چہرے ہُوئے جونہی سرِ حشر انفعالیے
کملی میں عاصی میرے نبی ﷺ نے چُھپا لیے

میرا جواب وِردِ درودِ نبی ﷺ رہا
فقرے لحد میں تین ہی تو تھے سوالیے

سرکار ﷺ ہوں ''رہینِ ستم ہائے روزگار'' — مجھ پر بھی سایہ اپنی عنایت کا ڈالیے
نورِ خُدا کی دِید اگر چاہتے ہوں آپ — جا کر نبی ﷺ کے شہر میں حسرت نکالیے
ٹھوکر پہ گویا مال و منالِ جہاں رکھا — چوکھٹ پہ اُن ﷺ کی ہاتھ جو اپنے ٹِکا لیے
سرکار ﷺ کے علاوہ کوئی جو بھی کچھ کہے
غربالِ نقد میں اُسے محمودؔ ڈالیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہیں لگ جائے یہ میری دُعائے پُر اثر سب کو — خُدا رکھّے مدینے کی طرف گرمِ سفر سب کو
قدومِ سرورِ کون و مکان ﷺ سے نُور لیتے ہیں — چنانچہ دے رہے ہیں روشنی شمس و قمر سب کو
مقدّر ہی نہ اپنا ساتھ دے تو کیا کرے کوئی — ہر اچھائی عنایت کرتے ہیں خیرُ البشر ﷺ سب کو
ہیں برزخ جب میانِ ربّ و مربوب احمدِ مرسل ﷺ — کیے جاتے ہیں وہ قُدّوس سے نزدیک تر سب کو
جو چاہو تو ہر اِک زائر سے اِستفسار کر دیکھو — مدینے میں خُدا کی شان آتی ہے نظر سب کو
حقائق عظمتِ سرور ﷺ کے، وا ہوں گے قیامت میں
یہاں دُنیا میں رکھّا گیا ہے بے خبر سب کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے ہیں سارے موضوعات جاگیرِ خیال — اِس لیے مَیں کر نہیں سکتا ہُوں تحقیرِ خیال
یہ مجھے ہر روز پہنچاتا ہے اُن ﷺ کے شہر تک — اِس لیے کرتا ہوں مَیں ہر وقت توقیرِ خیال
باندھ کر تخییل لے جائے مدینے میں مجھے — محبسِ اَوہام سے بہتر ہے زنجیرِ خیال
ہیں خیال و خواب دونوں، شہرِ طیبہ تک رَسا — خواب کی تعبیر میں مضمر ہے تعبیرِ خیال
دیکھتا ہُوں مَیں اُسے پہنچا ہُوا دربار تک — کھنچ رہی ہے لوحِ دِل پر میرے تصویرِ خیال
نعت کے مضمون سُوجھے ہیں نئے محمودؔ کو
ہے ضیا ریزی پہ مائل آج تنویرِ خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خداوندِ تعالیٰ تجھ پہ رحمت کی نظر رکھّے
درود اپنے لبوں پر تو اگر شام و سحر رکھّے

سِوا آقا ﷺ کے، کوئی بھی نہیں ایسا زمانے میں
عطا کرنے میں جو ہر ظرف کو مدِّنظر رکھّے

جو نقشِ پائے سرور ﷺ کا کوئی عِرفان پا جائے
تو ٹھوکر پہ وہ تخت و تاج رکھّے مال و زر رکھّے

بُلاوے کا سندیسا لازماً تیرے لیے آئے
اگر مجبوریٔ طیبہ میں تُو آنکھوں کو تر رکھّے

درودِ مصطفیٰ ﷺ ہو لاحقہ اور سابقہ اس کا
دُعا جو اِس طرح مانگے، وہ اُمیدِ اثر رکھّے

شمار اِس کا صفِ اَبرار میں محمودؔ ہو جائے
اگر دِل میں محبّت اپنے آقا ﷺ کی بشر رکھّے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِلوں پر حکمراں ہے خواجگیٔ سرورِ عالم ﷺ
عطائے رب سے ہے یہ برتریٔ سرورِ عالم ﷺ

نبوّت اور رَسالت حشر تک قائم ہے آقا ﷺ کی
بقا آثار ہے پیغمبریٔ سرورِ عالم ﷺ

نمونہ اِتّباع و طاعت و تقلید کے قابل
مُسلماں کے لیے ہے زندگیٔ سرورِ عالم ﷺ

امانت کا دیانت کا زمانے بھر میں شُہرہ
ہُوئی مشہور عالم راستیٔ سرورِ عالم ﷺ

تریسٹھ(۶۳) سال کا اِک ایک لمحہ اِس پہ شاہد ہے
مُسلّم ہی رہی شائستگیٔ سرورِ عالم ﷺ

درونِ مسجدِ اقصیٰ و حکمت مُسلّم ہو گئی اُن ﷺ کی
وہیں مانی گئی دَانشوریٔ سرورِ عالم ﷺ

صحابہ رضی اللہ عنہم کے عُلوِ خاص کی کُنہ کوئی کیا پائے
جنھیں حاصل رہی ہے ہمرہیٔ سرورِ عالم ﷺ

جو ہے دریوزہ گر، یا تھا یا ہو گا حشر کے دِن تک
نہیں ناواقفِ دَریا ولیٔ سرورِ عالم ﷺ

نظر آئے گی یہ جذبِ اُویسِ پاک رضی اللہ عنہ میں تُم کو
کہیں آسان سمجھو عاشقیٔ سرورِ عالم ﷺ

زمانے بھر میں آگاہی کی ہر صُورت کا باعِث ہے
عطا فرمودۂ رب آگہیٔ سرورِ عالم ﷺ

نبی ﷺ کے اُمّتی محمودؔ ہو تم، پاؤ گے عزّت
کرو تو اِتّباعِ رہبری سرورِ عالم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بندہ اُلفتِ سرکار ﷺ سے سرشار ہوتا ہے
جہاں بھر میں وہ تنہا صاحبِ کردار ہوتا ہے

نہیں ہے زاویہ نعتوں میں مضمون آفرینی کا — اگرچہ ذہن تو گنجینۂ اَفکار ہوتا ہے
درِ آقا ﷺ پہ دَریوزہ گری سے جس کو شرم آئے — زمانے بھر میں وہ بندہ ذلیل و خوار ہوتا ہے
میں جس دِن کوئی نعتِ سرورِ کونین ﷺ کہتا ہوں — وہی تو دِن ہے جو میرے لیے تہوار ہوتا ہے
لحد میں خود نبیٔ محترم ﷺ تشریف رکھتے ہیں — کِسی سے تیسرا جس وقت اِستفسار ہوتا ہے

مری خوش قسمتی محمودؔ لے جاتی ہے طیبہ کو
کرم مجھ پر پیمبر ﷺ کا بہ اِستمرار ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خالق و مالک ﷺ کے گُن گاتے قلم کاغذ — اُٹھا دیں گے حجابِ ذات کے پردے قلم کاغذ
اِنھی رستوں پہ چل کر مَیں مدینے جا پہنچتا ہوں — فرازِ طیبۂ اَقدس کے ہیں زینے قلم کاغذ
یہاں اُن کی شفاعت ہے، اِدھر مدح و ثنا ان ﷺ کی — یہ میری معصیت کاری ہے، یہ میرے قلم کاغذ
بہت لکھّا درود پاک پر، پر کچھ نہیں لکھّا — نہ کارآمد رہے اِس باب میں میرے قلم کاغذ
حروفِ ابجدِ نعتِ پیمبر ﷺ سے شناسائی — نہ ہو پائی، اُٹھائے ہم نے گو بستے، قلم کاغذ

اگر محمودؔ اِن سے نعت ہی کوئی نہ ہو پائی
تو پھر بیکار دل، ہائے زباں، وَائے قلم کاغذ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کے سِوا نام کِسی کا بھی مَیں لُوں کیوں — خوش بخت ہُوں مَیں، میرے قریب آئی جنوں کیوں
جب مالک و مختار کے محبوب ہیں آقا ﷺ — کونین کا مختار نہ سرورِ ﷺ کو کہوں کیوں
کیا تُم کو بتاؤں، کہ پیمبر ﷺ کے علاوہ — کرتا ہی نہیں اور کہیں سر کو نِگوں کیوں
شاہد جو بنا کر اُنھیں ﷺ بھیجا ہے خُدا نے — معلوم نہ ہو اُن ﷺ کو مِرا حالِ زبوں کیوں
کیوں سایۂ دیوارِ پیمبر ﷺ سے رہوں دُور — طیبہ کے سِوا اور کہیں جا کے مَروں کیوں

جس میں نہ حوالہ ہو مرے سرورِ دیں ﷺ کا
بات ایسی میں محمودؔ کہوں کیوں، میں سُنوں کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکار ﷺ کو چل، مجھ سے مِرے دِل نے کہا — دِل کو شاید یہ کہیں عِشق کے حاصِل نہ کہا
اپنے ہاتھوں سے ہٹا دیجیے مجھ کو، آقا ﷺ — اُن ﷺ سے معراج میں یہ پردۂ حائل نے کہا
کون جانے کہ پیمبر ﷺ کی ثنا کی دُھن میں — کیا سرِ گلشنِ اِخلاص عنادِل نے کہا
رَہروانِ رہِ سرکار ﷺ میں ہر بندے کو — اِک نہ اِک جُملہ پذیرائی کا، منزل نے کہا
پڑھ درود آقا و مولا ﷺ پہ کہ آسانی ہو — بیچ منجدھار کے تھا مَیں، تو یہ ساحل نے کہا
مانگ محمودؔ پیمبر ﷺ سے کہ دے تجھ کو خُدا
یہ مِرے کان میں اِک مؤمنِ کامل نے کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ محترم ﷺ کی شانِ یکتائی تعالیٰ اللہ — نبی ﷺ کی سب جہانوں پر ہے آقائی تعالیٰ اللہ
نہیں عُشرِ عشیر اُس کے کوئی دُنیا کا خطہ بھی — نبی ﷺ کے ذی شرف مسکن کی رَعنائی تعالیٰ اللہ
خُدائے پاک کے اِرشادِ "فَضَّلْنَا" سے ظاہِر ہے — فضیلت انبیاء علیہم السلام پر آپ ﷺ کے پائی تعالیٰ اللہ
غُلامِ سرورِ کونین ﷺ کی صد مرحبا شاہی — گدائے طیبۂ اَقدس کی دارائی تعالیٰ اللہ
اثر ہے نام لیواؤں کے ہر تارِ رگِ جاں پر — رسولُ اللہ ﷺ کی یادوں کی گیرائی تعالیٰ اللہ
کیا تھا خیر مقدم کبریا نے "اُدْنُ مِنِّیْ" سے — دَنَا کے قصر میں اُن ﷺ کی پذیرائی تعالیٰ اللہ
جو رہتا ہے مگن اپنے رحیم آقا ﷺ کی مِدحت میں — حصارِ رحمتِ رب میں ہے شیدائی، تعالیٰ اللہ
سرِ میزاں جو مجھ سے پوچھ گچھ کا مرحلہ آیا — لبوں پر مدحِ آقائے جہاں آئی تعالیٰ اللہ
گھٹی ہے دِل کی ظلمت بھی، مقدّر کی سیاہی بھی — بڑھی ہے دیکھ کر گنبد کو بینائی تعالیٰ اللہ
ہماری چشمِ گِریاں نے مدد کی جذبۂ دِل کی — مدینے میں کوئی عنقا جو گویائی تعالیٰ اللہ
ہیں سب اہلِ مدینہ مجھ سے عاصی پر کرم گُستر — نبی ﷺ کے شہر میں میری شناسائی تعالیٰ اللہ
ثنائے مصطفیٰ ﷺ پر اِکتفا محمودؔ کرتا ہوں
مِرے فکر و تخیُّل کی یہ دانائی تعالیٰ اللہ!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ذرّے تھے نبی ﷺ کی رہ گزر کے — وہ آئینے بنے ظرفِ نظر کے
ستاروں سے ہم آغوشی ہُوئی ہے — اِرادت آشنا ہیں سنگِ دَر کے
معانی اِن کے، واضح ہیں نبی ﷺ پر — حروفِ اُنس ہیں جو چشمِ تر کے
درودِ پاک سے منسوب سمجھو — مِرے لمحات سب شام و سحر کے
اُڑا جاتا ہوں طیبہ کی طرف کو — مِری پرواز ہے بے بال و پر کے
ہے جن پر ختم فیاضی کی عادت
وہ ہیں افراد سب سرور ﷺ کے گھر کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسرا کی رات نُورِ پیمبر ﷺ کے شعشعے — گویا تھے ایک آئینہ پیکر کے شعشعے
دیکھے ملائکہ نے تحیُّر کی آنکھ سے — بالائے عرش نعلِ مطہر کے شعشعے
مرہونِ مِنّتِ کفِ پائے حضور ﷺ ہیں — ماہ و نجوم کے، شہِ خاور کے شعشعے
دیکھی ہیں تم نے کعبے کی جو ضَو فروزیاں — طیبہ میں دیکھ لو گے برابر کے شعشعے
محشر کا دِن ہے، رنگ دِکھاتا ہے حرفِ نعت — حیرت کُناں ہیں رُوئے ثنا گر کے شعشعے
اُٹھی نہیں نگاہ بہ سمتِ مُواجَہہ
محمودؔ کون دیکھے نظر بھر کے شعشعے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب اور مصطفیٰ ﷺ شب اِسرا ہیں معتبر — گویا نکاتِ صُورت و معنیٰ ہیں معتبر
رویت کا اور کِسی کو نہ اِعزاز مِل سکا — وہ ﷺ رُوبروئے کبریا تنہا ہیں معتبر
کیا تُو ہُوا ہے روضۂ سرور ﷺ پہ باریاب — کیا تیری چشم ہائے تماشا ہیں معتبر
جن کو حبیبِ خالق و مالک ﷺ سے پیار ہے — وہ بندگانِ ربِّ تعالیٰ ہیں معتبر
ان کے علاوہ، جو کہ منافق رہے سدا — میرے نبی ﷺ کے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں معتبر

ٹھہری ہے رب کی آپ ﷺ ہی پہ چشمِ اِعتبار
چشمِ خُدا میں آقا و مولا ﷺ ہیں معتبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیش ہے مِری اُلفت خدمتِ پیمبر ﷺ میں — ایک نعت کی صُورت خدمتِ پیمبر ﷺ میں
ابر لُطفِ سرور ﷺ کا میرے گھر کو آئے گا — جب رَسا ہُوئی رِقّت خدمتِ پیمبر ﷺ میں
پیشِ روضہ ہو کیسے لب کُشائی کی ہمّت — بار پائے گی لکنت خدمتِ پیمبر ﷺ میں
”اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ“ انبیاء علیہم السلام سے سُن سُن کر — آئے گی ہر اِک اُمّت خدمتِ پیمبر ﷺ میں
وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، اُن سے ہو گیا خُدا راضی — جن کی گُزری ہر ساعتِ خدمتِ پیمبر ﷺ میں

خاکِ طیبۂ اقدس دفن کو جگہ دے گی
دیکھ کر مِری حسرت خدمتِ پیمبر ﷺ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کرے کہ ہو میری زباں پہ شام و سحر — درود سرورِ کون و مکاں ﷺ پہ شام و سحر
مِرے حضور ﷺ کا مسکن ہے، یہ مدینہ ہے — ہیں محوِ طوف فرشتے یہاں پہ شام و سحر
نہ کیسے اہلِ وِلا کا ہو اِجتماع یہاں — جو چاہتوں کا ہے سودا دُکاں پہ شام و سحر
وہاں کی بذل و سخا و عطا کا کیا کہنا — گدا ہیں مجتمع جس آستاں پہ شام و سحر
جگہ وہ سایۂ اِکرامِ کبریا میں رہے — رہے درود کی محفل جہاں پہ شام و سحر
جہاں کے لوگ ہُوئے متبع پیمبر ﷺ کے — رہی ہے بارشِ رحمت وہاں پہ شام و سحر
یہ داعیہ بھی ہے میرا مگر ہے فضلِ خُدا — نبی ﷺ کی نعت رہے گی زباں پہ شام و سحر
گُناہگاریوں پر ہیں شفاعتیں غالِب — رہا یقیں کا تسلُّط گُماں پہ شام و سحر
سفر میں بھی وہ حضوری کی کیفیت میں رہے — ہو سایہ لُطف کا جس کارواں پہ شام و سحر
ہے جس کے سائے میں وِردِ درودِ مصطفوی ﷺ — وہ سائباں ہے مِرے خانداں پہ شام و سحر

نبی ﷺ کے لُطف کا، محمودؔ کے مقدّر کا
چمکتا پایا ہے نجم آسماں پہ شام و سحر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدموں میں اب بُلایئے سرکارِ ہر زماں ﷺ — برداشت اب تو ہوتی نہیں ہیں یہ دُوریاں
آقا ﷺ کا جب ظہور ہُوا، ختم ہو گئیں — جو چل رہی تھیں کفر و ضلالت کی آندھیاں
گھیرے ہُوئے ہیں ویسے تو آلام و اِبتلا — ہوتے ہی شعر نعت کا، ہوتا ہُوں شادماں
جو حُرمتِ نبیٔ مکرّم ﷺ میں جاں نہ دے — مِلتی ہے اِس کو زندگیٔ جاوِداں کہاں
رب کا کلام مدحِ رسولِ امیں ﷺ میں ہے — سرکار ﷺ ہیں کلامِ الٰہی کے ترجماں
محمودؔ رب کو یہ، تو اِنھیں جانتا ہے رب
وہ اِن کا قدرداں ہے تو یہ اُس کے قدرداں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کام آئے گی درود کی تکثیر بے گماں — ہو گا کیے دھرے کا ہمارے جو اِمتحاں
برزخ ہیں میرے سرور و سرکارِ کائنات ﷺ — بندے کے اور خالِقِ اکبر کے دَرمیاں
پاتی ہیں بار بارگہِ کبریا میں بھی — مدحِ رسولِ ہر جہاں ﷺ میں نغمہ سنجیاں
اُس کی نہ ہو گی روشنی کم روزِ حشر تک — اِک رات اُن ﷺ کے زیرِ قدم تھی یہ کہکشاں
تیری ہے جس طرح کی علالت وہاں پہنچ — دارالشفا ہے سرورِ عالم ﷺ کا آستاں
رب کا کرم جو ہو تو نبی ﷺ کے حضور میں
محمودؔ پائے شرفِ قبول اپنا ارمغاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں روز بناتا ہوں جو احسان کے خاکے — ہوتے ہیں وہ صرف آقا و مولا ﷺ کی عطا کے
نبیوںؑ کے نبی، آخری پیغمبرِ خالق ﷺ — ہیں راہنما آپ ﷺ ہر اِک راہنما کے
سرتابی نہ ہو حکمِ پیمبر ﷺ پہ عمل سے — ہم ماننے والے ہوں جو آئینِ وَفا کے

پہنچا تو ہوں قسمت سے مَیں سرکار ﷺ کے دَر پر — ہوں لرزہ بر اَندام کھڑا سر کو جھکا کے
سمجھوں گا کہ پہنچے مِرے جذبات وہاں پر — جھونکے ہی جو چند آئیں مدینے کی ہَوا کے
محمودؔ ہیں آنکھوں میں مدینے کے مناظِر
لایا ہوں یہی شہرِ پیمبر ﷺ سے کما کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہی ہیں سبھی اہلِ وِلا راہِ ہُدیٰ کے — آئے ہیں مقدّر میں مدینہ جو لکھا کے
وہ جن کے وَسیلے سے عطا کرتا ہے خالِق — کرتا ہوں دُعا اُن ﷺ کی طرف ہاتھ بڑھا کے
آنکھوں میں تو تھے، سر پہ بھی اور حبیب میں بھی ہیں — جو عکس ہیں سرکار ﷺ کے نقشِ کفِ پا کے
اَوراد و وظائف کی تھی کیا اور ضرورت — لب پر جو رہے نغمے پیمبر ﷺ کی ثنا کے
وہ بانوے(۹۲) ہوتے ہیں ترپن(۵۳) یا تریسٹھ(۶۳) — رب نے تو کرم مجھ پہ کیے مجھ کو گِنا کے
محمودؔ مَیں رِضواں کے ہمراہ چلا جاؤں
لے جائے وہ جنّت کو جو دَر اُن ﷺ کا دِکھا کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جتنی بھی دُنیا میں ہیں رعنائیاں زیبائیاں — وہ درِ سرکار ہر عالَم ﷺ سے باہر آئیاں
صدق ہے سرکارِ وَالا کا تخصص بے گُماں — ہر جگہ ضربُ المثل ہیں آپ ﷺ کی سچائیاں
پُھوٹتی ہیں چشمۂ اَنوارِ رحمت کی طرح — اُن ﷺ کی عاداتِ کریمہ سے تمام اچھائیاں
مجتمع دیکھی ہے دُنیا مَیں نے شہرِ نُور میں — باوجود اِس کے رہیں قائم مِری تنہائیاں
اِنتہا پرواز کی ہو گی درِ سرکار ﷺ تک — نعت میں کیسی تخیُّل کی فلک پیمائیاں
ہر جہاں لاریب رحمت کے ہُوا زیرِ نگیں — ہر جہاں میں ہیں پیمبر ﷺ کی کرم فرمائیاں
رُوبرو کر لی گئیں معراج کے ہنگام میں — رب کی اور اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کی یکتائیاں
فیض ہے یہ اِتّباعِ سرورِ کونین ﷺ کا — آئیں خدّامِ نبی ﷺ کے پاؤں میں آقائیاں
دیکھتی دُنیا مجاذیبِ درِ سرکار ﷺ کی — چشمِ دُنیا میں تحیُّر کا سبب = دانائیاں

بولتی ہے آنکھ اِس جا گفتگو کرتا ہے دِل / گُنگ مِلتی ہیں درِ سرکار ﷺ پر گویائیاں
ہم اگر چلتے رسولِ محترم ﷺ کی رَاہ پر / اہلِ باطِل کی زمانہ دیکھتا پسپائیاں
میں گدائے مصطفیٰ ﷺ محمود ہُوں، تو مجھ سے کیوں
ہوں درِ اہلِ دُوَل پر ناصیہ فرسائیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمت و رافت کی اور الطاف کی دَاعی نظر / صرف ہے میرے حبیب کبریا ﷺ ہی کی نظر
دِیدنی تھا رویتِ باری میں جس کا اِنہماک / وہ فقط تھی سائرِ معراج ﷺ کی نُوری نظر
کیا بیاں ہوں وہ سرور و کیف کی کیفیتیں / جب مِری اُٹھی تھی روضے کی طرف پہلی نظر
ہر نظر تھی گویا زنجیر سی پہنے ہُوئے / گُنبدِ خضرا سے ہٹتی ہی نہ تھی کوئی نظر
اپنی آنکھوں کو بھکاری رکھ درِ سرکار ﷺ کا / اِس جگہ سے جاتی دیکھی ہے کوئی خالی نظر؟
اُمّتِ آقا ﷺ تو کیا، محمودؔ ہر انسان کے
کام آئے گی سرِ محشر شفاعت کی نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھیرے میں بیماریوں کے ہُوں، نبی جی ﷺ اِک نظر / جانتا ہوں آپ ﷺ کی کافی ہے شافی اِک نظر
اُس طرف اچھّائیوں سے اِنقلاب آتا گیا / جس طرف اُٹھتی رہی ہے مصطفیٰ ﷺ کی اِک نظر
”طالح لّی“ کہ کے دیکھا آپ ﷺ نے میری طرف / ایک فقرہ میرا سرمایہ ہے، پونجی اِک نظر
اُلفتِ سرکارِ وَالا کا اگر ہے دَاعیہ / اپنی جانب بھی کرو تم احتسابی اِک نظر
اُس طرف کے سارے عصیاں کار بخشے جائیں گے / جس طرف سرکارِ ہر عالَم ﷺ کی اُٹھی اِک نظر
خواہشیں محمودؔ کی آقا ﷺ سے پوشیدہ نہیں
جس نے عزرائیل علیہ السلام کی طیبہ میں چاہی اِک نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پہ ہو جائے جنابِ ہاشمی ﷺ کی اِک نظر / اُس پہ شیطان کی پڑی گی بے بسی کی اِک نظر

قبر میں، پُل پر، میزاں، ہر اِک مُشکل کے وقت — مجھ کو کافی ہے تو بس سرکار ﷺ ہی کی اِک نظر
اس پہ متوجّہ ہُوئی چشمِ کرم میری طرف — اُن ﷺ کی چوکھٹ پر پڑی جو عاجزی کی اِک نظر
چُھٹ گئے آلام کے بادل بفیضِ مصطفیٰ ﷺ — میری جانب جب ہُوئی خوش قسمتی کی اِک نظر
جا پہنچتا ہوں مَیں جب سرکار ﷺ کے دَر کے قریں — جو نہیں اُٹھتی، وہ ہے شرمندگی کی اِک نظر

چاند دو ٹکڑے ہُوا محمودؔ، سورج مُڑ گیا
سُوئے مہر و ماہ جب اُٹھی نبی ﷺ کی اِک نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طاعت سرور ﷺ میں چلنے میں کہاں ناکامیاں — ہو نہیں سکتیں کبھی تم کو میاں، ناکامیاں
سُرخروئی متن تک ہے اُلفتِ سرکار ﷺ میں — دَاستانِ ماسِوا کی سُرخیاں ناکامیاں
کامیابی ہے پہنچ جانا درِ سرکار ﷺ تک — شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ سے دُوریاں ناکامیاں
جو بھٹک جائے گا راہِ سرورِ کونین ﷺ سے — اُس کو چاروں سمت سے گھیریں گی ہاں، ناکامیاں
دامنِ سرکار ﷺ کو پکڑا ہے تو چھوڑا نہیں — کامیابی ہے یقیں میں اور گُماں ناکامیاں

نام لیوا جب رسولِ پاک ﷺ کا محمودؔ ہُوں
آئیں میرے پاس کیوں لاچاریاں، ناکامیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَنَا کے قصر میں تھیں قُربتوں کی قندیلیں — جلیں چہار طرف حیرتوں کی قندیلیں
رَواں ہے فیض رؤف و رحیم آقا ﷺ کا — قدم قدم پہ ہیں جو رحمتوں کی قندیلیں
کلامِ حق میں جو پائے دیے لگاؤ کے — فروزاں دِل میں ہُوئیں اُلفتوں کی قندیلیں
یہ کی ہیں ایک سراجِ مُنیر نے روشن — نظر جو آ رہی ہیں حکمتوں کی قندیلیں
پکارا مَیں نے "مِنَ اللّٰہِ نُور" کو دِل سے — تو ہر طرف سے جلیں راحتوں کی قندیلیں
بوقت وصل حبیب و محبّ ہُوئیں روشن — محبتوں کے سبب خلوتوں کی قندیلیں
عمل حضور ﷺ کے احکام کے مطابق ہوں — جلائیں لوگ اگر نیتوں کی قندیلیں

حرم جو دیکھا مدینے کا تاباں و رَخشاں — ضیا فروز ہُوئیں قسمتوں کی قندیلیں
دِل و دماغ میں روشن گلیکسیاں ہیں کہ ہیں — نبیٔ پاک ﷺ کی سب نسبتوں کی قندیلیں
ہے ظرفِ شعر میں رَخشندگی عقیدت کی — کہ میرے ہاتھ میں ہیں مِدحتوں کی قندیلیں
عطا ہُوئی ہیں بفیضِ رسول خالق ﷺ سے — قلم کے رُخ پہ مجھے قُدرتوں کی قندیلیں

مقام دیکھ کر محمودؔ حشر میں ان کا
بجھیں گی اور سبھی شوکتوں کی قندیلیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبتوں کا وہاں پر رَچاؤ پاؤ گے — کِسی طرح کا نہ طیبہ دباؤ پاؤ گے
جلے گا خرمنِ کفر و نفاق بھی اِس سے — جو دِل میں عشقِ نبی ﷺ کا الاؤ پاؤ گے
وہ ذکرِ سرورِ عالَم ﷺ سے مُندمل ہو گا — کبھی جو دُوریٔ طیبہ کا گھاؤ پاؤ گے
سِوائے خُلدِ بریں کے نہ مِل سکے گا کہیں — درِ حضور ﷺ سے جو جُبہہ ساؤ! پاؤ گے
چلو گے طیبہ میں جو حاضری کی نیّت سے — خُدا کے شہر کو بھی اِک پڑاؤ پاؤ گے

درِ حضور ﷺ ہے محمودؔ جا سکینت کی
وہاں پہ دَرد و اَلم سے بچاؤ پاؤ گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہستی جو سب سے منحرف ہو گی — وہ بھی آقا ﷺ کی معترف ہو گی
ربّ و محبوب ﷺ کی حقیقت بھی — حشر کے روز منکشف ہو گی
یادِ شہرِ رسولِ اَکرم ﷺ ہے — جو مِرے دِل میں منکشف ہو گی
نعت جو دِل سے کہہ رہا ہو گا — اُس کی ہر بات مختلف ہو گی
ہے صفت نعت گوئی کی جس سے — زندگی میری مُتّصِف ہو گی

جب مقام اُن ﷺ کو مِل گیا محمودؔ
میم کی شان بھی اَلِف ہو گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِدحتِ شاہنشہِ عرب و عجم ﷺ کا مرحلہ ہے مِرے نزدیک اپنی عرضِ غم کا مرحلہ
کھا کے سوگند اُنؐ کی جاں کی، اُن کی شہرِ پاک کی طے کیا خلّاقِ عالَم نے قسم کا مرحلہ
ابروئے سرکارِ وَالا ﷺ کا اشارہ کیا ہُوا سر ہُوا ہے بخششِ خیرُ الامم کا مرحلہ
اِس میں آسانی کو ہے کافی درودِ مصطفیٰ ﷺ آ کھڑا ہو سامنے جس دَم عدم کا مرحلہ
رات جب مَیں نے بسر کی یاد میں سرکار ﷺ کی یہ تھا اِستیصالِ درد و رنج و غم کا مرحلہ
ذکر کرتا رہ تو فِردوسِ مدینہ کا رشیدؔ
تاکہ پھر مشکل نہ ہو پائے اِرم کا مرحلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے سرکار ﷺ کا مِل جائے جو دھوون اِک دن صاف ہو جائے مِرے قلب کا دَرپن اِک دن
باغِ اُمیدؔ میں طیبہ سے ہَوا آئے گی چہچہائیں گے عنادِل سرِ گُلشن اِک دن
اپنے کردار پہ ہو جاوٗں مَیں نادِم آخر بھیگتا دیکھیں پیمبر ﷺ سرِ دَامن اِک دن
ماہِ اَلطافِ نبی ﷺ اُترے گا میرے گھر میں ضوفگن ہو کے رہے گا مِرا آنگن اِک دن
کتنا اچھّا ہو جو ہُوں نامِ نبی ﷺ پر قُرباں ختم تو ہو گا ہر اِک شخص کا جیون اِک دن
مجھ کو محمودؔ نبی ﷺ سے ہے کرم کی اُمیّد
بن ہی جائے گا مدینہ مِرا مدفن اِک دِن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبِ معراج میں تھے میرے حضرت ﷺ سرِ اَفلاک مصروفِ سیاحت
یہ ہے محمودؔ اُس شب کی حقیقت کہ صُورت میں تھی معنیٰ کی شباہت
کچھ اِخفا کی تھی، کچھ اِفشا کی حالت وہ تھا گنجینۂ اَسرارِ فطرت
نبی ﷺ تھے سامنے، آگے خُدا تھا خُدا جانے یہ کثرت تھی کہ وَحدت
نہ جھپکی اور نہ ٹھٹکی آنکھ اُن ﷺ کی فضیلت کی بنی یہ اِک علامت
نہیں معلوم کیا تھا، کِس لیے تھا مذاقِ گفتگو، ذوقِ سماعت

سرِ سینا وہاں تھا فَا خلَعْ نعْلَیْک — وہ تھی اللہ کی شانِ جلالت
یہاں عرشِ علیٰ تک جا پہنچنا — یہ تھی نعلِ رسالت کی لطافت
نبی ﷺ کے پاؤں کی آہٹ جو پائی — تو دی آواز از رُوئے محبّت
خُدا ہی جانتا ہے یہ کہ کیا تھی — ورائے سِدرہ آقا ﷺ کی عزیمت
مقامِ مصطفیٰ ﷺ کو جان جائے — اگر جانے کوئی قوسوں کی قُربت

فکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ آیا جس میں
وہ ہے اجمالِ اِسرا کی اِک آیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ احقر "یا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا" — بندہ پرور! "یا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"
کیوں نہ سرکارِ دو عالم ﷺ خود مدد فرمائیں گے — ہے جو لب پر "یا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"
کہ رہا ہے بیکسیٔ اُمتِ سرکار ﷺ پر — قلبِ مضطر "یا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"
شکلِ اِستمداد میں ہے ہُوک کی صُورت صدا — دِل کے اندر "یا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"
دیکھ لو میرے بھی ہے اور میرے گھر والوں کے بھی — لب پہ یکسر "یا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"

لازماً اِمداد کو محمودؔ آئیں گے نبی ﷺ
جب ہے اَزبر "یا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ کو مدّاحی سرکار ﷺ سے دلچسپی ہے — اپنے جذبات کے اِظہار سے دلچسپی ہے
اُس کو پیغمبرِ اسلام ﷺ سے اُلفت ہو گی — جس کو اِسلام کی اَقدار سے دلچسپی ہے
جو طلب گار ہے فِردوسِ بریں کا، اُس کو — روضۂ پاک کے دِیدار سے دلچسپی ہے
جب کہ تعلیمِ پیمبر ﷺ ہے مِرے پیشِ نظر — مجھ کو انسان کے کردار سے دلچسپی ہے
اِس لیے جاتا ہوں میں شہرِ نبی ﷺ میں ہر سال — اُن ﷺ کے احوال سے، آثار سے دلچسپی ہے

بات کرتے ہو تو محمودؔ مدینے کی کرو
مجھ کو اِس شہر کی اخبار سے دلچسپی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ جانے کا پھر ارادہ ہے — درسِ اِخلاص کا اعادہ ہے
اِس کو احرامِ نعت کہتا ہوں — زیبِ تن اُنس کا لبادہ ہے
اُن ﷺ کے فرماں کو حکمِ رب کہنا — یہ تو قُرآں سے اِستفادہ ہے
اُس کا سر ہے فلک سے بھی اونچا — اُن ﷺ کے دَر پر جو ایستادہ ہے
دیکھو سیرت کا ایک اِک پہلو — زندگی مصطفیٰ ﷺ کی سادہ ہے
جو ہیں محمودؔ ذاکرِ سرور ﷺ
قلب اُن کا کہیں کُشادہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر نبیٔ مکرم ﷺ پسند فرمائیں — تو اپنے دَر کا مجھے مستمند فرمائیں
میں پُورے زور سے طاغوتی طاقتوں سے لڑوں — جو حوصلہ مِرا آقا ﷺ بُلند فرمائیں
ہے کامیابی کا رَستا فقط وہی رَستا — مِرے لیے وہ ﷺ جسے سودمند فرمائیں
میں جاؤں سال میں دو بار طیبۂ اَقدس — مِری لگن کو جو آقا ﷺ دوچند فرمائیں
وہ مستجابِ درِ کبریا بھی ہو جائے — حضور ﷺ مصرعِ تر جو پسند فرمائیں
نبی ﷺ کی مدح نہ چھوڑوں گا حشر کے دِن تک
بہت سے لوگ مجھے چاہے پند فرمائیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پُرمعاصی آنکھ سے دِیدار ممکن ہی نہیں — رُوبرو جذبوں کا ہو اِظہار، ممکن ہی نہیں
خالق جملہ عوالم کے علاوہ کوئی بھی — نعت کا قائم کرے معیار، ممکن ہی نہیں
ہو اگر تعلیمِ سرکار ﷺ جہاں ﷺ پیشِ نظر — بے زر و بیکس سے اِستحقار ممکن ہی نہیں

عاجزی اور سادگی جب دَرس آقا ﷺ کا رہا
بندۂ سرور ﷺ سے اِستکبار ممکن ہی نہیں

پیار جس کو ہے نبی ﷺ کے شہر سے اُس کے لیے
ذلّت و نکبت ہو یا اِدبار، ممکن ہی نہیں

بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کا ہو خیال
تو گنہگاری میں اِستمرار ممکن ہی نہیں

جو مگن پایا گیا ہو نعت میں، اُس شخص کے
دوزخی ہونے کے تو آثار ممکن ہی نہیں

اہمیّت جس نے سمجھ لی طاعتِ سرکار ﷺ کی
پہنچیں اُس تک شعلہ ہائے نار، ممکن ہی نہیں

مؤمن کامِل کا، رب کے فضل کے ممنون کا
ماسِوائے مصطفیٰ ﷺ سے پیار ممکن ہی نہیں

جانے کیسے لوگ کرتے ہیں وہاں فکرِ سخن
وَا ہو اُس دَر پر لبِ گُفتار ممکن ہی نہیں

احترامِ بارگاہِ ناز کے زیرِ اثر
حاجبِ دَربار سے تکرار ممکن ہی نہیں

راہِ طیبہ میں شداید پا کے بھی، محمودؔ کے
رُخ پہ ہُوں تنغیض کے آثار، ممکن ہی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر لُطفِ شاہِ ہر دوسرا ﷺ یاد آ گیا
دیکھا جو اُن ﷺ کا روضہ، خُدا یاد آ گیا

شہرِ نبی ﷺ میں جا کے ہمیں زندگی مِلی
پانی پیا تو آبِ بقا یاد آ گیا

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کا اِعجاز مرحبا!
ہر ہر قدم پہ فضلِ خُدا یاد آ گیا

پہنچا جونہی فضائے دیارِ حضور ﷺ میں
اپنا ہر اِک گُناہ بجا یاد آ گیا

خوش بختیاں تو ہیں روزِ نشور بھی
میرے نبی ﷺ کو مدح سرا یاد آ گیا

محمودؔ خوش نصیب وہی لوگ تھے، جنھیں
نُورِ نبی ﷺ سے نُورِ خُدا یاد آ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ ہے کرنا وَفا اپنے آپ سے
بھولا جو مصطفیٰ ﷺ کو، گیا اپنے آپ سے

آتے ہُوئے مدینے سے، کرتی ہے گفتگو
اٹکھیلیوں میں موجِ صبا اپنے آپ سے

ناعِت ہوں لیکن دیکھتا ہُوں اپنے آپ کو
آئے نہ مجھ کو کیسے حیا اپنے آپ سے

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ بھی کرتے ہو کچھ عمل؟ — مَیں نے کبھی کبھی تو کہا اپنے آپ سے
تعریف جو کرے مِرے سرکار ﷺ کی، اُسے — شاعر سمجھتا ہُوں مَیں بڑا اپنے آپ سے
محمودؔ گھر سے تو چلا تھا شوق سے مگر
طیبہ میں جا کے چھپتا پھرا اپنے آپ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرور ﷺ میں جو تھوڑی سی بسر کی ہم نے — کچھ خبر رکھّی نہ اِس عرصے میں گھر کی ہم نے
دیدِ سرکار ﷺ کی خواہش ہی مچلتی دیکھی — لی خبر آج اگر ظرفِ نظر کی ہم نے
خود کو ایمان کی رِفعت پہ پہنچتا پایا — منزلِ اُلفتِ سرکار ﷺ جو سر کی ہم نے
ہشت دَر خُلد کے اپنے لیے وَا پائے ہیں — نعت کی فکر جو کل آٹھ پہر کی ہم نے
یادِ سرکار ﷺ میں دِل بھیگتا پایا اپنا — بات سمجھی جو کبھی دِیدۂ تر کی ہم نے
اپنا محمودؔ جو کل رات مقدّر جاگا
نعت کہنے کے عمل ہی میں سحر کی ہم نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یہی پیار کا، اُلفت کا، عطا کا مفہوم — رب نے کھولا ہے "فَتَرضٰی" سے رِضا کا مفہوم
جان پاؤ گے اگر نُور کے دِلدادہ ہو — ذرّۂ شہرِ پیمبر ﷺ سے ضیا کا مفہوم
اُن ﷺ کی چوکھٹ نے بتایا ہے سخا کا مطلب — اُن ﷺ کی عادت سے کُھلا صِدق و صفا کا مفہوم
اُن ﷺ کے دَر پر ہے کہاں حاجتِ عرضِ مطلب — بِن کہے جانتے ہیں آپ ﷺ گدا کا مفہوم
دفن کی مَیں بھی مدینے میں جگہ پا جاؤں — ہے یہی میری صدا، میری دُعا کا مفہوم
مانگے محمودؔ فقط شہرِ نبی ﷺ کا پانی
وہ سمجھ پائے اگر آبِ بقا کا مفہوم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن ﷺ سا دُنیا میں ذی کمال نہیں — میرے سرکار ﷺ کی مثال نہیں

کوئی سرکار ﷺ سا نہیں خوش خُلق — کوئی اُن ﷺ جیسا خوش جمال نہیں
سب حواری نبیوں علیہم السلام کے دیکھے — لیکن اُن میں کوئی بلال رضی اللہ عنہ نہیں
پا کے دولت کدہ پیمبر ﷺ کا — کون سی آنکھ میں سوال نہیں
کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کی اہمیّت جانیں — جن کی ممدوح اُن ﷺ کی آل رضی اللہ عنہم نہیں
حُسنِ خُلق نبی ﷺ کے کیا کہنے — سُن کے دُشنام بھی ملال نہیں
اُن ﷺ کی عظمت کا کیا بیاں کیجیے — کیا وہ محبوبِ ذُوالجلال نہیں
نام لیوا جو اُن ﷺ کا ہے، اُس کو — نارِ دوزخ کا اِحتمال نہیں
طیبہ جاتے ہو کِس لیے، جب تک — آنکھ میں عجزِ اِنفعال نہیں
مَیں ہوں عِصیاں شعار، وہ شافع — یوں شفاعت مِری محال نہیں!
دِل نہ جب تک مدینے جا پہنچے — آئنہ ہے کہ دیکھ بھال نہیں
نعت ہے وہ کمالِ فن محمودؔ
جس کو ہرگز کوئی زوال نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخششِ اُمت کا وعدہ لائے وہ اللہ سے — جب نبی ﷺ واپس ہوئے خالق کی خلوت گاہ سے
رُستگاری ہو گئی حاصِل بہ فیضِ مصطفیٰ ﷺ — کلفت و اَندوہ زحمت ہے، بُکا و آہ سے
فیض یابِ رحمت رُبِّ العلیٰ ہر شے ہُوئی — شاہِ عالَم، شاہِ ہر عالَم، شہِ ذی جاہ ﷺ سے
بندہ و خالِق کا ہے، رب کا ہے اور محبوب — جو تعلّق مصطفیٰ ﷺ کو ہے مِرے اللہ سے
دین اصحابِ پیمبر ﷺ ہی سکھاتے ہیں ہمیں — واقفیت مِلتی ہے تو وَاقفانِ راہ سے
ایک دُنیا دیکھ کر حیرت زدہ رہ جائے گی
جو عطا ہو گا تمھیں سرکار ﷺ کی دَرگاہ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو اپنے دِل میں چاہے، وہی چیز پا سکے — ہاتھوں کو اپنے اُن ﷺ کی طرف جو بڑھا سکے

ایسا نہیں حبیبِ خُدا ﷺ کے سِوا کوئی — بندے کو جو خُدائے جہاں سے مِلا سکے
مہجوریٔ مدینہ میں کوئی ہو، جو مجھے — حالاتِ شہرِ آقا و مولا ﷺ سُنا سکے
جاتا ہے منہ چُھپا کے پئے فرقِ مصطفیٰ ﷺ — خورشید اُن ﷺ کے حُسن کی کیا تاب لا سکے
سرکار ﷺ کے سِوا تو نہیں انبیا علیہم السلام میں بھی — روتے ہُوؤں کو حشر کے دِن جو ہنسا سکے
اُن جالیوں پہ بوسہ زنی کا سوال کیا
محمودؔ تو وہاں پہ نہ نظریں اُٹھا سکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُکتہ نہ کوئی باقی بچے گا گُناہ کا — بس اِک اشارہ چاہیے اُن ﷺ کا نگاہ کا
اُس کو حسابِ روزِ قیامت کی فکر کیا — ہے ذکر جس کے لب پہ حبیبِ الٰہ ﷺ کا
لکھی گئی ہے اِس سے مدیحِ رسولِ پاک ﷺ — اِعزاز دیکھیے ذرا کلکِ گیاہ کا
اِس کے سبب حضور ﷺ نے فرمایا اِلتفات — یہ مجھ پہ ہے کرم مِرے حالِ تباہ کا
طوفِ درِ حضور ﷺ کی نیّت کے ساتھ ہے — اِک دائرے میں گھومنا یہ مہر و ماہ کا
محمودؔ نعتِ پاک میں وہ مطمئن رہا
ہو گا نہ جس کِسی کو ہُوا جلبِ جاہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ سرکار وَالا ﷺ میں جو مستحکم رہا — رازِ دینِ خالق و مالک کا وہ محروم رہا
ایک اِک لمحہ نہ کیوں گُزرے ثنا کرتے ہُوئے — مجھ پہ فیضِ سرور و سرکارِ ہر عالَم ﷺ رہا
اسمِ سرکارِ زمان و لازماں ﷺ کا وِرد ہی — زخم ہائے جُرم و عِصیاں کے لیے مرہم رہا
دِل کی دھڑکن اُن ﷺ کی رحمت کا پتا دیتی رہی — دیدِ روضہ کے لیے وَا دِیدۂ پُرنم رہا
گُلشنِ فِردوس بھی پائیں گے ہم اُن ﷺ کے طفیل — عطر بیز آقا ﷺ کے دَم سے گُلشنِ عالَم رہا
یاد اور محمودؔ کو اپنی کوئی نیکی نہیں
صرف اِک نامِ نبی ﷺ وِردِ زباں پیہم رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ممدوحِ خُدا حضرتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ — کیا خوب ہے یہ عظمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
معراج میں تو چشمِ نبی ﷺ جھپکی نہ ٹھٹکی — رویت میں تھی محویت سُلطانِ مدینہ ﷺ
اَشغالِ عباداتِ شبانہ سے تھا مطلوب — اِظہارِ عبودیتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
قُرآن میں وہ لفظ فَتَرضٰی سے عیاں ہے — خالق سے جو ہے قُربتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
از رُوئے حدیث آپ ﷺ نے دیکھا کہ ہُوئی ہے — ایماں کی اساس اُلفتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
جو فاصلہ قوسین کا تخییل میں لائے — وہ جان لے حیثیت سُلطانِ مدینہ ﷺ
ہے لائقِ صد عزّت و توقیر و کرامت — میرے لیے ہر نسبتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
اصحاب پیمبر پہ خُدا یوں ہُوا راضی — اُن کو جو رہی صحبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
حاصِل ہُوئی گویا مجھے کونین کی دَولت — دیکھا جو درِ دَولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
اِس مملکتِ پاک کو درپیش ہیں خطرے — ”ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ“
گھیرے ہُوئے اِنساں کو ہے سیلابِ حوادث — ”ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ“

محمودؔ تفاخر ہے تعارف پہ کہ ہُوں مَیں
دَریوزہ گرِ شفقتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتا ہوں مُیں ہر سال جو مہمانِ مدینہ — یہ لُطفِ پیمبر ﷺ ہے، یہ احسانِ مدینہ
ہر رُوح پائی ہے کششِ اَرضِ نبی ﷺ کی — ہر دِل میں نظر آیا ہے اَرمانِ مدینہ
ہوں معرفتِ ذات کی سب منزلیں آساں — ہو جائے اگر آپ کو عِرفانِ مدینہ
مدّاحی مکیں کی ہے جو مِدحت ہے مکاں کی — مدّاحِ پیمبر ﷺ ہے سخُن دانِ مدینہ
آنکھوں کو کرو بند تو لو اُن ﷺ سے لگاؤ — تا عرش نظر آئے گا ایوانِ مدینہ
کرتے ہو ثنا شہرِ نبی ﷺ کی تو عزیزو — الفاظ و مفاہیم ہوں شایانِ مدینہ
زندہ ہر اِک چیز اگر جان میں جان ہے — ہیں جانِ دِل و جانِ جہاں، جانِ مدینہ
عاصی و خاطی کو اجازت ہے کہ آئے — میرے لیے تا مرگ ہے اعلانِ مدینہ

دیکھا کہ شہنشاہِ مدینہ ﷺ کے ہیں ناعِت ۔۔۔ ایران کا جامی رحمۃ اللہ علیہ ہو کہ حسانِ رضی اللہ عنہ مدینہ
اُمّت پہ ہے حالات کا اِک جبرِ مُسلسل ۔۔۔ ”ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ“
یہ فضلِ خُدا ہے کہ مِرا ”شہرِ کرم“ ہے ۔۔۔ اِک مجموعۂ نعت بعنوانِ مدینہ
جب آپ خُدا کھائے قسم شہرِ حسیں کی
محمودؔ سے کیسے ہو بیانِ شانِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم پر ہو اگر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ ۔۔۔ چھوڑے گی اثر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
درکار ہے سرکار ﷺ کی شفقت کا سہارا ۔۔۔ ”ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ“
دُنیا کا نظام اُس کے اثر ہی سے چلے گا ۔۔۔ دے گی جو خبر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
مدّت سے ہدف ظلمتِ عصیاں کا بنے ہیں ۔۔۔ اِک نُوری سحر! رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
کروائے گی خالق کی عنایات کے باعِث ۔۔۔ طیبہ کا سفر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
محمودؔ اِدھر تیری خطا تیرے جرائم
محمودؔ اُدھر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھے تو کوئی نسبتِ سرور ﷺ کا قرینہ ۔۔۔ اَصحاب رضی اللہ عنہم ستارے ہیں تو عترت رضی اللہ عنہم ہے سفینہ
حاجت ہے ہمیں لُطف و عنایات و کرم کی ۔۔۔ ”ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ“
آقا ﷺ نے اُخوّت کا سبق ہم کو دیا ہے ۔۔۔ دِل میں نہ حسد ہو، نہ کوئی بُغض، نہ کینہ
جو دِیدۂ بے نُور کی صُورت میں تھا پہلے ۔۔۔ طیبہ کی زیارت سے ہُوا دِیدۂ بینا
طیبہ کی ہَوا کھائی، نہ وہ خاک ہی اوڑھی ۔۔۔ مرنا بھی یہ مرنا ہے کوئی، جینا ہے جینا!
لازم ہے کہ محمودؔ نظام آپ ﷺ کا لاؤ
دُنیا میں اگر چاہتے ہو اَمن و سکینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تا اوجِ نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ''

جس پر ہے نظر نصرتِ خالق کی، اُسی کو
آتی ہے نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

مجھ کو بھی تو ہے بخششِ عِصیاں کی ضرورت
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ''

چھائی ہُوئی پاؤ گے تمام اہلِ جہاں پر
تا حدِ نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

کچھ خوف نہ محشر کا، نہ میزاں کا خطر ہے
ہے پیشِ نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

اِقرارِ دل اپنا ہے پیمبر ﷺ کی شفاعت
اِقرارِ نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوں پیش درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ''

کشمیر و فلسطین کے اہدافِ جفا پر
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ''

آلام و غم و رنج سے بے جان ہیں مُسلم
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ''

ہیں خوار و زبوں سارے مُسلمان مُمالک
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ''

امریکہ کے عفریت کا رُخ سُوئے حرم ہے
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ''

محمودؔ کو طیبہ میں تدفین کی خواہش
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کی راہ دِکھائی مِرے جی نے مجھ کو
جس پہ چلتا ہُوا پایا ہے سبھی نے مجھ کو

بھیجا فردوسِ سکینت کے چمن زاروں میں
گُلِ الطافِ پیمبر ﷺ کی ہنسی نے مجھ کو

جانب حُسنِ عنایات کِیا ہے رَاغب
شہرِ سرکار ﷺ کی ہر ایک گلی نے مجھ کو

صُورتِ نعت میں خُوشبوئے اِرادت بانٹو
ہنس کے فرمایا محبّت کی کلی نے مجھ کو

کیوں نہ آقا ﷺ کی فضیلت کا مَیں قائل ہوتا
''اُدنُ مِنّی'' کی قسم دِی ''اَدنیٰ'' نے مجھ کو

ساتھ چھوڑا ہے مدینے میں جو گویائی نے
حوصلہ بخشا ہے آنکھوں کی نمی نے مجھ کو

اہلِ ایماں میں رہو تم "رُحَمَاء" کی صُورت — یہ سبق بخشا ہے بوبکر رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ نے مجھ کو

کچھ کمی پائی کِسی نے نہ کِسی پہلو سے — اِتنا فرمایا عطا میرے سخی نے مجھ کو

طیبہ جانا ہی ہر اِک رنج کا مِٹ جانا ہے — دِی ہیں خوشیاں تو اِسی ایک خوشی نے مجھ کو

لذّتِ حرفِ "رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" بخشی — مدحِ سرکار ﷺ میں شیریں سخنی نے مجھ کو

بیسواں(۲۰) نعت کا مجموعہ مِرے ہاتھ میں تھا — "درِ فِردوس پہ روکا نہ کِسی نے مجھ کو"

وَرنہ محمودؔ یہ دُنیا تو دُکھوں کا گھر ہے
دِی ہے تسکینِ دِلی مدحِ نبی ﷺ نے مجھ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے آپ عطا کر کے قرینے مجھ کو — میرے آقا ﷺ نے دیے پیار خزینے مجھ کو

دیکھ کر سایۂ الطافِ پیمبر ﷺ سر پر — "درِ فِردوس پہ روکا نہ کِسی نے مجھ کو"

شہرِ سرور ﷺ کی یہ اُلفت ہی کا اِک پہلو ہے — لمحے مہجوری کے لگتے ہیں مہینے مجھ کو

میں کبھی ڈوب نہ پاؤں گا کِسی پانی میں — بخشے آقا ﷺ نے جو عترت کے سفینے مجھ کو

فردِ اعمال کہیں آپ ﷺ نے منگوا بھیجیں — اِس تصوّر سے بھی آتے ہیں پسینے مجھ کو

میں تو محمودؔ تھا بے زر بھی، بد اعمال بھی تھا
لے گیا پھر بھی کرم اُن ﷺ کا مدینے مجھ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں پایا ہے جُھوٹا نہ کِسی نے مجھ کو — یوں بُرا سمجھا ہے حاشا نہ کِسی نے مجھ کو

غیرِ آقا ﷺ کی ثنا سے تو مَیں بیگانہ ہوں — مُرتکب اِس کا تو پایا نہ کِسی نے مجھ کو

میں درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھے جاتا تھا — "درِ فِردوس پہ روکا نہ کِسی نے مجھ کو"

میں گرفتار ہُوا تھا جو عمل نامے پر — ماسوا اُن ﷺ کے چھڑایا نہ کِسی نے مجھ کو

جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیمبر ﷺ سے محبّت کی ہے — ایسا سکھلایا قرینہ نہ کِسی نے مجھ کو

طیبہ پہنچا، جو کبھی مُلک سے باہر نکلا
اور کہیں پایا ہے اصلاً نہ کِسی نے مجھ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کا کیا شعور پایا ہے — لُطفِ ربِّ غفور پایا ہے
ہر گُنہگار شخص نے دَم دَم — اِلتفافِ حضور ﷺ پایا ہے
لامکاں تک پہنچنے والوں نے — کب تماشائے طور پایا ہے
اپنے آقا ﷺ کی مدح کر کر کے — دِل میں کیف و سرُور پایا ہے
کب حبیبِ خُدا ﷺ کے بندوں نے — شوقِ غلمان و حور پایا ہے
آب طیبہ جونہی کیا حاصِل — گویا جامِ طہور پایا ہے

طیبہ جانے کے شوق میں ہم نے — قلب کو ناصبور پایا ہے
دیکھ کر روضۂ مقدّس کو — میری آنکھوں نے نُور پایا ہے
شعر کہہ کر نبی ﷺ کی مِدحت میں — لُطف بینَ السُّطور پایا ہے
گُنبدِ اَخضرِ پیمبر ﷺ کا — ساتھ مینارِ نُور پایا ہے
نام کیا لے لِیا پیمبر ﷺ کا — رَنج و اَندوہ دُور پایا ہے
ذکر محمودؔ آپ ﷺ کا کر کے
رحمتوں کا وفور پایا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لکھے گو نعت میں صفحے ہزاروں — ابھی نظروں میں ہیں نکتے ہزاروں
کوئی اِک بھی نہیں سرکار ﷺ جیسا — نبی اللہ نے بھیجے ہزاروں
اویس پاک رضی اللہ عنہ سا کوئی نہ پایا — محبّت کے ہیں یوں لہجے ہزاروں
نبی ﷺ کے دَر پہ سب عنقا مِلے ہیں — تھے دِل میں جاگزیں خدشے ہزاروں

ہرا رنگ ایک ہی نقشے میں دیکھا جہاں میں یوں تو ہیں نقشے ہزاروں
نبی ﷺ محمودؔ مُتمکّن جہاں ہیں
کوئی اُوپر نہیں، نیچے ہزاروں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو ہر غیرِ آقا ﷺ سے قطعِ تعلّق کروں جب مَیں دُنیا سے قطعِ تعلّق
تعلّق تھا ہر چیز سے، پر کِیا ہے پیمبر ﷺ نے سایہ سے قطعِ تعلّق
جو دیدِ نبی ﷺ کی ہے اُمیّد ہم کو ہو کِس طرح فردا سے قطعِ تعلّق
نظر کیا مدینہ میں آئے گا تُم کو جو ہے چشمِ بینا سے قطعِ تعلّق
کُھلی آنکھوں درکار ہے دیدِ سرور ﷺ کہ ہے اپنا رؤیا سے قطعِ تعلّق
ہے سرمایہ محمودؔ جب مدحِ آقا ﷺ
رہا اپنا مایہ سے قطعِ تعلّق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ آقا ﷺ رہنما ثابت ہُوا ربِّ اکبر کا پتا ثابت ہُوا
واقعہ سرکارِ کی معراج کا قُربتوں کا واقعہ ثابت ہُوا
خلوتِ قوسین میں رُوئے نبی ﷺ آئنہ در آئنہ ثابت ہُوا
وجہِ تخلیقِ عوالم جان لو حرفِ لَولَاکَ لَمَا ثابت ہُوا
ہر مریضِ معصیت کے واسطے اُن ﷺ کا در دارالشفا ثابت ہُوا
جو چلا سرکار ﷺ کے احکام پر وہ غُلامِ مصطفیٰ ﷺ ثابت ہُوا
جو حبیبِ کبریا ﷺ کا ہو گیا بے نیاز ماسوا ثابت ہُوا
چاہنے والوں کو اُن ﷺ کے شہر کا ذرّہ ذرّہ کہربا ثابت ہُوا
ہیں نبی ﷺ پرکار اور ہر اِک جہاں دائرہ در دائرہ ثابت ہُوا
ماسوائے مصطفیٰ ﷺ ہر اِعتنا اِک فریب اِعتنا ثابت ہُوا

ذاتِ آقا ﷺ رحمت ہر کون ہے
اسمِ آقا ﷺ غم رُبا ثابت ہُوا
تُل کے میزانِ عمل پر بھی رشیدؔ
نعت کا شاعر بجا ثابت ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا رہوں مَیں نعت برابر اِسی طرح
مجھ کو رہے یہ ذوق میسّر اِسی طرح

ہر سال شہرِ آقا و مولا ﷺ کو جاؤں گا
میرا رَسا رہا جو مقدّر اِسی طرح

تصویرِ روضہ رہتی ہے اب جیسے سامنے
ہو کاش نزع میں بھی یہ منظر اِسی طرح

یا رب! رہوں قیامِ قیامت کے روز تک
مِدحت سرائے سیّد و سرور ﷺ اِسی طرح

جاتا رہوں گا شہرِ رسولِ کریم ﷺ کو
اَلطاف زا رہا اگر دَاور اِسی طرح

محمودؔ جیسے خامے پر ہے اور لب پہ ہے
تا مرگ نعت کا رَہوں خوگر اِسی طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نفع میں، نقص کے غِربال میں چاہے رکھیں
میرے آقا ﷺ مجھے جس حال میں چاہے رکھیں

اِک نظر میرے عمل نامے پہ ڈالیں لِلّٰہ
سرِ میزاں مجھے پڑتال میں چاہے رکھیں

میرے نزدیک ہے کافر، جو پیمبر ﷺ کا نہیں
لوگ اس کو صفِ اَبدال میں چاہے رکھیں

اپنا مدّاح رکھیں میرے پیمبر ﷺ مجھ کو
سرِ اَفلاک کہ پاتال میں چاہے رکھیں

مجھ کو آقا ﷺ جو بُلائیں تو بلا ناغہ کے
حاضری ایک ہی گو سال میں چاہے رکھیں

آپ ﷺ کا بندہ ہے محمودؔ گنہگار، اِسے
آپ سرکار ﷺ جن احوال میں چاہے رکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کے حبیبِ پاک ﷺ کی مِدحت سرائیاں
ہیں میری عُمر بھی کی یہی تو کمائیاں

وہ بھی درود خواں ہے تو مَیں بھی درود خواں
اللہ رے خُدا سے مِری ہمنوائیاں

سرکار ﷺ کے اشارۂ اَبرو کا فیض ہے — عصیاں شعاروں کو جو مِلی ہیں رہائیاں

شاہانِ کج کُلاہ کو ٹھوکر پہ رکھ سَدا — کر کوچہ ہائے شہرِ نبی ﷺ میں گدائیاں

ممکن ہُوئیں حضور ﷺ کے الطافِ خاص سے — ہر سال اُن ﷺ کے شہر تک میری رسائیاں

بے شبہ توڑ دیتی ہیں اندر سے دوستو — شہرِ رسولِ ہر دوسرا ﷺ سے جُدائیاں

ہو آئے ایک بار جو، جاتا ہے بار بار — آب و ہوائے طیبہ کی ہیں کہربائیاں

روزِ نشور ہو گا کُدا جب جلال میں — دیں گے نبی پاک ﷺ کی سارے دُہائیاں

کرتا ہے رب، مگر مِرے سرکار ﷺ کے طفیل — حاجت رَوائیاں ہوں کہ مُشکل کُشائیاں

محبوبِ ربّ ہر دو جہاں ﷺ کے نظام نے — ہر شعبۂ حیات میں دِیں رہنمائیاں

مسلم سبھی ذلیل ہیں دُنیا میں اِس لیے — سرکار ﷺ سے جو کرتے رہے بے وفائیاں

اُن جالیوں کے یوں مَیں پھٹکتا نہیں قریب
محمودؔ مجھ کو یاد ہیں اپنی بُرائیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں مستند حضور ﷺ کی فرمانروائیاں — دیں گی مدد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں

آغاز جن کا اوّل تخلیق سے ہُوا — ”ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں“

ہر ہر جہاں جب آپ ﷺ کے زیرِ نگیں ہوا — ہیں لاتُعد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں

لاریب چشمِ خالقِ ہر کائنات میں — ہیں معتمد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں

مرنے کے بعد جلد ہی آ جائیں گی نظر — زیرِ لحد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں

تسلیم اہلِ دَانش و حکمت کو ہیں رشیدؔ
بے ردّ و کد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بھی اُنھیں خُدا نے عطا کیں بڑائیاں — ”ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں“

روزِ ازل سے، اوّلِ تخلیقِ خلق سے — ”ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں“

باہر نہیں ہے کچھ بھی، قلمرو سے آپ ﷺ کی — ”ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں“
ہر کائنات زیرِ نگیں ہے حضور ﷺ کے — ”ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں“
رکھّا ہے اِس میں ایک تسلسل کریم نے — ”ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں“

محمودؔ جانتا ہے، جہاں مانتا ہے یہ
”ہیں تا اَبد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں مَیں توصیفِ رسول اللہ ﷺ کا خوگر ہُوا — ذوقِ حسّان رضی اللہ عنہ و بوصیری رحمۃ اللہ علیہ و رضا رحمۃ اللہ علیہ رہبر ہُوا
رحمتِ رب کا ترشح اُس کی قسمت ہو گیا — یادِ محبوبِ خُدا ﷺ میں جس کا دِیدہ تر ہُوا
باوجودِ معصیت کی مَیں نے جب مدحِ نبی ﷺ — مُستفیدِ لُطف و اِکرامِ نبی ﷺ اکثر ہُوا
”فَقرُ فَخرِیْ“ کی حدیثِ پاک جب مَیں نے پڑھی — بے نیازِ ثروت و مال و منال و زر ہُوا
میری بیگم اور ماں پہلے بھی پڑھتی تھیں درود — عامِل اِس کا سن نواسی(۸۹) سے مِرا گھر بھر ہُوا
چُوما آقا ﷺ نے تو بوسہ گاہِ عالَم ہو گیا — وہ کہ اپنی اصل میں کالا سا اِک پتھّر ہُوا
سِدرہ پر رُک کر یہ عُقدہ کُھل گیا جبریل علیہ السلام پر — اِک نبی ﷺ رب کی صفاتِ پاک کا مظہر ہُوا
یا ثنائے مصطفیٰ ﷺ تھی یا تھی تحمیدِ خُدا — صفحۂ دِل جن مقاصد کے لیے مِسطر ہُوا
خوش نصیبی کے سِوا کیا ہے کہ مجھ سا بے ہُنر — سیّد و سرکارِ عالَم ﷺ کا ثنا گُستر ہُوا
کیوں نہ ہوتا یہ بھی آخر وَقفِ رقصِ اِنبساط — جب پیمبر ﷺ کی عنایت کا ہَدَف احقر ہُوا
سچے دِل سے اُن ﷺ کی مدّاحی مِرا معمول ہے — جن کی تعلیمات سے مَیں صِدق کا خوگر ہُوا

لے چلے محمودؔ مِدحت گو کو جب سُوئے اِرم
اِک جہاں یہ دیکھ کر حیران سرِ محشر ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے گا رَم جونہی میرے خیال کا آہُو — تو یادِ طیبہ پر پھر پا سکوں گا مَیں قابو
لبوں کو اِسمِ پیمبر ﷺ سے مِل گئی عزّت — ہیں میری دھڑکنیں آقا ﷺ کے ذکر سے مملُو

رُلائے گی مجھے شہرِ رسول ﷺ سے دُوری
نہ کل پڑے گی مجھے ہجر میں کِسی پہلو

کبھی جو آئیں میرے کام میری پلکیں بھی
تو مَیں دے سکوں بابِ بقیع میں جھاڑو

زیادہ اُس پہ کرم ہو گا میرے آقا ﷺ کا
جو پا سکے گا کوئی اپنے نُفس پر قابو

کہ جس میں نعت زیادہ کہی گئی سب سے
جہان بھر میں ہے ایسی زباں فقط اُردو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بات نعت کی سرِ محشر مَیں کر چکا
ہر زخمِ معصیت جو ہرا تھا، وہ بھر چکا

عظمت کو اُس کی دیکھے گا ٹوپی تھام کے
چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی جو پیشانی دھر چکا

اَحکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو چلنے لگا ہے تُو
مجھ کو یقیں ہے تیرا مقدّر سنوَر چکا

گھر بھر میں وِردِ صَلِّ عَلٰی کی ضیائیں ہیں
سورج جو میرے صحن کے اَندر اُتر چکا

اُس کو حساب روزِ قیامت کا خوف کیا
اِک بار جو نبی ﷺ کی گلی سے گزر چکا

نعتِ نبی ﷺ سے سب کے تعلّق کو پوچھ کر
محمودؔ آج قصہٗ اہلِ ہُنر چُکا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم مصطفیٰ ﷺ نے کیے خود بخود
کُھلے نعت کے رَاستے خود بخود

جو قُربت نظر آئی قوسین کی
لگے متُن پر حاشیے خود بخود

ملاقات کی شب تھے تنہا نبی ﷺ
ہُوئے طے سبھی مرحلے خود بخود

جو نقطہ پیمبر ﷺ تھے پرکار کا
مکمل ہُوئے دائرے خود بخود

جو نامِ نبی ﷺ دِل کی دھڑکن بنا
مُصفّا ہُوئے آئینے خود بخود

درودِ نبی ﷺ کا سہارا لیا
تو قائم ہُوئے رابطے خود بخود

شعار اپنا طاعت نبی ﷺ کی جو ہو
تو ہوں سارے حل مسئلے خود بخود

جو ہم دَامنِ مصطفیٰ ﷺ تھام لیں
تو ہوں ختم سب تفرقے خود بخود

لگن جو لگی شہرِ سرکار ﷺ کی   نظر آ گئے راستے خود بخود
ضرورت نبی ﷺ نے جو محسوس کی   تو سرزد ہوئے معجزے خود بخود
نبی ﷺ کا جو اسمِ گرامی لیا   تو دِل میں جلے قمقمے خود بخود
جو تھی نعت کی فکر محمودؔ کو
چلے آئے سب قافیے خود بخود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سرکار ﷺ کے سِوائے کوئی   رب سے بندے کو کیا مِلائے کوئی
مستفیدِ عطائے سرور ﷺ ہیں   اپنے ہوں یا کہ ہوں پرائے کوئی
نام اُن ﷺ کا جپے سہارے کو   جب بھی رَستے میں ڈگمگائے کوئی
یومِ مولودِ سرورِ کُل ﷺ پر   بجھتوں کے دِیے جلائے کوئی
دِیدِ طیبہ سے خُرمی پائے   ہجرِ طیبہ کے زخم کھائے کوئی
پائے رب کی عنایتیں محمودؔ
دِل جو سرکار ﷺ سے لگائے کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے آقا ﷺ کے شہر کو پا کر   دیکھ اُس دَر پہ ہاتھ پھیلا کر
اُلفتِ مصطفیٰ ﷺ تو ایماں ہے   عشق کا تو مگر نہ دعویٰ کر
پڑھتا رہ مَا رَمیت، مَا یَنطِقُ   راز کو راز رکھ، نہ اِفشا کر
نام لے لے کے اپنے آقا ﷺ کا   ہر غم و درد کا مُداوا کر
جو خطائیں ہیں بخشوا لیں گے   میرے آقا ﷺ پہ تو بھروسا کر
تُو بھی محمودؔ کی طرح ہر دَم
شعر مدحِ نبی ﷺ میں لکھّا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جو ہے قُرآن میں اَنْ تَحبطَ اَعمالُکُمْ — بزمِ سرور ﷺ میں ہے اُونچا بولنے والوں کا حال
درگزر پھر بھی مِرے سرکار ﷺ نے فرما دِیا — لائقِ تعذیب تھا کُفّار کی چالوں کا حال
اُن ﷺ کی تشریف آوری سے پیشتر ناگفتہ بہ — تھا غلاموں اور غریبوں، رنگ کے کالوں کا حال
حالت اپنے قلب کی آقا ﷺ سے پوشیدہ نہیں — جانتے ہیں مصطفیٰ ﷺ آہوں کا اور نالوں کا حال
گھیرا ڈالے ہوں گے سب سرکارِ ہر عالَم ﷺ کے گرد — دیکھنا تم حشر کے دِن نُور کے ہالوں کا حال
جھولتے ہوں گے مسرّت کے ہنڈولوں میں وہاں
دیکھنا جنّت میں تم آقا ﷺ کے متوالوں کا حال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لیتی ہے بُعدِ طیبہ کا جو چشمِ تر اثر — رہتا ہے اُس کا دِل پہ مِرے عُمر بھر اثر
مَا زَاغ و مَا طَغٰی بھی، دَنَا بھی کہا گیا — یا لِلعجب! محبتوں کا اِس قدر اثر!
اس کے سبب مَیں کرتا ہوں وِردِ درودِ پاک ﷺ — جو چھوڑتی ہے قلب پر بادِ سحر اثر
اُس نے مجھے مدیحِ نبی ﷺ پر لگا دیا — اُن ﷺ کے کرم کا ہے جو مِرے ذہن پر اثر
شاعر پہ مُلتفِت ہُوا خلاقِ کائنات — آیا ہے مدحِ پاکِ نبی ﷺ کا نظر اثر
محمودؔ یادِ طیبہ رُلاتی رہی مجھے
اِس کیفیّت کا ہوتا تھا پچھلے پہر اثر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کمی جس کو نظر آئے نبی ﷺ میں — وہ غلطیدہ ہے قعرِ گُمرہی میں
نہ بھولے محسنِ اِنسانیت ﷺ کو — اگر اِنسانیت ہو آدمی میں
صحابہ رضی اللہ عنہم کو مِلے سارے مراتب — درِ سرکار ﷺ سے وابستگی میں
عزیزو! تم سمجھ سکتے نہیں ہو — جو کچھ پاؤ گے اُن ﷺ کی پیروی میں
گدائی مانگ لو آقا ﷺ کے در کی — رکھّا کیا ہے جہاں کی سروری میں
زیارت ایک بار آقا ﷺ کی ہو جائے — یہ خواہش ہو گی میری جانکنی میں

سمجھتا ہوں بجا معراج اپنی
رَسا ہوتا ہُوں جب اُن ﷺ کی گلی میں

مَیں جب سے آ گیا طیبہ سے وَاپس
نہ دِلچسپی رہی ہے زندگی میں

حیاتِ طیبہ کا ہے اِشارہ
بڑائی پاؤ گے تو عاجزی میں

درِ سرکار ﷺ کا اِعجاز دیکھا
تھی طُرفہ گفتگو سی خامشی میں

ہے آقا ﷺ یہ جدیدیت کی ظلمت
نظر آتا نہیں ہے روشنی میں

مِلا محمودؔ کو جو کچھ خُدا سے
مِلا ہے مِدحتِ سرکار ﷺ ہی میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مُحبِّ سرور ﷺ کا ہے، میرا ہے وہ کوئی سہی
یہ مِری عادت ترے نزدیک کمزوری سہی

سر پہ تو سایہ کُناں روضے کی سرسبزی ہُوئی
چھائی چہروں پر ہمارے جُرم کی زردی سہی

کیا خطر جب "طَالِحٌ لِّی" کا زرِ خالص مال
کیسۂ اعمال جو اپنا ہے، وہ خالی سہی

آبِ طیبہ ہی بنے گا آبِ کوثر خُلد میں
گو کِسی کے وَاسطے یہ عام سا پانی سہی

مصطفیٰؐ دیکھیں گے جب دیکھیں گے میرے حال کو
فائدہ کیا ، شاندار اپنا بہت ماضی سہی

اِس کا ہر منظر تو میرے دِل پہ کندہ ہو گیا
ویسے تو شہرِ پیمبر ﷺ سے مِری دُوری سہی

حُرمتِ آقا ﷺ پہ خوں کا کھولنا ہے مستقِل
جاں نچھاور کرنا ہنگامی سہی، وقتی سہی

رزق عزّت سے طفیلِ مصطفیٰ ﷺ مِلتا رہا
کثرتِ ثروت سے میری گرچہ محرومی سہی

مطمحِ قلب و نظر اپنا ہے طیبہ، شیخ جی!
تم کو حُوروں تک پہنچنے کی بہت جلدی سہی

مَیں نے تو تسبیح پُوری کی درودِ پاک کی
نامِ آقا ﷺ سُن کے چُپ رہنا تجھے کافی سہی

اِرتداد و کفر کے باعِث ہے کڑواہٹ بہت
قادیانی نُطق میں جتنی بھی شیرینی سہی

اِعتماد اِس کا نبی ﷺ پر جو ہے، وہ کام آئے گا
معصیت کی ذیل میں محمودؔ گو نامی سہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مانگ ہر چیز تو سدا اُن ﷺ سے — بذل و جُود اُن سے ہے، سخا اُن ﷺ سے
مَیں نے سب کچھ نبی ﷺ سے پایا ہے — مَیں نے جو کچھ لِیا، لِیا اُن ﷺ سے
اُن ﷺ سے پوشیدہ کوئی چیز نہیں — کب کوئی شے ہے ماورا اُن ﷺ سے
وہ کہاں ہیں علاحدہ رب سے — رب کی ہستی نہیں جُدا اُن ﷺ سے
خلقت رب کا یہ خلاصہ ہے — اِبتدا اُن سے، اِنتہا اُن ﷺ سے
اور سب سے بزرگ سرور ﷺ ہیں — کبریا ہے فقط بڑا اُن ﷺ سے
رب سے تو سب گِلہ گزار ہُوئے — کب کِسی نے کیا گِلہ اُن ﷺ سے
حشر میں مغفرت کو پا لے گا — جو کرے گا یہاں وَفا اُن ﷺ سے
اُن ﷺ سے وُقر آشنا غُلام ہُوئے — پا گیا فخر بوریا اُن ﷺ سے
کیفیّت کیا کہوں حضوری کی — کچھ کہا مَیں نے، کچھ سُنا اُن ﷺ سے
مستقِل کِس قدر تعلّق ہے — ہے خطا مجھ سے اور عطا اُن ﷺ سے

رب نے محمودؔ پر توجّہ دی
جب بھی کی عرضِ مدّعا اُن ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ کار ﷺ اِلتجا کر کے — اِس پہ تو دیکھ اِکتفا کر کے
رب کو محبوبِ ربِّ اکبر ﷺ سے — کوئی دیکھے ذرا جُدا کر کے
حضر اِس کو درود سے کر لے — دیکھ پھر رب سے تُو دُعا کر کے
چشمِ خالق میں آ گیا ہوں مَیں — اُس کے محبوب ﷺ کی ثنا کر کے
مصطفیٰ ﷺ نے مثال قائم کی — ہر بُرے شخص سے بھلا کر کے
کیا وہ واقفِ نہیں مِرے دِل سے — کیوں مَیں مانگوں بھلا صدا کر کے
مَیں کھڑا ہو گیا ہُوں میزاں پر — اپنے آقا ﷺ کا آسرا کر کے
نعت سُن کر فلک کے سب قُدسی — کیوں نہ دیں داد ''واہ وا'' کر کے

طیبہ میں فائز المرام ہُوئے — جو چلے رَاہ کا پتا کر کے
ہُوں مُسِن بھی تو رُخ ہے طیبہ کو — اُٹھ کھڑا ہُوں مَیں حوصلہ کر کے
قصرِ جنّت قیام گاہ بنے — دیکھو سرکار ﷺ سے وَفا کر کے
درِ محبوب کبریا ﷺ پہ رشیدؔ
جا ہی پہنچا خُدا خُدا کر کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ آقا ﷺ میں حال سینوں کے — جس طرح بھید ہوں خزینوں کے
صادِقوں میں بھی آپ ﷺ یکتا ہیں — اور سرخیل ہیں امینوں کے
وہ ﷺ سرِ عرش و لامکاں پہنچے — باسی انساں رہے زمینوں کے
میری ہستی کے یوں ہیں وہ مختار — جس طرح ناخدا سفینوں کے
میں غُلام بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ ہُوں — کیا اثر مجھ پہ ہوں حسینوں کے
ہجرِ طیبہ میں مجھ کو لگتے ہیں
لمحوں کے فاصلے مہینوں کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہی مِرے حضور ﷺ نے انسانیت کی خیر — ہو گی حضور ﷺ ہی کے سبب عاقبت کی خیر
جو مملکت بھی تھی پیمبر ﷺ کے نام پر — ہر وقت مانگتا ہوں اُسی مملکت کی خیر
ہو جائے گی اطاعتِ سرکار ﷺ کے سبب — دُنیا کے ساتھ ساتھ مِری آخرت کی خیر
اُن ﷺ کے ہر اِک عمل سے، ہر اِرشادِ پاک سے — رب کے کرم سے مِلتی ہے ہر منزلت کی خیر
جس کے سبب مِلے گی شفاعت حضور ﷺ کی — مَیں چاہتا ہوں اپنی اُسی معصیت کی خیر
محمودؔ سُننا چاہو جو نعتِ رسولِ پاک ﷺ
چاہو ہماری طبع کی موزونیت کی خیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو مِری رَسائی طیبہ کا معجزہ ‏ ‏ جو ہے حبیبِ ربّ تعالیٰ کا معجزہ

سرکار ﷺ کی نگاہِ عنایت دِکھائے گی ‏ ‏ اَندوہ و درد و غم کے مُداوا کا معجزہ

جس سے زمانہ روشنیٔ علم پا سکا ‏ ‏ کیا نُور زا تھا اِک رُخِ زیبا کا معجزہ

قامت سراپا نُور تھی میرے حضور ﷺ کی ‏ ‏ لوگوں نے دیکھا سایۂ عنقا کا معجزہ

راہِ حجاز میں اگر چاہو تو دیکھ لو ‏ ‏ ہر ہر قدم ہے شاہِ مدینہ ﷺ کا معجزہ

سن دس(۱۰) میں ایک لاکھ صحابہ کے سامنے ‏ ‏ تھا حَجَّۃُ الْوَدَاع کے خطبہ کا معجزہ

گھر کر گیا ہے ہر کِہ و مِہ کے قلوب پر ‏ ‏ میرے حضورِ پاک ﷺ کے اُسوہ کا معجزہ

عصیاں شعار مجھ سے جو جنّت کو جائیں گے ‏ ‏ دیکھیں گے لوگ حشر میں آقا ﷺ کا معجزہ

اَلنّجم میں بیان ہُوا ہے کئی طرح ‏ ‏ اِخفائے واقعاتِ تماشا کا معجزہ

قُرآن جیسی سُورہ نہ کافر بنا سکے ‏ ‏ لائے مِرے حضور ﷺ اِس دعویٰ کا معجزہ

اُس پر پرندہ کوئی کبھی بیٹھتا نہیں ‏ ‏ دیکھا ہے سب نے گُنبدِ خضرا کا معجزہ

اے دوستو! دِکھاتے ہیں ہر سال مصطفیٰ ﷺ
محمودؔ کو مدینہ بُلاوا کا معجزہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حشر میں ایک بات چاہتے ہیں ‏ ‏ ہم پیمبر ﷺ کا ساتھ چاہتے ہیں

جن پہ ہے اِلتفات خالق کا ‏ ‏ اُن کا ہم اِلتفات چاہتے ہیں

معرفت چاہتے ہیں سرور ﷺ کی ‏ ‏ گویا عِرفانِ ذات چاہتے ہیں

دشمنانِ نبیٔ برحق ﷺ کی ‏ ‏ مات یا پھر ممات چاہتے ہیں

طیبہ جانے کی یوں تمنّا ہے ‏ ‏ معرفت کے نکات چاہتے ہیں

کوچہ ہائے دیارِ سرور ﷺ میں ‏ ‏ قلب کی وَاردات چاہتے ہیں

جو میسّر نبی ﷺ کے دَر پر ہے ‏ ‏ ایسا آبِ حیات چاہتے ہیں

مرنا طیبہ میں ہے حیات اَفروز ‏ ‏ ہم وہاں یوں وفات چاہتے ہیں

عُمر بھر نعت میں رہیں مشغول   ہم ثنا میں ثبات چاہتے ہیں
جس میں ہوں لفظ مدحِ آقا ﷺ کے   صرف ایسی لُغات چاہتے ہیں
مومن آپس میں پیار ہی سے رہیں   سرورِ کائنات ﷺ چاہتے ہیں
نام لیتے ہیں اُن ﷺ کا یوں محمودؔ
درد و غم سے نجات چاہتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی اُن ﷺ سا حسیں نہیں ممکن   ہر جہاں میں، کہیں نہیں ممکن
اور کوئی سوا پیمبر ﷺ کے   رحمتِ عالمیں ﷺ نہیں ممکن
اُن ﷺ سا صادق بھی ہو نہیں سکتا   جیسے اُن ﷺ سا اَمیں نہیں ممکن
ہر کہیں دیکھا، میرے آقا ﷺ سا   موعظہ دِلنشیں نہیں ممکن
صاحبِ خُلق مصطفیٰ ﷺ جیسا   برسرِ عالمیں نہیں ممکن
ملجا و ماویٰ بے نواؤں کا   آپ ﷺ سا بِالیقیں نہیں ممکن
جس قدر آپ ﷺ ہیں قریب، اِتنا   کوئی رب کے قریں نہیں ممکن
جیسا لائے حبیب خالق ﷺ کے   ایسا دینِ متیں نہیں ممکن
نعتِ سرکار ﷺ کے سِوا کوئی   نغمہ وَجد آفریں نہیں ممکن
چھان لو تم تمام دُنیا کو   طیبہ جیسی زمیں نہیں ممکن
سارے پہلے مدیح گوؤں کا   مجھ سا بھی خوشہ چیں نہیں ممکن
مدحِ آقا ﷺ رشیدؔ احمد سے
اے مِرے ہمنشیں! نہیں ممکن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے رحمتوں کا خُلاصہ حضور ﷺ کا دامن   نشاں ہے طَالِعِ لِیّ کا حضور ﷺ کا دامن
جہانِ دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی   ہم ایسوں کا ہے سہارا حضور ﷺ کا دامن

رُسل علیہم السلام کے جھنڈوں کے ہوتے ہوئے قیامت میں — شفیع ہو گا اکیلا حضور ﷺ کا دامن
لگے جو اِس سے، خُدا اُن پہ ہو گیا راضی — ہے فضلِ حق کا کنایہ حضور ﷺ کا دامن
سرِ صحابہ رضی اللہ عنہم پہ جس کے کرم کا سایہ تھا — وہ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا پیارا حضور ﷺ کا دامن
سمجھ کہ آیا ہے ہاتھ اُس کے عرش کا پایہ — جو تھام لے کوئی شیدا حضور ﷺ کا دامن
وہ ہاتھ آئے گا داروغۂ جہنم کے — جو چھوڑے گا کوئی بندہ حضور ﷺ کا دامن
فرشتے میرا حسابِ گُناہ بُھول گئے — سرِ نشور جو تھاما حضور ﷺ کا دامن
اُسے تو کہتے ہیں مُرتد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ — کہے جو، تھا کبھی میلا حضور ﷺ کا دامن
تہی ہے دامنِ اعمال تو مِرا، پھر بھی — ہے مغفرت کا وَسیلہ حضور ﷺ کا دامن
تو پھر کہوں گا کہ تم میری حیثیت دیکھو — جو ہاتھ آ گیا آقا حضور ﷺ کا دامن

اسے نہ چھوڑنا محمودؔ حشر کے دِن بھی
ہے حبلِ لَمْ یَزَلْ گویا حضور ﷺ کا دامن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ زر ہے طیبہ کے گرد و غبار سے بہتر — نہ شاعِر آپ ﷺ کے مِدحت شعار سے بہتر
نہ کوئی آب و ہَوا اُس مقام سے اچھّی — نہ کوئی نبی ﷺ کے دِیار سے بہتر
اِسی سے رُوح میں شادابیاں دَر آتی ہیں — ہے صبحِ نعت صباحِ بہار سے بہتر
درِ نبی ﷺ کا بھکاری رَہوں ہمیشہ مَیں — کہ ہے کوئی یہ ہر اِقتدار سے بہتر
مقام اُن ﷺ کے غلامانِ بارگاہ کا ہے — شہنشوں کے بھی عِزّ و وقار سے بہتر

احاطہ خُلد کا ہے محمودؔ خوب ہے لیکن
کہاں مدینہ کے قُرب و جوار سے بہتر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہِ مدینہ جو کبھی مسدود ہو گئی — سمجھوں گا میری زندگی بے سود ہو گئی
سورہ نِساء کو دِل کی نگاہوں سے جب پڑھا — طاعت نبی ﷺ کی طاعتِ مسعود ہو گئی

شاہد کلامِ پاک میں اُن ﷺ کو کہا گیا　　ہستی خُدائے پاک کی مشہود ہو گئی
دَر پر تھا معصیت کی پشیمانیوں کے ساتھ　　پیشانی میری یوں عرَق آلوُد ہو گئی
واقفِ ہے میرے دِل کی تمنّا سے خود خُدا　　خاکِ مدینہ منزلِ مقصود ہو گئی

لب پر ہے میرے مِدحتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
جس کے طفیل عاقبت محمود ہو گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاری ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ ﷺ وَافر ہُوا　　جب درِ سرکارِ ہر عالَم ﷺ پہ مَیں حاضر ہُوا
کھول کر دیکھو کلامُ اللہ کے صفحات کو　　سب سے پہلے رب نبی ﷺ کا مادِح و ذاکر ہُوا
ہر جہاں کے وَاسطے سرکار ﷺ رحمت کیوں نہ ہوں　　ہر جہاں تخلیق بھی تو آپ ﷺ کی خاطِر ہُوا
دَستِ خلاقِ جہاں سمجھیں نبی ﷺ کے ہاتھ کو　　حکم یہ اللہ سے اپنے لیے صادر ہُوا
جم گئی اِس پر نگاہِ رحمتِ ربِّ جہاں　　نعت گو سرکارِ ہر عالَم ﷺ کا جو شاعِر ہُوا
یوم مولُودِ رسول اللہ ﷺ کی کیا بات ہے　　حق جو باطن میں نِہاں تھا، آج وہ ظاہِر ہُوا
اُس کا رُخ پایا گیا ہر بار طیبہ کی طرف　　مائلِ پرواز جب بھی سوچ کا طائر ہُوا
ہم کو دُنیا میں بھی آقا ﷺ کی مدد حاصل رہی　　لُطفِ سرکارِ جہاں ﷺ محشر میں بھی ناصِر ہُوا
مدح و توصیف رسول اللہ ﷺ کا حامِل رہا　　مصرعِ تر جو بھی نوکِ خامہ سے ظاہِر ہُوا
جب رَسائی ہو گئی دَربارِ پُر اَنوار تک　　میں نبیِٔ پاک ﷺ کا ممنون تھا، شاکر ہُوا
حاضری طیبہ کی کہتی ہے زبانِ حال سے　　مانگنے پانے میں اِک زائر بہت ہُوا

چھوڑ دو محمودؔ کو جیسا بھی تھا عِصیاں شعار
مرضیٔ محبوبِ حق ﷺ سے طے یہ بالآخر ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر ہو مذاقِ نظر خوبصورت　　ہے طیبہ کی ہر رہگزر خوبصورت
مدیحِ شہِ بحر و بر ﷺ خوبصورت　　عقیدت کا ہر اِک ثمر خوبصورت

جو دیکھا ہے روضہ تو پھر کیوں نہ ہوتی — نگاہِ حقیقت نگر خوبصورت
اثر اِس پہ انگشتِ سرکار ﷺ کا ہے — اِسی وَاسطے ہے قمر خوبصورت
درود پیمبر ﷺ کی کثرت سے ہو گی — ہر اِک شام ہر اِک سحر خوبصورت
جمی ہیں مدینے کے ذرّوں پہ نظریں — نہیں کچھ بھی لعل و گہُر خوبصورت
جو سرکار ﷺ کے نام لیوا ہیں اُن کی — تواریخ اچھّی سِیَر خوبصورت
سفر اور سب رَنج دِہ ہیں، سَقَر ہیں — ہے طیبہ کی جانب سفر خوبصورت
جہاں میرے سرکار ﷺ جلوہ نُما ہیں — وہ در خوبصورت، نگر خوبصورت
تعلّق مدینے سے نکلا ہے اُس کا — کوئی شے بھی پائی اگر خوبصورت

مدینے سے محمودؔ آیا بُلاوا
خبر خوبصورت، اثر خوبصورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں جب یادِ مدینہ کے دیے روشن ہُوئے — میری آنکھوں میں لگن کے قمقمے روشن ہُوئے
نُورِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ کی بڑھ گئی جب روشنی — ہو گئیں بحریں منوّر، قافیے روشن ہُوئے
نعت کے مضمون مجھ کو مِل گئے قُرآن سے — ضو فگن جب متن پایا، حاشیے روشن ہُوئے
سُورج اُترا ذکرِ سرور ﷺ کا مِرے افکار پر — سوچ کے جتنے تھے میرے زاویے، روشن ہُوئے
ماسِوا کی بات نذرِ ظلمتِ دُنیا ہُوئی — حرف سارے اُنؐ کی مِدحت میں مِرے روشن ہُوئے

پہلے تو محمودؔ تارے سارے اندھیارے میں تھے
جب قدم اُن پر نبی ﷺ کے آ گئے، روشن ہُوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتیّہ کاوشوں کا مِلا ماحصل ہمیں — سُوجھے ہیں پیش آمدہ عُقدوں کے حل ہمیں
ہم آج ذکر سرورِ عالم ﷺ میں ہیں مگن — یہ ذکر دے گا فائدہ محشر میں کل ہمیں
ماں باپ نے بہ فیضِ کرم ہائے مصطفیٰ ﷺ — کرنا سکھایا ہی نہیں مکرّ و دغل ہمیں

کرتے رہے ہیں اِس کے لیے مشق عُمر بھر   وِردِ درود کرنا ہے وقتِ اَجل ہمیں
آقا ﷺ نے جو نظام دِیا، اِس میں حشر تک   کرنا نہیں ذرا سا بھی ردّ و بدل ہمیں

محمودؔ اِس پہ چل کے نہ توقیر کیوں مِلے
سرکار ﷺ نے دِیا ہے جو درسِ عمل ہمیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احقر پہ لُطفِ یار ہے دَاور ابھی بہت   طیبہ کے آئیں گے نظر منظر ابھی بہت
دو چہرے والوں کا ہے حدیثِ نبی ﷺ میں ذکر   پھرتے ہیں لوگ چہرے بدل کر ابھی بہت
خود جا کے دیکھ لیجیے آ جائیں گے نظر   آگے مُواجہہ کے جھکے سر ابھی بہت
اَخلافِ بُولہب کی نہیں ہے کمی کوئی   دُشمن نبی ﷺ کے ہیں ھُوَ الْاَبْتَرُ ابھی بہت
وِردِ درودِ سرورِ کونین ﷺ حبّذا   مصروف اِس میں ہے مِرا گھر بھر ابھی بہت

کچھ ماہ و سال اور خُدا نے اگر دیے
نعتیں کہے گا مجھ سا ثنا گر ابھی بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا

(المزمل ۷۳:۱)

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۳واں مجموعۂ نعت

صباحِ نعت

۸۰ صفحات

۵۳ نعتوں کے ساتھ

۲۰۰۳ میں شائع شدہ

مجموعۂ نعت

مسجدِ فتح کے نام

جو دعاؤں کی قبولیت کی اہم ترین جگہ ہے کیونکہ جنگِ خندق کے موقع پر سپہ سالارِ اعظم

حضور رسولِ کریم ﷺ کی دعا یہاں قبول ہوئی اور کفار کو بھاگنا پڑا

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی باتوں پہ رو دیے
یُوں داغ اپنی معصیت کے ہم نے دھو دیے

ایماء آنحضور ﷺ پر ربِّ کریم نے
موتی کرم کے سجۂ جاں میں پرو دیے

اُن ﷺ پر چلے تو پائیں گے ہم رُستگاریاں
ہم کو رسولِ پاک ﷺ نے احکام جو دیے

جتنے گناہ و جرم و خطا تھے، وہ ہم نے سب
جیحونِ اشکِ یادِ نبی ﷺ میں ڈبو دیے

اُردو ہے وہ زبانِ محبّت جہان میں
سب سے زیادہ جس نے ہمیں نعت گو دیے

بے حد و بے حساب ہیں محمودؔ بے گماں
اعزاز کبریا نے جو سرکار ﷺ کو دیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کی زیارت کے سِوا شیدا کا کیا مقصد
جو یہ مقصد نہ ہو تو دیدۂ بینا کا کیا مقصد

اگر دِل سے نہ اُٹھتی ہو تمنّا نعتِ سرور ﷺ کی
تو پھر قرطاس کا، خامہ کا اور اِنشا کا کیا مقصد

وہ رب کی بات پہنچائیں، بشارت دیں پیمبر ﷺ کی
سِوا اس کے تھا نوح و موسیٰ و علیہم السلام عیسیٰ کا کیا مقصد

تعجّب کی تو گنجائش نظر آتی نہیں اِس میں
جو ﷺ نُورِ خُدائے پاک ہیں، سایہ کا کیا مقصد

نہیں تعبیر و تشریحِ شبِ معراج کی حاجت
جو پردہ پوش ہو خود پردہ در، پردہ کا کیا مقصد

جو تنقیصِ نبی ﷺ کرتا ہو، اُس سے کیا رواداری
میانِ کفر و دینِ حق کسی ناتا کا کیا مقصد

جو آغازِ سُوَر میں حرف آتے ہیں نظر ہم کو
خُدا و مصطفیٰ ﷺ جانیں، ہے اِس حِصّہ کا کیا مقصد

یہ کیسے خواب ہیں، مُنّہ کو اُٹھائے دوڑتے پھرنا
نہ دیکھا شہرِ سرور ﷺ ہی تو پھر رؤیا کا کیا مقصد

جہاں کا مال اُن ﷺ کے نام لیواؤں کو بے وُقعت
نہ ہو جو اُنس کا سرمایہ تو مایہ کا کیا مقصد

بنایا رب نے محبوبِ مکرّم ﷺ کے لیے سب کچھ
نہ وہ ہوتے تو تھا دُنیا کا، مافیہا کا کیا مقصد

کہا سرکار ﷺ نے، سارے مسلماں بھائی بھائی ہیں
سمجھنے کی کرو کوشش کہ ہے آقا ﷺ کا کیا مقصد

زباں محمودؔ کی مدحِ نبی ﷺ میں لال رہتی ہے
جو حال ایسا ہے تو اندیشۂ فردا کا کیا مقصد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ جو آئے منزلت و مرتبت لیے
آیا کوئی نبی علیہ السلام بھی نہ وہ حیثیت لیے

رحمت اُنھیں ﷺ کہا گیا سب عالمین کا
آئے حضور ﷺ سب کے لیے عافیت لیے

خورشیدِ حشر کیا کرے گا ہم جو آ گئے
سر پر درودِ سرورِ عالم ﷺ کی چھت لیے

آقا ﷺ کا ذکر سُن کے سراپا ادب ہوئے
آئے ہیں ہم مدینے سے یہ تربیت لیے

محشر میں سر اُٹھائے چلے آ رہے تھے ہم
بس مدحتِ حضور ﷺ کی اِک خاصیت لیے

واپس ہوئے ہیں لوگ نبی ﷺ کے دیار سے
دُنیا و آخرت کی ہر اِک منفعت لیے

شاعر جنھیں حضور ﷺ کی مِدحت پہ ناز ہے
آتے ہیں در پہ طبع کی موزونیت لیے

دنیائے آب و گِل میں حبیبِ خُدائے پاک ﷺ
آئے ہیں منزلت لیے، معصومیت لیے

آقا ﷺ سے اپنے حُسنِ عقیدت کا فیض تھا
سرٹیفکیٹ ہم نے پئے مغفرت لیے

شیطان آ گیا تھا کہ نعتِ نبی ﷺ چُھڑائے
واپس مُڑا ہے خِفّتِ محرومیت لیے

اَحکامِ مصطفیٰ ﷺ سے جو صَرفِ نظر کیا
اُس کے نتیجے ہم نے یہاں بھی بھُگت لیے

آئے ہیں اِک نگاہِ پیمبر ﷺ کے واسطے
محمودؔ اپنی فرد میں سَو معصیت لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بھی حکم آقا ﷺ کا آئے سامنے، تعمیل کر
مقصدِ تخلیقِ اِنسانی کی یوں تکمیل کر

پَر لگا اِن کو درودِ سرورِ کونین ﷺ کے
عرش تک اپنی دُعاؤں کی تو یوں ترسیل کر

اور سب کاموں میں عُجلت ناپسندیدہ سمجھ
شہرِ سرور ﷺ تک پہنچنے کے لیے تعجیل کر

نُور کی راتوں کے لمحے کھینچ کر لا سامنے
کوششیں اس باب میں اے طائرِ تخییل! کر

حکمِ سرور ﷺ کے مطابق، آخری سانسیں تو کیا
قبر میں تدفین تک تو عِلم کی تحصیل کر

شہرِ آقا ﷺ میں پہنچ جانے دے، پھر جاں کو نکال
یہ کرم محمودؔ سے عاجز پہ عزرائیل علیہ السلام! کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچپن سے نعت میری بنی ہے سرشتِ زیست — شکرِ خُدا، یہی ہے مِری سرنوشتِ زیست
دے گی نوید مغفرت کی، بعدِ موت بھی — دیدِ مدینہ اب جو ہوئی ہے بہشتِ زیست
پوچھیں گے، اُنس اپنے نبی ﷺ سے تھا یا نہیں — اعمال ہی کے بل پہ ہے سب خوب و زِشتِ زیست
سب سے لذیذ ہو گا مدیحِ حضور ﷺ کا — دے گی بروزِ حشر جو اثمار کِشتِ زیست
تکمیل یاب نعت سے ہے قصرِ زندگی — "قَالُوْا بَلٰی" کے عہد سے رکھی تھی خِشتِ زیست

سرنامۂ حیات نہ کیوں ہو نبی ﷺ کا لُطف
محمودؔ کر رہا ہے رقم خُودنوشتِ زیست

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باندھ کر بھی مُجھ کو میزاں پر اگر لائیں تو پھر؟ — پُر معاصی پر نبی ﷺ اِکرام فرمائیں تو پھر!
ٹوٹے پھوٹے لفظ نعتوں میں برتتا ہوں مگر — میرے آقا ﷺ کو یہی انداز بھا جائیں تو پھر
پُر غضب ہوں گے ملائک ہم پہ محشر میں سبھی — لیکن آقا ﷺ ہم گنہگاروں کو اپنائیں تو پھر
بے عمل جو ہیں، وہی دینِ پیمبر ﷺ کے لیے — جھیلیں پتّھر، دُکھ اٹھائیں، گالیاں کھائیں تو پھر
وہ حُقُوقُ اللہ کو پورا نہ کر پانے پہ بھی — غم زدوں، آفت گزیدوں کا جو غم کھائیں تو پھر
روزِ محشر ہم عمل نامے کو تُلواتے ہوئے — نغمۂ نعتِ حبیبِ حق ﷺ اگر گائیں تو پھر
عِلم والے مُجھ سے مدّاحِ نبی ﷺ کے سامنے — آئیں بائیں شائیں ہی کرتے نظر آئیں تو پھر
دور تک یوں تو نظر آتا رہا سب کچھ ہمیں — آنکھیں دیدِ روضۂ اقدس میں دُھندلائیں تو پھر
دہر کے بسیار گو، اپنی خطائیں دیکھ کر — مدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ میں ہکلائیں تو پھر
دِل میں عکسِ مسجدِ سرکار ﷺ مشکل ہے، جسے — قصرِ پندار و غرور و ناز کو ڈھائیں تو پھر
مانتے ہیں، نیکیوں کا اپنے ہاں فُقدان ہے — لیکن اُن ﷺ کے شہر سے ہر سال ہو آئیں تو پھر

داخلہ محمودؔ کا جنّت میں ممکن تو نہیں
لب پہ نغماتِ نبیؐ پاک ﷺ آ جائیں تو پھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ سوچ کر کہ پہنچی کہاں پر کہاں کی آنکھ
پیشِ مُوَاجَہہ نہ اُٹھی مدُح خواں کی آنکھ

خنداں ہیں پھول ذکرِ نبی ﷺ کے چہار سمُت
اِس گُل ستاں کو دیکھ نہ پائی خَزاں کی آنکھ

نُورِ ازل کے مظہرِ کامل حضور ﷺ ہیں
دیکھے گی کیا یقین کا چہرہ گماں کی آنکھ

معراج تھی، نظر تھی، نظارہ تھا، کیف تھا
جانے وہ میزبان کی تھی یا میہماں کی آنکھ

دُنیا میں سب سے بڑھ کے دلآویز جان کر
نگراں ہے سمتِ شہرِ نبی ﷺ آسماں کی آنکھ

ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں آنسو رواں ہوئے
شرمندہ چشمِ تر سے مِری ہے جہاں کی آنکھ

معراج میں وہ ﷺ لازمان و لامکاں پہ تھے
پاتی اُنھیں کہاں پہ زماں کی، مکاں کی آنکھ

اِس ذوق میں کہ آخرش اس جا پہ بند ہو
خاکِ مدینہ پر جمی عمرِ رواں کی آنکھ

جب سامنے دیارِ رسولِ کریم ﷺ ہے
سچ ہے کہ بے بَصَر ہے زبان و بیاں کی آنکھ

پاتا ہوں میں حقیقتِ معراج اِس قدر
اِک رازداں کا چہرہ تھا، اِک رازداں کی آنکھ

وہ تو نظر نہ انبیاء علیہم السلام تک کو بھی آ سکا
جو دیکھتی ہے سرورِ کون و مکاں ﷺ کی آنکھ

نظّارگیٔ ناظرِ رب کیسے ہو سکے
محمودؔ ہم ہیں کون، ہمارے کہاں کی آنکھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِس طرح قربتِ قوسین میں رہتا پردہ
دونوں اَطراف سے معراج میں اُٹھّا پردہ

یوں تو سرکا ہے فَتَرَضٰی سے ذرا سا پردہ
پر ہمارے لیے اللہ نے رکھّا پردہ

"اُدْنُ مِنِّیْ" کا یہ مفہوم سمجھ میں آیا
آپ ﷺ محبوب ہیں، محبوب سے کیسا پردہ

کہتے ہیں دیکھ کے سرکار ﷺ کو آنکھوں والے
بزمِ جلوت میں رہا انجمن آرا پردہ

بعدِ معراج پیمبر ﷺ کی جو چھب دیکھی ہے
آج تک لوگ کہے جاتے ہیں پردہ پردہ

اشک آنکھوں میں لیے پہنچا ہے طیبہ محمودؔ
سامنے خوب نگاہوں کے، یہ پھیلا پردہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوچھ گچھ سے بندہ جب دوچار ہو گا دوستو   لب پہ اسمِ سیّدِ اَبرار ﷺ ہو گا دوستو

سیدھا پہنچے گا دیارِ سرورِ کونین ﷺ میں   رم اگر تخییل کا رہوار ہو گا دوستو

میں کِسی دن بُھول جاؤں پڑھنا آقا ﷺ پر درود   یہ تو اپنے واسطے دشوار ہو گا دوستو

جو کرے تکریمِ پیغمبر ﷺ میں شمّہ بھر کمی   اِس کے لائق حرفِ استحقار ہو گا دوستو

سوچ کر کہتا ہوں جو کچھ نعت میں کہتا ہوں مَیں   ہر سَخُن آئینہِ افکار ہو گا دوستو

پوچھتا ہے تم سے یہ محمودؔ، سرور ﷺ کے سِوا
کیا سرِ محشر کوئی غم خوار ہو گا دوستو؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ویسے تو عاصی کے لیے بیکار اندیشے   مِٹا دیجے سرِ میزاں مِرے سرکار ﷺ اندیشے

نبی ﷺ کے ذکر سے دوری، مصائب کی فراوانی   نبی ﷺ کی مدح سے ہٹ کر سبھی گفتار اندیشے

درودِ پاکِ سرکارِ جہاں ﷺ کا وِرد تم رکھنا   کبھی جو چھوڑ جائیں تم پہ کچھ آثار اندیشے

نہ ہوں ہم طاقت وتقلیدِ سرور ﷺ کے قریں جب تک   کیے رکھتے ہیں قلب و ذہن پر یلغار اندیشے

جو غیرِ مصطفی ﷺ کے ذُکر پر مائل کریں لب کو   مِلا کرتے ہیں اُن اذہان کو تیّار اندیشے

نظر پڑتے ہی اُن ﷺ کے شہر پر، عنقا ہوئے سارے   مِرے ہمراہ تھے دَسیوں پئے دیدار اندیشے

نمٹنے کے لیے اُن سے، تُو کر مدحت پیمبر ﷺ کی   رہے تیرے لیے گو در پئے آزار اندیشے

نہ لیں جب تک نبی ﷺ کا نامِ نامی، اُٹھ نہیں سکتے   ذرا جو بیٹھ جائیں قلب میں اِک بار اندیشے

نہ دیں جب تک تسلّی سرورِ ہر دو جہاں آقا ﷺ   کیے جائیں گے خوف و حُزن کا پرچار اندیشے

یہاں جیسے بھی دہلاتے رہیں ہم جیسے بندوں کو   مدینے جا کے، ہو جاتے ہیں سب بیکار اندیشے

"اَغِثنِی یَا رَسُولَ اللّٰہ" تو اِک بار کہہ دینا   ہوں حملہ زن ترے دِل پر اگر سَو بار اندیشے

سمجھتا ہے جو تُو، گھیرے میں آیا ہے شدائد کے
نبی ﷺ کا نام لے محمودؔ اور دُھتکار اندیشے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درسِ اُلفت جو پیمبر ﷺ کا میں ازبر کر لوں — گویا فردوسِ بریں اپنا مُقدر کر لوں
رُستگاری کی تمنّا جو جنم لے دِل میں — اُسوۂ سیّدِ و سرکار ﷺ کو رہبر کر لوں
درِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ پہ یہ خواہش ہے — قطرۂ اشک کو جذبوں کا سمندر کر لوں
صفحۂ ہستی پہ اگر اسمِ پیمبر ﷺ لکھّوں — اپنی تقدیر کے اوراق منوّر کر لوں
اِس تمنّا میں گزرتے ہیں شب و روز مِرے — خود کو مدحِ شہِ کونین ﷺ کا خوگر کر لوں
میرے سرکار ﷺ مُجھے اپنی نظر میں رکھّیں
اپنے افعال کو محمودؔ جو بہتر کر لوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک ہمارے لبوں پہ کب نہ ہُوا — کہ پوچھا دِل سے تو یہ ''فرض'' ''مستحب'' نہ ہُوا
نبی ﷺ سے اُنس کا کمزور کب ہُوا رشتہ — کریم کب مُجھے محسوس اپنا رب نہ ہُوا
یہ دیکھا شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں، مَیں نے — ہوئی تو رات، پر اِس پر گُمانِ شب نہ ہُوا
یہ معجزہ سرِ میزاں حضور ﷺ کا دیکھا — خُدا بھی فردِ جرائم پہ پُر غضب نہ ہُوا
جو اُن ﷺ کے غیر کی مِدحت کا مرحلہ آیا — بفضلِ رب مُجھے اِذنِ شگُفتِ لب نہ ہُوا
کوئی نہ خُلق کا محمودؔ ایسا پہلو تھا
مِرے رسولِ مکرم ﷺ کا جو لقب نہ ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو ہے آقا ﷺ کے در پر ہاتھ پھیلانے کی فِکر — اور رضواں کو لگی ہے مُجھ کو بہلانے کی فِکر
اِس تصوُّر میں کہ تشریف اِس میں لائیں مصطفی ﷺ — کر رہا ہوں اپنے دِل کے آئنہ خانے کی فِکر
بے خُودی میں نعت کہتا ہوں، کبھی کرتا نہیں — گیسوئے شعر و سخُن کے واسطے شانے کی فِکر
اپنے آقا ﷺ سے محبّت تو نہیں دیوانگی — کون کرتا ہے مُجھ سے فرزانے کو سمجھانے کی فِکر
کیوں نہ میں قربان ہوں جی جان سے سرکار ﷺ پر — جِن کو محشر میں بھی ہو گی اپنے بیگانے کی فِکر
میں نے دیکھا سرورِ عالم ﷺ کے در کو، جب ہُوئی — دین و دُنیا کی کسی نعمت کو بھی پانے کی فِکر

دوسری فکروں کو تو خاطر میں مَیں لاتا نہیں — فکر ہے تو صرف شہرِ مصطفیٰ ﷺ جانے کی فِکر
دیکھو، فرماتے ہیں کیسے لُطف سے اپنے نہال — تم تو عصیاں پر کرو طیبہ میں شرمانے کی فِکر
لوگ جی بھر کر مدینے سے خریداری کریں — مُجھ کو ہوتی ہے کھجوریں چند کِلو لانے کی فِکر
کیوں کیا کرتے ہیں، رب جانے نبی ﷺ کے اُمّتی — جائز و ناجائز اِک اِک چیز ہتھیانے کی فِکر
کھائے جاتی ہے عَلَی الرّغمِ نبیٔ محترم ﷺ — داعیانِ سُنّتِ سرور ﷺ کو نذرانے کی فِکر

جب مدینہ میں سکینت کی جگہ محمودؔ ہے
کی نہیں اِک روز بھی طَیبہ سے گھر جانے کی فِکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعمیلِ حکمِ رب ہے ہر تدبیر آپ ﷺ کی — ہر حرفِ حق بیاں میں ہے تاثیر آپ ﷺ کی
کہ کر "تُوَقِّرُوْہ" سب اربابِ عِشق کو — قرآن نے سکھائی ہے توقیر آپ ﷺ کی
جو روشنی ہے، آپ ﷺ ہی کے دم قدم سے ہے — جِس جِس جگہ بھی ہے، وہ ہے تنویر آپ ﷺ کی
آنکھیں تو مُستنیرِ زیارت نہیں ہوئیں — لیکن ہے میرے قلب میں تصویر آپ ﷺ کی
کی جِس سے بات، اُس پہ اثر ناگزیر تھا — دیکھی دِلوں نے قُوّتِ تسخیر آپ ﷺ کی

مفتاحِ راز آیۂ "مَا یَنطِقُ" میں ہے
محمودؔ بات رب کی ہے تقریر آپ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ مقامِ اُنس کے فیضانِ نمو، نے پائے — خِلعتِ قُربتِ حق آئنہ رُو نے پائے
شہرِ سرکار ﷺ میں ہر ایک قدم پر ہم نے — لُطف و احسان و عنایت کے نمونے پائے
سورۂ کوثر کی تلاوت سے کُھلا ہے عُقدہ — طوق اَبتَر کے، پیمبر کے عدُو نے پائے
سایہ کملی کا سرِ حشر تھا خوش بختوں پر — جو تھے بدبخت، وہ دامن کو نہ چھونے پائے
اپنے آقا ﷺ کی کرے گا سرِ محشر مِدحت — لب جو اُس جا مِرے ہر سرِ مُو نے پائے

سب کا باعث ہے ثنا گوئی سرور ﷺ محمودؔ
جتنے اِعزاز بھی اِس دہر میں تُو نے پائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہے کہ خالق کا تُو ہم نوا ہو / درودِ نبی ﷺ لب پہ صُبح و مَسا ہو
خُدا دے اگر ذوقِ دریُوزہ خواہی / تو سرکارِ والا ﷺ کی دولت سرا ہو
جو چاہے کہ تشریف لائیں پیمبر ﷺ / ترا تُجلۂ قلب کچھ تو سجا ہو
نگاہِ عطا چاہیے مصطفی ﷺ کی / تری فردِ اعمال میں سو خطا ہو
کرے وردِ اسمِ پیمبر ﷺ اگر تُو / تو ہر رنج و اندوہ و مشکل ہَوا ہو
ہوں حسان رضی اللہ عنہ وکعب رضی اللہ عنہ اُن کے جب دائیں بائیں / کریں یاد مُجھ کو نبی ﷺ تو مزا ہو
سمجھ، عرش تک ہو گیا ہے رسا تو / درِ مصطفی ﷺ پر اگر جُبہہ سا ہو
میں لعل و جواہر کو ٹھوکر پہ رکھوں / جو حاصل مُجھے آپ ﷺ کی خاکِ پا ہو
مِری زندگی مدحِ آقا ﷺ میں گزرے / دُعا دینا مُجھ کو، مِرے خیر خواہو!
محبّت جو ہے خاکِ شہرِ نبی ﷺ سے / مِرے ذوقِ اُلفت کو لوگو سراہو
رسائی ہو سرور ﷺ کے قدموں میں میری / تعاقُب میں جِس وقت میرے قضا ہو
جو توفیق دے رب تو محمودؔ لب پر
صدائے درودِ پیمبر ﷺ سدا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندہ بھی، دُور بھی مدینے سے / ہم تو بھر پائے ایسے جینے سے
فضلِ رب ہو تو نعت کہتا ہے / شاعرِ نغز گو قرینے سے
جو ہے جتنا حضور ﷺ کے نزدیک / دور ہے بُغض اور کینے سے
آبِ کوثر کا حق مِلا مُجھ کو / آبِ شہرِ حضور ﷺ پینے سے
اُن کو سرور ﷺ نے کر دیا اَبرار / جن بدوں کو لگایا سینے سے

تا بہ جنّت گیا محمودؔ
مِدحتِ مصطفیٰ ﷺ کے زینے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب مدینے سے میں ہُوا رخصت — ہو گیا مُجھ سے حوصلہ رخصت
آ چکا لب پہ ذکر سرور ﷺ کا — ہو چکا ذکرِ ماسوا رخصت
یہ چلا میں مدینے کی جانب — وہ ہُوا رنج و ابتلا رخصت
پہنچے اُن ﷺ کے حضور تُو کیسے — ہو نہ جب تک تری انَا رخصت
نعت کا شعر کہہ دیا فوراً — میں نے پائی جو اِک ذرا رخصت
ہچکیاں بندھ گئی تھیں رو رو کر
در سے محمودؔ جب ہُوا رخصت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہبود رب کے پیشِ نظر آدمی کی تھی — تلقین اِس لیے نبی ﷺ کی پیروی کی تھی
خالق کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھنا — یہ تھی صِفت تو صرف ہمارے نبی ﷺ کی تھی
کی سارے انبیاء علیہم السلام کی اِمامت حضور ﷺ نے — ہر اِک کی حیثیت جہاں اِک مقتدی کی تھی
شرمندگی گناہ پر تھی پیشِ مصطفیٰ ﷺ — وہ چشمِ تر کی بات، یہ تر دامنی کی تھی
رب کا رہا تھا حُسنِ تخاطب حضور ﷺ سے — روح الامیں علیہ السلام کی حیثیت تو ایلچی کی تھی
اِکرامِ ابرِ اذنِ حضوری مِلا مُجھے — یہ اِنتہا حضور ﷺ کی دریا دلی کی تھی
قدمین میں زباں پہ تو قُفلِ ادب رہا — جتنی بھی گفتگو رہی، وہ خامشی کی تھی
جتنا تھا ذوق مُجھ کو، مدیحِ نبی ﷺ کا تھا — جتنی لگن لگی تھی، وہ اُن ﷺ کی گلی کی تھی
دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں پذیرائی کے لیے — حاجت فروتنی کی تھی، یا عاجزی کی تھی
پوری وہ پہلی حاضری ہی پر خُدا نے کی — جو آرزو کہ دِل میں ہمارے، کبھی کی تھی
محشر میں تھے تُلے کھڑے رحمت پہ مصطفیٰ ﷺ — جب میری کیفیت وہاں شرمندگی کی تھی

چارہ گری جو کی مِرے سرکار ﷺ نے مری
محمودؔ وجہ سب مری بے چارگی کی تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھوں سرکار ﷺ کی مسکین نوازی جا کر — ٹوٹے طیبہ میں مِری سانس کی ڈوری جا کر
کسی قریے میں نہ پاؤ گے وہ شمّہ پھر بھی — جو مسرّت کہ مدینے میں مِلے گی جا کر
پایۂ عرشِ خُدا ہاتھ میں اُس کے آیا — جس نے چوکھٹ مِرے سرکار ﷺ کی تھامی جا کر
اِک وہی جا ہے جہاں بھر میں طمانینت کی — میری ہوتی ہے مدینے میں تسلی جا کر
لفظ ''نا'' کا ہے مدینے کی لُغت سے خارِج — خوش نہ کیسے ہو وہاں آس کا پنچھی جا کر
کج کُلاہانِ جہاں زیرِ قدم ہوں اُس کے — رکھے سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ جو پگڑی جا کر
یہ سمجھ، تو نے پیا جامِ طہورِ کوثر — بیرِ عثمانؓ کا پی لے جو تُو پانی جا کر
خاک وہ مُجھ کو بُلا لے تو مزا آ جائے — اب تو لاتا ہوں مدینے سے مَیں مٹّی جا کر
کتنے اور کیسے نظر آتے ہیں جلوے رب کے — دیکھے سرکار ﷺ کے دربار میں کوئی جا کر
روز جاتا تھا فرستادہ خُدا کا، طَیبہ — پوچھ لیتا تھا وہ سرکار ﷺ کی مرضی جا کر
حاضری میں جو تسلسُل ہے، وہ یوں ہوتا ہے — لے کے آتا ہوں میں پھر اِذنِ حضوری جا کر

تُو درِ سرورِ عالم ﷺ پہ جو پہنچے محمودؔ
تیرے اعمال کی گُھل جائے سیاہی جا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جوش میں آئی جو رحمت مُجھے پیاسا پا کر — خوش نہ کیسے ہوں میں اِکرام کی برکھا پا کر
مشکیں کَس کر مُجھے میزان پہ لانے والے — کیوں نہ چھوڑیں گے پیمبر ﷺ کا اِشارہ پا کر
منزلِ قربِ خُداوند کا جو راہی ہے — خوش و خُرّم نہ ہو کیوں جادۂ طیبہ پا کر
ہے وضاحت سے بیاں سورۃ اَلْبَقَرَہ میں — قبلہ بدلا گیا سرکار ﷺ کی منشا پا کر
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو جو نہ دی ہے وقعت — گویا ایمان کی دولت کو بھی کھویا پا کر

رقصِ کرتے ہوئے آتا ہوں نظر دُنیا کو — بادِ الطافِ نبُوّت کا میں جھونکا پا کر
جب کُھلا فقرۂ "الطَّالِحُ لِیْ" کا معنیٰ — ہو گیا حیران خطا کار یہ تمغا پا کر
مُجھ کو معلوم ہے ہی، ہاتھ اپنا رکھیں گے آقا ﷺ — پلڑا حسنات کا میزان پہ ہلکا پا کر
ترجمانی، مِرے جذبات کی جبریل علیہ السلام کیا کرتا ہے — پیشِ دربارِ پیمبر ﷺ مُجھے ہَکلا پا کر
کیسے نظریں میں اُٹھا پاؤں نبی ﷺ کے آگے — اپنے کردار کے ملبوس کو مَیلا پا کر
مُجھ سیہ کار کو فِردوس میں لے جائیں گے — میرے سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کا ایما پا کر

یادیں محمودؔ جو ہیں لُطفِ حبیبِ رب ﷺ کی
گھیر لیتی ہیں مُجھے آج بھی تنہا پا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منبع ہیں نُور کا مِرے سرکار ﷺ دَہر میں — اور سب اُنھی کے ہیں، جو ہیں انوار دَہر میں
تقلید و اِتّباعِ حبیبِ خُدا ﷺ سے ہیں — اَبرار جتنے، جتنے ہیں اَخیار دَہر میں
ہے سیرتِ رسول ﷺ سے اِغماض کے سبب — بے دینی و الحاد کی یلغار دَہر میں
ظلماتِ کفر و ظلم کی تغلیط کے لیے — تشریف لائے سیّدِ اَبرار ﷺ دَہر میں
ہیں گُمرہی کی گھاٹیاں پھیلی چہار سمت — راہِ نبی ﷺ ہے جادۂ ہموار دَہر میں

محمودؔ اُن ﷺ کے نام لیواؤں کے دم سے ہیں
ہیں جِس قدر خلوص کے آثار دَہر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا فرمائے گا مُجھ پر عنایت کی نظر اِک دن — منوّر ہوگا نُورِ مصطفیٰ ﷺ سے میرا گھر اِک دن
نبی ﷺ کا نام لیوا ہو گا سرگرمِ سفر اِک دن — وہ جا پہنچے گا طَیبہ میں یونہی بے بال و پر اِک دن
شبِ ہجرِ مدینہ ختم ہو جائے گی بِالآخر — نگاہ و دِل میں کُھب جائے گا عنوانِ سحر اِک دن
درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی جن کا وظیفہ ہے — نہ کیوں دیدار بخشیں گے اُنھیں خیرُ البشر ﷺ اِک دن
فقط رہ جائے گی باقی نبی ﷺ کی سیرتِ اقدس — مُقفّل ہوں گے ابوابِ تواریخ و سِیَر اِک دن

بقیعِ پاک میں دو گز زمیں محمودؔ نے پائی
مِلے گی دوستوں کو یہ بھی دِل خُوش کُن خبر اِک دن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ دے جو درسِ تذکارِ نبی ﷺ دُنیا و مافیہا
نہیں ہے میرا مقصودِ دِلی دُنیا و مافیہا

مِلے گی ہر سکینت مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے
نہیں ممکن کہ دے آسودگی دُنیا و مافیہا

مجھے آقا ﷺ نے سمجھایا، تو مت دِل کو لگا اِس سے
سمجھ میں آ گیا، ہے عارضی دُنیا و مافیہا

نبی ﷺ کے دَر سے لپٹو، رہنا چاہو تم جو شائستہ
ہے نامانوسِ ہر شائستگی دُنیا و مافیہا

پیمبر ﷺ کی محبت تم کو پہنچائے گی منزل تک
ہے اِک وجہِ وجوہِ گُمرہی دُنیا و مافیہا

نبی ﷺ فرمائیں گے محمودؔ چارہ میری بخشش کا
یہاں ہے باعثِ بے چارگی دُنیا و مافیہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی ﷺ جو میری ہے تحریرِ مُستقِل
گویا ہے مغفرت کی یہ تدبیرِ مُستقِل

لازم ہے، سامنے رہے اُسوہ حضور ﷺ کا
کردار کی جو کرنی ہو تعمیرِ مُستقِل

وَالشَّمْسِ، وَالْقَمَرْ ہو یا وَالضُّحیٰ کا نُور
قرآنِ رُخ کی ہے یہی تفسیرِ مُستقِل

جس کا نہیں ہے رشتۂ اُلفت حضور ﷺ سے
نارِ جحیم اُس کی ہے تعزیرِ مُستقِل

چودہ برس سے طَیبہ کو جانا نصیب ہے
دیکھی ہے اپنے خواب کی تعبیرِ مُستقِل

محمودؔ ضو فروزیاں شہرِ حضور ﷺ کی!
دِل نے کہ جن سے پائی ہے تنویرِ مُستقِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فردِ عمل کی سمت نبی ﷺ نے نگاہ کی
اِتنی سی زندگی ہی تھی میرے گناہ کی

فضلِ خُدا ہے یہ، کہ ہے وِردِ درودِ پاک
تسبیح میرے واسطے شام و پگاہ کی

مقصود صِرف روضۂ اقدس کا ہے طواف
ساری یہ بھاگ دوڑ جو ہے مہر و ماہ کی

خواہش ہے یہ کہ طَیبہ کو ہر سال جا سکوں — چاہت نہ مال و زر کی مُجھے ہے، نہ جاہ کی
ہجرِ دیارِ سرورِ ہر کائنات ﷺ میں — رُوداد لکھ رہا ہوں میں حالِ تباہ کی
ہر شاغِلِ درود قریبِ حضور ﷺ ہے — اِس میں تو کوئی بات نہیں اِشتباہ کی
اَقصیٰ میں جب اکٹھّے ہوئے انبیاء علیہم السلام تمام — سرکار ﷺ ہی کی حیثیت تھی سربراہ کی
کیا فائدہ جو طیبۂ اقدس میں رہ کے بھی — گنتی کو میں نہ بھول سکُوں سال و ماہ کی
اِس کو مِلے بقیع میں تدفین کی جگہ — میرے لیے دُعا ہے یہ ہر خیر خواہ کی
ظلمت نبی ﷺ کے دَم سے سپیدی میں ڈھل گئی — صورت سنور گئی مِری فردِ سیاہ کی
یہ حرفِ عشق سچّا رہا ہے اُوَیس رضی اللہ عنہ کا — ’’میں اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی‘‘

محمودؔ معصیت پہ ہو تُو معذرت طلب
سرکار ﷺ مان لیتے ہیں ہر عُذر خواہ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنائی جِس نے راہ رسالت پناہ ﷺ کی — پائے گا وہ پناہ رسالت پناہ ﷺ کی
ایمان سے تعلُّق خاطر کا کیا سوال — دِل میں نہیں جو چاہ رسالت پناہ ﷺ کی
تقلیدِ کبریا میں مِرے لب پہ نعت ہے — نبیوں کے سربراہ رسالت پناہ ﷺ کی
دے گی سَند رِہائی کی عصیاں شعار کو — محشر میں اِک نگاہ رسالت پناہ ﷺ کی
لاریب تا اَبد ہے حکومت جہان پر — شاہنشہوں کے شاہ رسالت پناہ ﷺ کی
خواہش ہے، میرا چہرہ بنے رشکِ مہر و ماہ — مِل جائے گردِ راہ رسالت پناہ ﷺ کی
اصحابؓ کو جہاں پہ دی تعلیم آپ ﷺ نے — صُفّہ تھی درس گاہ رسالت پناہ ﷺ کی
جِس قلب میں ہو جاگزیں اِنسانیت کا درد — بن جائے جلوہ گاہ رسالت پناہ ﷺ کی
جائے قیام تھی شبِ اِسرا میں لامکاں — عرش اِک فرودگاہ رسالت پناہ ﷺ کی!
تلوار کی دَھنی تھی، شَجاعت میں فرد تھی — جنگاہ میں سپاہ رسالت پناہ ﷺ کی
شاید مُجھے ہو شادئ مرگ اِس خیال سے — ’’میں اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی‘‘

محمودؔ اِک نگاہِ کرم کا سوال ہے
ہو خواہ رب کی، خواہ رسالت پناہ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمت حضور ﷺ کی ہے علامت پناہ کی
نکلے گی حشر میں یہی صُورت پناہ کی

کچھ فخر بھی ہے اور کچھ شرمندگی بھی ہے
’’میں اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی‘‘

سرکار ﷺ نے بچا لیا دوزخ کی آگ سے
کی عرض جو بروزِ قیامت پناہ کی

خورشید جب جلائے گا اَجساد حشر میں
بن جائے گا درودِ نبی ﷺ چھت پناہ کی

کی میں نے مغفرت کی طلب میں بزورِ حشر
خواہش ببارگاہ رسالت ﷺ پناہ کی

سرکار ﷺ دیں گے حشر میں محمودؔ دیکھنا
زیرِ لوائے حمد بشارت پناہ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرت سے پہلے، تین دن اور تین رات کو
تھی ثور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی

حرمین ہیں، پر ایک شب کی لامکان بھی
تھی اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی

بُلوائے مُجھ سے عاصی و مُذنب کو، رب کرے
فی الفور بارگاہِ رسالت پناہ ﷺ کی

چُھونی ہے بھیگی پلکوں کی چلمن سے آنکھ نے
ہر طور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی

تشریف لائیں سرورِ کونین ﷺ تو بنے
لاہور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی

ٹکتے نہیں زمیں پہ قدم اب یہ سوچ کر
’’میں اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچا دیا نبی ﷺ نے خُدا کی جناب میں
فرمائی رہنمائی جو گُم کردہ راہ کی

پہنچائے چلنے والوں کو شہرِ حضور ﷺ میں
ہو سمت جو دُرُست کسی شاہراہ کی

کرتا ہے رب مدینے کو جانے کا اہتمام
پھر فکر کِس لیے ہو تجھے زادِ راہ کی

طَیبہ میں خیر مقدمی آندھی مِلی مُجھے — قسمت تھی، جو نصیب ہوئی گرد، راہ کی
دیکھا یہی کہ جب ہو بُلاوا حضور ﷺ کا — اوقات کچھ نہیں ہے کِسی سَدِّ راہ کی
منزل مِلی مدیحِ نبی ﷺ کی رشیدؔ کو
اڑچن نہ کامیاب ہوئی کوئی راہ کی

(بقیہ یک قافیہ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص مُصطفٰی ﷺ کا ثنا گر نہیں ہُوا — اللہ کی نظر میں مؤقّر نہیں ہُوا
وِردِ درودِ سرورِ عالم ﷺ کا فیض تھا — پُرسش کا خوف تک سرِ محشر نہیں ہُوا
کعبے کے آگے یا درِ سرور ﷺ کے سامنے — خم اور تو کہیں بھی مِرا سر نہیں ہُوا
دشمن نبی ﷺ کا حرفِ خُدا میں "زنیم" تھا — ایسا ہی بندہ کیا ھُوَ الأَبتَر نہیں ہُوا
کیخسرو و سکندر و دارا ہو، کوئی ہو — اُن ﷺ کے کِسی غلام کا ہمسر نہیں ہُوا
محمودؔ رفعِ ذکرِ نبی ﷺ رب نے جب کِیا
چرچا مِرے نبی ﷺ کا کیا گھر گھر نہیں ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں پہلوئے اِسرا میں قُربت کے پہلو — کُھلے جن سے اَسرارِ حکمت کے پہلو
زباں شاغِلِ وِردِ اِسمِ نبی ﷺ ہو — اِسی میں ہیں پنہاں سکینت کے پہلو
درود ایک نیکی ہے ایسی کہ جس میں — نکلتے ہیں دَسیوں عبادت کے پہلو
حرا، کعبۃُ اللہ اور عرشِ اَعظم — یہ تھے اُن کی جلوت کے، خلوت کے پہلو
مقامِ دَنا اور قربت کی منزل — جہاں کُھل گئے سارے وحدت کے پہلو
حقیقت نہ معراجِ سرور ﷺ کی پوچھو — کہ ہیں اَن گِنت اِس میں حیرت کے پہلو
ہوں اَخلاق اچھّے تو بہتر ہے سب سے — ہیں بے اِنتہا گرچہ سُنّت کے پہلو
یہ ہجرِ مدینہ ہے، وہ حاضری ہے — الگ ہیں سبھی رنج و راحت کے پہلو

پیمبر ﷺ کی چوکھٹ پہ لرزاں کھڑا ہو! نگاہوں میں ہوں سوز و رِقّت کے پہلو!
ہو محسن پیمبر ﷺ کا تذکار لب پر کہ اِس میں ہیں تحدیثِ نعمت کے پہلو
جو طَیبہ میں ہے کیفیت حاضری کی بہت اُس میں ضبطِ اُلفت کے پہلو
مقامِ نبی ﷺ اور محمودِ مُذنب!
ہیں مِدحت میں مضمر ندامت کے پہلو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں بات کیا یہ صاف نہیں اِس میں کچھ لاف یا گزاف نہیں
وہ ﷺ خُدا کے حبیبِ برحق ہیں یہ حقیقت ہے، انکشاف نہیں
کیا کرم کم ہیں مجھ پہ آقا ﷺ کے کیا مِرے لب پہ اعتراف نہیں
اُمتّی اُن ﷺ کے، بھائی بھائی ہیں اُن ﷺ کے بندوں میں اختلاف نہیں
جِن کی کرتا ہو خود خُدا تعریف اُن کی تنقیص تو معاف نہیں
در پہ محمودؔ اُن ﷺ کے بیٹھا ہے
جانے، یہ ہے یا اعتکاف نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سِوا نبی ﷺ کے، کوئی در مجھے لُبھا نہ سکا خُدا کا شکر، کہیں اور سر جُھکا نہ سکا
یہ ساری کارروائی تھی، چشمِ نادِم کی اُنھیں زبان سے میں حالِ دِل سُنا نہ سکا
ہُوا مظاہرہ فن کا کوئی تو مَیں اُس میں سِوائے نعت کے، نغمہ کوئی بھی گا نہ سکا
کرم ہے مُجھ پہ یہ شہرِ رسولِ اکرم ﷺ کا گیا وہاں تو کِسی اور جا پہ جا نہ سکا
یہ ایک معجزہ محشر کے روز بھی دیکھا سِوا نبی ﷺ کے، کسی کو کوئی چُھڑا نہ سکا
درود خوان تو محمودؔ کھلکھلاتا رہا
سرِ نشور، جہاں کوئی مُسکرا نہ سکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت توحید کے اَسباق سکھا دیتی ہے
رحمت آقا ﷺ کی ہمیں رب سے مِلا دیتی ہے

دستِ سرکار ﷺ کو ہم دستِ خُدا کہتے ہیں
رہنمائی جو ہمیں وحیٔ خُدا دیتی ہے

وصلِ خالق کی لگن رکھتے ہیں جتنے بندے
ارضِ طَیبہ اُنھیں خالق کا پتا دیتی ہے

ہم نے دیکھا ہے اثر صَلِّ علیٰ کا یہ بھی
ایک تسبیح ہر اِک دُکھ کو بُھلا دیتی ہے

فائدہ اپنا ہی سرور ﷺ کی ثنا میں دیکھا
اپنی خوش بختی ہمیں صَوتِ ثنا دیتی ہے

مدحِ محبوبِ خُدا ﷺ اُلفتِ دینِ حق کا
درس ہم لوگوں کو ہر صبح و مسا دیتی ہے

دینِ سرور ﷺ پہ عمل کرنے میں کوتاہی بھی
اِشتہا دولتِ دُنیا کی بڑھا دیتی ہے

جس سے حق صاف نظر آتا ہے اِنسانوں کو
شہرِ سرکار ﷺ کی مٹّی وہ ضیا دیتی ہے

رب کے محبوب کی رحمت سے، گزارش اپنی
لوحِ تقدیر پہ جو چاہیں، لکھا دیتی ہے

وہ درود آقا و مولا ﷺ پہ ہیں پڑھنے والے
اُن ﷺ کی رحمت جنھیں دوزخ سے بچا دیتی ہے

روضۂ جنّتِ سرور ﷺ کی زیارت ہم کو
باغِ فِردوس کی ہر راہ دِکھا دیتی ہے

تم جو بیمار ہو محمودؔ تو پہنچو طیبہ
شہرِ سرور ﷺ کی ہَوا تک بھی شِفا دیتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم خُدا کا ہو، آقا ﷺ کا تُو بنے تو سہی
مدیحِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کرے تو سہی

مِلل نہ تیری اِمامت کو مان لیں فوراً
رہِ اطاعتِ سرور ﷺ پہ تُو چلے تو سہی

مِلیں نہ تُجھ کو مراتب، تو پھر مُجھے کہنا
مُوَاجھہ پہ ترا سر کبھی جُھکے تو سہی

میں اِس کی خاکِ کفِ پا کو سر پہ رکھ لوں گا
نبی ﷺ کی راہ کا راہی کوئی مِلے تو سہی

نظر نہ آئیں جو جلوے خُدا کے، تو کہیے
کبھی دیارِ پیمبر ﷺ میں آیئے تو سہی

یہی ہے نعت کی مقبولیت کہ سب قُدسی
ہیں انتظار میں، محمودؔ کچھ کہے تو سہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا مدینے تک جو میں رسا بآسانی — تو پایا ربِّ جہاں کا پتا بآسانی
حصارِ رحمتِ شہرِ رسول ﷺ میں آ کر — ہُوا ہوں بندِ بلا سے رِہا بآسانی
جو اُمّتی ہو تو حُرمت پہ کٹ مَرو اُن کی — کہ ہو سکے گا کہاں حق ادا بآسانی
درودِ پاک جو میں نے پڑھا، وہ کام آیا — میں راہِ نعتِ نبی ﷺ میں بڑھا بآسانی
مِری گزارشِ حالت نے، ان کی رحمت نے — مجھے مدینے میں پہنچا دیا بآسانی
خُدا کے گھر سے جو محمودؔ راستا پوچھا
مِلا حضور ﷺ کا دولت کدہ بآسانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت دِل سے گزر کے آئی ہے — ساتھ ہی چشمِ تر کے آئی ہے
دِل پہ لُطفِ حضورِ والا ﷺ کی — ایک تصویر اُبھر کے آئی ہے
خالقِ لایزال کی مرضی — ساتھ خیرُ البشر ﷺ کے آئی ہے
زاویے، نعتِ سرورِ عالم ﷺ — لے کے فکر و نظر کے، آئی ہے
میرے آقا ﷺ کے حکم کی تعمیل — ساتھ سورج کے اور قمر کے آئی ہے
واپسی پر دیارِ آقا ﷺ سے — زندگانی سنْور کے آئی ہے
میری، اپنے حضور ﷺ سے اُلفت — آنسوؤں میں اُتر کے آئی ہے
رحمت آقا ﷺ کی میرے گھر لوگو! — ساتھ اِک کرّوفر کے آئی ہے
آنکھ میں ہجرِ طیبہ کی بارش — راہِ دِل سے گزر کے آئی ہے
نقش ہے اِس پہ عکسِ طَیبہ کا — آنکھ بھی کچھ تو کر کے آئی ہے
عمر گزرے نبی ﷺ کی یادوں میں — دِل میں خواہش نکھر کے آئی ہے
آئی محمودؔ نعت یُوں لب پر
جذبے لے عمر بھر کے آئی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی نبی ﷺ نے جو آگہی تعلیم — وہ ہے محمودؔ واقعی تعلیم
ہو گئی گود میں "فَاَوْحٰی" کی — میرے آقا ﷺ کی داخلی تعلیم
رب نے اُن کو "وَعَلَّمَکَ" کہہ کر — کی عطا خاص معنوی تعلیم
جو سکھاتی ہے اُلفتِ آقا ﷺ — مُجھ کو کافی ہے واجبی تعلیم
یادِ آقا ﷺ میں آنکھ ہے استاذ — دے رہی ہے جو شبنمی تعلیم
کی پیمبر ﷺ نے اپنے بندوں کو — اپنے خالق کی بندگی تعلیم
دینِ سرور ﷺ کا علم حاصل کر — دُنیوی تو ہے عارضی تعلیم
فضلِ خالق سے میرے سرور ﷺ نے — مُجھ کو فرمائی راستی تعلیم
کہہ کے "مَا یَنْبَغِیْ لَہٗ" رب نے — کی نہیں اُن ﷺ کو شاعری تعلیم
درس گاہِ مدینہ سے پائے — چشمِ تر علم، خامُشی تعلیم
کِس طرح سے قَرن کا ایک مجذوبؒ — دے گیا فرطِ عشق کی تعلیم

نعتِ سرکار ﷺ نے مِرے دِل کو
کی ہے محمودؔ عاجزی تعلیم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گی سپید فردِ عمل، جو سیاہ تھی — فرمائیں گے کرم مِرے آقا ﷺ کچھ اِس طرح
افلاک و عرش کو نہ نشاں اُس کا مِل سکا — عنقا ہُوا حضور ﷺ کا سایہ کچھ اِس طرح
سورج طلوعِ رحمتِ سرکار ﷺ کا ہُوا — قسمت کا ضوفگن ہُوا تارا کچھ اِس طرح
قُدسی بھی وہ مقامِ محبّت نہ پا سکے — اصحاب رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کو چاہا کچھ اِس طرح
مَا زَاغ و مَا طَغٰی کا خریطہ دیا گیا — اُٹھا حجابِ ذات کا پردہ کچھ اِس طرح
پیشِ نظر خُدا کے تھی مرضی حضور ﷺ کی — کعبہ ہمارا بن گیا قبلہ کچھ اِس طرح
پروانۂ نجات مِرے ہاتھ آ گیا — کام آ گیا حضور ﷺ کا ایما کچھ اِس طرح
لایا ادب کا باغ، گُلِ مِدحتِ رسول ﷺ — پھوٹا خلوص و اُنس کا پودا کچھ اِس طرح

دونوں قیام گاہیں ہیں، پہلے وہ، اب ہے یہ
شہرِ خُدا کچھ اُس طرح، طیبہ کچھ اِس طرح
دھڑکن جو تھی وہ سجدۂ اُلفت میں ڈھل گئی
شہرِ نبی ﷺ میں دِل مِرا دھڑکا کچھ اِس طرح
ماں باپ کی دُعائیں تھیں، سرور ﷺ کا فیض تھا
میں نے کیا تھا ”نعت“ کا اِجرا کچھ اِس طرح
وہ نعت کہہ رہا ہے، پیمبر ﷺ نے کر دیا
محمودؔ کو مستغنیٔ دُنیا کچھ اِس طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیٹھے ہوئے ہیں ہم کہ کھڑے ہیں، نظر میں ہیں
اَلطافِ مصطفیٰ ﷺ میں رہے ہیں، نظر میں ہیں
واقِف ہیں حاضری کے تمنّائیوں سے وہ ﷺ
چہرے جو گردِ رہ سے اَٹے ہیں، نظر میں ہیں
زائر جو ہیں وہاں کے ، مِرے دِل میں ہیں مکیں
جو لوگ اُن ﷺ کے در پہ پڑے ہیں، نظر میں ہیں
احسان مند تا دمِ آخر رہیں نہ کیوں
جو جو کرم نبی نے کیے ہیں، نظر میں ہیں
لاہور میں تسلیاں دیتا ہے یہ خیال
شہرِ نبی ﷺ سے گرچہ پَرے ہیں، نظر میں ہیں
محمودؔ ہم پہ رحمتِ سرور ﷺ ہے ضوفگن
ویسے تو ہم بہت ہی بُرے ہیں، نظر میں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَسم خُدا کی، نہیں قصرِ خُسروی کی طلب
حضور ﷺ! مجھ کو تو ہے آپ کی گلی کی طلب
بہت سی آیتوں کے متن سے یہ واضح ہے
رہی ہے رب کو بھی خوشنودیٔ نبی ﷺ کی طلب
حضور ﷺ کو بھی شفاعت کا تاج زیبا ہے
جو رُستگاریٔ محشر ہے اُمتّی کی طلب
بحکمِ پاکِ حبیبِ خُدائے برحق ﷺ ہے
ضروری اپنے لیے امن و آشتی کی طلب
میں پہنچا سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کے مسکن پر
کہ تھی گزارشِ احوالِ واقعی کی طلب
رسائی اُس کی ہے محمودؔ لازمی طَیبہ
کہ جِس کِسی کو رہی ہو خُدا رسی کی طلب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محشر میں ورنہ لازماً ہوتا محاسبہ — مدّاح کا حضور ﷺ نے ٹالا محاسبہ
راہی بنے گا طاعتِ سرور ﷺ کی راہ کا — خود اپنا کرتا جائے جو بندہ محاسبہ
ہو حکمِ مصطفیٰ ﷺ پہ اوامر کا اِہتمام — اپنا ہے جبکہ خدشۂ فردا محاسبہ
مارے گئے تھے ہم، جو بچاتے نہ مصطفیٰ ﷺ — اپنے کیے دھرے کا جو ہوتا محاسبہ
جب احتسابِ نفس کو سرکار ﷺ نے کہا — کرنا تو چاہیے ہمیں اپنا محاسبہ
محمودؔ ہے یقیں کہ بچا لیں گے مصطفیٰ ﷺ
جِس وقت اپنا حشر میں ہو گا محاسبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ درِ نبی ﷺ ہُوں کھڑا خامشی سے میں — نظریں اُٹھا نہ پایا ہوں شرمندگی سے میں
اِنسانیت کا درس مِلا ہے حضور ﷺ سے — اُلفت نہ کیوں کروں گا ہر اِک آدمی سے میں
سمجھو کہ فیض مُجھ پہ ہے نعتِ رسول ﷺ کا — واقِف دکھائی دوں اگر کچھ آگہی سے میں
ہوتی ہے رقصِ خُرّمی کی کیفیت میری — جِس وقت بھی گزرتا ہوں اُن ﷺ کی گلی سے میں
طیبہ سے دور رہنا بھی ہے زندگی کوئی — تنگ آ گیا ہوں دوستو اِس زندگی سے میں
محمودؔ مُجھ پہ لطفِ رسولِ کریم ﷺ ہے
ہوتا ہوں اُن ﷺ کے در پہ رسا عاجزی سے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس در پہ جو آنکھوں میں ندامت کا اثر ہے — یہ بھی مِرے سرکار ﷺ کی رحمت کا اثر ہے
مَا زَاغ کا ہے، قصرِ دَنَا کا ہے جو قصہ — آئینۂ اُلفت پہ یہ صُورت کا اثر ہے
قوسَین میں جو کچھ بھی کِیا رب نے بریکٹ — منظر ہے یہ وہ، جس پہ کہ وحدت کا اثر ہے
آنکھوں پہ بھی ہے ابرِ محبّت کا تسلُّط — دِل پر بھی پیمبر ﷺ کی محبّت کا اثر ہے
اُس شخص کو توفیق مِلی مدحِ نبی ﷺ کی — جِس پر گُلِ گُلزارِ فصاحت کا اثر ہے
مجبوری پہ اور حاضریٔ شہرِ نبی ﷺ پر — اندوہ و خوشی، رنج کا، راحت کا اثر ہے

دِل پر ہے اثر قسمتِ اصحاب رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کا — احساس پہ بھی نسبتِ عِترت کا اثر ہے
آقا ﷺ پہ درود آج بھی پڑھتا ہوں، نجانے — عادت کا اثر ہے کہ عبادت کا اثر ہے
اُس پر ہے نظر رحمتِ باری کی کہ جِس کے — اعمال میں سرور ﷺ کی اطاعت کا اثر ہے
خُورسند رہے سایے میں جو صَلِّ علٰی کے — اُن لوگوں پہ کیا مِہرِ قیامت کا اثر ہے
اصحاب رضی اللہ عنہم پہ راضی جو ہُوا خالقِ عالم — اللہ کے محبوب ﷺ کی صحبت کا اثر ہے
تُجھ پر جو رہی اہلِ مدینہ کی عنایت
محمودؔ یہ سب مدحِ رسالت کا اثر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِتنے حروف وردِ زباں ہیں وثُوق سے — وہ اسمِ مصطفی ﷺ کا نشاں ہیں وثُوق سے
جِہتیں ہیں جِتنی مدحِ رسولِ کریم ﷺ کی — پیوستِ تارِ عمرِ رواں ہیں وثُوق سے
جِن کو یقیں ہے رحمۃٌ للعالمین ﷺ پر — وہ بے نیازِ وہم و گماں ہیں وثُوق سے
وِردِ درود معذرت خواہانہ کیوں کرو — یہ سب حروفِ بانگِ اذاں ہیں وثُوق سے
مضبوط اِن میں سب سے ہے طَیبہ کی حاضری — وہ خواہشیں جو دِل میں جواں ہیں وثُوق سے
محمودؔ نے جو برتے ہیں مدحِ حضور ﷺ میں
الفاظ وہ ورائے گماں ہیں وثُوق سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سکونِ دِل کی ہوئی یُوں سلامتی میراث — نبی ﷺ کے حِلم کی ہے میری عاجزی میراث
محبّت آقا ﷺ کی ماں باپ سے مِلی ہے مُجھے — یہ مال و دولتِ دُنیا ہے عارضی میراث
زباں پہ مدحِ رسولِ کریم ﷺ جِتنی ہے — یہ دِل کی بھی ہے، جہاں ہے دماغ کی میراث
نبی ﷺ کے نام سے توبہ قبول کروائے — جو پائے حضرتِ آدم علیہ السلام کی آدمی میراث
رَوِشِ ادَب کی تھی عادت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی — نبی ﷺ کے شہر میں ہے اُن کی پیروی میراث

بفضلِ رب ہُوں میں محمودؔ وارثِ نِسبت
مِرے لیے ہے بُصیری ؒ کی شاعری میراث

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ سے پائے گا ہر فیض، انساں کی توقُّع ہے — اِسی دارُ الشفا سے سب کو درماں کی توقُّع ہے
گزرتی ہے یہاں بھی سایۂ لطفِ پیمبر ﷺ میں — بروزِ حشر بھی آقا ﷺ سے احساں کی توقُّع ہے
اُویسِ پاک ؒ سے بہتر کِسی کا نام کیا ہو گا — کتابِ عشقِ سرور ﷺ کو اِس عنواں کی توقُّع ہے
وہ رحمت سب جہانوں کے لیے ہیں، اِس لیے اُن سے — جو اِنساں کی توقع ہے، وہ حیواں کی توقُّع ہے
نہ کمزوری دکھائیں گے نبی ﷺ کے ذکرِ خوشتر میں — زباں ملنے پہ ہر تارِ رگِ جاں کی توقُّع ہے
توجُّہ اُن ﷺ کی مبذول اپنی جانب یہ کرا لیں گے — نَدامت کے سبب یہ اشکِ لرزاں کی توقُّع ہے
سِوا سرکار ﷺ کے، محشر میں اُمّیدِ کرم کیسی — توقُّع ہے تو اُن کے ظِلِّ داماں کی توقُّع ہے
پہنچنا یوں ضروری ہے مرا شہرِ پیمبر ﷺ میں — وہاں جا کر مُجھے الطافِ رحماں کی توقُّع ہے
وہ سرتابی کرے ہر حکم سے اور پائے شفقت بھی — یہ کیسی عہدِ حاضر کے مسلماں کی توقُّع ہے
قدم رنجہ نبی ﷺ کا مدح خواں جنّت میں فرمائے — ملائک کی یہ خواہش ہے، یہ رضواں کی توقُّع ہے
جسے محمودؔ حاصل معرفت ہے اپنے آقا ﷺ کی — اُسی کو خالقِ عالَم کے عرفاں کی توقُّع ہے

کِسی دن بُھول جائے یہ درودِ مصطفی ﷺ پڑھنا
عَبَث محمودؔ کے بارے میں شیطاں کی توقُّع ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں نقّص پر ترے لیل و نہار آمادہ — تو ہے یادِ نبی ﷺ سے فرار آمادہ
اِشارہ ہاتفِ غیبی کا ہو گیا تو ہُوا — نبی ﷺ کی نعت پر مِدحت نگار آمادہ
جو ذکرِ لُطفِ رسولِ کریم ﷺ کرتے ہو — کرم پہ دیکھ لو، ہے کِردگار آمادہ
نبی ﷺ کی سمت فرستادہ رات کو آیا — تو لامکاں میں تھا رب انتظار آمادہ
مَیں ہونٹ اپنے درِ مصطفی ﷺ سے مَس کر لوں — جو چشم پوشی پر ہو چوبدار آمادہ

سفر مدینے کا محمودؔ نے کِیا ایسے
کہ اُس پہ پایا اُسے بار بار آمادہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا طَیبہ کی تیری حاضری جو مستقل کرتا
نہ کیوں تکریم تیری یہ جہانِ آب و گِل کرتا

اگر اسمِ حبیبِ کبریا ﷺ لب پہ مرے رہتا
تو میرے زخم ہائے معصیت کو مُندمل کرتا

اگر مُجھ پر نہ فضلِ خالق و محبوبِ حق ﷺ ہوتا
قُویٰ کو اپنی، دُنیا داریوں میں مضمحل کرتا

میں جا پہنچا مدینے کیفِ تشویقِ حضوری میں
خیال آتا جو عصیاں کاریوں کا تو خجِل کرتا

محبّت مُصطفٰی ﷺ کی تُجھ کو بھی میری طرح مِلتی
ترا والد بھی یہ دولت جو تُجھ کو منتقل کرتا

کرم سرکار ﷺ کا، ہونٹوں پہ آنا بھی ضروری تھا
تو پھر اِس لُطف کو محمودؔ کیوں محدودِ دِل کرتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تفہیمِ حق کا راستا سرکار ﷺ کی حدیث
ہے کُنہِ دینِ حق رسا سرکار ﷺ کی حدیث

اَقوالِ کبریا کی ہے شارِح یہ بے گماں
قرآن کی ہے ہم نوا سرکار ﷺ کی حدیث

"مَا یَنطِقُ" کے حکمِ خُدا سے عیاں ہے یہ
اِلہام کا ہے سلسلہ سرکار ﷺ کی حدیث

اوصاف بھی حضور ﷺ کے اِس میں بیاں ہوئے
اقوال کا ہے آئنہ سرکار ﷺ کی حدیث

آقا ﷺ کی زندگی تھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی رہنما
اپنے لیے ہے رہنما سرکار ﷺ کی حدیث

قرآن عِلم، سیرتِ سرکار ﷺ ہے عَمل
یوں متن پر ہے حاشیہ سرکار ﷺ کی حدیث

اُسوہ حضور ﷺ کا ہے نمونہ، تو کِس طرح؟
یہ راہ دیتی ہے دِکھا سرکار ﷺ کی حدیث

آقا ﷺ کی ہے مُعلّمِ عالَم کی حیثیت
توضیح کا ہے مرحلہ سرکار ﷺ کی حدیث

سِرِّ کتابِ ربِّ عُلا کھولتی ہے یہ
تعلیم کا ہے اِکتفا سرکار ﷺ کی حدیث

جُزئیاتِ حکمِ خالقِ عالم ملیں یہیں
دینِ مبیں کی ہے بقا سرکار ﷺ کی حدیث

توجیہ اور تشریحِ کلامِ خُدا کی ہے
ہے شارحِ دینِ ہُدیٰ سرکار ﷺ کی حدیث

تفسیر اِس کو جانیے قرآنِ پاک کی
محمودؔ حق ہے برملا سرکار ﷺ کی حدیث

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں ماسوائے طیبہ عطا پوچھتے پھریں — ہم کیوں اِدھر اُدھر سے بھلا پوچھتے پھریں
کیوں اُن کے سامنے نہیں اُسوہ حضور ﷺ کا — جو لوگ راز ہائے بقا پوچھتے پھریں
اصحابِ مصطفی ﷺ سے نہ کیوں جان لیں اُسے — کِس کِس سے اعتبارِ وفا پوچھتے پھریں
لوگوں کو کیا پتا کہ مقامِ نبی ﷺ ہے کیا — وہ درمیانِ ارض و سما پوچھتے پھریں
ہم نعت گو ہیں یوں کہ پیمبر ﷺ کو خوش کریں — ایسے بھی ہیں جو اِس کا صلہ پوچھتے پھریں
طیبہ میں جا کے اپنا مقدّر سنوارتے — قسمت کی لوح کا جو لکھا پوچھتے پھریں
جِن کو نہیں ہے عظمتِ سرکار ﷺ کا پتا — کیا اُن سے ہم خُدا کا پتا پوچھتے پھریں
جب جانتے ہیں راستا شہرِ رسول ﷺ کا — دُنیا میں کیوں کہیں سے شفا پوچھتے پھریں
جن کو نصیب ہو گئی کعبے کی حاضری — وہ بھی درِ حبیبِ خُدا ﷺ پوچھتے پھریں
آقا حضور سرورِ عالم ﷺ کے ماسوا — ہم کِس لیے کِسی کی رضا پوچھتے پھریں
بینا ہے جن کی آنکھ، وہ دیکھیں نبی ﷺ کا شہر — جو کور و بے بَصَر ہیں، وہ کیا پوچھتے پھریں

محمودؔ جانتا ہے کہ نعتِ نبی ﷺ ہے کیا
اربابِ علم و فہم و ذکا پوچھتے پھریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ ہے نبی ﷺ کے علم کا، حکمت کا حرف حرف — جِس نے لکھا ہے دفترِ حیرت کا حرف حرف
لوحِ جہاں پہ نقش ہے بے شُبہ و گماں — سرکار ﷺ کی حدیثِ صداقت کا حرف حرف
اُستاذ جب خُدا ہے، اُسے میں سُناؤں گا — ازبر ہُوا نبی ﷺ کی محبّت کا حرف حرف
سرکار ﷺ کے کرم سے زمانہ ہے فیض یاب — منسُوب ہے حضور ﷺ سے راحت کا حرف حرف
آقائے دو جہاں ﷺ نے کی ہے ملاحظہ — طیبہ میں میرے اشکِ ندامت کا حرف حرف

ممنون ہے وہ افصحِ عالم ﷺ کے علم کا
ہو لفظ یا کہ فصاحت کا حرف حرف

سبقاً پڑھا ہے میں نے محبّت کے درس میں
آقا ﷺ کے اقربا سے مودّت کا حرف حرف

محسوس کر رہا ہوں، مرے دِل پہ درج ہی ہے
رب کے کرم، حضور ﷺ کی رحمت کا حرف حرف

پڑھنے کی گر مِلی ہوں صلاحیتیں تو پڑھ
نعتِ نبی ﷺ میں دفترِ فطرت کا حرف حرف

وہ فرد زندگی کی حقیقت کو پا گیا
جِس نے پڑھا نبی ﷺ سے قناعت کا حرف حرف

کرتے ہیں نقل میرے مقدّر کی لوح پر
دِل کی زباں میں نعت عبارت کا حرف حرف

محمودؔ حالِ قلب نبی ﷺ کو سُناؤں کیا
ظاہر ہے اُن ﷺ پہ میری ضرورت کا حرف حرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۴واں مجموعۂ نعت

احرامِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۴

صفحات: ۹۶ نعتیں: ۶۳

انتساب

محرابِ تہجد کے نام

یہاں حضور رسولِ اعظم وآخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز ادا فرماتے تھے

۱۴ نومبر ۱۹۸۹ میں مجھے پہلی بار بارگاہِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری ہوئی تو پہلے

دو نفل اسی مقام پر پڑھنے کا شرف ملا

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

لاہور اور شہرِ نبوّت کے فاصلے
اِتنے ہیں، جتنے رنج اور راحت کے فاصلے

مکّہ میں تھے تو پہنچے سرِ عرش و لامکاں
یہ ہیں نبی ﷺ کی جلوت و خلوت کے فاصلے

طیبہ میں آ گئے ہو، مقدّر کی داد دو
طے کر چکے ہو زائرو! جنّت کے فاصلے

اِسلام میں عطا ہوئی سب کو برابری
پاٹے نبی ﷺ نے عُسرت و ثروت کے فاصلے

چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی ، یہ دیکھا کہ ختم ہیں
دستِ طلب کے اور عنایت کے فاصلے

کِردار اور دعوئ عشقِ رسول ﷺ میں
محمودؔ لگ رہے ہیں قناعت کے فاصلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے جا کے مِری چشمِ تر کا کیا ہو گا
مُراجعَت پہ دِلِ معتبر کا کیا ہو گا

اگر نگاہِ عنایت حضور ﷺ کی نہ ہوئی
کمالِ فن کا، نظر کا، خبر کا کیا ہو گا

ملائکہ بھی جو نعتِ رسول ﷺ گانے لگے
شرف و شوکت و شانِ بشر کا کیا ہو گا

طوافِ روضہ جو مہر و قمر کا بند ہُوا
نمودِ گردشِ شام و سحر کا کیا ہو گا

گدائے طیبہ کِسی کجکُلاہ نے دیکھا
تو اُس کی شان کا اور کرّوفر کا کیا ہو گا

کبھی سمیٹے نہ گیسو جو میرے آقا ﷺ نے
تو اگلے روز طلوعِ سحر کا کیا ہو گا

جہاں درود کی محفل کبھی بپا نہ ہوئی
تو ایسے گھر کا اور دیوار و در کا کیا ہو گا

دِکھایا روپ جو طیبہ کی خاک نے اپنا
نجوم و مِہر کا کیا، اور قمر کا کیا ہو گا

کِسی نے نعتِ پیمبر ﷺ جو سامنے رکھ دی
فروغِ فن کا، کمالِ ہُنر کا کیا ہو گا

جِدھر نظر ہُوئی آقا ﷺ کی، قسمتیں سنوریں
جِدھر نگاہ نہ اُٹھی، اُدھر کا کیا ہو گا

حصولِ خُلد تو ہے منحصرِ شفاعت پر
مِلی نہ یہ تو جہنم کے ڈر کا کیا ہو گا

اگر رہا محمودؔ دور ساحلِ جدّہ
نبی ﷺ کے ہجر میں بھیگی نظر کا کیا ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کم تو پہلے بھی نہ تھے خیرِ بشر ﷺ کے جلوے
لیکن اِسرا سے مزید آئے سنور کے جلوے

یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا اثر دیکھا ہے
شبِ دیجور میں پاتا ہوں سحر کے جلوے

جب سے طَیبہ کی درخشندگی ہم نے دیکھی
دِل کو بھاتے ہی نہیں مہر و قمر کے جلوے

جاؤ تو اپنی نگاہوں میں بسا کر لانا
شہرِ سرکار ﷺ کی دیوار کے، در کے جلوے

ہم نے ہر بار درِ سرورِ دیں ﷺ پر جا کر
شعشعے رات کے دیکھے تو سحر کے جلوے

خوفِ محشر کا جنھیں ہو گا، اُنھی کو ہو گا
ہم تو دیکھیں گے شہِ جنّ و بشر ﷺ کے جلوے

ایسی ذرّاتِ مدینہ کی درخشانی ہے
ماند ہو جائیں جہاں لعل و گُہر کے جلوے

بعد نبیوں کے، ہے یوں اُن کی مسلّم عظمت
دیکھے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اعجازِ نظر کے جلوے

اُن کے خُدّام کی آنکھوں کو نہیں بھاتے ہیں
ثروت و مال کے یا سیم کے، زر کے جلوے

کیا سماں پیدا ہُوا ہو گا وِصالِ حق کا
اُس طرف پہنچے جو اِسرا میں اِدھر کے جلوے

آئیں گے قبر میں سرکار ﷺ بنفسِ اطہر
حبّذا ایسی خبر، اُس کے اثر کے جلوے

ہم نے محمودؔ درود اپنے نبی ﷺ پر بھیجا
یوں پسند آئے ہمیں پچھلے پہر کے جلوے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئی ظاہر جو حالت اُن ﷺ پہ میری بیقراری کی
حضوری کی سند میرے لیے آقا ﷺ نے جاری کی

حرا کے غار سے نُورِ نبوّت کی کِرن پُھوٹی
زمانے بھر کی عنقا ہو گئی ہے جس سے تاریکی

یہ حارث رضی اللہ عنہ ابنِ ہالہ ہیں، وہ اُمِ ابنِ یاسر رضی اللہ عنہا ہیں
کہاں یہ جانثاری ابنِ مریم علیہما السلام کے حواری کی

یہی کافی ہے، دریوزہ گری کی دِل میں خواہش ہو
کہ شُنوائی نبی ﷺ کے دَر پہ ہے ہر اِک بھکاری کی

احادیثِ رسولِ محترم ﷺ کو جمع کرنے میں
بڑی کاوش نظر آتی ہے مُسلم اور بُخاری کی

مُجھے محمودؔ وہ دو اونٹ ہر اِک شے سے پیارے ہیں
کہ عضبا اور قصویٰ پر پیمبر ﷺ نے سواری کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُٹھی جو طیبۂ اقدس سے، اور چھائی گھٹا سر پر — وہ دیکھو، برسا ابرِ لُطف و اِکرام و عطا سر پر
غُلامانِ نبی ﷺ زیرِ قدم اُس کو سمجھتے ہیں — اُنھیں کیونکر تمنّا ہو کہ ہو ظلِّ ھما سر پر
توقع ہے، اُمید واثق و راسخ ہے یہ میری — رکھیں گے حشر میں سرکار ﷺ شفقت کی رِدا سر پر
کرو احساس میری حیثیت کا، سربُلندی کا — نبی ﷺ کا نقشِ پا سینے پہ، اُن کا نقشِ پا سر پر
پٹا اُن ﷺ کی غُلامی کا جو ہے زیب گلُو میرے — تو پٹکا بھی مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا ہے بندھا سر پر

رسولِ پاک ﷺ جب محمودؔ ہوں گے حشر میں ناصِر
اُٹھائے پھر رہے ہیں فکر کیوں ما و شما سر پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں سمجھتا ہوں کہ جائز تیرا اِترانا ہُوا — تو جو شمعِ اُلفتِ سرور ﷺ کا پروانہ ہُوا
از رُوئے قرآن، از رُوئے کلامِ کبریا — مومنوں پر لُطفِ ربِ سرور ﷺ کا آ جانا ہُوا
مُسکرائے مصطفیٰ ﷺ تو پھر کہانی اور تھی — جب بیاں میری گُنہگاری کا افسانہ ہُوا
بھائی چارے کا نظام آقا ﷺ نے قائم کر دیا — حکم جو کُونُوا عِبادَ اللّٰہِ اِخوَانًا ہُوا
پاک دِل کو غیبت و بُغض و حَسَد سے کر لیا — میرا جب شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں آنا ہُوا
عاجزی کا جو سبق میرے پیمبر ﷺ نے دِیا — وہ تو قصرِ کِبُر کو بنیاد سے ڈھانا ہُوا
غیر مُسلم بھی مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کرتے رہے — مدح گستر اُن کا ﷺ ہر اِک اپنا بیگانہ ہُوا
جب چلا طیبہ کو تو تھا بے بَصَر، بے عقل تھا — جب وہاں پہنچا تو مَیں بینا ہُوا، دانا ہُوا
کبریا سے پوچھ سکتا ہے کوئی تو پوچھ لے — مصطفیٰ ﷺ کا کیسے شب کو لانا لے جانا ہُوا
شفقت و رحمت، شفاعت، اِلتفات و مغفرت — حشر کے دِن آپ ﷺ کا کردار ہے مانا ہُوا
جان دینا حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں شوق سے — اُمّتی ہونے کا، میں جانوں، یہ پیمانہ ہُوا

جب بھی کی میں نے، نبیٔ محترم ﷺ کی بات کی
سُنتے ہی محمودؔ اُسے، شیطان کھِسیانا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے کی ہر ہر قدم پر پیروی سرکار ﷺ کی — قُدسیوں تک میں بھی شہرت ہے اُسی کردار کی
تھک کے بیٹھا منزلِ سدرہ پہ جبریلِ امیں علیہ السلام — کیا خبر اُس کو رسولِ پاک ﷺ کی رفتار کی
مَیں نے طیبہ کا سفر کرنے سے پہلے دوستو — جو عمارت تھی اَنا کی، واقعی مسمار کی
ناپسندِ خاطرِ سرکارِ ہر عالم ﷺ رہی — بے بسی مظلوم کی اور بیکسی نادار کی
موند لینے پر بھی، آنکھوں کو نظر آتی رہی — نقش ایسے ہو گئی ہے دلکشی دربار کی
گُنبدِ سرور ﷺ کو دیکھا خوش نصیب افراد نے — بڑھ گئی لاریب اُن کی روشنی اَبصار کی
جب اِکٹھے ہو گئے سب انبیاء علیہم السلام میثاق پر — حیثیت سرکار ﷺ کی تھی مرکزی کردار کی
اپنے اِرشادات و کردار و عمل کی راہ سے — مصطفیٰ ﷺ نے سادگی و راستی پرچار کی
نعت کے معیار میں کچھ حیثیت رکھتی نہیں — ازدیادِ قدر و قیمت میں کمی مقدار کی
کچھ جھلک اِس میں پیمبر ﷺ کی نظر آ جائے گی — غور سے دیکھے جو کوئی زندگی اَبرار کی
جب یہ ثابت ہو گیا، منزل ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ — کبریا نے میری راہِ حاضری ہموار کی

دست کش اِس سے نہ تم محمودؔ ہونا عمر بھر
مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ ہے تازگی اَفکار کی

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ محبوب و مطلوبِ خُدائے پاک ﷺ سے ہٹ کر — تُو اپنے اُمّتی ہونے کی حیثیت نہ چوپٹ کر
مِلے گی کامیابی فیضِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے — کرو تو سامنا افواجِ کفر و ظلم کا ڈٹ کر
قیادت ساری اقوام و مِلَل کی تُو اگر چاہے — نبی ﷺ کے اُسوۂ کامل پہ چل اور چودھراہٹ کر
مِری تخییل کے طائر! تو لا مضمون نعتوں کے — گُلستانِ عقیدت میں تُو پیہم چہچہاہٹ کر
نبی ﷺ نے تفرقہ پردازیوں سے تم کو روکا ہے — کہ رُسوا ہو گے، جب آپس میں رہ جاؤ گے تم پھٹ کر

نِدا یہ ہاتفِ غیبی مجھے محمودؔ دیتا ہے
رسولِ پاک ﷺ کے مولُود پر گھر کی سجاوٹ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں گلِ مدحتِ سرکار ﷺ سے خوشبو نکلے
اُنس و اُلفت ہی کا ہر سمت سے پہلو نکلے

دِل پہ چھا جائے مرے سرورِ دیں ﷺ کی اُلفت
لب سے نکلے تو فقط نعرۂ یا ھُوْ نکلے

روشنی شہرِ پیمبر ﷺ کی دِکھاتا جائے
جب سرِ شام کوئی یاد کا جگنو نکلے

ہاتفِ غیب بھی اِس راہ پہ چلنے کو کہے
تیرے اندر سے بھی آوازہ "صَلُّوْا" نکلے

گھر سے نکلوں تو مدینے کی طرف کو جاؤں
صرف یہ مقصدِ اِرشاد "فَسِیْرُوْا" نکلے

اِک یہ تیرے لیے محمودؔ دُعا ہے میری
یادِ سرکارِ دو عالَم ﷺ میں تو یکسُو نکلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو اُلفت کے یہ حالات لطیف و نازُک
ہیں فَتَرْضٰی کے اِشارات لطیف و نازُک

کوئی محسوس کرے، تو ہیں کلامِ رب میں
مدحِ سرور ﷺ کی سب آیات لطیف و نازُک

دین سے جن کو محبت ہے، اُنھوں نے پائی
لُطفِ سرکار ﷺ کی بہتات لطیف و نازُک

کوئی دُنیا میں مثال اُن کی نہیں ملتی ہے
ایسی آقا ﷺ کی ہیں عادات لطیف و نازُک

قُدسیوں تک کے لبوں پر جو ہُوئے ہیں جاری
مدحِ سرور ﷺ کے ہیں نغمات لطیف و نازُک

ہم نے دیکھا ہے کہ ہیں شہرِ رسولِ حق ﷺ کے
سارے آثار و نشانات لطیف و نازُک

باعثِ خلق بھی ، محسن بھی ہیں اپنے آقا ﷺ
ہیں محبّت کی وجوہات لطیف و نازُک

حشر کے روز یہ معلوم ہُوا، کتنی ہیں
وِردِ صلوات کی برکات لطیف و نازُک

ذیل میں خُلق کے اور ذکر کے، قُرآن میں ہیں
اُن ﷺ کی عظمت کے مقامات لطیف و نازُک

میرے آقا ﷺ کی ہر اِک بات کلامِ حق ہے
میرے آقا ﷺ کی ہر اِک بات لطیف و نازُک

قابِ قوسین تھا جس میں تو فاَوْحٰی جس میں
وہ تھی معراج کی اِک رات لطیف و نازُک

اُن پہ محمودؔ قدم سوچ سمجھ کر رکھنا
شہرِ سرور ﷺ کے ہیں ذرّات لطیف و نازُک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعارف اِک یہ نمایاں مِرے حضور ﷺ کا ہے — خُدا کی معرفت عِرفاں مِرے حضور ﷺ کا ہے
یہیں سے اُلفتوں کے، پیار کے دروس مِلے — محبتوں کا دبستاں مِرے حضور ﷺ کا ہے
ہمیں یہ آیۂ مَا یَنطِقُ نے بتلایا — کلامِ حق ہے جو فرماں مِرے حضور ﷺ کا ہے
خُدائے قادر و قیوم کا عطا کردہ — ہر اختیار، مِری جاں، مِرے حضور ﷺ کا ہے
خُدا نے پیدا کیا ہم کو اُن ﷺ کی اُمّت میں — ذرا جو سوچو تو احساں مِرے حضور ﷺ کا ہے
جو حکمرانی ہے اُن ﷺ کی جہانِ دُنیا پر — تو عرشِ پاک بھی ایواں مِرے حضور ﷺ کا ہے
نہ وَصل بندے کا رب سے کِسی طرح ہوتا — یہ کارنامہ نمایاں مِرے حضور ﷺ کا ہے
مِرے نبی ﷺ ہیں خُدائے کریم کے اپنے — خُدائے پاک بھی، ہاں ہاں مِرے حضور ﷺ کا ہے
ہمیں تو شائبہ تک بھی نہیں، دُوئی کا ہُوا — حضورؐ اُس کے ہیں، رحماں مِرے حضور ﷺ کا ہے
محبّت آپ ﷺ کی ٹھہری ہے اصل ایماں کی — محبّ جو ہے تو مُسلماں مِرے حضور ﷺ کا ہے
جو راہیں سیدھی فن و فکر کی، نظر میں ہیں — ”یہ سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے

بہت سے قُدسیو محمودؔ بے عمل، پھر بھی
یہ ہے کہ ایک ثنا خواں مِرے حضور ﷺ کا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم جو سایہ فگن ہر طرف غفور کا ہے — ”یہ سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“
نجوم و شمس و قمر کی جو ہے دَرَخشانی — سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“
یہ باغ و راغ، یہ کلیاں، یہ پھول، یہ سبزہ — سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“
ہیں اُن ﷺ کے زیرِ قدم وُسعتیں عوالَم کی — سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“
نظامِ شمسی یہ سارا، گلیکسیاں ساری — سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“
محیطِ عالَمِ اِنسانیت ہے کِس کا کرم — سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“
یہ فکر و نُطق، یہ الفاظ یہ بیاں اپنا — سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“
رہینِ منتِ رحمت ہے نظم دُنیا کا — سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“

ہر ایک شے ہے جہاں کی اُنھی کے زیرِ اثر — سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“
ہُوئی جو مزرعِ احساس بھی مِری شاداب — سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“
میں بندہ بھی ہوں، مُسلماں بھی، نعت گو بھی ہوں — سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“
جو بحرِ فکر میں محمودؔ کے، تموُّج ہے
سارا فیض، مَیں قُرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگن کے فلسفے کو کون پہنچے — نبی ﷺ کے مرتبے کو کون پہنچے
عطا اُن ﷺ کی عطائے کبریا ہے — پیمبر ﷺ کے دیے کو کون پہنچے
دھنک کے رنگ دلآویز تو ہیں — مگر گنبد ہَرے کو کون پہنچے
بہت دیکھے ہیں تخت و تاج لیکن — نبی ﷺ کے بوریے کو کون پہنچے
حکم فرمایا رب نے مصطفیٰ ﷺ کو — تو اُن ﷺ کے فیصلے کو کون پہنچے
جھلک جس میں مِلے معبودِ حق کی — مُصقّل آئنے کو کون پہنچے
سلاسِل سب نبی ﷺ تک ہیں ولیکن — اُویسی سلسلے کو کون پہنچے
بُرے کو جب نہ چھڑوائیں پیمبر ﷺ — تو پھر اُس کے بھلے کو کون پہنچے
وہی ٹھہرا کہا جب کبریا کا — پیمبر ﷺ کے کہے کو کون پہنچے
سنْور جائے جو عُقبیٰ نعت ہی سے — تو دُنیا مانگنے کو کون پہنچے
شب اِسرا ہُوئے قوسین نزدیک — مُقدّس دائرے کو کون پہنچے
کہی محمودؔ نے نعتِ پیمبر ﷺ
ردیف اور قافیے کو کون پہنچے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی نعت معمولی نہ سمجھو — خزانہ ہے، اِسے پونجی نہ سمجھو
عقیدت کے بہت سِکّے ہیں اِس میں — مِرے کیسے کو تم خالی نہ سمجھو

ہے خاکِ راہ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی — اِسے تم عام سی مٹّی نہ سمجھو
ہمہ وقتی ہے میرا ذکرِ سرور ﷺ — اِسے وقتی یا ہنگامی نہ سمجھو
یہ طائر رُوح کا طیبہ رَسا ہے — اسے تخییل کا پنچھی نہ سمجھو
نہ جو محمودؔ جائے اُن ﷺ کے دَر کو
مجھے اِس رَاہ کا راہی نہ سمجھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُصحفِ عشق و محبّت کے کُھلے باب کئی — طیبہ کے جو ہمیں سمجھا گئے آداب کئی
جانا چاہے جو کوئی شہرِ نبی ﷺ کو دِل سے — اِس سعادت کے نکل آتے ہیں اسباب کئی
ابر اَخلاقِ پیمبر ﷺ کا جہاں پر برسا — کِشتِ اِخلاص و عقیدت ہُوئیں سیراب کئی
حُسن طیبہ کا نگاہوں میں بسا رکھّا ہے — جاگتے میں بھی نظر آئیں نہ کیوں خواب کئی
اِردگرد اپنے، نظر جب بھی اُٹھائی، دیکھا — طیبہ جانے کے ہیں خواہاں کئی، بے تاب کئی
نعت سے دیکھ کے محمودؔ عقیدت میری
حالتِ رَشک میں پائے گئے اَحباب کئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پایا ہے ہم نے مطمحِ قلب و نظر نشاں — اپنے حضورِ پاک ﷺ کے قدموں کا ہر نشاں
توفیق کبریا کی ہو تو ثبت ہو سکے — میرے لبوں کا آپ ﷺ کی دہلیز پر نشاں
انگشتِ مصطفیٰ ﷺ کے اشارے کا ہے اثر — رکھتا ہے اپنے سینے کے اَندر قمر نشاں
یہ دَامنِ اُحُد میں دِکھایا گیا ہمیں — پتھّر پہ چھوڑ جاتا ہے سرور ﷺ کا سر نشاں
ممنونِ لُطفِ ساقیٔ کوثر ﷺ تھی اِس قدر — چھوڑ آئی اُن کے دَر پہ مِری چشمِ تر نشاں
محمودؔ خشک لب نہ ہُوئے ذکرِ پاک سے
یادِ نبی ﷺ کا دِل پہ رہا عُمر بھر نشاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نہ مدّاحِ پیمبر ﷺ ہو، وہ بندہ کیسا — ایسے بدبخت سے محمودؔ کا ناتا کیسا
ایک مدّت ہُوئی معراجِ نبی ﷺ کو، اب بھی — سرِ افلاک پیمبر ﷺ کا ہے چرچا کیسا
پھُول جو مدحِ پیمبر ﷺ کے نظر آتے ہیں — مزرعِ قلب میں ہے اُنس کا پودا کیسا
نعت تو خالقِ کونین ہی کہ سکتا ہے — اِس حوالے سے کِسی شخص کا دعویٰ کیسا
گُنبدِ سبز کو جس نے سرِ طیبہ دیکھا — لالہ گُوں ہو گا سرِ حشر وہ چہرہ کیسا

جب ہے محمودؔ پیمبر ﷺ کی محبّت دِل میں
روزِ محشر کا مِرے قلب کو دھڑکا کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں نے طیبہ کو نگاہوں میں بسایا کیسا! — دائرہ میری تمناؤں کا پھیلا کیسا!
تیرے محبوب ﷺ کی مِدحت میں مگن رہتا ہوں — اور مَیں بندہ بنوں تیرا خُدایا! کیسا
جب بھی چلتا ہوں مدینے کو، یہی سوچتا ہوں — اُن ﷺ کے دربار کے شایاں ہو ہدیّہ کیسا
سُوئے جنّت وہ مجھے طیبہ سے لے ہی جاتا — دوستو! دیکھا! کہ رِضوان کو ٹالا کیسا
جب خُدا آئے نظر آپ "رَفَعْنَا" کہتا — نعت میں اور کِسی کا بھی اَجارہ کیسا
یہ تو عاصی تھا، یہ محشر ہے، یہ شوکت کیسی — اِردگرد اُس کے ہے صلوٰات کا ہالہ کیسا
جس کو خود اُس کے سِوا کوئی نہیں دیکھے گا — اُس کو معراج میں تھا دیکھنے والا کیسا
جب رِدا نعت کی اوڑھی ہے مِری سوچوں نے — طمع کیا، منفعت کیسی ہے، سودا کیسا
کس کی بخشش کے، نبیؐ آپ ہُوئے ہیں ضامن — پوچھو سرکار ﷺ سے ، طیبہ میں ہے مرنا کیسا
حال جب وِردِ درودِ نبوی ﷺ میں گُزرے — ایسی صُورت میں عزیزو، غمِ فردا کیسا
اِس سے پوچھو جو رَسا طیبۂ اَقدس میں ہُوا — ابرِ الطافِ پیمبر ﷺ کا ہے چھینٹا کیسا

ایک محمودؔ پہ احسان نبی ﷺ کا دیکھو
کر دیا اِس کو بھی مستغنیٔ دُنیا کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے شائبہ کوئی درودِ پاک کے رَد کا — دیا ہے مرتبہ حق نے اسے حکمِ موکّد کا
خُدا نے مومنوں پر اپنا جو احساں جتایا ہے — جہانِ آب و گِل میں وقت ہے سرور ﷺ کی آمد کا
نہ کیوں شادابیاں دَر آئیں اِس کی مزرعِ جاں میں — نظارہ جب کرے کوئی نبی ﷺ کے سبز گُنبد کا
اضافہ مدحِ سرور ﷺ کے سبب ہو گا مدارج میں — حسابِ خُلد میں ایک مرتبہ پاؤ گے اِس مد کا
عنایاتِ پیمبر ﷺ کی یقینی صُورتیں دیکھیں — لُغت رحمت کا ہے جس میں نہیں ہے لفظ ''شاید'' کا
اَلف تا یٰ سبق سرکار ﷺ کی اُلفت کا اَزبر ہو — نہیں ہے بُعد کوئی اِس میں ضَظَغ اور اَبجَدُ کا
شجر کے نیچے موقع بیعتِ رِضواں کا تھا جس میں — مقامِ اَرفع نظر آیا رسول اللہ ﷺ کے ید کا
بقول حضرتِ فاروق رضی اللہ عنہ وہ سادہ سا پتّھر تھا — بڑھا لمسِ لبِ سرور ﷺ سے رُتبہ سنگِ اَسود کا
لِیا اسمِ پیمبر ﷺ جب تہِ دل سے کبھی مَیں نے — مزا ہونٹوں سے دِل تک پا لیا میمِ مُشدّد کا
سبق ختمِ نبوّت کا مجھے ''اَحزاب'' دیتی ہے — ''زباں پر میری، جس دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا''
مقام ''اَلفَتح'' سے اَصحابِ پیغمبر ﷺ کا کُھلتا ہے — ''زباں پر میری، جس دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا''

تفاوُت حمد میں اور نعت میں محمودؔ کر لے گا
تعیُّن تو کرے اِس باب میں پہلے کوئی حد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے لب پر دَما دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا — اب اے ابنِ آدم! نام آتا ہے محمد ﷺ کا
نگاہوں میں جمی ہیں قُبّۂ خضرا کی تنویریں — لبوں پر اکرم اعظم نام آتا ہے محمد ﷺ کا
درودِ پاک میں پڑھنے لگا ہُوں اپنے آقا ﷺ پر — کرو گردن کو سب خم، نام آتا ہے محمد ﷺ کا
گرفت اِس جُرم پر روزِ قیامت لازماً ہو گی — اگر لب پر ترے کم نام آتا ہے محمد ﷺ کا
بڑے پھل پُھول کھلتے ہیں گُلستانِ عقیدت میں — ''زباں پر میری، جس دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا

قلم محمودؔ کا نعتِ پیمبر ﷺ ہی میں چلتا ہے
زبان پر بھی مقدّم نام آتا ہے محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"زباں پر میری، جس دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا" — کرم مجھ پر سرِ اِلہام آتا ہے محمد ﷺ کا
مَیں جب محشر میں پہنچوں گا تو اِک آواز گونجے گی — وہ دیکھو، بندۂ بے دام آتا ہے محمد ﷺ کا
قدم اپنے جماؤ پُوری قوت سے، مُسلمانو! — جو سُن پاؤ تو یہ پیغام آتا ہے محمد ﷺ کا
مِرے جذبوا ابھی تم خیر مقدم کو بڑھو آگے — کہ لُطفِ تام و خوش انجام آتا ہے محمد ﷺ کا
محبّت اور اُخوّت کو زمانے بھر میں پھیلاؤ — پیامِ خوش صباح و شام آتا ہے محمد ﷺ کا

لبِ محمودؔ پر جیسے ہے ذکرِ پاک، ویسے ہی
قلم پر بھی دمِ ارقام آتا ہے محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصوّر رُوح و جاں میں یوں سماتا ہے محمد ﷺ کا — پگاہ و شام مجھ کو ذکر بھاتا ہے محمد ﷺ کا
"زبان پر میری، جس دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا" — نویدِ رُستگاری نام لاتا ہے محمد ﷺ کا
"اَلَمْ نَشْرَحْ" میں اعلانِ "رَفَعْنَا" کے ذریعے سے — وقار اللہ قُرآں میں بڑھاتا ہے محمد ﷺ کا
یہی ہنگامہ ہائے حشر و میزاں کا خلاصہ ہے — کرم عِصیاں شعاروں کو بچاتا ہے محمد ﷺ کا
یہ اجمال اِتنا ہی افسانۂ محمودؔ عاصی ہے — کہ کھاتا ہے محمد ﷺ کا، تو گاتا ہے محمد ﷺ کا

جو ہے محمودؔ آلِ سرورِ کونین ﷺ کا خادِم
تو بیٹا سیّد ہجویر رحمۃ اللہ علیہ دَاتا ہے محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب اَنداز ایسا خسروانہ ہے محمد ﷺ کا — کہ تا روزِ قیامت ہر زمانہ ہے محمد ﷺ کا
جہاں سے جِنّ و انسان و مَلک سب فیض پاتے ہیں — وہ در ہے مصطفیٰ ﷺ کا، آستانہ ہے محمد ﷺ کا
اِسے فرمایا ہے احسان حق نے اہلِ ایماں پر — جہانِ آدمیّت میں جو آنا ہے محمد ﷺ کا
کوئی گوشہ نہیں خالی نبی ﷺ کے لُطف و رحمت سے — جو دیکھو تو کرم خانہ بہ خانہ ہے محمد ﷺ کا
بساطِ حشر کے بچھنے کی اِتنی سی حقیقت ہے — خُدائے پاک نے رُتبہ دِکھانا ہے محمد ﷺ کا

علامت ہے یہی محمودؔ تیری خوش نصیبی کی
زبانِ دِل پہ جو جاری ترانہ ہے محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بنایا رب نے جو جو کچھ، وہ سارا ہے محمد ﷺ کا — وہ رحمت ہیں تو ہر شے پر اِجارہ ہے محمد ﷺ کا
عطا کی اُن کو صورت جیسے اُنؐ سے پُوچھ کر رب نے — خُدا نے نقشِ احسن یوں اُبھارا ہے محمد ﷺ کا
حدیث "مَنْ رَآنِیْ" کا نکلتا ہے یہی معنیٰ — ہے رویت کبریا کی، جو نظّارہ ہے محمد ﷺ کا
یہ تعلیماتِ سرکار دو عالم ﷺ کا خلاصہ ہے — کہ جو خوش خُلق ہے بندہ، وہ پیارا ہے محمد ﷺ کا
کہیں بھی ڈگمگانے لڑکھڑانے کا نہیں خدشہ — ہمیں دونوں جہانوں میں سہارا ہے محمد ﷺ کا
عمل نامہ تو جیسا ہے، فرشتو! سوچ لو اِتنا
کہ یہ محمودؔ جیسا ہیچ کارہ ہے محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہر جانب، بہر پہلو جو چرچا ہے محمد ﷺ کا — "رَفَعۡنَا" کے اثر سے ذکر اُونچا ہے محمد ﷺ کا
ملائک خوش نصیبی پر مُبارکباد دیتے ہیں — "زباں پر میری، جس دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
سرِ میدان محشر جس پہ سارے فیصلے ہوں گے — وہ مرضی ہے محمد ﷺ کی، وہ منشا ہے محمد ﷺ کا
اگر چاہو تو خود یُوسُف سے اِستفسار کر دیکھو — کِسی کا حُسن ہے ایسا؟ کہ جیسا ہے محمد ﷺ کا
جہاں میں، قبر میں، پل پر، سرِ محشر، ہر اِک جا پر — جو ہر مُشکل میں کام آتا ہے، حوالہ ہے محمد ﷺ کا
مجھے محمودؔ ارضِ کربلا آواز دیتی ہے
جو مردِ اِستقامت ہے نواسہ ہے محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ پاک ﷺ کی یادوں کا دِل میں قافلہ اُترا — غم و اَندوہ و رنج و اِبتلا سب ہو گئے عنقا
کِھلے گُل رُوح و جاں میں حاضریٔ شہرِ سرور ﷺ کے — جونہی آیا نسیمِ گُلشنِ اَلطاف کا جھونکا
اَحَد نے یوں عطا فرمائی ہے احمد ﷺ کو یکتائی — نہیں مِثل و نظیر اُن ﷺ کا، نہیں ہمسر، نہیں سایہ

یہی دیکھا ہے مَیں نے ہر قدم پر شہرِ آقا ﷺ میں — زباں خاموش، دھڑکن کم، نظر پاکیزہ، مَن اُجلا
درودِ پاک کا حلقہ جو اِک گھر میں ہُوا قائم — تو چاروں کُوٹ ابرِ لُطفِ سرکارِ جہاں ﷺ پھیلا
اگرچہ مادحانِ سرورِ عالم ﷺ بہت گُزرے
کِسی کا بھی نہیں نعتِ پیمبر ﷺ میں کوئی دعویٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ تھی فُرقت اگر پیشِ نظر اُس کے، مدینے کی — تو آخر کِس لیے کعبے نے ملبوسِ سیہ پہنا
علالت کے جلَو میں، گو مَیں چل پڑتا ہوں طیبہ کو — مگر جب واپسی ہوتی ہے، ہوتا ہُوں بھلا چنگا
مِری اِن بھیگتی آنکھوں پہ کیا تنقید کرتے ہو — نبی ﷺ سے ہجر کے غم میں تو اِک سُوکھا تنا رویا
شبِ معراج میں خلوتِ گہِ خالق بتاتی ہے — جو پردہ تھا تو تھا ہر غیر سے، آپس میں کیا پردہ
سکینت کی عجیب اِک لہر سی دِل میں اُترتی ہے — ''زباں پر میری، جس نام آتا ہے محمد ﷺ کا''
نظر پڑتے ہی روضے پر، تنی اشکوں کی وہ چادر
ہر اِک منظر نظر آنے لگا محمودؔ کو دُھندلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اثر اُس سے عقیدت کے سبب ہوتا ہے کچھ ایسا — جونہی طیبہ کا ذکرِ پاک آیا، میرا دِل دھڑکا
جہاں واحدنیت رب کی ہے، یکتائی پیمبر ﷺ کی — دُوئی کا تو تصّور تک وہاں کیسے دَر آئے گا
جو ساری عظمتیں زیرِ قدومِ سرورِ دیں ﷺ ہیں — تو ناممکن ہے، رُتبہ جانیے سرکار ﷺ کے سر کا
ہُوئے دِل میں نبی ﷺ کی یاد کے جب قمقمے روشن — مِرے جذبات میں جشنِ عقیدت ہو گیا پیدا
مَیں اپنا آپ زیرِ بارشِ اَنوار پاتا ہوں — ''زباں پر میری، جس دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا''
مِرا دیروز اور اِمروز جو نعتوں سے روشن ہے
مجھے محمودؔ ہو سکتا نہیں اَندیشہ فردا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں جب تک عازمِ طیبہ دوبارہ ہو نہیں جاتا — درودِ پاک میرا ساتھ دیتا ہے دریں اثنا

ہوئے مُختل حواس اپنے گُناہوں کی حرارت سے — سحابِ لُطفِ آقا ﷺ کا ہمیں درکار ہے چھینٹا
جو اُلفت ہو پیمبر ﷺ سے، اگر اُنؐ کی اطاعت ہو — تو کیا ڈر حشر کا ہم کو، تو کیا میزاں کا ہو خدشہ
یہ کِذب و زُور کی بعد از نبی ﷺ حتمی علامت سے — نبوّت کا جو اب دعویٰ کرے، وہ شخص ہے جھوٹا
شہیدی رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت اور شہادت یاد آتی ہے — ’’زباں پر میری، جس دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا‘‘
خُدا کے فضل سے محمودؔ میرا داعیہ یہ ہے
نہ ہوگی مِدحتِ غیرِ نبی ﷺ لب پر مرے، حاشا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّ بھی اور ہے محبوب بھی ایزد محمد ﷺ کا — محمد ﷺ شاہدِ حق ہیں تو حق اَشہد محمد ﷺ کا
مشیت ہی نہ جب چاہے کہ اُن کا مِثل ہو کوئی — تو سایہ کِس لیے رکھتا قدِ اَمجد محمد ﷺ کا
نکیرین اپنے اِستفسار کی حاجت نہ پائیں گے — لحد میں نام جب لُوں گا بہ شدّ و مد محمد ﷺ کا
نگاہ و دِل پہ سرسبزی و شادابی مُسلّط ہے — بسا جب سے مِری نظروں میں ہے گُنبد محمد ﷺ کا
صحابہ کو بھی اِس کا علم ہے، قُرآں بھی کہتا ہے — یدِ خلّاقِ ہر عالَم رہا ہے ید محمد ﷺ کا
نگاہِ رب میں محمودؔ آ گیا ہے، تذکرہ جب سے
لبوں پر ہے بعونِ حضرتِ ایزد محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَقوالِ مصطفیٰ ﷺ رہی خاصیّتِ حدیث — ثابت کلامِ حق سے ہے حُجیّتِ حدیث
احکامِ لایزال کی تہذیب ہو گئی — یہ عصمتِ حدیث ہے، یہ عظمتِ حدیث
شارع ہیں، صرف شارحِ دِیں ہی نہیں نبی ﷺ — وَا مومنوں پہ ہو گئی ہے حکمتِ حدیث
قولِ نبی ﷺ کو حق نے کہا قولِ کبریا — وَاضح ہُوئی ہے اِس طرح حیثیتِ حدیث
ہیں مُعتبر دو ماخذِ قانونِ کبریا — نُورِ کلامِ حق ہو کہ ہو طلعتِ حدیث
محمودؔ دینِ حق کی ہمیں روشنی مِلی
قُرآں کے ساتھ مِل گئی جو نعمتِ حدیث

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی الانبیاء ہیں، حق کی حُجّت ختم ہے اُن ﷺ پر
نبی ہیں آخری سرور ﷺ نبوّت ختم ہے اُن ﷺ پر

امین و صادق آقا ﷺ کو سبھی کُفّار کہتے تھے
پتا تھا دشمنوں کو بھی، صداقت ختم ہے اُن ﷺ پر

بصارت اِس سے زیادہ کیا ہو، دیکھا حق تعالیٰ کو
جو تعلیمات ہیں، حُسنِ بصیرت ختم ہے اُن ﷺ پر

کوئی دیکھے تو "اَکْمَلْتُ لَکُمْ" کی آیہ قرآں میں
ہے اِعلانِ اُلُوہیّت، رَسالت ختم ہے اُن ﷺ پر

عرب کے نامور تاجر نے باندھے پیٹ پر پتھّر
ہے شاہِد غزوۂ خندق، قناعت ختم ہے اُن ﷺ پر

نبی ﷺ خود اختیاری فقر کے حامِل رہے دَائم
قناعت بس ہُوئی اُن پر، سخاوت ختم ہے اُن ﷺ پر

عبادت کرتے کرتے اُن ﷺ کے پاؤں سُوج جاتے تھے
یہ "مُزَّمِّل" بتاتی ہے، عبادت ختم ہے اُن ﷺ پر

"فَتَرْضٰی" سے جو اُن پر رب کی ہیں خوشنودیاں ظاہر
"رَفَعْنَا" کی شہادت ہے کہ رِفعت ختم ہے اُن ﷺ پر

زمانہ لفظ "اُمّی" کو سمجھنے سے رہا قاصِر
وہ تلمیذِ خُدا ہیں، علم و حکمت ختم ہے اُن ﷺ پر

جو ہو نُورانیت کی بات، تو جبریل علیہ السلام واقف ہیں
قسیمِ یوسف علیہ السلام کی، حُسنِ آدمیت ختم ہے اُن ﷺ پر

احادیثِ حبیبِ کبریا ﷺ ہم کو بتاتی ہیں
بلاغت اُن پہ بس ہے اور فصاحت ختم ہے اُن ﷺ پر

سخی محمودؔ کوئی اپنے آقا ﷺ سا نہیں دیکھا
کرم کی اِنتہا وہ ہیں، عنایت ختم ہے اُن ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوسین کی جو دیکھ لو قُربت جنابِ من
پاؤ نکاتِ معنی و صُورت جنابِ من

جو دیکھتے ہو شمس و نجوم و قمر کی ضو
نُورِ نبی ﷺ کی ہے یہ سب طلعت جنابِ من

ڈر ہے تو یہ کہ ذکرِ نبی ﷺ میں کمی نہ ہو
کیسے مجھے ہو خوفِ قیامت جنابِ من

پھر دیکھنا نہ چاہو کِسی بھی دِیار کو
دیکھو کبھی جو قریہ رحمت، جنابِ من

تم کو پتا چلے کہ ہے مدحِ رسول ﷺ کیا
اَحزاب کی پڑھو اگر سُورت جنابِ من

رُخ میرا یوں حجازِ مُقدّس کو ہو گیا
طیبہ میں حاضری کی ہے نیّت جنابِ من

تم کو ریاضِ جنّتِ رِضواں نہ بھائے گا
طیبہ میں دیکھو روضۂ جنّت جنابِ من

معلوم ہے کہ کِس کے سبب ہے جہان میں
یہ جتنا علم، جتنی ہے حکمت جنابِ من

ہم کو لحد میں، پُل پہ، قیامت میں، ہر جگہ — کام آئے گی حضور ﷺ کی نسبت جنابِ من

کچھ دیر دیکھو قُبّہٗ خضرا کو غور سے — بن جاؤ گے آئینۂ حیرت جنابِ من

ثروت کی حیثیت نہ رہے گی نگاہ میں — پا لو جا اُن ﷺ کا تم درِ دولت جنابِ من

محمودؔ خود مِدحتِ سرکار ﷺ ہے مگر

لازم ہے اِس کے ساتھ اطاعتِ جنابِ من

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس جا پہ سر بخم ہُوئیں یکتائیاں تمام — کیسے نہ ہوں وہیں پہ جبیں سائیاں تمام

میرے نبی ﷺ ہیں منبعِ حسنات دہر میں — پیدا ہُوئیں حضور ﷺ سے اچھائیاں تمام

جب تک مراقبے میں تصوّر نہ اُن ﷺ کا ہو — کیسے نہ بے ثمر رہیں تنہائیاں تمام

نظّارہ جب سے گُنبدِ خضرا کا کر لیا — وقفِ نشیب ہو گئیں اُونچائیاں تمام

جس کی زباں پہ وِردِ درود نبی ﷺ نہیں — ہوں گی اُسی کی تاک میں رُسوائیاں تمام

دیکھا ہے مَیں نے گُنبدِ سرور ﷺ کے سامنے — آنکھیں وفورِ گریہ سے دُھندلائیاں تمام

گونگے ہُوئے ہیں طیبۂ اَقدس میں سب فصیح — آ کر یہاں گویائیاں ہکلائیاں تمام

آقا حضور ﷺ صادق القول اور اَمین تھے — تھیں جمع ایک ذات میں سچائیاں تمام

آقائے کائنات ﷺ کا جو ہے فقیرِ در — قدموں میں اُس کے، بکھری ہیں دارائیاں تمام

دانا مرے نبی ﷺ ہیں تو بینا مرے نبی ﷺ — سرور ﷺ کی ہیں دانائیاں بینائیاں تمام

اُن ﷺ کے سِوا تو کوئی نہیں حکمرانِ وقت — آقا ﷺ کے زیرِ پا رہیں آقائیاں تمام

سرور ﷺ سے لَو لگائی جو عزلت میں بیٹھ کر

محمودؔ مجھ کو بھولیں بزم آرائیاں تمام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنائے مصطفیٰ ﷺ کی ڈور جس دَم میرے ہاتھ آئی — ہُوئے سب ساکنانِ عالَمِ بالا تماشائی

خُدائے پاک کا اِرشادِ "فَضَّلْنَا" مُبرہن ہے — فضیلت انبیاء و مُرسلیں پر آپ ﷺ نے پائی

کوئی احوال و آثار وصالِ ذات کیا جانے
اَحد، احمد ﷺ شبِ معراج، قصرِ عرش، تنہائی!

اثر انداز کیوں ہو گی نہ اَربابِ بصیرت پر
نبی ﷺ کی حکمت و دَانش کی گہرائی و گیرائی

ملائک نے کیا سجدہ جو نُورِ مصطفیٰ ﷺ دیکھا
نقابِ خاک آدم علیہ السلام نے جونہی چہرے سے سرکائی

نبی ﷺ رحمت ہیں تو ہر چیز ہے زیرِ نگیں اُن کے
رسولِ پاک ﷺ کی سب کائناتوں پر ہے دَارائی

یدِ بیضا ہے کیا! ہاتھ اُن ﷺ کا دستِ کبریا ٹھہرا
نہ تھا مُشکل پیمبر ﷺ کے لیے کارِ مسیحائی

نبی ﷺ بالائے عرش، عیسیٰ علیہ السلام ملے چرخِ چہارم پر
جو کی میرے تخیُّل نے کبھی افلاک پیمائی

درِ سرور ﷺ پہ جو جاتا ہے، وہ کچھ لے کے آتا ہے
جو لَوٹی آنکھ طیبہ سے تو عکسِ نقشِ پا لائی

مِرے سرکار ﷺ کے اِس گُلشنِ عالَم میں آتے ہی
”ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی“

نبی ﷺ معراج میں جب سیرِ جنّت کے لیے آئے
”ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی“

مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں تر زباں محمودؔ رہتا ہے
اِسی خاطر عطا اُس کو ہُوا ہے اِذنِ گویائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے میں مِرے لب پر جو عرضِ مدّعا آئی
پذیرائی اُسی لمحے مِرے آقا ﷺ نے فرمائی

یہ عابد اور وہ معبود ہے، پھر بھی مُسلّم ہے
خُدا کی اور محبوبِ خُدا ﷺ دونوں کی یکتائی

زباں کو لال نعت و سیرتِ سرکار ﷺ رکھتی ہے
یہ سب ہے اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ کی کارفرمائی

کبھی اِک پل ہوئی جو محو دِل سے یاد طیبہ کی
تو پھر سر پر بلائے اِبتلا و رَنج منڈلائی

لیا دَستِ عقیدت میں جو مَیں نے خامۂ مِدحت
”ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی“

نہ کیوں محمودؔ مقصود دِلی دِیدِ مدینہ ہو
کہ جب میرے نبی ﷺ ہی کی عطا ہے میری بینائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے دِل میں اِدھر جو خواہشِ باغِ نسیم آئی
تو فردوسِ مدینہ سے مِری جانب شمیم آئی

قیامِ دَست بستہ تھا بدربارِ ”الفِ“ میرا
رکوعِ سرخمیدہ میں تھا مَیں، جب یادِ ”میم“ آئی

مدینے کی طرف بے ثروتی نے دستگیری کی / اگرچہ پاؤں پڑنے کے لیے زنجیرِ سیم آئی
جہاں بھر کے اَسالیبِ تمدُّن کے بدلنے کو / خُدائے پاک کے محبوب ﷺ کی ذاتِ کریم آئی
کرم آقا ﷺ کا تھا جس نے لپیٹے میں لیا مجھ کو / مِری جانب عطا اُن ﷺ کی بہ اندازِ حطیم آئی
کبھی محمودؔ نے آواز دِی رَنج و مصیبت میں
تو ذاتِ آقا و مولا ﷺ بہ اَلطافِ عمیم آئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خزاں نعتِ پیمبر ﷺ سے ہُوئی عنقا، نسیم آئی / بہارِ گلشنِ جاں ہو گئی پیدا، نسیم آئی
نبی ﷺ کے ذکر سے جذبوں کی دُنیا لہلہا اُٹھی / سُرور آیا، گھٹا چھائی، چلی پُروا، نسیم آئی
جو مَیں نے حبس سے گھبرا کے طیبہ کی طرف دیکھا / نہ خار و خس نہ مٹّی لائی، بس تنہا نسیم آئی
تھپیڑے صرصرِ عصیاں کے روکے یادِ سرور ﷺ نے / تھے جتنے گرد باد، آ کر ہُوئے پسپا، نسیم آئی
کرم آقا ﷺ نے فرمایا جو آلودہ فضاؤں پر / تعطُّر کی عنایت کا ہُوا اَحیا، نسیم آئی
درودِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ ہونٹوں پر جونہی آیا
”ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدت کا جو سروِ معتبر اُٹھا، نسیم آئی / ہر ایک غنچے کا، ہر اِک گُل کا سر اُٹھا، نسیم آئی
نوید جانفزا مولُودِ پیغمبر ﷺ کی سُنتے ہی / ”ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی“
جو شب کو نعت کہنا چاہی، تارے کھکھلا اُٹھے / یہ جذبہ دِل میں جو پہلے پہر اُٹھا، نسیم آئی
گُلستانِ مدینہ دیکھنے کی دِل میں ٹھانی تھی / کہ میری رہنمائی کو خضر اُٹھا، نسیم آئی
بہارِ آمدِ سرور ﷺ کا فیضِ لُطف و رحمت ہے / خزاں کا اِس جہاں سے ہر ضرر اُٹھا، نسیم آئی
یہ تھیں شادابیاں محمودؔ مولُودِ پیمبر ﷺ کی
جو بیٹھا کفر اُدھر، اِسلام اِدھر اُٹھا، نسیم آئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بعث مصطفیٰ صلِّ علیٰ کی حق نے فرمائی — ''ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی''
جو ہاتفِ نے خبر سرکار ﷺ کی آمد کی پھیلائی — ''ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی''
بہارِ گُلشنِ اِمکاں سرِ فاراں جو مُسکائی — ''ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی''
جہانِ آب و گِل میں تھی نبی ﷺ کی جلوہ آرائی — ''ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی''
یہ تھی مولودِ محبوبِ خُدا ﷺ کی کارفرمائی — ''ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی''

ربیعُ الاوّل آیا تو خزاں محمودؔ شرمائی
''ہنسے غُنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس وقت رَواں رُوح سُوئے ملکِ عدم ہو — ہو نامِ نبی ﷺ لب پہ تو آنکھوں میں حرم ہو
مفتوح زمانہ ہو، جہاں زیرِ قدم ہو — ہاتھوں میں اگر طاعتِ سرور ﷺ کا حکم ہو
سرکار ﷺ عطا کرتے ہیں نعتوں کا قرینہ — طیبہ کی طرف اَشہبِ تخییل جو رَم ہو
ہو شاملِ حال اُن ﷺ کا کرم، آئے بُلاوا — آنکھوں میں غمِ ہجرِ مدینہ کا جو نم ہو
جنّت میں بھی توفیق مِلے فکرِ سُخن کی — اور نعت کے اِرقام کو ہاتھوں میں قلم ہو

محمودؔ جو ہے وِردِ درود اپنا وظیفہ
پھر قلّتِ حسنات کا کِس وَاسطے غم ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرفِ دَنَا کا حُسنِ معانی سے اِتفاق — رب سے ہے اور حضور ﷺ کی ہستی سے اِتفاق
پرواز اس کی سُوئے مدینہ رہی مُدام — مجھ کو رہا خیال کے پنچھی سے اِتفاق
جو واقعاتِ سیرتِ سرور ﷺ سُنائے گا — فی الفور ہو گا میرا اُس راوی سے اِتفاق
یہ تو خلاف ورزئ حکمِ نبی ﷺ ہُوئی — مومن کرے گا کیسے بُرائی سے اِتفاق
میں نے سُنا یہی ہے کہ معراج میں ہُوا — نُورِ ازل کا اپنی تجلّی سے اِتفاق
شامِل درودِ پاک میں آلِ رسول ﷺ ہو — اِس باب میں ہمارا ہے سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے اِتفاق

جس نے فرازِ مدحِ پیمبر ﷺ کو پا لیا — ممکن نہیں کہ اُس کا ہو پستی سے اِتفاق
اِمکان ہی نہیں ہے، کبھی مجھ سے ہو سکے — نعتِ نبی ﷺ میں حرفِ تعلّی سے اِتفاق
مومن کو رہنمائی سرکار ﷺ کے طفیل — رہتا ہے فقر کے سبب گدڑی سے اِتفاق
تجویز دے مدینے کو جانے کی کوئی بھی — میری طرف سے پائے گا جلدی سے اِتفاق
طیبہ میں جب سے دیکھ کے آیا ہوں سبز رنگ — میرا نہیں ہے سُرخی و زردی سے اِتفاق

محمودؔ کی دُعا ہے دُعاؤں سے مختلف
''وقتِ قضا ہو طیبہ کی مٹّی سے اِتفاق''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ عرش ''اُدنُ مِنِیّ'' حرف تھا رب کی تسلّی کا — پروٹوکول سرور ﷺ کا تھا مہمانِ خصوصی کا
خُدائے پاک و بے ہمتا ہے خود اِس فعل کا فاعِل — نہیں اِدراک ممکن ذکرِ سرور ﷺ کی بُلندی کا
پیمبر ﷺ کو حبیبِ حق سمجھتے ہیں تہِ دِل سے — یہی دَراصل ہے مفہوم اپنی حق پرستی کا
جو غور و خوض احادیث پیمبر ﷺ پر کرے کوئی — تو پائے علم قُرآں کے مفاہیم و معانی کا
مچی حُوروں میں بھگدڑ دیکھنے کے وَاسطے اِس کو — جونہی چہرہ اَٹا ہے گرد سے طیبہ کے راہی کا
نبی ﷺ کا حکم مانیں اور گناہوں سے کریں توبہ — نہ پھر پائیں گے موقع ہم معانی کا، تلافی کا
خُدا و مصطفیٰ ﷺ نے جو کہا ہے آپ، برحق ہے — حوالہ ہی کہاں اِسرا کے عالَم میں گواہی کا
مِرے آقا ﷺ کو ہے معلوم، کتنا کتنا حصہ ہے — مِری فردِ جرائم میں سپیدی کا، سیاہی کا
لپٹ جاؤں مَیں عزرائیل علیہ السلام سے، فرطِ مسرّت میں — مِلے گر ایک لمحہ بھی پیمبر ﷺ کی حضوری کا
رسولِ پاک ﷺ کی رحمت سے، پُختہ تر رویّہ ہے — قناعت کا، مِرا مالِ جہاں سے بے نیازی کا
مددگار و معاون اِس میں ہے تو عاجزی میری — کبھی باندھا نہیں مضمون نعتوں میں تعلّی کا

درودِ پاک کی تسبیح اُس کو فائدہ دے گی
جو وقتِ اِحتساب آ ہی گیا محمودؔ نامی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو راہ پیمبر ﷺ کی ہے، اُس راہ پہ چل دو
ہر ظلم کو، عُدوان کو پاؤں تلے مَل دو

پڑھ پڑھ کے احادیث مِرے سرورِ دیں ﷺ کی
ہر مسئلۂ پیشِ نظر کا کوئی حل دو

میں غیرِ پیمبر ﷺ کی ثنا کِس لیے لکھوں
کوئی تو مجھے فہرسِ اَسباب و عِلَل دو

تعلیمِ پیمبر ﷺ ہے کہ تغلیطِ سِتم ہو
جب ظلم کرے کوئی تو کچھ ردِّ عمل دو

مدّاحِ پیمبر ﷺ ہُوں تو کیوں مجھ کو عزیزو
تشویقِ ثنا خوانئ اَربابِ دُوَل دو

آ جاتا ہے محمودؔ جو ہر سال مدینے
دو اس کو فرشتو تو یہیں جامِ اَجل دو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ سرکار ﷺ یوں ہوتی ہے نازِل رَات دِن
لب پہ رہتے ہیں پیمبر ﷺ کے فضائل رَات دِن

گُلشنِ صَلِّ علیٰ میں اور باغِ نعت میں
چہچہاتے ہیں محبّت کے عنادِل رَات دِن

میرے ہونٹوں پر، مِرے خامے پہ آخر کیوں نہ ہوں
میرے آقا ﷺ کے شمائل اور خصائل رَات دِن

ایسے غفلت آشنا سے روٹھ جاتا ہے خُدا
جو درودِ پاک سے رہتا ہے غافِل رَات دِن

گامزن ہوں وَادئ نعتِ پیمبر ﷺ کی طرف
ہونہیں سکتے ہیں اِس رَستے میں حائل رَات دِن

وِرد ہے محمودؔ اِس کا اسمِ محبوبِ خُدا ﷺ
یوں دھڑکتا ہے مِرے سینے میں یہ دِل رَات دِن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑی جو سر پہ مِرے دُھول، اُن ﷺ کے قدموں کی
عجیب دے گی صلے دُھول اُن ﷺ کے قدموں کی

ہے رشکِ مہر و قمر نُور اُن ﷺ کی آنکھوں کا
جو لوگ دیکھ چکے دُھول اُن ﷺ کے قدموں کی

عنایتوں کے، مروّت کے، خُلق و رحمت کے
جلا رہی ہے دیے دُھول اُن ﷺ کے قدموں کی

غبار دِل سے ہٹے، ظلمتوں کی دُھند چھٹے
جو تیرے سر پہ پڑے دُھول اُن ﷺ کے قدموں کی

اگر ہے حاجتِ نُورانیت، چمک کی طلب
وہ آ رہی ہے لیے دُھول اُن ﷺ کے قدموں کی

سرِ رشیدؔ پہ، گردن پہ، اُس کی پلکوں پر
خُدا کرے کہ جمے دُھول اُن ﷺ کے قدموں کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا جو مدینے سے ادب کا ہے تعلّق — بے شُبہہ یہی ایک تو ڈھب کا ہے تعلّق
جس رات بہت ذکر پیمبر ﷺ کا کِیا ہے — اِس شب سے مِری صبحِ طرب کا ہے تعلّق
کشکول مِرا، دَستِ سخا سرورِ دیں ﷺ کا — اِن میں تو عطا اور طلب کا ہے تعلّق
نِسبت ہے غُلامی کی مجھے اِس لیے اُن ﷺ سے — سادات سے سرور ﷺ کے نَسَب کا ہے تعلّق
ہے فضلِ خُدا مجھ پہ کہ سرور ﷺ کی ثنا سے — دِل کا ہے، قلم کا ہے تو لب کا ہے تعلّق
محمودؔ ہی مرہونِ عطا صرف نہیں ہے
آقا ﷺ کی عنایات سے سب کا ہے تعلّق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی پوچھو، شبِ معراج میں اقصیٰ نے کیا دیکھا — نبیوں علیہم السلام میں سبھی تو مقتدی، اِک مقتدا دیکھا
فرستادے خُدا کے، یوں تو دُنیا نے بہت دیکھے — کوئی ہے اور بھی ایسا کہ جس نے کبریا دیکھا
دَمکتا پایا اُس کو مہرِ عالَم تاب سے بڑھ کر — کہ جو چہرہ بھی گردِ راہِ طیبہ سے اَٹا دیکھا
قیامت تک رہے گا لُطف کا یہ سلسلہ قائم — اُسی کے ہم گدا ہوں گے، جسے اُن کا گدا دیکھا
وہاں تانتا بندھا رہتا ہے آنے جانے والوں کا — کہ جب دیکھا نبی ﷺ کے دَر پہ ہم نے جمگھٹا دیکھا
پڑھا ہے واقعہ معراج کا، لیکن نہیں سمجھے — سرِ قوسین کِس ہستی نے کیسا آئنہ دیکھا
کُلاہ و تختِ شاہی کو گرایا اُس نے نظروں سے — شہنشاہِ جہاں ﷺ کا جس کِسی نے بوریا دیکھا
خُدا کے شہر میں دیکھا ہے جس اہلِ محبّت کو — پتا شہرِ حبیبِ کبریا ﷺ کا پوچھتا دیکھا
اسے چُوما ہے، آنکھوں سے لگایا، سر پہ رکھّا ہے — مُقدّر سے پیمبر ﷺ کا جو عکسِ نقشِ پا دیکھا
کوئی کیسے پہنچ پائے گا اِس کی سربُلندی کو — درِ سرکار ﷺ پر دُنیا نے سر جس کا جھکا دیکھا
کبھی پہلے نہ تھا ایسا وہ اپنی دِیدہ زیبی میں — نبی ﷺ نے عرش کو اپنے لیے جیسے سجا دیکھا

تمھیں محمودؔ کی آنکھوں پہ پیار آ جائے گا یارو
کبھی تم نے اگر روضے کو اُس کا دیکھنا دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دو قوسوں کی قُربت سے بنا اِک دائرہ دیکھا — نہ اُس میں پائی کچھ دُوری، نہ کوئی فاصلہ دیکھا
بہت اَربابِ اُلفت پیشِ دربارِ نبی ﷺ پائے — کِسی کو دَست بستہ تو کِسی کو جُبّہ سا دیکھا
کہیں جاتے نہیں ہیں اور ہم، اپنے اَحبّا نے — مدینے کے حوالے سے ہمارا اِکتفا دیکھا
غُلام احمد کا یہ احسان کیسے بُھول سکتا ہُوں — کہ اِک پتھر پہ قصویٰ کا بھی مَیں نے نقشِ پا دیکھا
بخاری اور نسائی، مُسلم اور مسندِ امام احمد — احادیثِ نبی الانبیاء ﷺ کا سلسلہ دیکھا
خُدا کا فضل ہے محمودؔ ایسا سَن نواسی(۸۹) سے
نبی ﷺ کے شہر تک ہم نے مقدّر کو رَسا دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"نہ دیکھا روضۂ والا، تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا" — نہ دیکھا "کعبے کا کعبہ" تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا
بٹھا کے سامنے محبوب کو، دیکھا جسے رب نے — نہ دیکھا وہ رُخِ زیبا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا
بہت دیکھے اگرچہ خوبصورت شہر دُنیا کے — نہ دیکھا مسکنِ آقا ﷺ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا
جَبَل جنّت کا ہے، دامن میں ہیں حمزہؓ بھی معصبؓ بھی — نہ دیکھا جو اُحُد پیارا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا
کُھلی آنکھوں نظر آیا نہ خوابِ طیبہ اَقدس — نہ دیکھا ہم نے یہ سپنا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا
نبی ﷺ نے رُوبرو محمودؔ دیکھا رب کو، اور مَیں نے
نہ دیکھا دیکھنے وَالا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ اُلفت سے گئے طیبہ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا — وہاں اپنا نہ دِل دھڑکا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا
جلا پاتی ہیں ساری حِسّیات انساں کی طیبہ میں — حواس و ہوش کو کھویا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا
بصارت بھی تو پابندِ بصیرت ہے مدینے میں — بصیرت کا نہ تھا دعویٰ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں رَت جگے از بس ضروری ہیں
جو آیا نیند کا جھونکا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

اَساس ایمان کی ہے اُلفتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ
نہ سمجھے اس کا ہم معنیٰ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

دلِ زندہ نگاہوں کو حِرا تک لے کے جاتا ہے
اگر دِل ہو گیا مُردہ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

عبادت مسجدِ طیبہ میں کی اور آ گئے وَاپس
پڑا دِل پر رہا پردہ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

نبی ﷺ کے سامنے جانے سے پہلے نیکیاں کر لو
گُناہوں نے کِیا اندھا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

مدینے جا کے عکسِ روضۂ سرور ﷺ نہ لا پائے
وہ منظر ہو گیا دُھندلا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

وہ بندے ہیں مگر اللہ کے محبوب بھی تو ہیں
اُنھیں دیکھا فقط بندہ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

حجابِ ذات کے تذکار میں قوسین کو بھولے
نہ غفلت کا اُٹھا پردہ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

ہمیں محمودؔ اتنا تو بتا دو، شہرِ طیبہ میں
نگاہوں سے بہا دریا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن ﷺ کا جب اِلتفات پایا ہے
اِعتبارِ حیات پایا ہے

ہر خِرد مند شخص نے اُن ﷺ کو
محسنِ کائنات پایا ہے

آبِ طیبہ جو ہو گیا حاصِل
گویا آبِ حیات پایا ہے

اسمِ محبوبِ خالق و مالک ﷺ
دافعِ مُشکلات پایا ہے

ذکرِ سرور ﷺ گُناہگاروں نے
باعثِ صد نجات پایا ہے

پائی محمودؔ نعت کی اُلفت
یہ کرم تا حیات پایا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کے فضل سے ساری خُدائی
پیمبر ﷺ کی ہے سرکاری خُدائی

اِسی خاطر کیا سرور ﷺ کو مبعوث
خُدا کو ہے بہت پیاری خُدائی

نبی ﷺ آتے نہ گر چارہ گری کو
تو کیا کرتی یہ بے چاری خُدائی

نبی ﷺ کے پاس جائے اس کے حل کو
کوئی پائے جو دُشواری خُدائی
شب اِسرا خُدائے لَم یَزَل نے
نبی ﷺ کو بخش دی ساری خُدائی
لبوں پر سب کے ہیں محمودؔ نعتیں
ہے صَرف گرمِ گُفتاری خُدائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی ﷺ ظہورِ عقیدت کی چیز ہے
وِرد درود حُسنِ عبادت کی چیز ہے
اِسرا خُدائے پاک کی قُدرت کی چیز ہے
"مَا زَاغ" آنکھ حُسنِ شہادت کی چیز ہے
درد و غم و اَلم کا مُداوا اِسی سے ہے
اسمِ نبی ﷺ سکونِ طبیعت کی چیز ہے
دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں کھڑا ہوں بصد نیاز
یہ دَست بستگی بھی سعادت کی چیز ہے
اِک اِک حدیثِ پاک حبیبِ قدیر ﷺ کی
علم و خبر کی، معنیٰ و حکمت کی چیز ہے
اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کے ناموں پر نثار!
اپنی حیات جس کی اَمانت کی چیز ہے
کیا پوچھتے ہو نعتِ پیمبر ﷺ کی حیثیت
ہر حرفِ مدح حُسنِ فصاحت کی چیز ہے
ناچیز کو خُدایا بچا اِس عذاب سے
بُعدِ درِ حضور ﷺ ہلاکت کی چیز ہے
قولِ نبی ﷺ دِکھاؤ کوئی جس سے یہ کُھلے
قُرآنِ پاک صرف قرأت کی چیز ہے
حکمِ نبی ﷺ سے اِس کی حفاظت ہے ناگزیر
جو مُلک کی ہے، قوم کی، مِلّت کی چیز ہے
سرکار ﷺ ہم بُرے ہیں مگر اُمّتی تو ہیں
کیا تیرگی ہماری ہی قسمت کی چیز ہے
محمودؔ اِس جہاں میں بھی اور اُس جہاں میں بھی
مدحِ رسولِ پاک ﷺ ضرورت کی چیز ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ میں جتنے مگن آدمی مِلے
اَندوہ و اِبتلا سے سبھی وہ بَری مِلے
خُلقِ نبی ﷺ کی چاہے کرن ایک ہی مِلے
لیکن ضرور سادگی و رَاستی مِلے
دِیدار ہے خُدا کا، پیمبر ﷺ کو دیکھنا
اُس کو مِلا ہے رب، جسے اُس کے نبی ﷺ مِلے

مجھ کو خُدایا اُنس و محبّت کے ساتھ ساتھ ۔۔۔ آقا ﷺ کی اِتباع مِلے، پیروی مِلے
ہیں بدعمل ضرور، اگر اُمّتی تو ہیں ۔۔۔ سرکار ﷺ رنج وغم سے ہمیں مخلصی مِلے!
محمودؔ کو نصیب ہے طیبہ کی حاضری
ہر ایک کو خُدا کرے، ایسی خوشی مِلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی کو مصطفیٰ ﷺ کی منزل محسوس ہوتی ہے ۔۔۔ تو گویا کبریا کی معرفت محسوس ہوتی ہے
اثر ہوتا ہے دِل پر مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ۔۔۔ طبیعت کی اگر موزونیت محسوس ہوتی ہے
یقیں مانو کہ یہ سب ہے مِرے سرکار ﷺ کی رحمت ۔۔۔ تمھیں جو مجھ میں کوئی اہلیت محسوس ہوتی ہے
سپیدی میں سیاہی ڈھل گئی اعمال نامے کی ۔۔۔ شفاعت اُن ﷺ کی وجہِ مغفرت محسوس ہوتی ہے
یہ حالات فلسطین و عراق و شام ہیں آقا ﷺ ۔۔۔ کہ خوں آسائی صہیونیت محسوس ہوتی ہے
مدینے میں جو پہنچے گا، وہی محمودؔ دیکھے گا
کہ اُس جا ہر طرح سے عافیت محسوس ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو اگر ماں جایا تو بھی وہ مِرا بھائی نہ ہو ۔۔۔ جو حبیبِ خالق و مالک ﷺ کا شیدائی نہ ہو
اِس کی دھڑکن میں توازن کی کوئی صُورت نہیں ۔۔۔ یادِ طیبہ گلشنِ دِل میں اگر کوئی نہ ہو
نام لیتا جا نبی ﷺ کا، اور بڑھا اپنے قدم ۔۔۔ پھر کِسی میدان میں بھی تجھ کو پسپائی نہ ہو
منظرِ اِسرا تصوّر کھینچتا ہے اِس طرح ۔۔۔ ہو نہ امکانِ دُوئی اور پھر بھی یکتائی نہ ہو
حجِّ بیت اللہ کو جو جا رہا ہو خوش نصیب ۔۔۔ کیا یہ ممکن ہے، مدینے کا تمنّائی نہ ہو
پیشِ روضہ چُپ لگی ہوتی ہے یوں محمودؔ کو
گویا اُس کو اِس جگہ پر اذنِ گویائی نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی ہے ایک نکتہ مرکزی چشمِ تصوُّر کا ۔۔۔ کہ تصویرِ کرم باعِث بنی چشمِ تصوُّر کا

گُزارش میری سُنتے ہیں نبی ﷺ کرتے ہیں رحمت بھی
احاطہ کر نہیں سکتا کوئی چشمِ تصوّر کا

سعادت مِل گئی پائے نبی ﷺ کو بوسہ دینے کی
نتیجہ مِل گیا مجھ کو مِری چشمِ تصوّر کا

مدینے تک رَسا ہر وقت وہ کِس طرح ہو پائے
جو واقِف ہی نہیں ہے آدمی چشمِ تصوّر کا

کریں گے دستگیری مصطفیٰ ﷺ ہر کام میں تیری
تصوّر باندھ لے تو جس گھڑی چشمِ تصوّر کا

مدینہ دیکھ کر محمودؔ مَیں ممنون رہتا ہُوں
کبھی چشمِ جَسَد کا اور کبھی چشمِ تصوّر کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ رَسا جو فکر کا تیری فَرَس نہیں
جنّت سے دُور کیا ترا ہر ہر نَفَس نہیں

وہ سچا اُمّتی ہے رسولِ کریم ﷺ کا
احکام ماننے میں جسے پیش و پس نہیں

پاتے ہیں جس سے قلب و نظر نُور کی چمک
کیا مسجدِ رسولِ خُدا ﷺ کا کلس نہیں

جب دُور ہُوں مَیں شہرِ حبیب غفور ﷺ سے
اِک ایک لمحہ کیا مجھے سو سو بَرَس نہیں

اُس وقت تک کہ اوڑھ لے خاکِ لَحد جَسَد
واللہ میری مِدحتِ آقا ﷺ میں بس نہیں

بس ہے مجھے تو شہرِ نبوّت کی حاضری
محمودؔ مجھ کو سیرِ جہاں کی ہَوَس نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِیا خالق نے پیدا مصطفیٰ ﷺ جیسا حسیں کوئی؟
نہ تھا پہلے، نہ اب ہے اور آئندہ نہیں کوئی!

نظر آیا نہیں چشمِ فلک کو آج کے دِن تک
کوئی صادِق کہیں اُن ﷺ سا، کہیں اُنؐ سا امیں کوئی

حبیبِ کبریا ﷺ کا نامِ نامی نقش ہے اس پر
مِرے دِل میں نہ ہو پائے گا محشر تک مکیں کوئی

شبِ معراج کی سوگند کھا کر کوئی بتلائے
ہُوا اُن ﷺ کے سِوا خلاقِ عالَم کے قریں کوئی

خُدا کے فضل سے پندرہ برس ہونے کو آئے ہیں
نہیں خالی درودِ مصطفیٰ ﷺ سے بارہویں کوئی

تجھے محمودؔ آخر کِس لیے اعمال کا خدشہ
نہیں ہے نام لیواؤں میں سرور ﷺ کے، حَزیں کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقل سے کام جو لیتے، جو فراست کرتے
تو نبی ﷺ کی (جو خُدا کی ہے) اطاعت کرتے

دِل میں ہوتا جو پیمبر ﷺ سے لگاؤ ے تُجھ کو
تیرے الفاظ محبّت پہ دَلالت کرتے

لاتے آقا ﷺ کی جو عظمت کا تصوّر دِل میں
اپنے اعمال ہمیں وقفِ ندامت کرتے

دین اور جان کے جِتنے تھے مُعانِد اُن کے
پایا سرکار ﷺ کو ایسوں پہ بھی شفقت کرتے

عہد تھا، انبیاء علیہم السلام آتے جو بعہدِ سرور ﷺ
لاتے ایمان بھی اور آپ ﷺ کی نُصرت کرتے

شہر یہ ربِّ دو عالَم کا پسندیدہ ہے
لوگ کیسے نہ مدینے سے محبّت کرتے

آیا ویزا، تو مدینے کو چلے ہیں فوراً
اِس حوالے سے ضروری تھا کہ عُجلت کرتے

ہم تو اعمال کی گِنتی سے بھی بچ سکتے تھے
اِک نظر لُطف کی آقا ﷺ جو عنایت کرتے

گر عمل اپنا احادیثِ نبی ﷺ پر ہوتا
کیوں نہ ہم سارے زمانے کی قیادت کرتے

ہم کو سچی جو پیمبر ﷺ سے محبت ہوتی
کیسے احکام کی تعمیل میں غفلت کرتے

تربیت ابنِ علی رضی اللہ عنہما کی جو نہ کرتے سرور ﷺ
کیسے وہ بیعتِ باطِل سے بغاوت کرتے

ہم پہ الطاف تو کرتے ہیں پیمبر ﷺ ہر وقت
کیسے محمودؔ کِسی اور کی مِدحت کرتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں نقوشِ پائے نبی ﷺ روشنی کریں
محبوبِ کبریا ﷺ جو کہیں، ہم وہی کریں

ہر لمحہ دِل میں ٹھنڈکیں یادِ نبی ﷺ کی ہوں
آنکھوں کو اپنی صبح و مَسا شبنمی کریں

آئیں نگاہِ سرورِ کون و مکاں ﷺ میں ہم
ایسے فروتنی کریں، یوں عاجزی کریں

دَرکار کیا نہیں ہے ہمیں اپنی بہتری
وِردِ درودِ پاک میں کیسے کمی کریں

بنیاد اِس کی اُلفتِ سرکارِ پاک ﷺ ہو
لوگوں سے دُشمنی کریں یا دوستی کریں

وہ سُرخرو ہیں، رب کے حبیبِ لبیب ﷺ کی
ہر شعبۂ حیات میں جو پیروی کریں

یہ کیا ہے زندگی کہ پیمبر ﷺ کے حکم کی
تعمیل ہم کبھی نہ کریں اور کبھی کریں

پاتالِ دِل سے اسم برآمد نبی ﷺ کا ہو
مت اِس حوالے سے کوئی خانہ پُری کریں

یہ ہے نبیؐ پاک ﷺ کے اِرشاد پر عمل — اِنسانیت کی قدر سبھی آدمی کریں
اِک ہے پلیٹ فارم یہی اتحاد کا — مدحِ نبی ﷺ میں آو، سبھی شاعری کریں
سرحد سے دِیں کی دُور چلے جا رہے ہوں ہم — احکامِ مصطفیٰ ﷺ سے جو پہلو تہی کریں
محمودؔ اُن ﷺ کے دَاسوں کے دَاسوں کا دَاس ہے
"عاشق" جو ہیں حضور ﷺ کے، وہ عاشقی کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گریزاں میرے آقا ﷺ کی اطاعت سے، بہت سے ہیں — زباں سے عشقِ سرورؐ کے مگر دعوے بہت سے ہیں
یہی پیشِ درِ سرکارِ عالم ﷺ ہم نے پایا ہے — وہاں گُونگے بہت سے ہیں، وہاں ہکلے بہت سے ہیں
حقیقت مصطفیٰ ﷺ کی پائیں کیا ہم معصیت پیشہ — نظر کے سامنے پھیلے ہُوئے پردے بہت سے ہیں
میں طائف تک بھی پہنچوں گا، میں خیبر تک بھی جاؤں گا — مِری آنکھوں میں سوتے جاگتے سپنے بہت سے ہیں
مُسلماں بھائی ہیں اِک دُوسرے کے، قولِ آقا ﷺ سے — جو آپس میں اُخوّت کے ہیں، وہ رشتے بہت سے ہیں
حقیقی چہرہ اپنا مصطفیٰ ﷺ کے شہر میں دیکھو
وہاں محمودؔ بے شک آئنہ خانے بہت سے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ، حشر، میرے ہونٹ، وِجدانِ قدم بوسی — یقیں ہے، پُورا ہو گا میرا اَرمانِ قدم بوسی
جو میں عہدِ حبیبِ خالق عالم ﷺ کو پا لیتا — خُدا شاہد، نہ ہوتا مجھ سے کُفرانِ قدم بوسی
زیارت جب مِرے سرکار ﷺ کی محشر کے دِن ہو گی — میں بچھ جاؤں گا قدموں میں بعنوانِ قدم بوسی
یہ میرا داعیہ ہے، سامنے خالق کے کر گزروں — رسولِ پاک ﷺ کی چاہت میں اِعلانِ قدم بوسی
تصوّر ہے یہی جس سے مجھے سوجھی ہے سرمستی — کہ ہنگامِ قیامت میں ہے اِمکانِ قدم بوسی
خطائیں اور خجالت، عجز اور اُلفت کی کیفیت
یہی سب کچھ تو ہے محمودؔ سامانِ قدم بوسی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

إِنَّا أَعْطَيْنَٰكَ الْكَوْثَرَ ۝

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵واں مجموعۂ نعت

شعاعِ نعت

۹۲ نعتیں

۱۰۴ صفحات

سن اشاعت: ۲۰۰۳

ہر بلندی تیرے قدموں میں نظر آئے گی
پیشِ قُبّہ جو جھکائے گا تو سر کو آ کر

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد

جن کی باتوں میں پیمبر ﷺ کے حوالے ہی نہیں
ہم نے ہاتھ ایسوں کے ہاتھوں میں تو ڈالے ہی نہیں

ہونٹ اُلفت کے بھی مِدحت میں کھلے رہتے ہیں
کِلک اِخلاص پہ سیرت کے مقالے ہی نہیں

بذلِ سُلطانِ مدینہ ﷺ کے مَیں قُرباں جاؤں
اپنی چوکھٹ سے سوالی کبھی ٹالے ہی نہیں

نُور مکّہ میں بھی ایسے ہی نظر آتا ہے
صرف طیبہ میں ہمہ وقت اُجالے ہی نہیں

غیرِ آقا ﷺ کی ثنا میرے لبوں پر کیوں ہو
فضلِ سرکار ﷺ سے رَوگ ایسے تو پالے ہی نہیں

اِن کو سرکار ﷺ نکلوائیں علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں
دِل کے کعبے سے صنم ہم نے نکالے ہی نہیں

اُن ﷺ کی طاعت نے جو محمودؔ ہمیں بخشے تھے
ہم نے افسوس، وہ اِعزاز سنبھالے ہی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ درِ حضور ﷺ خمیدہ ہے سر، یہ دیکھ
کیا خوفِ حشر سے میں ہُوا ہوں نڈر، یہ دیکھ

ہاتھوں کو باندھ، سر کو جھکا، اور آنکھ مُوند
کس دَر پہ تو کھڑا ہے، ارے بے خبر! یہ دیکھ

قِبلہ نہ کیسے پُشت پناہی تری کرے
آقا ﷺ کا ہے مُواجہہ پیشِ نظر، یہ دیکھ

سرکار ﷺ ہیں تو شب کا گزر تک نہیں یہاں
ہر وقت ہے مدینے میں وقتِ سحر، یہ دیکھ

آماجگاہِ فکر بہشتِ بریں ہے کیوں
راہِ مدینہ کیا نہیں خُلدِ نظر، یہ دیکھ

کتنی عنایتیں ہیں پیمبر ﷺ کی، تُو یہ سوچ
کیا کہ رہی ہے دَر کو مِری چشمِ تر، یہ دیکھ

محمودؔ ہُوں عنایتِ سرکار ﷺ کا ہدف
تُو بھی مِری بُکا و دُعا کا اثر یہ دیکھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُورِ نبی ﷺ کا پھیلا تجلّا جگہ جگہ
اِک آفتاب کا ہے سویرا جگہ جگہ

دولت کدہ حضور ﷺ کا جب مجھ کو مِل گیا
پھیلاؤں کیوں مَیں دستِ تمنّا جگہ جگہ

زیرِ لحد، صراط پر، میدانِ حشر میں
دُوں گا حضور ﷺ ہی کا حوالہ جگہ جگہ

مکّہ مدینہ، سِدرہ و عرش اور لامکاں
لہرا رہا ہے اُن ﷺ کا پھُریرا جگہ جگہ

تحریر میں، خطاب میں، شعروں کی بزم میں — مَیں نے چراغِ اُنس جلایا جگہ جگہ
خوش قسمتی نے پائی ہے چوکھٹ حضور ﷺ کی — بدبختیوں نے ہاتھ پسارا جگہ جگہ
سرکار ﷺ نے بھی اُس کی مدد ہر جگہ پہ کی
محمودؔ نے بھی اُن ﷺ کو پُکارا جگہ جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر غیرِ نبی ﷺ کی مدح میں کھولی زباں تُو نے — تو اپنے واسطے کھودا ہے گویا خود کنواں تُو نے
نبی ﷺ کا ذکر بھی ذکرِ خُدا کے ساتھ شامل ہے — یہی دیکھا نہیں کیا، جب سُنی بانگِ اَذاں تُو نے
جو ناواقف نہیں احکامِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے — تو بے عملی کی اوڑھی کِس لیے ہیں دھجیاں تُو نے
نبی ﷺ کا واسطہ دینے سے پہلے کب پذیرا تھی — بہت کی گو بُکا و آہ و فریاد و فُغاں تُو نے
نہیں پایا ہے کیا خلّاقِ عالَم کو کرم فرما — نبی ﷺ کے نام پر خالق سے مانگی جب اَماں تُو نے
پیمبر ﷺ آئے مَنوانے خُدا کی حاکمیت کو — بنا ڈالا ولیکن خواہشوں کو حکمراں تُو نے
نبی ﷺ کے شہر کو جانا تری محمودؔ خواہش ہے
تو اِس مقصد کی خاطر کی ہیں کیا تیاریاں تُو نے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرور ﷺ سے جو خوش انجام ہو جائے کوئی — کیوں کِسی پہلو سے بھی ناکام ہو جائے کوئی
طاعتِ سرکار ﷺ سے خود مرکبِ ایّام ہو — کیوں اسیرِ گردشِ ایّام ہو جائے کوئی
کیوں نہ وہ وِردِ زباں کر لے نبی ﷺ کے نام کو — نام لینے ہی سے جس کا کام ہو جائے کوئی
تابعِ فرمان اُس بندے کے، خلقت کیوں نہ ہو — جب نبی ﷺ کا تابعِ احکام ہو جائے کوئی
راہِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں اُس کو ملتا ہے سُکوں — اِس سفر میں جتنا بے آرام ہو جائے کوئی
نامور ہونے کا واحد ہے یہی اِک راستہ — جا کے طیبہ میں کہیں گمنام ہو جائے کوئی
داد جس پر اِس کے آقا ﷺ آپ دیں محمودؔ کو
نعت ایسی ایک تو اِرقام ہو جائے کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے شعرِ نعت کی جس وقت زیب و زین کی — عالَمِ بالا سے آواز آئی ہے تحسین کی
حُسنِ اَخلاق آپ ﷺ نے پھیلایا اپنا ہر طرف — اِس طرح تبلیغ فرمائی نبی ﷺ نے دین کی
زندگی بھر مصطفیٰ ﷺ اِمداد فرماتے رہے — بے کس و بے ثروت و زَر، عاجز و مسکین کی
جانے کیوں اِک دُوسرے کا کاٹتے ہیں وہ گلا — بھائی چارے کی جنھیں سرکار ﷺ نے تلقین کی
عام ہوتی جا رہی ہے قُدسیوں میں بھی خبر — شہرِ طیبہ میں مِری تکفین کی، تدفین کی
سرفروشانِ رسولِ پاک ﷺ نے بدلہ لیا — جب کِسی بدبخت نے سرکار ﷺ کی توہین کی

اُمتِ سرکار ﷺ کو خِلعت عطا ہو وقُر کا
یہ دُعا محمودؔ نے جس سے سُنی، آمین کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو حسابِ خُلد میں اِک مد ضرور ہے — نعتِ نبی ﷺ کا نغمۂ سرمد ضرور ہے
مدحِ نبی ﷺ کے خیالوں سے یہ سوچتا ہوں مَیں — اِس زندگی کا یہ تو اِک مقصد ضرور ہے
قائل درود کے نہیں پُوری طرح جو لوگ — لگتا ہے اِن کو نبی سے کوئی کد ضرور ہے
فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کے عَلَی الرَّغم دوستو — کیوں اِمتیازِ ابیض و اَسود ضرور ہے
کہتے ہو نعت جب تو ذرا اِتنا سوچ لو — ذوقِ جدیدیت کی کوئی حد ضرور ہے
بعدِ حضور ﷺ آ نہیں سکتا کوئی نبی — قائل نہیں جو اِس کا، وہ مُرتد ضرور ہے

محمودؔ جو قیامِ توازُن کا ہے سبب
فرقِ زمیں پہ سبز وہ گُنبد ضرور ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس شخص نے بھی نعت کی خدمت کی ٹھان لی — ہاتھوں میں رَخشِ وقت کی اُس نے عنان لی
جا کر رُکا حضور ﷺ کی چوکھٹ سے مُتّصل — لاہور سے خیال نے میرے اُڑان لی
آیا تھا قتل کرنے کو، اور کُفر پر بھی تھا — سرکار ﷺ سے سُراقہ نے پھر بھی اَمان لی
ہم کو کوئی اُویس رحمۃ اللہ علیہ سا عاشق نہ مِل سکا — دُنیائے عشق و اُلفت و ایثار چھان لی

راضی خُدا ہُوا تو فرشتوں نے دَاد دی — غازی رحمۃ اللہ علیہ نے جب معاندِ سرور ﷺ کی جان لی
میری دُعا نے پر جو لگائے درود کے — اِک آن میں اُڑان سُوئے آسمان لی
کم ہو گی دِل میں اُلفتِ محبوبِ کبریا ﷺ
ابلیس سے جو تم نے کہیں ہار مان لی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ پہ اُترا ہے جو اِلہام کی صُورت — اُس دین میں کوئی نہیں اِبہام کی صُورت
میں بندۂ سرور ﷺ ہوں تو دُنیا کے یہ بندے — کیا مجھ کو دِکھائیں غم و آلام کی صُورت
صُورت جو مَیں دیکھوں گا وہاں اپنے نبی ﷺ کی — آئے گی نظر قبر میں آرام کی صُورت
لکھی ہے کبھی نعت بہت سوچ سمجھ کر — مصرع کوئی مِل جاتا ہے اِلہام کی صُورت
ہوں صبحِ مدینہ کی زیارت سے مشرف — آئی نہ نظر تیرگیٔ شام کی صُورت
قُرآں کے فرامین پہ چلنا نہیں کافی — آئی ہیں حدیثیں بھی تو اَحکام کی صُورت
محمودؔ کو آئے گی نظر حشر کے دِن بھی
سرکار ﷺ کے اَلطاف کی، اِکرام کی صُورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُڑیں گی وہاں نعتِ سرور ﷺ کی تانیں — کُھلیں حشر میں جب ہماری زبانیں
سرِ عرش بُلوایا مہماں بنا کر — خُدا نے پیمبر ﷺ کو بخشیں یہ شانیں
ہے مائل بہ پرواز میرا تخیّل — مگر اِس کی طیبہ تلک ہیں اُڑانیں
خُدا نے خزانوں کی تقسیم اُن ﷺ کو — عطا کی سبھی، آپ مانیں نہ مانیں
وہاں نامِ محبوبِ حق ﷺ گُونجتا ہے — جو سُنتے ہیں ہم پنج وقتہ اذانیں
بچایا ہے دینِ خُدا کو، جو دِی ہیں — شہیدانِ ناموسِ سرور ﷺ نے جانیں
مدینے سا محمودؔ قریہ نہ ہو گا
جنھیں شک ہو، دُنیا کا ہر شہر چھانیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوئی جو طبع کی موزونیت کی نشوونما
تو نعت گو کی ہُوئی اہلیت کی نشوونما

حضور ﷺ عام ہے نفسانیت کی نشوونما
دِلوں میں ہو رہی ہے مَنفعت کی نشوونما

خُدا کو بعد میں، پہلے نبی ﷺ کو پہچانا
اِسی طرح سے ہُوئی معرفت کی نشوونما

حضور ﷺ یہ تو بنایا گیا تھا دِیں کے لیے
مگر ہے مُلک میں لادینیت کی نشوونما

حضور ﷺ! جو بنے پھرتے ہیں دِین کے دَاعی
ہے مقصد اُن کا بھی جمہوریت کی نشوونما

حضور ﷺ! امریکہ و برطانیہ کے ہاتھوں سے
یہ دیکھیں، ہوتی ہے صہیونیت کی نشوونما

نبی ﷺ کے دین سے محمودؔ بُعد ہوتا گیا
کہ جس سے بند ہے اِنسانیت کی نشوونما

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمِ آقا ﷺ لب پہ جو لاتے ہیں فرطِ شوق سے
کیف کی لہروں میں لہراتے ہیں فرطِ شوق سے

سامعین اپنے، ملائک بھی ہیں سب اَفلاک کے
نعت کے نغمے جو ہم گاتے ہیں فرطِ شوق سے

حلقۂ نعت و درودِ پاک کی صُورت میں ہم
اُنس کا پیغام پھیلاتے ہیں فرطِ شوق سے

میرے آقا ﷺ کی حقیقت کا خُدا کو علم ہے
حق ہے یہ، ہم جس کو اَپناتے ہیں فرطِ شوق سے

ہجر کی کیفیتوں میں بھی تو اِک لذّت سی ہے
دُوریٔ طیبہ کا غم کھاتے ہیں فرطِ شوق سے

ہو جو تم ''سو کالڈ'' اِنساں، تو مُبارک ہو تمھیں
ہم سگِ سرکار ﷺ کہلاتے ہیں فرطِ شوق سے

اُمّتی تو سب مُسلماں ہیں مگر محمودؔ جی
اِس سعادت پر بھی اِتراتے ہیں فرطِ شوق سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ سرکار ﷺ نے دِل پر اثر ایسا کیا
دیکھتا ہوں شہرِ آقا ﷺ، دِیدہ ور ایسا کیا

کبریا کا ہاتھ ہم سمجھے نبی ﷺ کے ہاتھ کو
ہم نے رب کے حکم کے زیرِ اثر ایسا کیا

نعت تقلیدِ خُدا ہے، اِس میں رہتے ہیں مگن
پوچھ کر دِل سے، بہت کچھ سوچ کر ایسا کیا

سربراہِ خانۂ دِل ہو گیا ''صلِّ علٰی''
اِس وظیفے نے ہمارے دِل میں گھر ایسا کیا

مان لی تدفین طیبہ میں مِری، سرکار ﷺ نے میں نے اپنی اِلتجا کو مختصر ایسا کیا
زندۂ جاوید علمؒ الدین غازی رحمۃ اللہ علیہ ہو گیا اُلفتِ سرکار ﷺ نے اِس کو اَمر ایسا کیا
میں رہا محمودؔ زیرِ اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ
میری ہر خواہش کو رب نے معتبر ایسا کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہی غیر نبی ﷺ کی راہوں کا رُو سیہ جانو رُو سیاہوں کا
عکسِ گنبد کو دیکھ لیتی ہیں حوصلہ دیکھیے نِگاہوں کا
نقشِ پائے نبی ﷺ جو سر پر ہے کیوں کروں ذکر کج کُلاہوں کا
بات معراج کی ہے وہ، جس میں کام ہی کچھ نہیں گواہوں کا
اُن ﷺ کے اسمِ گرامی سے آغاز ہو شبوں اور صبح گاہوں کا
دفنِ طیبہ کی دے رہے ہیں دُعا مَیں ہوں ممنون خیر خواہوں کا
پہنچے محمودؔ وہ مدینے میں
ہو تمنّائی جو پناہوں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول پاک ﷺ کے گھر میں کہ اُن کے شہر میں ہوں ہُوں اُنؐ کی خاص نظر میں کہ اُن ﷺ کے شہر میں ہوں
مِرے قریب کوئی غم پھٹک نہیں سکتا ہوں رحمتوں کے اثر میں کہ اُن ﷺ کے شہر میں ہوں
حقائق آپ ہُوئے جا رہے ہیں وَا مجھ پر حقیقتوں کے نگر میں کہ اُن ﷺ شہر میں ہوں
ذرا کمی نہیں پائی ہے روشنی کی کہیں ضیائے شمس و قمر میں کہ اُن ﷺ شہر میں ہوں
پیام دِل میں جو آیا ہے میرے لاسلکی یہی ہے تازہ خبر میں کہ اُن ﷺ شہر میں ہوں
مدینے میں مِری سرشاریوں کا مت پوچھو بہشت کو ہُوں سفر میں کہ اُن ﷺ شہر میں ہوں
وہ سایہ رکھتے ہیں محمودؔ لُطف کا مجھ پر
میں اُن کی راہ گزر میں کہ اُن ﷺ شہر میں ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے ذکر کی دُنیا میں جا پسرتا ہوں — یہی تو کام کا مَیں ایک کام کرتا ہوں
ہیں جتنے جاگتے لمحے مِرے مقدّر میں — مَیں دَم حضور ﷺ کے لُطف و کرم کا بھرتا ہوں
مدینے جاتا ہوں اپنے خیال کے ہمراہ — خُدا کے فضل سے جب بھی اُڑان بھرتا ہوں
بھروسا کر کے عنایات سرورِ کُل ﷺ پر — میں دفنِ طیبہ کی پیشین گوئی کرتا ہوں
عجیب کیف، عجب سرخوشی سی مِلتی ہے — عنابیہ کے محلے سے جب گزرتا ہوں
سمجھتا ہوں کہ مجھے معرفت نصیب ہُوئی — سرِ عزیز کو صُفہ پہ جب مَیں دھرتا ہوں

گناہگار ہُوں محمودؔ، نعت گو تو ہُوا
میں لب تو کھول ہی لیتا ہوں، پھر بھی ڈرتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری طیبہ رَسائی تھی نبی ﷺ کا معجزہ گویا — مَیں بینا ہو گیا اُس دن سے، تب سے ہو گیا گویا
میں جتنی دیر نعتِ سرورِ کونین ﷺ کہتا ہوں — ہے جھونکا ہر نفس مجھ کو سرُور و کیف کا گویا
نکلتے ہیں جو ہر صبح و مَسا مہر و مہ و اَنجم — ہے نصبُ العین اُن کا جستجوئے نقشِ پا گویا
ہُوا مَیں لرزہ براندام یوں آقا ﷺ کی چوکھٹ پر — مِرے اعصاب میں برپا ہُوا تھا زلزلہ گویا
نبی ﷺ کے ہجر میں جو اُستنِ حنّانہ روتا تھا — سبق اُلفت کا ہم کو دے گیا سُوکھا تنا گویا
تشہّد میں سلام آقا ﷺ کی خدمت میں جو بھیجا ہے — تو معراجِ نبی ﷺ کا بھید ہم پر بھی کُھلا گویا

حضوری کا جو محمودؔ آ گیا پیغام آقا ﷺ سے
تو دِل اِک بار پھر سے مِل گیا کھویا ہُوا گویا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انجُم حق رَسی کی پہلی کرن — ہے مدیحِ نبی ﷺ کی پہلی کرن
قلب میں ہے شُعاعِ یادِ نبی ﷺ — نُورِ آسُودگی کی پہلی کرن
مَیں جو شہرِ نبی ﷺ میں جا پہنچا — پُھوٹی دِل میں خوشی کی پہلی کرن
ہے پیمبر ﷺ کو نُورِ حق کہنا — مشعلِ باطنی کی پہلی کرن

یادِ طیبہ کی روشنی کو کہو — مہرِ حق آگہی کی پہلی کرن
مَیں نے نغمہ درود کا چھیڑا — جب پڑی چاندنی کی پہلی کرن
کہ کے محمودؔ نعت، پائی ہے
ماہتابِ خوشی کی پہلی کرن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر گئی مُستنیر دَہر کا آنگن — ''آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن''
فیضِ نُورِ قدُومِ سرور ﷺ سے — ہو گئے نجم و مہر و مہ روشن
گیت گاتا ہے مدحِ آقا ﷺ کے — خوشبوؤں سے بھرا ہُوا گلشن
رب کی رحمت کا اُس پہ سایہ تھا — جس نے تھاما حضور ﷺ کا دَامن
اپنی قسمت میں دیدِ سرور ﷺ ہے — خاک میں، زیرِ قبر، زیرِ کفن
سامنے جب نبی ﷺ کا روضہ ہو — بند آنکھیں ہوں اور جُھکے گردن
وہ ہے محمودؔ اِک نگاہِ نبی ﷺ
دُور ہوتے ہیں جس سے رَنج و محَن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جو ہے میرے دِل کا اُجلا پن — اِس کا باعث ہے مدحِ شاہِ زَمن ﷺ
ہے نبوّت کا آخری پرتو — ''آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن''
کھولا آقا ﷺ نے جب دَرِ رحمت — بند تھا کُلفتوں کا ہر رَوزن
صرف کہتا ہُوں نعت آقا ﷺ کی — یوں ہے یک طرفہ میرا رُوئے سُخَن
جس سے خالی کوئی نہیں لوٹا — اُس گلی کی مجھے لگی ہے لگن
میرے قلب و نظر پہ کندہ ہے — شہرِ اُلفت، حضور ﷺ کا مسکن
ساتھ محمودؔ دے اگر قسمت
میرا شہرِ نبی ﷺ میں ہو مدفن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے عطا و کرم کی پہلی کرن — ''آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن''
دیکھی جبریل علیہ السلام نے ستارہ سی — ''آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن''
پڑ گئی خلقت دو عالَم پر — ''آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن''
سایہ اَفگن ہے سب نبیوں پر — ''آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن''
صحنِ دِل میں کرے قدم رَنجہ — ''آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن''
خاتمِ ہر حدُوثِ عالَم ہے — ''آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن''

سب کو محمودؔ مُستنیر کرے
''آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے رہی ہے جو رَہنمائی کرن — وہ ہے نُورِ پیمبری کی کرن
ذکرِ سرکار ﷺ سے دَر آئی ہے — دِل میں مہتابِ خُرمی کی کرن
گُنبدِ سبز سے نکلتی ہے — مہرِ حقانیت کی سچی کرن
ماہِ طیبہ ہی کی عنایت ہے — امن کی، آشتی کی دَاعی کرن
چھا گیا جھوٹ دَہر میں مولا ﷺ — کوئی خورشید راستی کی کرن!
میرے سرکار ﷺ رحمتِ عالَم ﷺ — مہرِ لُطف و عطا کی کوئی کرن!

راہ محمودؔ مستقیم کرے
نُورِ سرور ﷺ کی ایک ہادی کرن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ آقا ﷺ میں جلبِ جاہ نہ کر — ثروت و مال و زر کی چاہ نہ کر
طاعتِ مصطفی ﷺ سے منہ مت موڑ — فردِ اَعمال کو سیاہ نہ کر
آنکھ حکمِ نبی ﷺ سے تو نہ چُرا — زندگی اِس طرح تباہ نہ کر
ہو نہ ذکرِ رسول ﷺ پر مُنتج — اِس طرح وِردِ لَا اِلٰہ نہ کر

کام آقا ﷺ کو جو پسند نہیں ۔۔۔ اُس طرف تو ذرا نگاہ نہ کر
کر نہ وِردِ درود میں غفلت ۔۔۔ ایسے تو شام یا پگاہ نہ کر
گھر ہی میں چھوڑ آ اَنا اپنی
کج مدینے میں تُو کُلاہ نہ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روز کرتا ہوں نظّارے دِل کے ۔۔۔ یوں کہ سرکار ﷺ ہیں پیارے دِل کے
ہجرِ طیبہ میں سُلگتی آنکھیں ۔۔۔ پائیں گی آج سہارے دِل کے
دوڑے جاتے ہیں مدینے کی طرف ۔۔۔ ہم سمجھ پائے اشارے دِل کے
پُوری فرمائیں گے فضلِ حق سے ۔۔۔ میرے سرکار ﷺ خسارے دِل کے
پھر مَیں طیبہ میں ہُوا ہُوں حاضر ۔۔۔ یاد نے کاج سُنوارے دِل کے
عجز اور اپنے نبی ﷺ کی مِدحت
ہیں یہ محمودؔ اِجارے دِل کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب دھنک کے رنگ آئیں گے نظر کے سامنے ۔۔۔ روضۂ سرکار ﷺ ہو تو چشمِ تر کے سامنے
پھر بھی طیبہ کے لیے ہر وقت مَیں تیار ہوں ۔۔۔ ہیں شداید بھی اگرچہ سب سفر کے، سامنے
دل میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ تھا، لب پہ قُرآنِ مبیں ۔۔۔ بہن اور بہنوئی جب آئے عمر ؓ کے سامنے
بزمِ سرور ﷺ میں برا ؓ کے تو تھے گرد آلود بال ۔۔۔ اور تھے وہ بھی کہ جاتے تھے سنور کے سامنے
سر خُدا کے آگے جھکنے کے لیے بے تاب تھا ۔۔۔ آ گیا جب روضۂ سرور ﷺ نظر کے سامنے
عظمتِ محبوبِ خلّاقِ دو عالم ﷺ تھی رشیدؔ
پیشِ دِل، آگے نگاہوں کے، تو سر کے سامنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سبق اُلفت کا جو ازبر کریں گے ۔۔۔ عنایت اُن پہ پیغمبر ﷺ کریں گے

دُہائی دیں گے محبوبِ خُدا ﷺ کی — جسارت یہ سرِ محشر کریں گے
درودِ پاک کے بارے میں طے ہے — وظیفہ اِک یہی اکثر کریں گے
جو دیکھیں گے نبی ﷺ کا سبز گُنبد — سلام اُس کو سرِ منظر کریں گے
جونہی پائیں گے حکمِ رُستگاری — تو سب لوگوں کو ہم ششدر کریں گے
سرِ محشر مجھے بے ہوش پا کر — توجُّہ شافعِ محشر ﷺ کریں گے
اِنھیں محمودؔ مِل جائے گی منزل
رسولِ رب ﷺ کو جو رَہبر کریں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نخلِ طیبہ، ثمر ہے ہر جانب — دیکھ لو، کیا اثر ہے ہر جانب
سامنے دیکھتا ہے ہر بندہ — مصطفی ﷺ کی نظر ہے ہر جانب
کِس لیے غم زدہ ہو بے چارو! — رحمتِ چارہ گر ہے ہر جانب
قحط آقا ﷺ ہو قناعت کا — کاوشِ جلبِ زَر ہے ہر جانب
خیر عنقا ہے، مَنفَعَت غائب — ہر طرف شر، ضرر ہے ہر جانب
چاہیے رحم کی نظر مولا ﷺ! — ظلم اب کارگر ہے ہر جانب
لُطفِ سرکار ﷺ کی ہمہ گیری!
جس کا محمودؔ اثر ہے ہر جانب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ جانبِ رِفعت ہے، مدینے کا سفر ہے — آقا ﷺ کی عنایت ہے، مدینے کا سفر ہے
سرکار ﷺ کی مِدحت ہے، مدینے کا سفر ہے — اَفکار میں نُدرت ہے، مدینے کا سفر ہے
توجیہِ سعادت ہے، مدینے کا سفر ہے — رحمت کی علامت ہے، مدینے کا سفر ہے
حد درجہ مسرّت ہے مدینے کا سفر ہے — تسکینِ طبعیت ہے، مدینے کا سفر ہے
اِک امن کی جا، دُوسری غفراں کا سندیسا — بطحا کی مسافت ہے، مدینے کا سفر ہے

فارِغ نہیں ہوتا کہ چلوں شہر سے باہر
جس کام کی فرصت ہے، مدینے کا سفر ہے
لُکنت زدہ آواز ہے، لرزیدہ قدم ہیں
اِک سوز ہے، رِقّت ہے، مدینے کا سفر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مزا پایا مدینے کی ہَوا آنے سے
اُس کا اِظہار کیا نعتِ نبی ﷺ گانے سے
یادِ سرکار ﷺ کی دُنیا کے جو باسی ہیں، اُنھیں
اُنس شہروں ہی سے ہے اور نہ وِیرانے سے
دیکھ لو شمعِ نبوّت کے نگاریں جلوے
آدمی تم کو نظر آئیں گے پروانے سے
کیوں نہ یکساں ہو پیمبر ﷺ کی عنایت سب پر
اِحتراز اُن کو ہے اپنے سے، نہ بیگانے سے
رب کو دیکھا ہے، نہ جانا ہے، نہ پہچانا ہے
ہم نے تسلیم کیا آپ ﷺ کے فرمانے سے
کام آغاز کرو پڑھ کے درودِ سرور ﷺ
فائدہ کچھ بھی نہیں بعد میں پچتانے سے
شغلِ مدّاحی سرور ﷺ میں لگا ہے ایسے
کچھ تعلّق نہیں محمودؔ کو غم کھانے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتوں میں گُزرتی ہیں جو ساعات کِسی کی
ہونے نہیں دیں گی یہ کبھی مات کِسی کی
قُرآں نے سکھایا مجھے مِدحت کا سلیقہ
تعریف جو کرتی رہیں آیات کِسی کی
پڑھنا ہے درود اپنے پیمبر ﷺ پہ ہمیشہ
رَد کرتے نہیں آپ ﷺ یہ سوغات کِسی کی
کوئی نہیں ایسا کہ جو اِدراک بھی کر پائے
کی رب نے جو اِسرا میں مُدارات کسی کی
بخشائے گی جو حشر کے دِن سیکڑوں عاصی
گردن کی وہ ہے لرزشِ اثبات کِسی کی
رہتا ہے اگر طاعتِ سُلطانِ عرب ﷺ میں
دِن عید کا دِن، رات ہے شبرات کِسی کی
محمودؔ نے دیکھا ہے، وہ ہے نعت کا شاعر
پائی ہے جو تطہیرِ خیالات کِسی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتِ سرکار ﷺ ہے خالق کی اُلفت کا ثبوت　　یہ پھٹی آنکھیں، کھلا منہ، میری حیرت کا ثبوت
پوچھنے یا سوچنے کی تو ضرورت ہی نہیں　　ہر حدیثِ مصطفیٰ ﷺ خود ہے فصاحت کا ثبوت
ہر کہ و مہ مستفیدِ رحمت سرکار ﷺ ہے　　کِس نے پُوچھا ہے کبھی بارانِ رحمت کا ثبوت
ہر کہ و مہ مستفیدِ رحمتِ سرکار ﷺ ہے　　کِس نے پُوچھا ہے کبھی بارانِ رَحمت کا ثبوت
ہے جسارت جالیوں کو چُومنے کی خواہشیں　　چاہتے ہیں، دے وہاں تو ضبطِ اُلفت کا ثبوت
اِس کو میزاں سے ہٹا کر خُلد میں لے جائیں گے　　لائے تو کوئی مِرے آقا ﷺ سے نِسبت کا ثبوت
نُورِ رحمت سر بہ سر سرکارِ ہر عالَم ﷺ ہُوئے　　چاند اور سورج سے کیا پوچھو گے طلعت کا ثبوت

چل پڑا محمودؔ دربارِ رسولِ پاک ﷺ کو
اَشک آور اِس کی آنکھیں ہیں خجالت کا ثبوت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا رحم ہے عصیاں شعار کی خاطر　　نگاہِ لُطف سے مِدحت نگار کی خاطر
دورِدِ پاک پیمبر ﷺ کی ذات پر ہر روز　　شمار کرتا ہوں روزِ شمار کی خاطر
سبب تھا رفعتِ ذکرِ حضور ﷺ کا بھی یہی　　تو بدلہ بھی آقا ﷺ کے پیار کی خاطر
کلامِ حق کو جو دیکھو تو اُس نے فرمایا　　"تُوَقِّرُوْہ" نبی ﷺ کے وَقار کی خاطر
بروزِ حشر بھی میری یہی توقُّع ہے　　کرم کریں گے نبی ﷺ خاکسار کی خاطر
نہ کہہ سکا ہوں کوئی شعر لائقِ سرور ﷺ　　ہر ایک نعت کہی اِعتذار کی خاطر

قرار دیتی ہیں محمودؔ دِل کی اُمیّدیں
نبی ﷺ کریں گے دِلِ بے قرار کی خاطر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضُوری میں جو کچھ لحظے ہیں حائل　　گُناہوں کے کئی نقشے ہیں حائل
رہِ احکامِ سرور ﷺ پر نہ چل کر　　اِرم کی رَاہ میں خدشے ہیں حائل
عبادت کی قبولیت ہو کیسے　　مِرے بے روح سے سجدے ہیں حائل

نظر آتا نہیں سرور ﷺ کا روضہ   ندامت کے کئی قطرے ہیں حائل
نبی ﷺ کے شہر کے رَستے میں لوگو   مہینے، سال اور ہفتے ہیں حائل
درودِ پاک تک جانے کی رَہ میں   وَظائف کے کئی صیغے ہیں حائل
مدینے میں پہنچ جاتیں عرائض
مگر محمودؔ کے لہجے ہیں حائل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن سے آقا ﷺ تھے راضی   دو جہاں اُن سے ہو گئے راضی
مُلتفِت پائی مَیں نے جب منزل   دیکھے طیبہ کے راستے راضی
جان لے مصطفیٰ ﷺ کو حق بندہ   ہو سکے تو اُنھیں کرے راضی
کیا دیارِ حبیبِ خالق ﷺ ہے!   جایئے راضی، آیئے راضی
اُس پہ خوش ہو گیا خُدائے جہاں   جس نے سرکار ﷺ کر لیے راضی
آ گئیں نو بہ نو ردیفیں بھی   نعت پر پائے قافیے راضی
نعت محمودؔ نے کہی ایسی
ہو گیا اپنے آپ سے راضی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے نبی ﷺ! عطرِ صداقت آپ ہیں   صاحبِ اِعزازِ رِفعت آپ ﷺ ہیں
وَاقفِ اَسرارِ فطرت آپ ﷺ ہیں   ''ہر زمانے کی ضرورت آپ ﷺ ہیں
دَاعیٔ اِسلام و نُورِ معرفت   مَاحیٔ کفر و ضلالت آپ ﷺ ہیں
زیبِ تن محبوبیت کا پیرہن   صاحبِ قوسین خِلعت آپ ﷺ ہیں
یہ خُلاصہ ہے شبِ معراج کا   حق ہے معنیٰ اور صُورت آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ ہیں اِنسانِ کامِل بالیقیں   وجہِ فخرِ آدمیت آپ ﷺ ہیں

ڈر نہیں محمودؔ محشر کا کہ جب
شافعِ روزِ قیامت آپ ﷺ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ حق کی حجّت آپ ہیں — مالکِ رُشد و ہدایت آپ ﷺ ہیں
برزخِ کُبریٰ کا اِک معنیٰ ہے یہ — جانِ کثرت، جانِ وَحدت آپ ﷺ ہیں
سائرِ افلاک و عرش و لامکاں — اور "اَوْ اَدنیٰ" کی قُربت آپ ﷺ ہیں
اِستقامت اور عزیمت کا نشاں — کفر کی وجہِ ہزیمت آپ ﷺ ہیں
رحمتِ ہر کون، کون اُن ﷺ کے سِوا — اور مردِ اشجعیت آپ ﷺ ہیں
اشرفُ المخلوق اِنساں ہو گیا — اِس کی وجہِ افضلیت آپ ﷺ ہیں
دفن جو محمودؔ طیبہ میں ہُوا
اُس کی بخشش کی ضمانت آپ ﷺ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سعادت اپنی ہے سرکار ﷺ کی ثنا کا سوال — نہ جلبِ مَنفعَت کا، اور نہ واہ وا کا سوال
نگاہِ لُطف و عنایت حضور ﷺ کی جو ہُوئی — تو کیا گُناہ کا قصّہ، تو کیا خطا کا سوال
وہ راہِ سرور ہر دو جہاں ﷺ بتائے گا — کوئی کرے جو کِسی سے رہِ ہُدیٰ کا سوال
خُدا سے پاؤ گے اِس کے جواب میں ہر شے — نبی ﷺ کے دَر پر کرو عرضِ مدّعا کا سوال
بُصیری رحمۃ اللہ علیہ چادرِ رحمت سے پا گیا صحت — اب اور اِس سے زیادہ ہو کیا بقا کا سوال
نبی ﷺ سے اُنس اگر ہے تو بات بھی مانو — ہر اہلِ دِل کے لیے ہے یہ اِبتدا کا سوال
حضور ﷺ کب یہ مُسلماں وقار پائے گا
مِرے لبوں پہ ہے محمودؔ یہ سَدا کا سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُٹھاؤ قُدسیو، بے شک مِری خطا کا سوال — مگر مُحبِّ پیمبر ﷺ کو کیا سزا کا سوال

مِرے مذاقِ سخن نے وَرق یہ پھاڑ دِیا — مِرے حوالے سے کیا مدحِ ماسوا کا سوال
جواب مِلتا ہے اِسرا کی شب "فَاَوْحیٰ" سے — اگر ہو آشنا سے اپنے آشنا کا سوال
درِ حضور ﷺ سے پائے مُرادیں منہ مانگی — خطا شعار کا یا مردِ پارسا کا سوال
غَلَط ہے سربسر، یہ رَاہ سے بھٹکنا ہے — نبی ﷺ کے ہوتے ہُوئے اور آسرا کا سوال
ضروری نعت، تو طاعت بہت ضروری نہیں؟ — اُٹھا ہے مَتن کے اندر سے حاشیہ کا سوال
جواب تُجھ سے کوئی بَن بھی پائے گا محمودؔ
کِیا عطائے نبی ﷺ نے اگر وَفا کا سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسرا میں تھی اِک تیزیٔ رفتار حقیقت — اور دُوسری اللہ کا دِیدار حقیقت
پیدا ہُوئے دُنیا کے سبھی جس سے حقائق — ایسی ہیں مِرے سید اَبرار ﷺ حقیقت
اس سے تو مفر اُن کو نہ تھا، جو رہے مُنکر — سرکار ﷺ کی ہے عظمتِ کِردار حقیقت
بے شبہ و شک حق ہے تو یا نُورِ نبی ﷺ ہے — یا خالقِ ہر نوع کے اَنوار حقیقت
جو پیرویٔ سرورِ عالَم ﷺ نہ کریں گے — لاریب ہے اُن کے لیے اِدبار حقیقت
اظہر تھا مِنَ الشَّمس رسول آپ ﷺ کا ہونا — پر پا نہ سکے آپ کی کُفّار حقیقت
حق مرضیٔ سرکار ﷺ پہ محمودؔ ہے رَاضی
رکھتی ہے عجب عالَمِ اسرار حقیقت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاد سرکار ﷺ کی اَثاثہ ہے — ایک یہ قُدرتی اَثاثہ ہے
طاعتِ سروری ﷺ اَثاثہ ہے — بس یہی معنوی اَثاثہ ہے
ثروت و زر کو ڈھونڈنے وَالو — ذکرِ سرکار ﷺ ہی اَثاثہ ہے
دیکھ کر طیبہ، میری آنکھوں میں — سرمدی شبنمی اَثاثہ ہے
پوچھ لو، اپنے سرورِ دیں ﷺ سے — دوستو! عاجزی اَثاثہ ہے

طاعت آقا ﷺ کی طاعتِ حق ہے   اِک یہی آگہی اَثاثہ ہے
کوئی کچھ بھی کہے مگر محمودؔ
نعت کی شاعری اَثاثہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو اُلفت ہُوئی پیمبر ﷺ سے   کیوں کرے گا وہ پیار دُنیا کو
اُن ﷺ کے اَحکام پر عمل کرنا   ڈالنا ہے مِہار دُنیا کو
فیصلہ یہ مرے نبی ﷺ کا ہے   دین کو جیت، ہار دُنیا کو!
طیبہ دارُ القرار ہے، یہ دیکھ   چھوڑ دے بے قرار دُنیا کو
جو نہ نخچیرِ مصطفیٰ ﷺ ٹھہرا   کیا کرے گا شکار دُنیا کو
چل نبی ﷺ کے دیار کی جانب   دِل سے تُو دے اُتار دُنیا کو
خاکِ طیبہ میں ہے بقا تیری   چھوڑ ناپائیدار دُنیا کو

چاہیے گر اپنی ذرا بھی بہتری اِنسانیت   لے نبی ﷺ کی سادگی اور راستی اِنسانیت
رب سے ہی دُوری ہو تو پھر کیا رہی اِنسانیت   اور ہے سرکار ﷺ ہی سے آگہی اِنسانیت
ہے وہی مومن، وہی اِنساں، وہی ہے آدمی   حکمِ آقا ﷺ پر کرے جو آدمی اِنسانیت
جو اُخوّت کا نظام آقا ﷺ نے قائم کر دِیا   اس کے اپنانے سے ہو گی باہمی اِنسانیت
اُس میں بھی ناگفتنی حیوانیت دیکھی گئی   ہے ہمارے سامنے جو گُفتنی اِنسانیت
آپ سے تو میرے آقا ﷺ کچھ بھی پوشیدہ نہیں   ہے عجب ناآدمیت عالمی اِنسانیت
رَہنما محمودؔ وہ راہِ نبی ﷺ کو مان لے
آج کے اِنساں میں ہو جو وَاقعی اِنسانیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رات طیبہ میں یہ دیکھیں دَاخلی سرگوشیاں   کر رہی تھی روشنی سے چاندنی سرگوشیاں

بات اپنے آقا و مولا ﷺ کی ہونی چاہیے — گفتگو سرگم میں یا ہوں سرسری سرگوشیاں
وہ تھیں مدّاحِ نبی ﷺ کی رُستگاری کے لیے — ہاتفِ غیبی نے کیں جو واقعی سرگوشیاں
اہلِ دانش سے، نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے واسطے — دِیدہ ریزی سے کرے دِیدہ وَری سرگوشیاں
میرے بارے میں شفاعت کے اثر کو دیکھ کر — سب ملائک کر رہے تھے باہمی سرگوشیاں
ہے کُھلی جنگ اُن سے میری، جو نبیؐ سے دُور ہیں — دُشمنوں سے کون کرتا ہے کبھی سرگوشیاں

جب بھی رُخِ محمودؔ مَیں نے جانبِ طیبہ کیا
میری کانوں میں ہوا کرنے لگی سرگوشیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا ہے حُبِّ دیں سے قلب آباد — نبی ﷺ سے ہے محبّت جس کی بنیاد
ہے قولِ کبریا فرمانِ سرور ﷺ — "وَمَا یَنطِقُ" جو ہے قُرآں کا اِرشاد
نہیں محروم لُطفِ مصطفیٰ ﷺ سے — وہ خاطی ہوں کہ ہوں عُبّاد و زُہّاد
بہشت آباد ہے خاکِ مدینہ — ہر اِک ذرّہ وہاں کا ہے چمن زاد
مِرے سرکار ﷺ کے ہیں نام لیوا — مِرے بچّے، مِرے آبا و اَجداد
بنی قسمت نگاہِ مصطفیٰ ﷺ سے — مشیّت کے قلم کا جس پہ ہے صاد

نبی ﷺ محمودؔ جب ہیں اپنے ناصِر
سُنائیں اور کِس کو غم کی رُوداد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہی دُنیا میں ہیں خوش بخت افراد — ''کریں جن کی رسول اللہ ﷺ اِمداد''
جہاں میں نُور زا ہے وہ سحر زاد — ''کریں جن کی رسول اللہ ﷺ اِمداد''
نہیں دُنیا و عقبیٰ میں اُسے غم — ''کریں جن کی رسول اللہ ﷺ اِمداد''
میسّر تاج اسے خُوشحالیوں کا — ''کریں جن کی رسول اللہ ﷺ اِمداد''
نہ اس کی پوچھ کچھ میزاں پہ ہو گی — ''کریں جن کی رسول اللہ ﷺ اِمداد''

وہی پائے گا اپنے رب کو توّاب   ''کریں جن کی رسول اللہ ﷺ اِمداد''
مِلے محمودؔ اُس کو قُربِ خالق
''کریں جن کی رسول اللہ ﷺ اِمداد''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ جو عرش سے ہے افضل و اعلیٰ، دیکھیں   دوستو! آؤ چلو، اُن ﷺ کا مدینہ دیکھیں
دِل میں جن کے ہو تمنّا، درِ آقا ﷺ دیکھیں   پہلے تو گھر وہ پیغمبر ﷺ کے خُدا کا دیکھیں
جستجو سایۂ سرکار ﷺ کی کرنے والے   اُن ﷺ کی رحمت کا ہر اُقلیم پہ سایہ دیکھیں
ہم قدم پائیں وہ حیرت کی فراوانی کو   آ کے طیبہ میں مسیحائی جو عیسیٰ علیہ السلام دیکھیں
دیکھ سکتے ہیں جو بندے، وہ مِرے آقا ﷺ کو   لُطف و اِکرام و عنایات میں یکتا دیکھیں
ایسے ہیں سرورِ کونین محشر ﷺ شفیع   جو سیہ کار و خطاکار کو اپنا دیکھیں
میرے سرکار ﷺ کے قریے میں جو آئیں بندے
راتیں جتنی ہوں اندھیری، انھیں اُجلا دیکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل نے تسکین پا کے دیکھ لیا   در پہ آقا ﷺ کے آ کے دیکھ لیا
دیکھے قُدسی پَرے جمائے ہُوئے   پیچھے اُس نقشِ پاک کے دیکھ لیا
عاجزی نے بُلندیاں بخشیں   روضہ جو سر جُھکا کے دیکھ لیا
دِل سے مانا خُدا کی ہستی کو   ہم نے طیبہ میں جا کے دیکھ لیا
نکلی معراج آدمیّت کی   خاکِ طیبہ کو پا کے دیکھ لیا
عاجزی پائی شہرِ طیبہ میں   جب عَقب میں اَنا کے دیکھ لیا
مَیں نے محمودؔ اپنے خالق کو
طیبہ سے دِل لگا کے، دیکھ لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابرِ کرم ہے ایک بہانے پر مُنحصِر — نغمہ نبی ﷺ کی نعت کا گانے پہ مُنحصِر
قسمت بنے، خوشی ملے، پاؤں دِلی مُراد — یہ سب ہے میرے طیبہ کو جانے پہ مُنحصِر
سچ ہے کہ لے محبتوں کی، دُھن خلوص کی — ہے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے ترانے پہ مُنحصِر
مدحِ نبی ﷺ کی ساری دلآویزیاں ہُوئیں — جاں کی کہانی، دِل کے فسانے پہ مُنحصِر
سرکار ﷺ کی نگاہِ عنایت کا ایک رُخ — ہے اپنے دِل کا حال سُنانے پہ مُنحصِر
خالی یہاں سے کوئی نہ لوٹے گا حشر تک — ایسی سخا ہے اُن ﷺ کے گھرانے پہ مُنحصِر

محمودؔ میرا شہرِ پیمبر ﷺ پہنچنا تھا
کچھ اِبتلا و رَنج اُٹھانے پہ مُنحصِر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طامع جو ہُوں تو مَیں فقط حُسنِ قبول کا — پیشِ نظر صلہ نہیں نعتِ رسول ﷺ کا
دُنیا میں حد سے بڑھ گئیں جب سب بُرائیاں — موقع وہی تھا رحمتِ حق کے نزول کا
بُلبل سے جس نے نغمۂ نعتِ نبی ﷺ سُنا — منہ رہ گیا کھِلے کا کھُلا ایسے پھُول کا
بھُولا درود جو، وہ نہ پہنچا بہشت تک — کیسا ضرر ہے، دیکھ لو، اِس ایک بھول کا
طیبہ کی روشنی تو ہے طیبہ کی روشنی — لائے کوئی جواب کہیں خاک دُھول کا
فریاد میری یوں بھی سُنی ہے حضور ﷺ نے — دیتا رہا ہوں وَاسطہ اُن کو بتول رضی اللہ عنہا کا

محمودؔ تم کو حُزن کیا، تم کو ملال کیوں
دُکھ آپ ﷺ ہی نے دُور کِیا ہر ملُول کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوا جو رَاہرو میرے نبی ﷺ کی رَاہوں کا — وہ سربراہ ہے دُنیا کے سربراہوں کا
تُو چشمِ نم لیے شہرِ رسول ﷺ میں پہنچے — ذرا سا تجھ کو جو احساس ہو گُناہوں کا
تھمی تو صرف نہیں ایک ٹکٹکی باندھے — دَرِ نبی ﷺ پہ ہے مجمع لگا نِگاہوں کا
حضور ﷺ اب تو برس جائے لُطف کا بادَل — دُھواں غلیظ نکلنے لگا ہے آہوں کا

وہی تو کیا مرے آقا ﷺ کا شہرِ پاک نہیں ۔۔۔ جدھر کو رُخ ہے زمانے کی شاہراہوں کا

نبی ﷺ کے دَر کے گداؤں کا دیکھ کر رُتبہ ۔۔۔ وہ دیکھ اُترا ہُوا چہرہ کج کلاہوں کا

میں صرف نعت تک محدود مت کروں خود کو
عجب ہے مشورہ محمودؔ ”خیر خواہوں“ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حیراں ہوں اُس کے چہرے کے انوار دیکھ کر ۔۔۔ آیا جو طیبہ کے دَر و دِیوار دیکھ کر

جنّت کا اِک محل ہُوا طیبہ کو منتقل ۔۔۔ میرا بہشت جانے سے اِنکار دیکھ کر

عَامُ الوَفُود میں بہت اِسلام لائے لوگ ۔۔۔ خُلق اُن ﷺ کا، اُن کی عظمتِ کردار دیکھ کر

کیا میری کیفیت ہُوئی، کیسے کروں بیاں ۔۔۔ طیبہ کے دُور ہی سے کچھ آثار دیکھ کر

ہے وجہِ فخر اُس کی زیارت مرے لیے ۔۔۔ آیا ہو جو حضور ﷺ کا دَربار دیکھ کر

ہر کائنات عالَمِ حیرت میں بُت بنی ۔۔۔ اِسرا کی رات کے کئی اَسرار دیکھ کر

تحسین قُدسیانِ فلک نے بھی کی رشیدؔ
محمودؔ کا نتیجۂ اَفکار دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے زخم دُروں کا جو اِندمال کیا ۔۔۔ کرم کیا مرے آقا ﷺ نے، اور کمال کیا

جواب مَیں نے بھی آقا ﷺ کا نام لے کے دِیا ۔۔۔ کوئی ملائکہ نے مجھ سے جب سوال کیا

جُھکا نہ تو اگر آقا حضور ﷺ کے دَر پر ۔۔۔ سرِ عزیز کو اپنے لیے وَبال کیا

کوئی بھی دَم نہ رہا اُن ﷺ کے لُطف سے خالی ۔۔۔ ہر اِک مقام پر اُن ﷺ کے کرم نے خیال کیا

درِ نبی ﷺ پہ کھڑا ہو کے، مجھ سے عاصی نے ۔۔۔ سلام ان ﷺ کو کیا، اور بہ اِنفعال کیا

مدد کو پہنچے اُسی وقت دستگیرِ جہاں ۔۔۔ شفیعِ حشر ﷺ کا عاصی نے جب خیال کیا

اِسے حضور ﷺ کے قدموں کی سمت دَفنانا
اگر رشیدؔ نے طیبہ میں اِنتقال کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچ جاتا ہوں مَیں ہر سال طیبہ — یہ ہے آقا ﷺ کی شفقت کا نتیجہ
مِلی ہے ایسی یکتائی نبی ﷺ کو — مثیل اُن ﷺ کا، نہ ہمسر اور نہ سایہ
مقابل آئے کوئی چاند سُورج! — وہ ہے خاکِ درِ سرور ﷺ کا ذرّہ!
چلو شہرِ رسولِ کبریا ﷺ کو — یہی تو ایک ہے جنّت کا رَستہ
ہُوئے نزدیک تر "قوسَین" سے بھی — حقائق سے اُٹھا اِسرا میں پردہ
رجب میں لامکاں کا ذکر چھیڑو — کوئی ناظر، کوئی منظور چہرہ!

کہے جاتا ہُوں مَیں محمودؔ نعتیں
مرے دِل پر عقیدت کا ہے قبضہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محِب وَاحد ہے اور محبوب یکتا — گماں معراج میں کیسا دُوئی کا
سرِ محشر ہمارے کام آیا — حبیبِ خالقِ اکبر ﷺ کا منشا
اطاعت جس نے کی اپنے نبی ﷺ کی — مطیعِ رب وہی بندہ ہے گویا
جو جلبِ منفعت پیشِ نظر ہے — تعلّق نعت سے پھر تیرا کیسا
وہی سارے مہینوں سے ہے افضل — ہُوئے جس ماہ میں سرکار ﷺ پیدا
نبیٔ آخریں ﷺ کے بعد لوگو! — نبوّت کا ہر اِک دَاعی ہے جھوٹا

درودِ پاک کا وِردِ ارادت!
یہی تو کام ہے محمودؔ اچھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ سے وَفا میرا عقیدہ — اِسی پر اِکتفا میرا عقیدہ
توسُّل سے حبیبِ کبریا ﷺ کے — خُدا سے رابطہ میرا عقیدہ
مددگار و معین میرے نبی ﷺ ہیں — یہی ہے اور تھا میرا عقیدہ
براہِ طیبۂ سرکارِ ﷺ وَالا — حصولِ اِہتدا میرا عقیدہ

نبی ﷺ پہنچیں گے محشر میں مدد کو — یہی ذوقِ رِجا میرا عقیدہ
درودِ پاک کا وِرد مسلسل — وظیفہ یہ مِرا، میرا عقیدہ
مِرے محمودؔ ہیں یاور پیمبر ﷺ
کوئی ہو اور کیا میرا عقیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیاں کرتا ہے فطرت کا جریدہ — مِرے آقا ﷺ کے اَوصافِ حمیدہ
ضروری ہے، غُلامِ مصطفیٰ ﷺ ہو — کوئی بے دَام ہو یا زرخریدہ
پہنچ جاتا ہے صبح و شام طیبہ — ہے گو طَیرِ تخیل پَر بُریدہ
جلالت قُبّۂ خضرا کی دیکھو — نِگوں سر ہے یہاں ہر سرکشیدہ
کہاں ذکر اور کہاں دیدِ مدینہ — "شُنیدہ کے بُود مانندِ دیدہ"
مِرا ذمّہ، اگر قسمت نہ بدلے — چلے طیبہ کو ہر حُرماں رَسیدہ
نبی ﷺ کے دُشمنوں کے وَاسطے ہے
زباں محمودؔ کی تیغِ کشیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"جمالِ مصطفیٰ ﷺ میرا عقیدہ" — کہ مَیں بھی ہو گیا طیبہ رَسیدہ
درِ آقا ﷺ پہ جو ہے آبدیدہ — وہ بندہ ہے خُدا کا برگزیدہ
مَشامِ جاں مُعطّر کر رہا ہے — گُلِ مدحِ نبی ﷺ ہے نو دمیدہ
لیے اشکِ ندامت جا مدینے — ترے کام آئے گا رنگِ پریدہ
کوئی دیکھے تو میری سر بُلندی — رہا چوکھٹ پہ اُن ﷺ کی سر خمیدہ
کلامِ رب ہے قُرآں، مانتے ہیں — لبِ سرور ﷺ سے ہے لیکن شُنیدہ
درودِ پاک سے بے رَغبتی پر
دلِ محمودؔ ہوتا ہے کبیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسالت پر ہے یُوں پُختہ عقیدہ ہیں لفظ اِقرار اور معنیٰ عقیدہ
پیمبر ﷺ کی شفاعت پر یقیں ہے خُدا نے یہ ہمیں بخشا عقیدہ
درود و نعتِ سرکارِ دو عالَم ﷺ مِرے آبا کا ہے وِرثہ عقیدہ
نبی ﷺ ہیں ناصِر و یاور ہمارے اِسے ایماں کہو تم، یا عقیدہ
لحد میں اور سرِ میزانِ محشر ”جمالِ مصطفیٰ ﷺ میرا عقیدہ“
نہیں ہے اُوپری دِل سے عقیدت نبی ﷺ سے اُنس ہے گہرا عقیدہ
جو تھا اصحابِ سرکارِ جہاں ﷺ کا
وہی محمودؔ عاصی کا عقیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ آقا و مولا ﷺ عقیدہ یہی مذہب، یہی اپنا عقیدہ
نبی ﷺ محبوب ربُّ العالمین ہیں یہی ہے صاف اور سیدھا عقیدہ
مدینے میں ہُوئی ہے آنکھ بینا نہیں رکھتے ہیں ہم اَندھا عقیدہ
نہ کی تعمیلِ احکامِ پیمبر ﷺ تو گویا ہے تہ و بالا عقیدہ
مِرے سرکار ﷺ ہیں قُرآنِ ناطق یہی فی الجملہ ہے سارا عقیدہ
فرشتے بھی سُنیں گے مجھ سے نعتیں جو میرا قبر میں پُوچھا عقیدہ
جو ہیں مِدحت سرایانِ پیمبر ﷺ
ہے عشقِ مصطفیٰ ﷺ اُن کا عقیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ ہیں خاص خُدا کے پیام بر تنہا وہ حق شناس اکیلے، وہ حق نگر تنہا
پسیجا دِل نہ کِسی اور بات پر میرا کہ ذکرِ رحمتِ عالَم ﷺ ہے پُر اثر تنہا
جسے سِوائے مدیحِ نبی ﷺ نہ کچھ آیا فرشتے مانیں گے بس اُس کو نکتہ وَر تنہا
اکیلا پھر بھی نہ چھوڑا نبی ﷺ کی یادوں نے رہا ہُوں کہنے کو یوں تو مَیں عُمر بھر تنہا

مجھے تو اور کِسی شے کا اِعتبار نہیں — بُلاوا ہے مِرے آقا ﷺ کا معتبر تنہا
نبی ﷺ کا ذکر جو کل رات ایک بزم میں تھا — اثر پذیر ہُوئی میری چشمِ تر تنہا
نبی ﷺ کے دَر کی طرف ہی نگاہیں ساری تھیں
نہیں تھیں تیری ہی محمودؔ اِک نظر تنہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو آئے لِمِ خلقِ عالَم سمجھ میں — تو آئیں رسولِ مکرّم ﷺ سمجھ میں
درِ مصطفیٰ ﷺ کی جو عظمت سمجھ لو — سرِ عجز کا آئے گا خم سمجھ میں
اثر ہے حقیقت میں یادِ نبی ﷺ کا — کِسی کو جو آ جائے شبنم سمجھ میں
بہت ہم نے معراج کا حال جانا — حقیقت مگر آئی ہے کم سمجھ میں
وَلادت نبی ﷺ کی ہُوئی جب تو آئی — دُعائے مسیحائے مریم سمجھ میں
کلامِ خُدا کو جو سمجھیں تو آئے — مقامِ رسولِ مکرّم ﷺ سمجھ میں
جو قُرآن محمودؔ دیکھو تو آئے
پیمبر ﷺ کی عظمت کا عالَم سمجھ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم نبی ﷺ نے کِیا، اپنا اِلتفات دِیا — اِسی ذریعے سے حق پر ہمیں ثبات دِیا
خُدا کے سامنے کیوں ہم نہ سربسجدہ رہیں — نبی ﷺ دیا تو ہمیں جامعُ الصّفات دِیا
جواب اُنھوں نے دِیا ہے کرم کی صُورت میں — اُنھیں جو اُمّتی نے ہدیۂ صلوٰۃ دِیا
نبی ﷺ نے نکتۂ قُربِ خُدائے وَاحد سے — جہاں کو بُعدِ وُد و عُزّیٰ و منات دِیا
رسولِ پاک ﷺ نے معراج کی بُلندی سے — ہمیں اشارۂ تسخیرِ کائنات دِیا
ملائکہ نے پیمبر ﷺ کے اِک اشارے پر — گُناہ گار کو پروانۂ نجات دِیا
خُدا نے ہم کو مضامینِ نو عطا کر کے
باہ بابِ نعت نبی ﷺ حُسنِ ممکنات دِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے بارے میں کوئی جو بھی سمجھتا پھرتا — پڑھتا رہتا تھا درود اُن ﷺ پہ مَیں چلتا پھرتا
خوف اللہ کا سرور ﷺ نے بٹھایا دِل میں — یہ نہ ہوتا تو مَیں لوگوں سے بھی ڈرتا پھرتا
اُلفتِ سرورِ کونین ﷺ جو قبضہ کرتی — اور جذبہ کوئی کیوں دِل میں مچلتا پھرتا
مجھ کو بُلواتے نہ ہر سال جو طیبہ میں نبی ﷺ — صُورتِ شمعِ شب ہجر، مَیں جلتا پھرتا
اُس کی سبزی پہ جو گُنبد کا نہ سایہ ہوتا — ہر ہرن دِل کی چراگاہ میں چرتا پھرتا
خواب میں جس کو پیمبر ﷺ کی زیارت ہوتی — بلیوں وہ جوشِ مسرّت سے اُچھلتا پھرتا

استقامت مجھے محمودؔ مِلی نعتوں سے
کیوں میں ہر وادیٔ مِدحت میں پھسلتا پھرتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے گا سلامی دُنیوی جاہ و حشم تمھیں — لے لیں گے جب حصار میں اُن ﷺ کا کرم تمھیں
راہِ نبی ﷺ پہ چل کے بنو گے خُدا کے دوست — ہو گا یہاں وہاں نہ کوئی حُزن و غم تمھیں
تم کو اُنھوں نے بے کہے اُمّت میں لے لیا — لگتا ہے کیا نبی ﷺ کا کرم یہ بھی کم نہیں
کھائی قسم قلم کی اور مدحِ حبیب ﷺ کی — پھر دے دِیا ہے شاعرو، رب نے قلم تمھیں
مانگی مدد حضور ﷺ سے آدم علیہ السلام نے نوح علیہ السلام نے — شانِ رسولِ پاک ﷺ بتاتے ہیں ہم تمھیں
یارو! جو مغفرت کا ذرا بھی خیال ہے — کرنا ہے ذکرِ سرورِ دیں ﷺ دَم بہ دم تمھیں

محمودؔ سر جُھکائے مدینے کو چل پڑو
عظمت عطا کرے گا یہ گردن کا خم تمھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُوریٔ دینِ رسولِ ہاشمی ﷺ کب تک بھلا — یوں بھٹکتا ہی رہے گا آدمی کب تک بھلا
جس کے ڈانڈے دِل کی گہرائی سے جا مِلتے نہ ہوں — محض ایسا دعویٔ عشقِ نبی ﷺ کب تک بھلا
آگہی کا منبع و مصدر تو ہیں میرے نبی ﷺ — یہ زمانے کا فریبِ آگہی کب تک بھلا
اُلفتِ سرکار ﷺ میں ایک ایک لمحہ ہو بسر — زندگی کی سوچیے تو زندگی کب تک بھلا

بات پہنچاؤں گا اب میں سرورِ کونین ﷺ تک — اپنے چُنگل میں رکھے گی بے بسی کب تک بھلا
میں گیارہ ماہ تک اِس سوچ میں رہتا ہوں گُم — ہو گی اُن ﷺ کے دَر پہ اپنی حاضری کب تک بھلا
کب نبی ﷺ محمودؔ کو دِیدار بخشیں خواب میں
دوستوں کی اِس کی حالت پر ہنسی کب تک بھلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو جس کا قلب منوّر، وہ اور کیا چاہے — کہے جو نعت سخنور، وہ اور کیا چاہے
جہانِ دُنیا میں بھی اور جہانِ حشر میں بھی — حضور ﷺ جس کے ہوں یاور، وہ اور کیا چاہے
درود میرا وظیفہ، خُدا کا کام یہی — ہو جس کا ہمنوا دَاور، وہ اور کیا چاہے
وہ جس پہ میرے نبی ﷺ نے ذرا قیام کیا — جو دیکھ آیا وہ پتھّر، وہ اور کیا چاہے
نبی ﷺ کے رَوضے کا منظر تو سارے دیکھتے ہیں — جو دیکھ لے پسِ منظر، وہ اور کیا چاہے
جو دیدِ سرورِ عالَم ﷺ کا مرتبہ پائے — لحد میں اور سرِ محشر وہ اور کیا چاہے
نبی ﷺ کے شہر میں محمودؔ جو پہنچ جائے
رَسا ہو جس کا مقدّر، وہ اور کیا چاہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِن کو لے جاتی رہی کوئی تو خوبی ہر جگہ — تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ آقا و مولا ﷺ کے ساتھی ہر جگہ
کوئی نُورانیتِ سرور ﷺ کا اَندازہ کرے — دیکھنے وَالوں کو مِلتی ہے تجلّی ہر جگہ
مَیں نے جب پُوچھا کلامِ حق تو وَاضح ہُوا — سامنے رکھّی ہے رب نے اُن کی مرضی ہر جگہ
دُنیا و عقبیٰ کے جو ہیں مرحلے مُشکل تریں — کام آئے گی پیمبر ﷺ کی غُلامی ہر جگہ
مصطفیٰ ﷺ کے دَر سے بندے مانگتے، جو چاہتے — کرتے پھرتے ہیں نجانے کیوں گدائی ہر جگہ
"رَحمَةً لِّلعَالَمِیں" کا اِک یہی مفہوم ہے — رحمتِ سرکارِ وَالا ﷺ ہے یقینی ہر جگہ
صرف اِک محمودؔ کے دِل پر نہیں ہیں حکمراں
میرے آقا ﷺ کی ہے قائم پادشاہی ہر جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمِ خالق میں معتبر وہ ﷺ ہیں — دیکھ لو، اوجِ عرش پر وہ ﷺ ہیں
یہ حقیقت ہے، بے خبر بندے! — ہر حقیقت سے باخبر وہ ﷺ ہیں
خلوتِ لامکاں میں رب کے سِوا — اور کوئی نہیں، مگر وہ ﷺ ہیں
اُن ﷺ کی مرضی کو رب نے چاہا ہے — اُس طرف ہے خُدا، جدھر وہ ﷺ ہیں
اِس جہاں میں اور اگلی دُنیا میں — میرے تو مُطمحِ نظر وہ ﷺ ہیں
عبد ہم، عبدہٗ مِرے آقا ﷺ — منتظِر ہم ہیں، مُنتظَر وہ ﷺ ہیں

اُن ﷺ سے محمودؔ کا تعلّق ہے
یہ بچارا ہے، چارہ گر وہ ﷺ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک مقتدیوں کی ہے تو اِک مقتدا کی ہے — وہ انبیاء کی حیثیت، یہ رہنما ﷺ کی ہے
اُمّت کی صف میں آپ ﷺ نے بھجوا دیا ہمیں — ہم پر عنایت ایسی حبیبِ خُدا ﷺ کی ہے
اُس کو "فَاَوْحٰی" کہ کے اللہ نے چُھپا دیا — جو بات آشنا سے ہے اور آشنا کی ہے
یہ مہر و مہ جو محوِ سفر ہیں شبانہ روز — اِن کو تلاش آپ ﷺ ہی کے نقشِ پا کی ہے
قولِ نبی ﷺ کی رُو سے مومن فقط وہی — اُلفت ہر اِک سے بڑھ کے جسے مصطفیٰ ﷺ کی ہے
مہجورِ طیبہ ایک، تو ہے ایک لُطف یاب — اِک نارسا کی بات ہے اور اِک رَسا کی ہے

اوڑھوں میں خاکِ طیبۂ سرکار ﷺ بعدِ مرگ
محمودؔ میرے دِل میں یہ خواہش سَدا کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کی طرف کو جو کُھلا طاقِ تمنّا — اِس واسطے رہتا ہے بھرا طاقِ تمنّا
دروازۂ حاجت پہ عنایت ہے نبی ﷺ کی — ہے لُطفِ پیمبر ﷺ کا پتا طاقِ تمنّا
جس کو نہ ہو سرکار ﷺ کے ٹکڑوں پہ بھروسا — بھر سکتا ہے کب اُس کا بھلا طاقِ تمنّا
ہو جائے تمام عمرِ رَواں میری مدینے — کہتا ہے یہ ہر صبح و مَسا طاقِ تمنّا

جتنا ہے کرم سرورِ عالم ﷺ کا زیادہ اِتنا تو نہیں میرا بڑا طاقِ تمنّا
مِلتی ہے ہر اِک چیز اِسے، جب اُسی دَر سے وَا رہتا ہے طیبہ کو مِرا طاقِ تمنّا
بھر لایا ہوں محمودؔ اِسے شہرِ نبی ﷺ سے
مدّت سے جو خالی تھا مِرا طاقِ تمنّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اکرام و اِلتفاتِ پیمبر ﷺ عطا ہُوا اور میری سوچ سے کہیں بڑھ کر عطا ہُوا
کثرت میں اِس کی، رَہ نہیں سکتی کسر کوئی سرکار ﷺ کو خُدا سے جو ''کوثر'' عطا ہُوا
نعتِ رسولِ پاک ﷺ سُنانے کے وَاسطے اِذنِ شگفتِ لب سرِ محشر عطا ہُوا
حاجت اُسے ہو کیا کِسی آبِ حیات کی آبِ مدینہ کا جِسے ساغر عطا ہُوا
طیبہ سے تذکرے کا مجھے اِذن مِل گیا اور اِذن بھی وہ جو سرِ منظر عطا ہُوا
کیوں سر بسجدہ میں نہ رہوں پیشِ کبریا مجھ کو قلم جو نعت کا خوگر عطا ہُوا
محمودؔ مَیں نے جو بھی کچھ مانگا غفور سے
مجھ کو درِ نبی ﷺ سے برابر عطا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتے ہو جب کہ نعتِ نبی ﷺ نام کے لیے تیار رہنا تم بُرے انجام کے لیے
سب کے لیے نبی ہیں ہمارے رسول پاک ﷺ پیغامِ امن اُن ﷺ کا سب اقوام کے لیے
نارِ سقر ہے دُشمنِ سرکار ﷺ کا نصیب باغِ بہشت آپ ﷺ کے خدّام کے لیے
مجھ کو عطا کِیا جو مدیحِ نبی ﷺ کا ذوق قسمت نے لتّے گردشِ ایام کے لیے
پہنوں وہی مَیں زیرِ زمینِ بقیعِ پاک ملبُوس جو پسند ہے اِحرام کے لیے
افسوس، ہم سے اب وہ سنبھالے نہیں گئے ہم نے قبالے اُن ﷺ سے جو اِنعام کے لیے
محمودؔ میری عرض نبی ﷺ تک پہنچ گئی
تخییل یا صبا رہی پیغام کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کی سرزمیں کہ جو ہے آسماں صِفت — محمودؔ اُس کی کیسے کرے گا بیاں صِفت
سب عالمین ہیں اُسی کے سائے کے تلے — رحمت رسولِ پاک ﷺ کی ہے سائباں صِفت
پھُوٹیں یہیں سے، جتنی بھی یہ کہکشائیں ہیں — خاکِ مدینہ کو نہ کہو کہکشاں صِفت
یہ تو مشامِ جان تک میں ہے رَچی بسی — کیا کر سکیں رسول ﷺ کی، لفظ و بیاں صِفت
بنیاد تو کلامِ خُدائے حکیم ہے — کرتا ہے گو حضور ﷺ کی سارا جہاں صِفت
قُرآں کے تیس پارے ہیں جس سے بھرے ہُوئے — کر پائے مصطفیٰ ﷺ کی یہ کیسے زباں صِفت

محمودؔ اس کو تم کرم کی اِنتہا کہو
کج مج بیانیاں بھی رہیں ارمغاں صِفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قولِ سرکار ﷺ سے مِلتی ہے بشارت برحق — دفنِ طیبہ پہ ہے آقا ﷺ کی ضمانت برحق
راز یہ حشر کے روز کُھلے گا سب پر — اختیار اُن ﷺ کو کیے رب نے ودیعت برحق
زندہ ہیں تو بھی پیمبر ﷺ کے کرم کے باعِث — ہم کو محشر میں بھی ہے اُن کی ضرورت برحق
یہ حدیث آج بھی لکھی ہے سرہانے کی طرف — ہے کبائر کے لیے اُن ﷺ کی شفاعت برحق
اُن ﷺ کے ہونے سے عذاب اِس پہ نہیں آئے گا — اپنی اُمّت پہ نبی ﷺ کی ہے عنایت برحق
مدّعی اب جو نبوّت کا ہے، وہ جُھوٹا ہے — میرے سرکار ﷺ پہ ہے ختم رسالت برحق

اُن ﷺ کی طاعت کا بھی محمودؔ ذرا خیال رہے
نعت کے بارے میں یہ تیری عقیدت برحق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتی ہیں جو نعتیں یہ تولاّئیاں میری — سوچو تو یہ ہیں اصل میں دانائیاں میری
میں نعت کی خدمت پہ جو مامور ہُوا ہُوں — مختص اِسی خاطر ہیں توانائیاں میری
دِل کا مجھے آقا ﷺ نے شہنشاہ بنایا — دریوزہ گر لُطف ہیں دارائیاں میری
سرکار ﷺ نے احقر کو غُلام اپنا بنایا — یوں، ہو نہ سکیں حشر میں رُسوائیاں میری

ہوتی ہے رَسائی جو مِری شہرِ نبی ﷺ میں ۔۔۔ لُکنت زدہ ہو جاتی ہیں گویائیاں میری
"اَلطَّالِحُ لِیْ" کی لبِ سرور ﷺ سے نویدیں ۔۔۔ سُنتے ہی خطائیں جو تھیں، اِترائیاں میری

محمودؔ ہیں مدّاحی سرکار ﷺ کے باعِث
تا حشر یہ پھیلی ہُوئی پہنائیاں میری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہا جہاں میں نہ باطِل تصوّرات کا جال ۔۔۔ کہ توڑا مہرِ نبی ﷺ نے سیاہ رات کا جال
نبی ﷺ کے آنے سے ٹکڑوں میں بٹ گیا فی الفور ۔۔۔ وُد و منات کا، عُزّیٰ کا اور لات کا جال
حسابِ حشر و لَحد سے مجھے رِہائی مِلے ۔۔۔ جو ٹوٹ جائے مدینے میں یہ حیات کا جال
نبی ﷺ کے دین کی حقانیت کو کیا روکے ۔۔۔ کہ ہر طرح سے شکستہ ہے ذات پات کا جال
چلے جو حکمِ پیمبر ﷺ پہ آج کا مُسلم ۔۔۔ گرے گا کٹ کے سبھی قومی مُشکلات کا جال
حضور ﷺ آپ کی اُمّت کو ساری دُنیا میں ۔۔۔ لیے ہُوئے ہے لپیٹے میں وَاقعات کا جال

حضور ﷺ لوگوں نے مذہب کے "رہنما" بن کر
کیا ہے کیموفلاج آج ذاتیات کا جال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ سے کلمہ نہ کِسی نے بھی پڑھایا ہوتا ۔۔۔ بیچ میں نام نبی ﷺ کا جو نہ آیا ہوتا
حِدّتِ روزِ قیامت کی کوئی فکر نہ تھی ۔۔۔ میرے سرکار ﷺ کی چادر کا جو سایہ ہوتا
چاہتے تھے جو مدینے میں عنایت اُن ﷺ کی ۔۔۔ اشک آنکھوں سے ندامت کا بہایا ہوتا
جو مصیبت بھی تھی، منہ موڑ کے چل دی ہوتی ۔۔۔ نغمۂ اُلفتِ سرکار ﷺ جو گایا ہوتا
حشر میں تم کفِ افسوس ملو گے، اے کاش! ۔۔۔ غیرِ سرکار ﷺ کو دِل میں نہ بسایا ہوتا
جانے کرتے ہیں ثنا اوروں کی شاعِر کیسے ۔۔۔ حُسنِ دُنیا نے ہمیں بھی تو رُجھایا ہوتا

تمغا محمودؔ یہ میزان پہ کام آنا تھا
نام جارُوبِ کشوں میں جو لکھایا ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے بھی سرورِ عالم ﷺ! رِدائے لُطف مِلے
مرے بھی دُور ہوں سب غم، رِدائے لُطف مِلے

قبول میری بھی کوئی تو نعت ہو جائے
بُصیری رحمۃ اللہ علیہ والی کِسی دم رِدائے لُطف مِلے

رِدا ہے آپ ﷺ کی جو قسمتیں بدلتی ہے
خُدائے پاک کے محرم ﷺ! رِدائے لُطف مِلے

وہ خوش نصیب ہے، جس پر کرم رکھیں آقا ﷺ
جسے حضور ﷺ سے پیہم رِدائے لُطف مِلے

کمی یہ ایسی ہے، پُوری جو ہو نہیں سکتی
جو اوڑھنے کو تجھے کم رِدائے لُطف مِلے

حضور ﷺ دُنیا میں رُسوا و خوار ہیں مُسلم
کرم کی پائیں نظر ہم، رِدائے لُطف مِلے

غُلام کعب رضی اللہ عنہ و بصیری رحمۃ اللہ علیہ رشیدؔ مضطر ہے
اے رسولِ معظم ﷺ رِدائے لُطف مِلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں تابع اپنے دلِ معتبر کا مَیں کب سے
نیاز مند ہوں خیرُ البشر ﷺ کا مَیں کب سے

رکھّے ہُوئے ہوں نبیِٔ کریم ﷺ کے دَر پر
ہدیّہ جان کا، قلب و نظر کا مَیں کب سے

خُدا کا مجھ پہ یہ فضل و کرم ہے، شیدا ہُوں
نبی ﷺ کے شہر کے دِیوار و دَر کا مَیں کب سے

درود گو بھی ہُوا ہوں تو نعت گو بھی ہُوا
شبانہ روز کا، شام و سحر کا مَیں کب سے

بنامِ پنجتنِ پاک علیہم السلام ہے کرم کہ ہُوا
غُلام سرورِ عالم ﷺ کے گھر کا مَیں کب سے

مجھے بھی آقا ﷺ شہیدی کی موت مِل جائے
کہ رَاہرو ہُوں اُسی رہگزر کا مَیں کب سے

سُنا ہے "طَالِحِ لِیٔ" کا حضور ﷺ کا مُژدہ
تو منتظِر ہوں کرم کی نظر کا مَیں کب سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر جو اُن ﷺ کی بات کبھی ہے کبھی نہیں
اِدفاعِ مُشکلات کبھی ہے کبھی نہیں

جب وجہِ کائنات ﷺ کا ہر دَم نہیں خیال
عرفانِ کائنات کبھی ہے کبھی نہیں

یہ کیا کہ دَائمی نہیں ذکرِ رسولِ پاک ﷺ
اِس رَاہ پر ثبات کبھی ہے، کبھی نہیں

یوں رب کی مستقِل نہیں تجھ سے عنایتیں
لب پر ترے صلوٰۃ کبھی ہے کبھی نہیں

آقا ﷺ کی زندگی کو تو دُشمن نہ کہہ سکے — وہ جامع الصِّفات کبھی ہے کبھی نہیں
سرکار ﷺ خود جواب دیں میرے سلام کا — دِل پر یہ واردات کبھی ہے کبھی نہیں
محمودؔ جو لکھی گئی سیرت حضور ﷺ کی
تدوینِ واقعات کبھی ہے کبھی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہے کوئی کہ نعتوں میں تفکُّر ہو نہیں سکتا — کوئی اِس سے بڑا دیں سے تمسخُر ہو نہیں سکتا
جسے نُورِ نبیؐ آخریں ﷺ سے وَاقفیت ہے — وہ بندہ تو پرستار مہ و خُور ہو نہیں سکتا
اَزل سے طے ہے دینِ حضرتِ محبوب خالقؑ میں — تبدُّل ہو نہیں سکتا، تغیّر ہو نہیں سکتا
اگر نام نبی ﷺ سُن کر، درود اُن پر نہ بھیجو گے — خلا ایسا نظر آئے گا جو پُر ہو نہیں سکتا
نبی ﷺ کے اُمّتی آپس میں بھائی بھائی ٹھہرے ہیں — یہاں بے گانگی کا تو تصوّر ہو نہیں سکتا
جو میں ہُوں نعت گو تو عاجزی ہے میرا سایہ — خُدا کے فضل سے مجھ کو تحیُّر ہو نہیں سکتا
نبی ﷺ محمودِ عصیاں کوش کو طیبہ بُلاتے ہیں
کرم ایسا بھی کیا وجہِ تحیُّر ہو نہیں سکتا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرا عریضہ جونہی پیشِ آنجناب ﷺ ہُوا — تو جو بھی رَنج تھا، بھولا ہُوا سا خواب ہُوا
درِ حضور ﷺ کے بذل و نوال کے صدقے! — سوالی جو بھی نظر آیا، فیض یاب ہُوا
کلامِ حق سے مِلے ہیں دروسِ نعت مجھے — مِرے کریم ﷺ کی اُلفت مِرا نصاب ہُوا
مِرے حضور ﷺ نے دی مجھ کو مغفرت کی سَند — اگرچہ مجھ سے گُناہوں کا اِرتکاب ہُوا
خُدا کا ہو گا کرم بے حساب اَحقر پر — درودِ پاک کا جس وقت بھی حساب ہُوا
حساب کے بھی بکھیڑوں سے بچ گیا اَحقر — نبی ﷺ کے فضل سے اِس کا نہ اِحتساب ہُوا
جریدہ ''نعت'' کے اِجرا کے وَاسطے یارو
خُدا کا شکر کہ محمودؔ اِنتخاب ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُہروں کا کھیل دیکھیے آقا ﷺ بساط پر
مُسلم تُلے ہیں کُفر سے بھی اِرتباط پر

سرکار ﷺ ظلم کا ہے تسلُّط یہاں وَہاں
پہرے بٹھا دیے گئے ہیں اِنبساط پر

آقا حضور ﷺ آپ کی اُمّت نے آج کل
ہر اِک قدم رکھّا ہے رہِ اِنحطاط پر

اس پر تعیُّشات کے دَر ہیں کُھلے ہُوئے
کُھل کھیلتی ہے آپ ﷺ کی اُمّت نشاط پر

محبوبِ کردگار ﷺ نے رَستہ دِکھا دِیا
منزل مِلے گی چل کے رہِ اِحتیاط پر

گزرے گا مصطفیٰ ﷺ کی مدد سے بخیریت
جب بھی قدم رکھّے گا کوئی ''پُل صراط'' پر

آقا ﷺ کے تو کرم کی کوئی اِنتہا نہیں
محمودؔ اِنحصار ہے تیری بساط پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزارش جو بھی کی محمودؔ مِدحت کے حوالے سے
پذیرا ہو گئی آقا ﷺ کی رحمت کے حوالے سے

نبی ﷺ ہیں اَشجعِ عالَم، نبی ﷺ ہیں اَفصحِ عالَم
وہ یکتا ہیں شجاعت کے، فصاحت کے حوالے سے

اِسی خاطر ہر اِک ذی رُوح ہے سرکار ﷺ کا ذاکر
نبی ﷺ کا ذکر ہے قرآں میں رِفعت کے حوالے سے

حضورِ سرورِ کونین ﷺ میں مقبول ہوتے ہیں
وہ آنسو جو نکلتے ہیں ندامت کے حوالے سے

مِری فردِ عمل میں صرف کی تحریر قُدرت نے
درودِ پاک کی کثرت عبادت کے حوالے سے

مِرے سرکار ﷺ اِن کو دیکھ لیں، تو خاص کہلائیں
مِرے مجموعہ ہائے نعت نُدرت کے حوالے سے

تری نعتیں اگر محمودؔ آقا ﷺ سُننا چاہیں گے
یہ اِستحقاق بن جائے گا جنّت کے حوالے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہے گا خادمِ سرکار ﷺ محشر میں بھی باعزّت
جسے اُلفت نہیں سرورؐ سے، اُس بندے کی کیا عزّت

کبھی سینے پہ رکھتا ہُوں، کبھی سر پر بٹھاتا ہوں
مجھے دیتا ہے محبوبِ خُدا ﷺ کا نقشِ پا عزّت

فَتَرضٰی اور ترضٰھا سے یہ حق ہو گیا قائم
کہ پاتی ہے خُدا سے میری آقا ﷺ کی رِضا عزّت

زیادہ سے زیادہ تھی رَسائی طُورِ سینا تک
کِسے دِی انبیاء میں رب نے تا عرشِ عُلا عزّت

ملاقات اس سے شہرِ سرورِ سرکار ﷺ میں کر کے / کرے گی نعت گو کی، نعت کے صدقے قضا عزّت
یہ تُو کرنا، تو وہ تجھ کو عطا فرمائے گا خالق / جو تکریمِ نبی ﷺ ہے ابتدا، تو اِنتہا عزّت
فقط محمودؔ یہ مدحِ پیمبر ﷺ کا نتیجہ ہے
مِرے کرتے ہیں سارے آشنا ناآشنا عزّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سارے آلام و مصائب سے نکلنے کے لیے / ہم مدینے کو چلے جاں سے گزرنے کے لیے
جادۂ اُلفتِ سرکار ﷺ پہ چلنا ہو گا / منزلِ شہرِ پیمبر ﷺ پہ اُترنے کے لیے
مدحتِ سیدِ عالم ﷺ ہی کو فوقیت ہے / ویسے تو ہم کو کئی کام ہیں کرنے کے لیے
ذہن و احساس کو زمزم سے نہلوانا ہے / شہرِ سرکار ﷺ میں رہنے کے، ٹھہرنے کے لیے
حکمِ سرور ﷺ پہ چلو آج کہ کل کو شاید / کفِ افسوس ہی حاصل نہ ہو مَلنے کے لیے
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ سب سے ضروری ہے مگر / حوصلہ چاہیے اِس راہ پہ چلنے کے لیے
یوں تو محمودؔ جو جلدی نہیں کوئی اِس میں
شہرِ آقا ﷺ میں ہے تیار یہ مَرنے کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئیں جو تُجھ کو معنیٔ صَلِّ عَلٰی سمجھ / تُو اِس کو لُطف و فضلِ رَسولِ خُدا ﷺ سمجھ
حمد اور نعت لازمِ و ملزوم جان لے / مدحِ نبیٔ پاک ﷺ کو حق کی ثنا سمجھ
وہ تو شہنشہوں سے کہیں ہیں عظیم تر / آقا ﷺ کے جو گدا ہوں، اُنھیں مت گدا سمجھ
سرکار ﷺ کو بشر تو فقط وہ سمجھ سکا / محبوبیت کو جو نہ سمجھ پایا ناسمجھ
عِصیاں شعار ہوں مگر سرکار ﷺ کا تو ہُوں / تو بات کر نبی ﷺ کی، مِرا سر جُھکا سمجھ
مَرنا نبی ﷺ کے شہر میں جینے کی ہے نوید / یہ موت تو ہے، تُو مگر اِس کو بقا سمجھ
جا حاضریٔ شہرِ رسولِ کریم ﷺ کو
محمودؔ خود کو اِس طرح جنّت رَسا سمجھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کے دَم سے ہے سروسامانِ کائنات ذاتِ رسولِ پاک ﷺ ہے عُنوانِ کائنات
سرکار ﷺ کے بغیر کوئی شے نہ تھی، نہ ہو وہ وجہِ کائنات ہیں، وہ جانِ کائنات
غایت نہیں ہے اِس کی، سِوائے نبی ﷺ کوئی یہ جو کھڑا کیا گیا ایوانِ کائنات
اَسرا کو وہ ﷺ چلے تو نظامِ جہاں رُکا قائم اُنھی کے دَم سے ہے میزانِ کائنات
ناظم نبی ﷺ ہیں، مرکزِ نظمِ جہاں نبی ﷺ اُن ﷺ کے لیے لکھا گیا دِیوانِ کائنات
احمد ﷺ لِوائے حمد تلے ہوں گے ضوفگن جس وقت چاک ہو گا گریبانِ کائنات
محمودؔ مصطفیٰ ﷺ ہی کریں تو کریں علاج
بڑھتا ہی جا رہا ہے یہ بُحرانِ کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کریں گے مُرسلِ رب ﷺ کِسی کی تو دیکھیں گے چھب حشر میں سب کِسی کی
ثنائے نبی ﷺ کا وہ چسکا لگا ہے کہ تعریف کرتے نہیں لب کِسی کی
اُنھیں علم ہوتا ہے حاجت کا اِس کی جونہی دیکھیں وہ لرزشِ لب کِسی کی
بُلائیں گے مہجورِ طیبہ کو طیبہ وہ دیکھیں گے یہ کیفیّت جب کِسی کی
جو عظمت بیاں مصطفیٰ ﷺ کی ہُوئی ہے کلامِ خُدا میں وہ ہے کب کِسی کی
لکھا لوحِ محفوظ پر دیکھ لینا کِسی کی ثناء جنبشِ لب کِسی کی
کہیں گے مدینے کو محمودؔ طیبہ
زباں پر نہ آئے گا ''یثرب'' کِسی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمل کا ہم اگر ردِّعمل پیشِ نظر رکھیں مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا ماحصل پیشِ نظر رکھیں
ذرا دِل میں نہ لائیں حدّتِ محشر کا اَندیشہ کرم آقا ﷺ کا، لُطفِ لَم یزل پیشِ نظر رکھیں
حبیبِ کبریا ﷺ کا نامِ نامی حرزِ جاں کر لیں ہر اِک پیش آمدہ عُقدے کا حل پیشِ نظر رکھیں
یہ تم جو آج آقا ﷺ پر درودِ پاک پڑھتے ہو یقینی ہے کہ قُدسی اِس کو کل پیشِ نظر رکھیں

کبھی بھولیں نہ سردارِ جہاں ﷺ کے سادہ سے گھر کو — نہ ہم سرمایہ داروں کے محل پیشِ نظر رکھیں
ضروری تو نہیں سرکار ﷺ کے اَحکام کی رُو سے — کہ جب نیکی کریں تو اِس کا پھل پیشِ نظر رکھیں
یہی سوچا ہے بابِ نعت میں محمودؔ اَحقر نے
کہ جو ہیئت بھی ہو، حُسنِ غزل پیشِ نظر رکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ محبوبِ رب ہیں، جو ترانے ہیں، اُنھی کے ہیں — ہمیں تا مرگ جتنے گیت گانے ہیں، اُنھی کے ہیں
زمیں پر بھی رسولِ پاک ﷺ ہی کی حکمرانی ہے — سرِ اَفلاک بھی جتنے ٹھکانے ہیں، اُنھی کے ہیں
یہی حق ہے، یہی ہے حق شناسی، حق شناسائی — خُدا کے جو، جہاں جتنے ٹھکانے ہیں، اُنھی کے ہیں
یہ ہے آواز "اَکمَلتُ لکُمْ" کا معنیٰ و مقصد — کہ روزِ حشر تک جتنے زمانے ہیں، اُنھی کے ہیں
ہم انساں ہیں، مسلماں ہیں نبیؐ کے لُطف و احساں سے — یہ جتنے قرض بھی ہم کو چکانے ہیں، اُنھی کے ہیں
مجددؒ، غوثِ اعظمؒ، سہروردؒ و خواجہ اجمیریؒ — یہ جتنے بھی جہاں میں آستانے ہیں، اُنھی کے ہیں
وہ وجہِ خلقتِ عالَم جو ہیں محمودؔ بے شبہہ
تو قُدرت کے یہ جتنے کارخانے ہیں، اُنھی کے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قلب ہے آقا ﷺ کا اَوصافِ خُدا کا آئنہ — صاف آئینہ ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کا آئنہ
آخری پیغامبر ہیں، اوّلِ تخلیق ہیں — یوں نبی ﷺ ہیں اِبتدا کا، اِنتہا کا آئنہ
اور تو کوئی شبِ اِسرا نہ تھا جو دیکھتا — سامنے تھا آشنا کے، آشنا کا آئنہ
اِس میں عکسِ طیبہ اَنور ہُوا پرتو فگن — دِل کا دِل ہے یہ عزیزو، آئنہ کا آئنہ
اپنی صُورت بھی مجھے اچھّی نظر آئے کہیں — دیکھ پاؤں میں کہیں اِس نقشِ پا کا آئنہ
ہو گیا ہوں مستنیرِ نُورِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ — ہے شکست و ریخت کے قابل خطا کا آئنہ
نعت کہنے پر کوئی محمودؔ اُکساتا ہے جب
دیکھ لیتا ہوں دِلِ بے مُدعا کا آئنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۶ مجموعۂ نعت

دیوانِ نعت

الف بائی ردیف وار ۶۳ نعتیں

سنِ اشاعت: ۲۰۰۳
صفحات: ۸۰

انتساب

نعت کے دیوانوں کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

إنك حميد مجيد

اگر مُجھ پر نہ لُطفِ مصطفیٰ ﷺ ارزانیاں کرتا — مِرا اسپِ تخیُّل کِس طرح جولانیاں کرتا
جو بنتا سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کی راہ کا راہی — نہ کیوں تیرا خُدا تیرے لیے آسانیاں کرتا
لگن مُجھ کو اگر ذکرِ نبی ﷺ کی یوں نہ لگ جاتی — تو اِس میں شک نہیں، میں بھی بہت شیطانیاں کرتا
مُقدّر ساتھ جو دیتا، جو قسمت یاوری کرتی — تو میں سرکار ﷺ کے دربار کی دربانیاں کرتا
رِضائے مصطفیٰ ﷺ مقصد نہ ہو تو نعت خوانی کیا — مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں گو میں خوش اِلحانیاں کرتا

اگر اِس پر نہ سایہ رحمتِ سرکار ﷺ کا ہوتا
تو ناممکن نہ تھا، محمودؔ بدعنوانیاں کرتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر پڑتے ہی گنبد پر، مِرا لُطفِ نظر لینا — حقیقت میں یہی تو ہے اِرادت کا ثمر لینا
کسی رنج و مصیبت کا ذرا سا بھی جو خدشہ ہو — تو اسمِ سرور و سرکارِ عالم ﷺ عمر بھر لینا
کِسی جانِب نہ رُخ کرنا، اگر گھر سے نکلنا ہو — جو قسمت ساتھ دے تو جادۂ طیبہ نگر لینا
اگر مدحِ رسولِ محترم ﷺ کی تم کو خواہش ہو — کلامِ حق کی تعلیمات پر بھی غور کر لینا
سبھی کو آپ ﷺ کی شفقت، شفاعت پر بھروسا ہے — مِرے آقا ﷺ سرِ میزان ہماری بھی خبر لینا

اگر محمودؔ دِل میں خواہشاتِ سربلندی ہوں
تو دہلیزِ رسولِ پاک ﷺ پر تم سر کو دھر لینا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے بَصَر ہے، جو ہے حق کا منزلت ناآشنا — ناشناسائے نبی ﷺ ہے عاقبت ناآشنا
جس نے دیکھا ہی نہیں شہرِ حبیبِ کبریا ﷺ — اس سے بڑھ کر کون ہو گا عافیت ناآشنا
جو نہیں ممنونِ احساں مُحسنِ دارین ﷺ کا — کیسا انساں؟ وہ تو ہے اِنسانیت ناآشنا
وہ صداقت کا سبق میرے پیمبر ﷺ نے دیا — ہو گیا ہے جس سے احقر مصلحت ناآشنا
جو احادیثِ نبی ﷺ سے لاتعلُّق سا رہا — ایسا بدبخت آدمی ہے مغفرت ناآشنا

مظہرِ حُسنِ عقیدت نعت ہے محمودؔ کی
اِس کو کہتے ہو تو کہ لو شعریت ناآشنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلے جو ذوق کِسی کو خُدا شناسی کا / تو پائے درجہ وہ طیبہ کے اِلتماسی کا
نبی ﷺ کے لُطف کا احسان مند ایسا ہوں / گناہ گار نہیں ہُوں ناسپاسی کا
مِرے ضمیر نے پہنا ہے نعت پیراہن / نہیں ہے ہَوکا مُجھے یارو، خوش لباسی کا
میں شہرِ سرورِ کونین ﷺ میں پہنچ جاؤں / یہی علاج ہے واحد مِری اُداسی کا
رسالہ ''نعت'' جو سولہ(۱۶) برس سے جاری ہے / کرم نبی ﷺ کا ہے یہ جنوری اٹھاسی کا

حبیبِ رب ﷺ کے عطا کردہ حوصلے کے سبب
بنا مجسّمہ محمودؔ بے ہراسی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں قرآن سے جب اِستفادہ ہو گیا / جذبۂ اُلفت مِرے دِل میں زیادہ ہو گیا
گھر کریں اِس میں پیمبر ﷺ کی محبت کے نقوش / اِن تمنّاؤں میں صحنِ دِل کُشادہ ہو گیا
بھیک اَلطافِ رسول پاک ﷺ کی درکار تھی / ہر نفس دریُوزہ خواہی کا لبادہ ہو گیا
ایک ہیں سارے مُحبّانِ درودِ مصطفی ﷺ / قُدسیوں میں محترم یہ خانوادہ ہو گیا
سامنے تیرے جو ہے آقا ﷺ کا طرزِ زندگی / رہن سہن اپنا ترا کیونکر نہ سادہ ہو گیا

میں بڑھا محمودؔ راہِ مدحتِ سرکار ﷺ میں
میرا یوں اسباقِ اُلفت کا اِعادہ ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرشمہ یہ بھی اِک تھا یادِ سرکار دو عالم ﷺ کا / کرم دیکھا جو لوگوں نے مِری پلکوں پہ شبنم کا
مجھے طائف، اُحد اور فتحِ مکّہ یاد آئے گا / کروں گا ذکر جب سرکار ﷺ کے عزمِ مُصمّم کا
اگر سرکار ﷺ کے لُطف و عنایت پر بھروسا ہو / کسے خطرہ لحد کا، حشر کا، نارِ جہنم کا

قریب اُس کے نہ پھٹکے گی تمازت مِہرِ محشر کی ‏‏ مِلے گا جس کو سایہ حشر میں رحمت کے پرچم کا
کھجوریں میں دیارِ سرورِ عالم ﷺ سے پاتا ہوں ‏‏ تو شہرِ خالق و مالک میں گرویدہ ہوں زمزم کا
سخاوت کی صِفت محمودؔ اتنی تھی پسندیدہ
کہ سر ڈھانپا حبیبِ کبریا ﷺ نے بِنتِ حاتم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی مدح اور محمودؔ میں منظوم و ناظم کا ‏‏ تعلّق ہے اور ایسا ہے کہ ہے ملزوم و لازِم کا
ہیں جتنی کائناتیں، سب نبی ﷺ سے فیض پاتی ہیں ‏‏ عطا فرمایا رُتبہ اُن کو خود مُعطِی نے قاسِم کا
مُجھے سرکار ﷺ کی اُمّت میں پیدا کر دیا اُس نے ‏‏ میں اِس انعام پر شاکر رہوں گا اپنے مُنعِم کا
نویدِ جانفزائے مغفرت دے کر معاصی پر ‏‏ بڑھاتے ہیں پیمبر ﷺ حوصلہ تائب کا، نادِم کا
یہ سچ ہے گلشنِ شہرِ پیمبر ﷺ کے عنادِل پر ‏‏ اثر مُثبت یا منفی، کچھ نہیں ہوتا ہے موسم کا
ثبوتِ علمِ لامُتناہی کیا اِس کے سِوا ہو گا
دیا محمودؔ رب نے مرتبہ اُن ﷺ کو مُعلّم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ سرورِ عالم ﷺ کی گیرائی میں شک کیسا ‏‏ مِری تخییل کی افلاک پیمائی میں شک کیسا
حبیبِ خالقِ یکتا و واحد ہیں حبیب اِس کے ‏‏ تو پھر سرکارِ ہر عالم ﷺ کی یکتائی میں شک کیسا
مُعانِد دین و جاں کے بھی جسے صادِق سمجھتے ہوں ‏‏ صداقت کیش اُس ہستی کی سچائی میں شک کیسا
مُجھے جب تک نظر آتا ہے روضہ اپنے آقا ﷺ کا ‏‏ مُجھے یا پھر کسی کو میری بینائی میں شک کیسا
خطابِ "اُدنُ مِنّیِ" جب برابر یاد ہے سب کو ‏‏ سرِ عرشِ عُلا اُن ﷺ کی پذیرائی میں شک کیسا
میانِ لامکاں محمودؔ جب وصلِ محبّت تھا
تو پھر رب اور سرور ﷺ کی شناسائی میں شک کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ورِدِ درود جس کو بھی وجہِ طرب ہے اب ‏‏ خوف اور حُزن اِس کے لیے بے سبب ہے اب

اب تو میں دیکھ آیا ہوں سرکار ﷺ کا نگر — کافور ہر اِک رنج ہے، عنقا تعب ہے اب
پائے گا کل کو عزّت و توقیر کا شرَف — ذکرِ نبی ﷺ کی بزم میں جو باادب ہے اب
اِس کو بھی دے گا ربِّ دو عالم قبولیت — دفنِ بقیع میرا جو حُسنِ طلب ہے اب
وردِ درود شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، فرض ہے — یہ گرچہ حنفیوں کے لیے مستحب ہے اب

محمودؔ اب سے پہلے بھی کم تو نہیں رہی
دِل کو مِرے جو شہرِ نبی ﷺ کی طلب ہے اب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچیں طیبہ میں گُنہگار نہ جانے پھر کب — دیکھیے، پائیں سَمے ایسے سہانے پھر کب
آئے ہو شہرِ نبی ﷺ میں تو بنا لو قسمت — جانے آئیں یہ حضوری کے زمانے پھر کب
صُفّہ سے قبلے کی جانب ہیں وہ میرے آقا ﷺ — دیکھیے، مِلتے ہیں یہ آئنہ خانے پھر کب
جانے پھر کب ہو درِ سرورِ عالم ﷺ پہ رسا — آئے دِل اپنا، خُدا جانے، ٹھکانے پھر کب
شہرِ سرکار ﷺ کے ذرّات ہیں لعل و گوہر — ہاتھ لگتے ہیں نجانے یہ خزانے پھر کب
سر پھرے حُرمتِ سرور ﷺ کی حفاظت کے لیے — دیکھیے، اُٹھتے ہیں سر اپنا کٹانے پھر کب

ہو کے آئی ہے ابھی شہرِ پیمبر ﷺ سے ہَوا
دیکھیں، جاتی ہے مِرا حال سُنانے پھر کب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فروغِ آگہی سیرت، مجسّم راستی سیرت — نمونہ ہے مسلماں کے لیے سرکار ﷺ کی سیرت
تُجھے جس چیز کی حاجت ہو، جیسی بھی ضرورت ہو — نبی ﷺ کے در پہ حاضر ہو، نبی تو ہیں سخی سیرت
کہیں تم نے سوائے سرورِ کونین ﷺ دیکھی ہے — صداقت کا علَم دُنیا میں لہراتی ہوئی سیرت
اثر انداز اُس کے دِل پہ بھی ہو گی بہر صورت — پڑھے گا غیر مسلم بھی نبی ﷺ کی جس گھڑی سیرت
بچھا جائے گا رِضواں حشر میں اُس شخص کے آگے — وہ جس کے سامنے میرے پیمبر ﷺ کی رہی سیرت

حیاتِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ یوں ہے اُسوۂ کامل
کہ جو ہو قابلِ تقلید، وہ ہے واقعی سیرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُنّت ہے، نہ کیوں کہیے صداقت کو عبادت — سمجھے ہیں پیمبر ﷺ کی اطاعت کو عبادت
آقا ﷺ کی ہے نسبت کی ہر اِک شے مُجھے محبوب — کہیے کہ نہ کہیے مِری چاہت کو عبادت
پاکیزگی دراصل ہے ایمان کا حصّہ — سرکار ﷺ نے فرمایا طہارت کو عبادت
طیبہ میں پہنچیے جو مقدّر سے تو کہیے — دیدار کے ہر لمحہ و ساعت کو عبادت
فرمودۂ سرکار ﷺ کے معنیٰ کو سمجھ کر — کہ دین کے رستے میں عزیمت کو عبادت
احکامِ نبی ﷺ کو جو سراسر ہو مطابق — فرمایا گیا ایسی معیشت کو عبادت
محمودؔ وہ بدبخت ہے جو شخص نہ سمجھے
سرکار ﷺ کے دربار کی قُربت کو عبادت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے متنِ مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ کا حاشیہ عزّت — کراتی ہے زمانے سے پیمبر ﷺ کی ثنا عزّت
یہ عادت، یہ سعادت حشر میں بھی فائدہ دے گی — نبی ﷺ کی نسبتوں کی میں اگر کرتا رہا عزّت
نقوشِ پائے سرور ﷺ کو کرے تو رہنما کوئی — نتیجہ ہے ہمیشہ احترام اِس کا، سدا عزّت
کُھلے گی حشر کے عالَم میں وہ ہر ایک انساں پر — خداوندِ تعالیٰ نے جو کی اُن ﷺ کو عطا عزّت
نہ کی تعظیم و تکریمِ پیمبر ﷺ جس نے دُنیا میں — تو پائے گا وہ بدقسمت بروزِ حشر کیا عزّت
خُدا کے فضل سے یُوں تو یہ پاکستان میں بھی ہے — مگر طیبہ سے مِلنے والی ہے سب سے جُدا عزّت
مجھے محمودؔ آ جائے کہیں طیبہ سے سندیسا
پیامِ حاضری سے دے مُجھے بادِ صبا عزّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ نبی ﷺ ہے ہر جگہ نامِ خُدا کے ساتھ — پھر کیوں نہ اُن کی نعت ہو رب کی ثنا کے ساتھ

ہر روشنی کا سلسلہ پایا جُڑا ہُوا — نورِ نبی ﷺ کے ساتھ، ضیائے خُدا کے ساتھ
پائے گا بارگاہِ پیمبر ﷺ سے ہر مُراد — اسمِ حضور ﷺ لے گا جو "صَلِّ علٰی" کے ساتھ
ہر معصیت شعار کی بخشش کا فیصلہ — وابستہ کیا نہیں ہے نبی ﷺ کی رِضا کے ساتھ
فی الفور ہُوں گا عازمِ شہرِ حضور ﷺ میں — آئے گا جب سندیسا وہاں سے صبا کے ساتھ
آب و ہَوائے شہرِ نبی ﷺ ساتھ ہو مِرے — جس وقت ہو معانقہ میرا قضا کے ساتھ
محمودؔ سوچتا ہوں، مقدّر جو ساتھ دے
شہرِ نبی ﷺ کو جاؤں میں موجِ ہَوا کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ غیر نبی ﷺ رنجِ جاں کُسِل کا خراج — مگر یہ نعتِ نبی ﷺ ہے سکونِ دِل کا خراج
درود پڑھتا ہوں، مدحِ حضور ﷺ کرتا ہوں — کہو تو اِس کو کہو قلبِ مُنفَعِل کا خراج
ملائکہ نے کیا تھا وہ نُورِ سرور ﷺ کو — وہ ایک سجدہ جو تھا ربطِ آب و گِل کا خراج
کیے ہیں پیش جو مجموعہ ہائے نعت کئی — بروزِ حشر ہے یہ نادِم و خجِل کا خراج
جو کر رہا ہو اطاعت حبیبِ حق ﷺ کی کوئی — سمجھ سکو تو کہو اُس کو جذبِ دِل کا خراج
مَیں ہاتھ باندھ کر ذکرِ حضور ﷺ کرتا ہوں — یہ دست بستگی ہے جانِ مُضمحِل کا خراج
بیادِ سرورِ عالم ﷺ ہیں آنکھ میں آنسو
یہی رشیدؔ کے ہے سوزِ مُستقِل کا خراج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس سے بڑھ کر نہیں انسان کی کوئی معراج — اصل میں تو ہے پیمبر ﷺ کی حضوری، معراج
پیش ہوتے تھے جو خدمت میں مِرے سرور ﷺ کی — روز پاتے تھے نگاہوں سے صحابی رضی اللہ عنہم معراج
باادب طیبۂ سرکار ﷺ میں حاضر ہو جا — یہ طریقہ ہے کہ ہو جائے گی جلدی معراج
خواب میں دیدِ پیمبر ﷺ کی سعادت مل جائے — وردِ صلوات سے ہو مُجھ کو الٰہی! معراج
اصل معراج تو ہے دِل میں بسانا اُن ﷺ کو — دیکھنا گنبدِ خضرا کا ہے وقتی معراج

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو جاں کو ہارے — ہو چکی ایسے شہیدوں کو کبھی کی معراج
مُجھ کو محمودؔ یہ اِلہام ہُوا ہو جیسے
فکرِ مدّاحِ سرور ﷺ ہے شعوری معراج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُجھ کو عطا کرے جو ذرا کبریا سمجھ — معراج کو تُو آئنہ در آئنہ سمجھ
مخلوق ہیں نبی ﷺ مگر رب کے حبیب ہیں — قرآں پڑھا تو آئی نہیں پھر بھی کیا سمجھ!
کیا میری حیثیت کہ پیمبر ﷺ سے عشق ہو — آقا ﷺ کے خادموں کی مُجھے خاکِ پا سمجھ
رب سے تُو مانگ واسطہ دے کر درود کا — اور کام عرض کرنے سے پہلے ہُوا سمجھ
کچھ چاہتا ہے رب سے تو دَر پر نبی ﷺ کے آ — بابِ قبولیت کا تُو مُجھ سے پتا سمجھ
اِرشاد جو ترے لیے کر دیں حضورِ پاک ﷺ — قسمت کی لوح پر تُو اُسی کو لکھا سمجھ
یہ تُجھ کو جو درود پہ رب نے لگا دیا
محمودؔ اِس کو نعتِ نبی ﷺ کا صلہ سمجھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو اگر اے دوست تیری شہرِ طیبہ تک پہنچ — یہ یقینی ہے، تُو جائے حُسنِ عُقبیٰ تک پہنچ
گر رسائی کُنہِ ذاتِ پاک تک مطلوب ہے — سعی کر کے تو درِ سرکارِ والا ﷺ تک پہنچ
"مَاطَغٰی" کو پڑھ کے "قَوسَین" اور "اَوْ اَدْنٰی" سمجھ — جان اِسرا کی حقیقت، رازِ اِخفا تک پہنچ
واسطہ اصحاب رضی اللہ عنہم و اہلِ بیتِ آقا ﷺ کو بنا — اِس طرح سے تُو حبیبِ حق تعالیٰ ﷺ تک پہنچ
جاننا چاہے نبی ﷺ کی شان تو قرآں اُٹھا — کُھب کے لفظوں میں نہ رہ جا اور معنیٰ تک پہنچ
سِدرہ سے اوپر ہی اوپر سایۂ سرکار ﷺ تھا — چشمِ اِنساں کی نہ ہو سکتی تھی سایہ تک پہنچ
ہو سکے محمودؔ تو تُو خوش نصیبی کو بُلا
سایۂ مدّاحِ سرور ﷺ میں روضہ تک پہنچ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے قریں ہے سب کچھ — زائرو، آؤ مدینے کہ یہیں ہے سب کچھ
درسِ توحید پیمبر ﷺ نے دیا ہے ایسا — صِفّر تشکیک و گماں اور یقیں ہے سب کچھ
سب نظاموں کو زمانے کے، پرکھ کر دیکھو — رب کے محبوبِ مکرم ﷺ ہی کا دیں ہے سب کچھ
رب نے قاسِمؐ جو کِیا اُن ﷺ کو تو معلوم ہُوا — میرے سرکار ﷺ ہی کے زیرِ نگیں ہے سب کچھ
پوچھو سرکار ﷺ کے داماد علی مولا سے — دِل میں ایماں ہو تو نانِ جویں ہے سب کچھ

جب سے محمودؔ بھی دیکھ آیا نبی ﷺ کا روضہ
اُس کی آنکھوں میں اُسی دن سے حسیں ہے سب کچھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوابوں کی بھی پا بیٹھے ہیں تعبیر بہت کچھ — کرتے جو رہے نعت میں تحریر بہت کچھ
اِجمال فقط اِس کا اُویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ہے — لکھی تو گئی عشق کی تفسیر بہت کچھ
لے جاتا ہے دراصل کرم اُن ﷺ کا مدینے — کرتا بھی ہوں ہر سال مَیں تدبیر بہت کچھ
سرکار ﷺ نے سب کچھ ہی بدل ڈالا ہے، دیکھو — لکھتا تو رہا کاتبِ تقدیر بہت کچھ
یہ بھی تو فقط آپ ﷺ کی رحمت کا اثر ہے — میری جو گزارش میں ہے تاثیر بہت کچھ
پاتا ہی رہا خالقِ عالَم سے مَراتب — جو کرتا رہا آپ ﷺ کی توقیر بہت کچھ

محمودؔ میں اب شہرِ نبی ﷺ جانے لگا ہوں
اِس باب میں مُجھ سے ہوئی تاخیر بہت کچھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ سرور ﷺ پہ جو رکھیں نہ یکسر اعتماد — اُن کو خلّاقِ جہاں پر بھی ہو کیونکر اعتماد
کامیابیِ دُنیا و عُقبیٰ میں بخشے گا ہمیں — شفقتِ سرکارِ عالم ﷺ پر برابر اعتماد
پُرسِشِ اعمال پر پڑھ دوں گا نعتِ مصطفیٰ ﷺ — دیکھنا اپنا سرِ میدانِ محشر اعتماد
رحمتِ خالق کی دِلوا کر اُمیدِ مستقِل — اپنے بندوں کو عطا کرتے ہیں سرور ﷺ اعتماد
زندگی سرکار ﷺ کی پائی ہے سر تا سر کرم — یوں، شفاعت پر رہا ہم کو میسّر اعتماد

روز اُن ﷺ کے پاؤں کی جانب سے ہوتا ہے طلوع   رکھتا پابوسی پہ ہے یُوں شاہِ خاور اعتماد
سایۂ رحمت میں وہ محمودؔ لے لیں گے اُسے
اِس حوالے سے کرے جو کوئی اُن ﷺ پر اعتماد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم پر جو مصطفی ﷺ کے کرم بھی ہیں مُستَنَد   اِس اِستناد ہی سے تو ہم بھی ہیں مُستَنَد
پانی ہیں منزلیں تو اُنھی پر چلے چلو   آقا ﷺ کے تو نقوشِ قدم بھی ہیں مُستَنَد
طیبہ رسائی کا نہیں لیکن کوئی جواب   ویسے تو خواہشاتِ ارم بھی ہیں مُستَنَد
شہرِ نبی ﷺ میں حاضری، اور پھر مُراجَعت   خوشیاں ہیں ناگزیر، الم بھی ہیں مُستَنَد
مُنعِم ہے بے گماں جو حقیقی تو خود خُدا   پر جو نبی ﷺ نے دیں، وہ نِعَم بھی ہیں مُستَنَد
پیدا ہوئے جو پیشِ دیارِ حبیبِ حق ﷺ
محمودؔ گردنوں کے وہ خم بھی ہیں مُستَنَد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُلے ہیں سارے مسلماں مدینے جانے پر   مگر رسائی ہے سرکار ﷺ کے بُلانے پر
اگرچہ میری مُسلّم ہے سہل انگاری   پہنچ ہی جاتا ہوں پر اُن ﷺ کے آستانے پر
میں کیسے مدحِ پیمبر ﷺ سے باز آوں گا   کسی نے روکا پرندوں کو چہچہانے پر
ڈیوٹی میری لگائی ہے میرے خالق نے   درود پڑھنے اور سُننے پر، اور سُنانے پر
سبھی کو ذوق مِلا نعت اور سیرت کا   کرم ہے میرے نبی ﷺ کا مِرے گھرانے پر
نگاہِ لطفِ پیمبر ﷺ کی اُس پہ جب ہو گی
حواس آئیں گے محمودؔ کے ٹھکانے پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے اُلفت کے جو کچھ رنگ جمائے دِل پر   کی توجہ مِرے آقا ﷺ نے صدائے دِل پر
میری قسمت کو پیمبر ﷺ کی نظر نے بدلا   یوں اثر اُس کا ہُوا آب و ہوائے دِل پر

میں نے اِک کیفیتِ خاص میں طیبہ دیکھا
حرف جو آنکھ پہ آنا ہو، وہ آئے دِل پر

اِنعکاس آنکھ کی پُتلی نے کیا ہے ایسے
عکسِ روضہ کے کئی نقش بٹھائے دِل پر

عرض کی جب بھی کوئی میں نے سرِ صَلِّ علٰی
نقش اِجابت کے، مِرے رب نے دِکھائے دِل پر

آپ سے اِس کی شکایت تو کروں گا آقا ﷺ
جو ستم جدّتِ افکار نے ڈھائے دِل پر

دلِ محمودؔ کو آزُردہ تو ہونا ہی نہ تھا
سایۂ سرکار ﷺ کی رحمت کے جو چھائے دِل پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلے گی لازماً اچھی خبر، توقُّف کر
نبی ﷺ بُلائیں گے تُجھ کو، مگر توقُّف کر

ہر ایک کام میں تعجیل بے ضرورت ہے
کرم کریں گے شہِ بحر و بر ﷺ توقُّف کر

نبی ﷺ کا شہرِ کرم تُجھ کو بھی بُلائے گا
ابھی نہ جان سے اپنی گزر، توقُّف کر

درِ رسول ﷺ پہ جانے سے پہلے آنسو پونچھ
ابھی نہ جا وہاں، اے چشم تر! توقُّف کر

نتیجہ آ گیا اعمال نامے کا تو کیا
مدد کو آئیں گے خیرُ البشر ﷺ توقُّف کر

نکال لینا مِری جان عزرائیل علیہ السلام ابھی
سلام کرنے دے مُجھ کو، ٹھہر! توقُّف کر

نبی ﷺ کے واسطے سے تُو جو کر رہا ہے رشیدؔ
دُعا کا آخرش ہو گا اثر، توقُّف کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نشاں لگاؤ کا پاؤ گے ھُوٗ کے ماتھے پر
جو نعت دیکھو کوئی رنگ و بُو کے ماتھے پر

نبی ﷺ کا بندہ ہوں، رحمت سے نااُمید نہیں
ہے یٰعِبَادِیْ جو لَا تَقْنَطُوْا کے ماتھے پر

مدد کو میں نے پکارا حضور ﷺ کو جب بھی
اُمید ثبت ہوئی جستجو کے ماتھے پر

وہ دیکھو صُفّہ پہ قصدِ صلوٰۃِ ربِّ عُلا
لکھا ہے نامِ نبی ﷺ قبلہ رُو کے ماتھے پر

سرِ نشور، پیمبر ﷺ کے پیار کا ہے اثر
ہیں نقش اُلفتیں ہر سُرخرو کے ماتھے پر

نویدِ خُلدِ بریں ثبت پائیں دِل والے
نبی ﷺ کے قریے کے ہر کاخ وکُو کے ماتھے پر

قبول کیوں نہ ہو محمودؔ آرزوئے وصال
لکھا ہے قربِ نبی ﷺ آرزو کے ماتھے پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں خاکِ مدینہ میں کمالاتِ تحیّر — پائی ہیں بہت اِس کی حکایاتِ تحیّر
روضے پہ جمی جاتی ہے جُوں جُوں مِری نظر — ہوتے ہیں بہر لحظہ اضافاتِ تحیّر
جب نُورِ نبی ﷺ دیکھا تو جبریل نے پائیں — خود اپنے ہی ماتھے پہ علاماتِ تحیّر
جن لوگوں نے سرکار ﷺ کی سیرت کو پڑھا ہے — چہروں پہ وہ رکھتے ہیں نشاناتِ تحیّر
طیبہ میں جو خالق کے نظر آتے ہیں جلوے — وہ دیکھ کے، گاتا ہوں میں نغماتِ تحیّر
اِسرا کے اگر جاننا چاہے گی کنایے — پائے گی مِری فکر مقاماتِ تحیّر
یہ نعت کی خدمت کی سعادت جو مِلی ہے
محمودؔ یہ ہیں مُجھ پہ عنایاتِ تحیّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتے ہیں غُصّے کی وہ سب شیطان پر نظر — جس جس کی ہے حضور ﷺ کے فرمان پر نظر
پڑھتے ہوئے درود یا نعتِ رسولِ پاک ﷺ — اِنسان رکھّیں آپ ﷺ کے احسان پر نظر
کیسے کہو گے نعتِ نبی ﷺ میرے دوستو! — جب تک نہ ہو حدیث اور قرآن پر نظر
میں نے جو پائی طبع کی موزونیت کبھی — رکھّی ہمیشہ نعت کے اِمکان پر نظر
سرکار ﷺ! ہیں یہود و نصاریٰ کی سازشیں — فرمایئے گا عالمی بُحران پر نظر!
محمودؔ جا پہنچتا ہے طیبہ میں اِس طرح
رہتی ہے اُس کی رحمتِ رحمان پر نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہا نہ مُجھ کو ذرا اپنے آپ کا احساس — جونہی حضوریٔ سرکار ﷺ کا ہُوا احساس
نگاہِ لُطفِ حبیبِ کریم ﷺ کے باعث — مِرا ضمیر مُصفّا ہے، آئنہ احساس

نہیں نصیب جسے اُلفتِ حبیبِ خُدا ﷺ
اُسے جو ہو تو ہو وحدانیت کا کیا احساس

اُسے نصیب ہوئیں بُلندیاں ساری
ہُوا جو مسکنِ سرکار ﷺ تک رسا احساس

نبی ﷺ کی عظمتوں، اُن کے حرم کی حُرمت کا
خُدا کے فضل و کرم سے عطا ہُوا احساس

یہ مُجھ پہ خالقِ عالَم کا ہے کرم محمودؔ
نبی ﷺ کے شہر کی عظمت کا ہو گیا احساس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حوضِ کوثر کو رواں ہو گا جو پیاسوں کا جلوس
پائے گا منزلِ بالآخر اِلتماسوں کا جلوس

عازمِ طیبہ ہوئے ہیں مدح خواں سرکار ﷺ کے
جانبِ منزل چلا منزِل شناسوں کا جلوس

حاضرِ دربارِ سرور ﷺ ہے بصد عجز و نیاز
نام لیواؤں، غلاموں اور داسوں کا جلوس

جانبِ کعبہ، بہ سمتِ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ
چل پڑا ہے اِلتجاؤں اور آسوں کا جلوس

اسمِ پاکِ مصطفی صَلِّ علیٰ لیتے ہُوئے
وہ چلا ہے سمتِ میزاں بے ہراسوں کا جلوس

جستجوئے حق میں محمودؔ اور تلاشِ اُمن میں
جا رہا ہے جانبِ در حق شناسوں کا جلوس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکار ﷺ سے جس شخص نے برتا اِغماض
اُس کی تقدیر میں اللہ نے لکھا اِغماض

نام سنتے ہو، درود اُن ﷺ پہ نہیں پڑھتے ہو
تُم سے فرمائیں گے میرے شہِ والا ﷺ اِغماض

کیسے ممکن ہے، یہ کس طرح ہو سکتا ہے
خاکِ طیبہ سے کرے دیدۂ بینا اِغماض

اُس سے سرکار ﷺ کی ناراضیاں برحق جانو
سامنے آیا جو بے زر سے کسی کا اِغماض

ہوگا ہر بیکس و مظلوم پہ لُطفِ سرور ﷺ
اِس سے کرتی ہے تو کرتی رہے دُنیا اِغماض

رب کا فرمان ہے محمودؔ نبی ﷺ کا کہنا
اُن ﷺ کا اِغماض ہے اللہ کا گویا اِغماض

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لے چکا ہوں جب سے میں شہرِ رسالت کا صِراط
رات دن کرتا ہوں فضلِ حق سے رقصِ انبساط

بھول بیٹھی ہے یہ ارشادِ رسول پاک ﷺ کو
آ گیا ہے راس گویا قوم کو عیش و نشاط

''ماڈریٹ'' اِس میں کیا جائے گا دینِ مصطفیٰ ﷺ
عہدِ نو ہے پُرفتن، یہ دور دورِ انحطاط

اِس میں وہ شہ مات دیں گے اُمّتِ سرکار ﷺ کو
جو سیاسیّینِ عالَم نے بچھائی ہے بِساط

اِس سے بچنے کی ہے اِک صُورت بحکمِ مصطفیٰ ﷺ
چاہیے ملّت میں نظم و اِتفاق و اِنضباط

اُمتِ سرکار ﷺ دُنیا میں نہ رُسوا ہو کبھی
اس کا آپَس میں اگر ہو اِتحاد و اِرتباط

نام یہ محمودؔ نے محبوبِ خالق ﷺ کا لیا!
وہ ہے فردوس اور پیچھے رہ گیا ہے ''پُل صِراط''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَخلاق کے نبی ﷺ نے جَلائے نئے چراغ
آئے یہاں تو ساتھ میں لائے نئے چراغ

نامِ رسول ﷺ لے کے چلے جا رہے ہیں ہم
اپنی ہتھیلیوں پہ جمائے نئے چراغ

ہے اُن میں اُنسِ سرورِ عالم ﷺ کی روشنی
دِل کی مُنڈیر پر جو جلائے نئے چراغ

دیکھا جو روضہ زائرِ شہرِ حضور ﷺ نے
روح و دِل و نظر میں سمائے نئے چراغ

مجھ ظلمت آشنا کی ہوئی جب بھی حاضری
خاکِ دیارِ پاک سے پائے نئے چراغ

ظلمت کو دور کرنے کی خاطِر مِرے حضور ﷺ
احسان و خُلق کے کئی لائے نئے چراغ

محمودؔ گوشے نعت کے کر کے نئے تلاش
آئے ہیں بزمِ فن میں اُٹھائے نئے چراغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم خُدا کا، نبی ﷺ کی نگاہ پر مَوقُوف
عطا و لُطفِ رسالت پناہ ﷺ پر مَوقُوف

پڑے تھے جس پہ قدم میرے سرورِ دیں ﷺ کے
وفورِ نُور ہے اُس گردِ راہ پر مَوقُوف

حضور ﷺ کی ہے شَفاعت، خُدا کی رحمت ہے
مدینہ طیّبہ طابہ کی چاہ پر مَوقُوف

اُنھیں خُدا نے اِسی کام پر لگایا ہے
طوافِ روضہ ہُوا مہر و ماہ پر مَوقُوف

بچاؤ روزِ قیامت کی پُوچھ گُچھ سے ہے — درودِ پاک نبی ﷺ کی پناہ پر مَوقُوف
بُلاتے ہیں یا بُلاتے نہیں ہیں طیبہ میں — یہ سب مُرسلوں کے سربراہ ﷺ پر مَوقُوف
درِ رسولِ ﷺ ہے محمودؔ التفاف و کرم
تمام لُطف ہے اِس بارگاہ پر مَوقُوف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کی طرف لگی ہوئی ہیں سب جہاتِ شوق — ذکرِ رسولِ ہر دو جہاں ﷺ ہے حیاتِ شوق
پہنچی ہے آج کے بھی مُحبّانِ نعت تک — تقسیم اہلِ ذوق نے کی ہے زکوٰۃِ شوق
سوچو تو ایک لمحے میں محسوس کر سکو — مقبولِ بارگاہِ نبی ﷺ ہیں نکاتِ شوق
اُن سے لیا ذخیرۂ الفاظِ نعتِ پاک — ایسے نظر نواز ہوئی ہیں لُغاتِ شوق
سرکار ﷺ سے تو کچھ بھی نہیں ہے چُھپا ہوا — نگراں ہے سمتِ طیبہ مِری کائناتِ شوق
مجموعہ ہائے نعتِ پیمبر ﷺ کی شکل میں — شیرازہ بند ہوتے گئے واقعاتِ شوق
محمودؔ ہونٹ، کانوں پہ ہاتھ اور صبح و شام
بانگِ درودِ پاک برائے صلوٰۃِ شوق!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاطی ہوں آقا ﷺ مَیں، تو ہُوں شفقت کا مُستحِق — لُطف و عطا و بذل و عنایت کا مُستحِق
جو مادحِ نبی ﷺ ہی نہیں ہے تو کون ہے — میزان کے حساب سے جنّت کا مُستحِق
سرکارِ ہر جہاں ﷺ کے سِوا ہو نہیں سکا — کوئی زمانے بھر میں اطاعت کا مُستحِق
ہُوں معصیت شعار تو درکار عفُو ہے — میں ہوں رسائیِ درِ دولت کا مُستحِق
آقا ﷺ مُجھ سے خطاکار کے سِوا — سب سے زیادہ کون ہے رحمت کا مُستحِق
خاکِ مدینہ اوڑھنے کے واسطے مِلے — احقر نہیں ہے طیبہ سے رجعت کا مُستحِق
محمودؔ صرف مصطفی ﷺ تھے، اور رُسُل علیہم السلام میں سے
کوئی نہیں تھا ختمِ رسالت کا مُستحِق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملتا رہا ٹکڑا جسے سرکار ﷺ سے اب تک
اللہ نے دیکھا ہے اُسے پیار سے اب تک

آغاز نواسی(۸۹) سے کیا میرے نبی ﷺ نے
آتا ہے بُلاوا مجھے دربار سے اب تک

اُلفت کے کِھلے پھول مِرے خانۂ دِل میں
یہ بیل نہ اُتری در و دیوار سے اب تک

معراج میں تھوڑی سی فرشتوں نے جو دیکھی
بھونچکّے ہیں سب تیزیٔ رفتار سے اب تک

پُر کیف و پُر انور ہے اَخلاق کی دُنیا
سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کے کردار سے اب تک

شاعر جو نہیں جانتا قرآں کے مطالِب
واقف ہی نہیں نعت کے معیار سے اب تک

محمودؔ وہ مدّاحِ سرور ﷺ ہی کی نکلی
جو بات بھی نکلی لبِ گفتار سے اب تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کے احوال کا، آثار کا اِدراک
گویا کہ ہے آئینۂ انوار کا اِدراک

عظمت کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی
جب تک نہ ہو سرکار ﷺ کے کردار کا اِدراک

لازم ہے کہ خُدّامِ نبی ﷺ سب کو بتائیں
دُنیا کو نہیں دین کی اَقدار کا اِدراک

سچ پوچھو جو مُجھ سے تو یہ ممکن ہی نہیں ہے
بندے کو ہو معراج کے اَسرار کا اِدراک

جب تک نہ کُھلیں حرفِ "رَفَعنَا" کے معانی
ہو سکتا نہیں عظمتِ سرکار ﷺ کا اِدراک

محمودؔ قلم ہاتھ میں لینے کو اُٹھے ہو
پہلے تو کرو نعت کے معیار کا اِدراک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا بہار افزا ہے، دیکھو قُبّۂ خَضرا کا رنگ
سبز جس کے دم سے آتا ہے نظر فردا کا رنگ

ڈال کر اعمال پر اپنے، نظر تنقید کی
زرد ہوتا جا رہا ہے زائرِ طیبہ کا رنگ

آدمی تو آدمی ہیں، گھر خُدا کا دیکھیے
دُوریٔ شہرِ نبی ﷺ سے کیا ہُوا کعبہ کا رنگ

وصلِ حق وقتی و ہنگامی تو کوئی شے نہ تھی
زندگی بھر پھر رہا قائم شبِ اِسرا کا رنگ

خونِ مُسلم سے کیا ہے سُرخ اِس نے سب جہاں
اب تو اُڑنا چاہیے سرکار ﷺ امریکہ کا رنگ

جس میں محمودؔ آئے میرے آقا و مولا ﷺ نظر
اِک دھنک کی شکل میں آیا نظر رُؤیا کا رنگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو ہے جو بال کُشا مرکزی خیال   آیا ہے دِل میں نعت ہی کا مرکزی خیال
سطوت خُدا کے دِیں کی، مِرے شعر کی بِنا   مدح و ثنا نبی ﷺ کی، مِرا مرکزی خیال
ذکر اُن ﷺ کا جب بُلند کیا ذوالجلال نے   آقا ﷺ نے کس لیے ہوں بھلا مرکزی خیال
"سِیرُوا" خُدا کا حکم ہے، تعمیل کے لیے   طیبہ ہُوا بوصفِ وفا مرکزی خیال
جب بھی سخُن طراز کوئی شعرِ تر کہے   حُبِّ نبی ﷺ کا لائے سدا مرکزی خیال
کام آیا ہر جگہ پہ مِرا اِس پہ اعتماد   اوراد کا ہے صَلِّ علیٰ مرکزی خیال
محمودؔ نے جو حمد میں بھی نعت ہی کہی
اس کا رہا ہے سب سے جُدا مرکزی خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے خالق کے پیار کے قابل   کب ہُوں میں اُس دیار کے قابل
عشقِ مِدحت سرائے سرور ﷺ ہے   حُسنِ عزّ و وقار کے قابل
حق ہے یہ، ہے شمارِ صَلِّ علیٰ   صِرف روزِ شمار کے قابل
اُمّتی سارے مصطفیٰ ﷺ کے، ہیں   رحمتِ کردگار کے قابل
رب یونہی منتظِر نہ تھا اُن ﷺ کا   تھے نبی ﷺ اِنتظار کے قابل
رب نے یوں اُن ﷺ کو اختیار دیے   وہ تھے ہر اختیار کے قابل
میں غُلام اُن کا، وہ مِرے آقا ﷺ
بات ہے اِختصار کے قابل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلے خُدا سے اُسی ذات پر یقیں کا کرم   زمانے بھر پہ ہے جس صادِق و امیں ﷺ کا کرم

کرم اِدھر ہے سبھی عالمین پر اُن ﷺ کا　　اُدھر حضور ﷺ پہ ہے ربِّ العالمیں کا کرم
خُدا نے پیدا جو مخلوق کی ہے، اِس میں سے　　کوئی ہے ایسا؟ نہیں جس پہ شاہِ دیں ﷺ کا کرم
یہ طیبہ کی ہے سعادت کہ ہیں حضور ﷺ یہاں　　ہر اِک جہاں پہ ہے طیبہ کی سرزمیں کا کرم
جو سچ کہوں تو مِرا ہر قدم پہ ناصر ہے　　درودِ پاک کے اِعجاز پر یقیں کا کرم
میں بار بار نہ کیوں آؤں شہرِ طیبہ میں　　یہیں کا لُطف ہے محمودؔ پر، یہیں کا کرم

ہر ایک موڑ پہ محمودؔ میرے کام آیا
مِرے حضورِ مِرے ختمِ مُرسلیں ﷺ کا کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو رُتبہ مصطفی ﷺ کا ہے فضائل اور شمائل میں　　نہیں ہے اِس میں اُن کا کوئی مُرسل علیہ السلام بھی مقابل میں
اَزل سرکار ﷺ کے دم سے، اَبد سرکار ﷺ کے دم سے　　یہی دیکھا اواخر میں، یہی پایا اوائل میں
قیامت تک یہ مِل سکتی نہیں آپس میں، یہ طے ہے　　کہ تمیز آقا و مولا ﷺ نے کی ہے حق و باطل میں
زباں سے میری جب نکلا "اَغِثنِی یَارَسُولَ اللہ ﷺ"　　میں طوفانِ مصائب سے گیا آغوشِ ساحِل میں
دیارِ سرورِ عالم ﷺ کی اِک ہے یہ خصوصیّت　　مزا پاتا ہوں میں اُس جا تہجد کے نوافل میں
انوکھا اور نرالا ہے، خُدا کے لُطف کا حامِل　　درودِ پاک کا شغلِ محبت سب مشاغل میں

اِسے دو گز زمیں اللہ دے دے شہرِ طیبہ میں
یہ خواہش جاگتی ہے روز و شب محمودؔ کے دِل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ سب بندوں سے رُتبے میں بڑے ہیں　　جو چوکھٹ پر پیمبر ﷺ کی پڑے ہیں
قبولیت مِلے طیبہ سے اِن کو　　نگینے سے جو پلکوں پر جڑے ہیں
یہ حیثیت مِلی ہے زائروں کو　　کہ پیشِ سرورِ عالم ﷺ کھڑے ہیں
مِرے سرکار ﷺ! اِس جانب توجُّہ!　　بہت سے آج اُمّت میں دھڑے ہیں
مسلمانوں نے اَحکامِ نبی ﷺ کے　　مفاہیم اپنی مرضی سے گھڑے ہیں

کرم محمودؔ پر سرکار ﷺ کیجے
کہ منزل دُور ہے، رستے کڑے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ ہے، لُطف ہے بہتات پر یہاں — نُورانیت ہے سایہ فگن رات پر یہاں
خُورشید نذر دیتا ہے خاکِ رسول ﷺ کو — سونا بکھیرتا ہے جو ذرّات پر یہاں
دولت کدہ نبی ﷺ کا ہے ایسا کرم نما — دیکھے ہیں پلتے شاہ بھی خیرات پر یہاں
شہرِ نبی ﷺ میں آئے ہو تو باادب رہو — دیکھو، گرفت ہو نہ کسی بات پر یہاں
اللہ رے تجلّیٔ شہرِ رسولِ پاک ﷺ — ہوتا ہے دوپہر کا گماں رات پر یہاں
محمودؔ ارتباط ہے خاطی سے رحم کا
ہے اِنضباط تُندیٔ جذبات پر یہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفی ﷺ نے گناہ گاروں کو — رُستگاری دِلائی ساروں کو
میرے آقا ﷺ کے سبز گنبد نے — بخشیں شادابیاں بہاروں کو
عام کرتے ہیں اُلفتِ آقا ﷺ — دو دُعائیں ثنا نگاروں کو
اپنے در کی گدائی کا اعزاز — دیا سرور ﷺ نے شہر یاروں کو
غم زدوں کو قرار بخشا ہے — بخشی تسکین اشکباروں کو
عکسِ نعلِ نبی ﷺ رکھیں سر پر — دُوں گا عزّت میں تاجداروں کو
یہ تخصُّص نبی ﷺ کا ہے محمودؔ
عظمتیں دی ہیں خاکساروں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مانگنا آقا ﷺ سے ہے سہلُ الحصولِ آرزو — اور یہی دراصل ہے اصل الاُصولِ آرزو
اِس کی دھڑکن بند ہو شہرِ رسول پاک ﷺ میں — کیا دلِ فرخندہ خُو پر ہے نزولِ آرزو

میرے اندر ایک رقصِ سرخوشی ہو گا بپا
جب درِ سرکار ﷺ پر ہو گا قبولِ آرزو

صاحبانِ اتّقا میں سے نہیں، ہے اِس لیے
میرے اوراد و وظائف میں شمولِ آرزو

یوں کہ آقا ﷺ کو تو سارا حال ہی معلوم ہے
اختصار آمیز ہو جاتا ہے طولِ آرزو

کیا ہر اِک بندے کی ہر خواہش نہیں پوری ہوئی
کوئی اِس در پر کبھی پایا ملولِ آرزو

مانگ لے محمودؔ جو چاہے حضورِ پاک ﷺ سے
اُن ﷺ کے مسکن میں ہے امکانِ حصولِ آرزو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا نے کر دیا قائم جہاں کے کارخانے کو
مِرے آقا ﷺ نے سیدھی راہ دِکھلا دی زمانے کو

جو شہرِ نُور ہے شہرِ حبیبِ خالقِ عالَم ﷺ
تو مَیں ہر وقت آمادہ ہوں شہرِ نُور جانے کو

صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ پڑھتے ہیں ہم تسکین کی خاطر
اذانِ مِدحتِ سرور ﷺ ہے مِلّت کے جگانے کو

اُسی کا نام لیوا ہوں، اُسی کا مدح گُستر ہوں
عطا کی آیۂ تطہیر رب نے جس گھرانے کو

مدینہ ہے، یہاں اچھا بُرا کُھل جائے گا فوراً
ذرا دیکھو تو لوگو غور سے آئینہ خانے کو

مِرا دِل بولتا ہے، یہ مِرا وِجدان کہتا ہے
قیامِ حشر ہے سرکار ﷺ کی نعتیں سنانے کو

اُنھی کے دَم سے ہے محمودؔ رشتہ اپنا خالق سے
پیمبر ﷺ نے دِکھائی راہ خالق سے مِلانے کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حشر کے روز نہ ہکلائے گی اِنْ شَاءَ اللہ
نعت کے گیت زباں گائے گی اِنْ شَاءَ اللہ

آنکھ جب حرفِ "رَفَعْنَا" کے معانی سمجھی
پردہ ہر راز سے سرکائے گی اِنْ شَاءَ اللہ

کینوس دِل کا ہے، آقا ﷺ کی عطا کی اِس پر
ایک تصویر اُتر آئے گی اِنْ شَاءَ اللہ

اک نئی نہج سے لکھّوں گا نبی ﷺ کی سیرت
میری حسرت یہ نکل جائے گی اِنْ شَاءَ اللہ

فضل خالق کا اگر تجھ پہ ہُوا تو تجھ کو
یادِ سرکار ﷺ کی تڑپائے گی اِنْ شَاءَ اللہ

فردِ اعمال پہ مُجھ کو نہ سزائیں ہوں گی
رحمت آقا ﷺ کی بچا لائے گی اِنْ شَاءَ اللہ

جان محمودؔ کی جاتی ہے نبی ﷺ کے در کو
اور، اِسی گھر کی یہ ہو جائے گی اِنْ شَاءَ اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں میرے دیدۂ تر کا مظاہرہ — یہ ہے عطائے خیرِ بشر ﷺ کا مظاہرہ
طَوفِ درِ رسولِ مکرّم ﷺ کے واسطے — شام و سحر ہے شمس و قمر کا مظاہرہ
اِس نے کہا سلام، وہ دوڑا پُکار پر — یہ تھا حُجر کا، وہ تھا شُجر کا مظاہرہ
خوش بختیاں صحابہؓ سرور ﷺ کی دیکھیے — کرتے تھے اُن ﷺ کے فیضِ نظر کا مظاہرہ
دیکھا ملائکہ نے دیارِ حضور ﷺ میں — میری دُعا کا، اُس کے اثر کا مظاہرہ
محمودؔ میری نعت عقیدت کی بات ہے
پیشِ نظر نہیں ہے ہُنر کا مظاہرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہی مُجھ پر جو رحمت کی فراوانی بھر لمحہ — تو میں نے شفقتِ محبوبِ رب ﷺ مانی بھر لمحہ
ثنا و مِدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ جو کی میں نے — نگاہوں میں رہیں آیاتِ قُرآنی بھر لمحہ
جو کرتے جاؤ گے وردِ درودِ سرورِ عالم ﷺ — تو پاتے جاؤ گے رحمت بآسانی بھر لمحہ
تحفُّظ حُرمتِ سرکار ﷺ کا جو روشنی بخشے — رہے گی یادِ علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کی قُربانی بھر لمحہ
خُدا کے فضل سے تھا شاملِ حالِ ثنا گُستر — سرِ دربار احساسِ پشیمانی بھر لمحہ
پناہِ ہر دو عالم سرورِ کونین ﷺ کے دَر پر
نِگوں محمودؔ کی رہتی ہے پیشانی بھر لمحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنسِ سرور ﷺ کے ہیں اَسباق نصابِ ہستی — اِنتساب آپ ﷺ سے رکھتی ہے کتابِ ہستی
بے حجاب اُن ﷺ کی نگاہوں نے خُدا کو دیکھا — جن کے ہاتھوں سے اُٹھایا ہے حجابِ ہستی
ساحلِ اُلفتِ سرور ﷺ جو نظر میں نہ رہا — ڈوب جائیں گے سرِ موجِ سرابِ ہستی

اِس سے اچھّا تھا عدم، اِس سے تو موت اچھی تھی — دُوریٔ شہرِ پیمبر ﷺ ہے عذابِ ہستی
دیدِ سرکار ﷺ کی لائے گا نویدِ خُوشتر — روزِ محشر کہ جو ہے روزِ حسابِ ہستی
پودا یہ دستِ پیمبر ﷺ سے لگا ہے ایسا — پھیلے گی تا بہ ابد بُوئے گلابِ ہستی

اِس کے ہر فقرے میں ہے لُطفِ پیمبر ﷺ کی جھلک
ہم جو محمودؔ سُنیں دِل سے خطابِ ہستی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے خُدا کے تجلاّ کی آئنہ کاری — وہ ہے نبی ﷺ کے وسیلہ کی آئنہ کاری
جہاں مُصفّا و شاداب ہو گیا کیسے؟ — رسولِ حق ﷺ کے اشارہ کی آئنہ کاری!
جہانِ دُنیا میں محبوبِ حق ﷺ کی آمد ہے — خُدا کے ذوقِ تماشا کی آئنہ کاری!
خُدا کی قدرتوں کے ساتھ ہے شبِ اِسرا — نبی ﷺ کے حُسنِ تقاضا کی آئنہ کاری!
مدیحِ سرورِ عالم ﷺ غزل کی ہیئت میں — یہ ہے شبوں میں سویرا کی آئنہ کاری
نگاہیں جس سے چکاچوند آ گئیں سب کی — وہ تھی نبی ﷺ کے سراپا کی آئنہ کاری

بروزِ حشر ہے محمودؔ دید سرور ﷺ کی
وفورِ حُسنِ تمنّا کی آئنہ کاری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں اُلفت ہے ایسی ہستی کی — جس نے رب تک رسائی سستی کی
میرے آقا ﷺ نے سارے لوگوں کو — تربیت دی خُدا پرستی کی
رقص کا پوچھتے ہو کیا، ہم نے — وردِ نامِ نبی ﷺ سے مستی کی
ذکرِ سرور ﷺ سے سر بُلندی پائے — جس کو خواہش نہیں ہے پستی کی
مایۂ عشقِ مصطفی ﷺ پا کر — کیا شکایت ہو تنگدستی کی

قلبِ محمودؔ پُرمعاصی کو
ہے لگن مصطفٰی ﷺ کی بستی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خبر چاروں طرف جو آمدِ سرکار ﷺ کی پھیلی
تو علم و حکمت و دانش کی ہر سُو آگہی پھیلی

مہ و مہر و کواکب سب اُنھی سے نُور پاتے ہیں
سراجِ حق پیمبر ﷺ ہیں کہ جن سے روشنی پھیلی

حقائق ہیں یہی ناقابلِ تردید، یہ سچ ہے
ہوئی اُن ﷺ سے امانت عام، اُن سے راستی پھیلی

جونہی ماہِ ربیع الاوّلِ سرور ﷺ نظر آیا
تو مولودِ رسولِ پاک ﷺ کی ہر سُو خوشی پھیلی

گنہگار آدمی چاہے زیارت اپنے آقا ﷺ کی
یہی ہے وہ تمنّا، جو کبھی سُکڑی، کبھی پھیلی

یہاں محمودؔ ٹھہرا ناگزیر آنا پیمبر ﷺ کا
بہر جانب جہاں میں جب ستم پھیلا، بدی پھیلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ کو اللہ نے بھیجا رحمت کے حوالے سے
ہوئی اِسلام کی تبلیغ حکمت کے حوالے سے

ہے جب دِل میں نبی ﷺ کی اُلفت و مِدحت کا سرمایہ
تو پھر کمتر ہُوا کیسے مَیں دولت کے حوالے سے

مِرے سرکار ﷺ نے تدفینِ شہرِ پاکِ طَیبہ پر
نویدِ رُستگاری دی ضمانت کے حوالے سے

مدینے میں رَسا ہوتا ہُوں تو اُٹھتی نہیں گردن
خجالت کے حوالے سے، ندامت کے حوالے سے

مدد فرمائے گی سرکار ﷺ کی اُلفت قیامت میں
میں خوش قسمت نہیں ہوں گو اطاعت کے حوالے سے

بڑا ہے نام علم الدّین غازی رحمۃ اللہ علیہ کا، خُدا شاہد
نبی ﷺ کی عزّت وحُرمت کے، غیرت کے حوالے سے

نبی ﷺ محشر میں جب محمودؔ عاصی کو چُھڑائیں گے
اُسے دیکھیں گے قدسی سارے، حیرت کے حوالے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں پر جس کے ذکرِ احمدِ مختار ﷺ ہوتا ہے
وہی بندہ خُدا کے لُطف کا حق دار ہوتا ہے

وہ حسّان و ابُوطالِب کا پیروکار ہوتا ہے
نبی ﷺ کی نعت جس کے شعر کا معیار ہوتا ہے

اُسے دُنیا کے ہر نشّے سے ہو جاتی ہے نفرت سی
مئے عشقِ رسولِ حق ﷺ سے جو سرشار ہوتا ہے

مِرے نزدیک دھوپ آتی ہے اور پھر لوٹ جاتی ہے
درودِ پاک کا سر پر جو اِک چھتنار ہوتا ہے

نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں جاتے ہیں عقیدت سے
گناہوں کا اگرچہ پیٹھ پر انبار ہوتا ہے

خفا ہوتے نہیں سرکار ﷺ احقر کی جسارت پر — مِری جانب سے جو درخواست پر اِصرار ہوتا ہے

پیمبر ﷺ نے یہی محمودؔ نکتہ ہم کو سمجھایا
وہ اکرم فرد ہے جو صاحبِ کردار ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو جھکے سرورِ عالم ﷺ کی رِضا کے آگے — سرنگوں کیسے ہو وہ حرص وہ ہَوا کے آگے
جتنی تھیں میری خطائیں، جو جرائم میرے — ہو گئے حرفِ غلط اُن ﷺ کی عطا کے آگے
میرا پہنچائے سلام آقا ﷺ کے دروازے تک — یہ گزارش ہے مِری، بادِ صبا کے آگے
بات سرکار ﷺ کی کرنی ہو تو اِس سے پہلے — باندھنا چاہیے اِک بند انا کے آگے
پیش کرتے ہیں اُنھیں لوگ تشہّد میں سلام — جب عبادت میں ہوں مشغول خُدا کے آگے
پھر بھی خواہش ہے کہ موت آئے مدینے میں مُجھے — زور گو چل نہیں سکتا ہے قضا کے آگے

حوصلہ پائے گا جب نامِ نبی ﷺ سے محمودؔ
ہو گا مظلوم کھڑا جور و جفا کے آگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے سخا اُن کی، مِرے فہمِ رجا سے آگے — بخشش آقا ﷺ کی ہے دامانِ دُعا سے آگے
حق کوئی نعت کا پھر کیسے ادا کر لے گا — اُن ﷺ کی عظمت ہے کہیں فکرِ رسا سے آگے
یہ حقیقت تو فَتَرضٰی سے ہُوئی ہے ظاہر — حکمِ رب چلتا ہے آقا ﷺ کی رِضا سے آگے
ساتھ جبریل علیہ السلام کو دینا تھا فقط سِدرہ تک — منزل آقا ﷺ کی تو تھی عرشِ عُلا سے آگے
پی کے دیکھو اِسے، تم جاں میں اُتارو اِس کو — آبِ طیبہ ہے بہت آبِ بقا سے آگے
عرضداشت آقا ﷺ کی خدمت میں تو لے جاتا ہے — اشہبِ فکر بہت بادِ صبا سے آگے

لے کے پہنچے گا اُسے ساتھ نبی ﷺ کے دَر تک
اِس طرح دوڑے گا محمودؔ قضا سے آگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ بندۂ نبی ﷺ نہ کسی جا پھسل سکے ــــ جو چار گام راہِ محبت میں چل سکے
ٹھنڈک ہو جس کے قلب میں آقا ﷺ کے پیار کی ــــ کیسے وہ بندہ آتشِ دوزخ میں جل سکے
جس کو بہارِ گنبدِ خضرا نصیب ہو ــــ ممکن نہیں کہ باغِ جناں سے بہل سکے
کوشش تو ہو کہ اُمّتِ سرور ﷺ ہو مُتّحِد ــــ اِس مسئلے کا یارو، کوئی حل نکل سکے
اُن ﷺ کا غُلام کیوں کرے شاہنشہی قبول ــــ شاہنشہی تو اُن ﷺ کی غلامی میں ڈھل سکے
گرتے ہی جا رہے تھے ہم قعرِ گناہ میں ــــ اسمِ حضورِ پاک ﷺ لیا تو سنبھل سکے
محمودؔ تجھ پہ اور کرم مصطفی ﷺ کریں
جذباتِ سفلیہ کو اگر تُو کچل سکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن میں رہُوں گا جو ہیں مدّاحِ مصطفی ﷺ کے ــــ آیا ہوں یہ حقیقت تقدیر میں لکھا کے
میری طرف جو دیکھا آقا ﷺ نے مُسکرا کے ــــ گھٹّڑ نظر نہ آئے میزان پر خطا کے
سرکار ﷺ اِس کے ناصر، تقدیر اِس کے تابع ــــ کرتا ہے پیش اُن ﷺ کو گلدستے جو ثنا کے
عظمت مِرے نبی ﷺ کی بس جانتا ہے خالق ــــ مظہر ہیں میرے آقا ﷺ اوصافِ کبریا کے
جب میں چلا تھا گھر سے، ہمراہ رنج و غم تھے ــــ طیبہ سے آ گیا ہوں سارے اَلَم مِٹا کے
جیسے جسے بھی چاہیں، آقا ﷺ نوازتے ہیں ــــ لاکھوں ہی زاویے ہیں سرکار ﷺ کی عطا کے
محمودؔ میں نے اپنے دِل میں یہ ٹھان لی ہے
محشر میں بھی رہوں گا نعتِ نبی ﷺ سُنا کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پھیلے میرے نبی ﷺ کی حیات کے سایے ــــ مُشکل اِس سے ہوئے ہیں نجات کے سایے
بچا رہے ہیں غم و اِبتلا سے ہم سب کو ــــ عطائے سرورِ ہر کائنات ﷺ کے سایے
قدِ حضور ﷺ کے سایے پہ ہو گئے غالِب ــــ نبی ﷺ کی ذاتِ ستُودہ صفات کے سایے
دیارِ پاکِ نبی ﷺ سے نکل کے پھیلے ہیں ــــ جہاں میں چار طرف اِلتفات کے سایے

ہمیں بچائیں گے خورشید کی تمازت سے   سرِ نُشُور سلام و صلوٰۃ کے سایے

ثباتِ نعت کا محمودؔ جب ہُوا اِحساس

طویل ہوتے گئے ہیں ثبات کے سایے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طٰہٰ و یٰسٓ قرآں اِطّلاعِ نعت ہے   حرفِ اَلْکَوْثَرْ کو جانچو تو دفاعِ نعت ہے

نعت کا مجموعۂ اوّل ہوئی اُمُّ الکتاب   سنتِ خلّاقِ عالم اِتّباعِ نعت ہے

مدحِ آقا ﷺ یوں مِرے دِل میں سرایت کر گئی   ذوق جو میرا لڑکپن سے سماعِ نعت ہے

دانا و بینا تو سب ہیں اِس عِبادت میں مگن   شپرّہ چشم آدمی کو اِمتناعِ نعت ہے

میرے دِل سے پوچھ لو، اور میری جبیں کو دیکھ لو   زادِ راہِ مسکنِ سرور ﷺ متاعِ نعت ہے

نُور زا اِس کی سبھی سانسیں بِحَمْدِاللہ ہیں

یوں دلِ محمودؔ میں روشن شُعاعِ نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

میری آنکھ نے آج تک آپ ﷺ جیسا حسین نہیں دیکھا اور کسی ماں نے آپ جیسا نہیں جنا۔ (اللہ تعالیٰ) نے آپ کو ہر عیب سے مبرا فرمایا۔ ایسے لگتا ہے جیسے آپ ﷺ کو آپ کی مرضی سے پیدا فرمایا گیا۔

وَالضُّحٰى
وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى

قسم ہے وقت چاشت کی
قسم ہے (آپ ﷺ) روشن چہرے کی